واسقینٰکم مآء فراتا ٥
تفسیر فرات (اردو)
تالیف
شیخ المحدثین علامہ
فرات بن ابراہیم کوفیؒ
ترجمہ
ملک العلماء الحاج مولانا
محمد شریف صاحب مرحوم
پیشکش
قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب ________ تفسیر فرات

مؤلف ________ شیخ المحدثین سرکار علامہ
فرات بن ابراہیم کوفی

مترجم ________ ملک العلماء الحاج مولانا
ملک محمد شریف صاحب
مرحوم شاہ رسولوی ملتان

پیشکش ________ تنظیم حب علی علیہ السلام
لندن انگلینڈ

ناشر ________ قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان
علیہ السلام ملتان

ھدیہ ________ 175/- روپے

اگست 2003ء

تنظیم انتظار مہدی ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فہرست

تفسیرِ فرات (اردو)

نوٹ

مفصل حالات اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔
فہرست میں صرف چیدہ چیدہ واقعات کو درج کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حالات مؤلف تفسیر ہذا

شیخ المحدثین ـــــ علامہ فرات بن ابراھیم بن فرات کوفی ـــــ کا شمار تیسری صدی ہجری کے علمائے محدثین میں ہوتا ہے، آقا صدرؒ نے اپنی کتاب الشیعۃ و فنون الاسلام میں فرمایا ہے کہ ـــــ آپ امام محمد تقی علیہ السلام کے ہم زمانہ تھے ـــــ اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ آپ نے حسین بن سعیدؒ کوفی اہوازی نزیل مکہ مشرفہ سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں، حسین بن سعیدؒ کا انتقال مکہ میں ہوا، آپ نے تیس کتب تالیف فرمائیں، آپ امام رضا جواد اور ہادی علیہم السلام کے صحابی ہیں۔ فراتؒ نے جعفر بن محمد بن مالک بزاز فرازی، کوفی متوفی ۳۰۰ھ سے اور عبید بن کثیر عامری کوفی متوفی ۲۹۴ھ مولف کتاب التخریج سے کافی احادیث نقل کی ہیں۔

اس بات کا بھی امکان ہے کہ آپ چوتھی صدی ہجری کے شروع تک زندہ رہے ہوں، بحار الانوار میں علامہ مجلسیؒ، ریاض العلماء میں میرزا عبداللہ آفندی اصبہانی نے آپ کا ذکر محدث اور مفسر کی حیثیت سے کیا ہے، اس رائے کا مندرجہ ذیل علماء نے اظہار کیا ہے۔ محدث نیشاپوری نے اپنے رجال میں، آقا خوانساری نے روضات اور علامہ مامقانی نے تنقیح المقال ج ۲ ص ۳ حرف ف میں، علامہ رازی نے ذریعہ ج ۴ صفحہ ۲۹۸ سے ۳۰۰ تک، محدث العصر شیخ قمی نے سفینۃ البحار ج ۲ ص ۳۵۲، مؤلف کتاب صحیفۃ الابرار ص ۴۳۶ میں،

اس کتاب کی تالیف سے لیکر آج تک تمام علماء نے اس پر اعتماد کیا ہے،

اس تفسیر کے معتبر ہونے میں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ابوالحسن علی بن حسین بن موسیٰ ابن بابویہ قمیؒ والد شیخ صدوق علیہ الرحمہ جیسے جلیل القدر اور ثقہ عالم نے اس سے روایت نقل کی ہے، نیز آپ کے فرزند رئیس المحدثین شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب امالی اور کتاب اخبار الزہراؑ وغیرہ میں احادیث کو نقل فرمایا ہے، کبھی اپنے شیخ حسن بن محمد بن سعید ہاشمی اور کبھی اپنے والد کے وسائط سے روایت کرتے ہیں۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنے والد کے بعد اس تفسیر کو کس قدر معتبر گردانا اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے بہت سی احادیث کو اس سے نقل فرمایا۔ یہ اس کتاب کے معتبر ہونے کی سب سے واضح اور معتبر دلیل ہے۔ —— شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو ترجیح دی اور درست اور غلط کی تمیز کا معیار قرار دیا۔

مفسر محمد رضا ابن الحسین نصیری طوسی نزیل اصبہان نے اپنی کتاب تفسیر الائمہ میں تحریر کیا ہے کہ ——

"شیخ صدوق علیہ الرحمہ اور آپ کے والدؒ کی طرح غیاث بن ابراہیم نے بھی تفسیر فراتؒ سے روایات کو اخذ کیا ہے۔"

اس کو شیخ رازی نے اپنی کتاب الذریعہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۸، ۲۹۶ اور ۲۹۹ پر تحریر کیا ہے۔ بذات خود مفسر نصیری نے تفسیر فرات سے روایات نقل کی ہیں —— نیز عالم اہل سنت حاکم حسکانی نے اپنی کتاب شواہد التنزیل میں تفسیر فرات سے روایات کو اخذ کیا ہے، اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تفسیر فرات فریقین میں معتبر مانی جاتی ہے۔

متاخرین میں شیخ الاسلام مجدد مجلسیؒ نے اپنی کتاب بحار الانوار میں تفسیر فرات کو اپنی کتاب کا مصدر قرار دیا ہے۔

شیخ حر عاملی اپنی ضخیم کتاب وسائل الشیعہ میں جو ہمارے علماء کے فتویٰ کا محور ہے میں تفسیر فرات سے احادیث کو اخذ کیا ہے —— کتاب وسائل الشیعہ...

زمانہ تالیف سے لیکر ہمارے زمانہ تک احادیث فقہ کا مرجع تسلیم کی جاتی ہے۔

سید رضی الدین علی بن طاؤس نے کتاب الیقین میں، سید علامہ بحرانی نے اپنی تفسیر برہان میں، ابوالحسن شریف مشکوٰۃ الانوار میں، فقیہ اور محدث نوری نے مستدرک الوسائل میں تفسیر فرات کو معتبر قرار دیا ہے، صاحب ریاض العلماء نے ان الفاظ سے یاد کیا ہے،

"فرات بن ابراہیم ——— قدیم علماء اور روات میں سے ہیں، آپ کی تفسیر (فرات) مشہور ہے"

صاحب الروضات نے محدث عمیداور مفسر حمید سے آپ کا ذکر کیا ہے۔

سیدنا ابو محمد حسن صدر الدین نے فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی کو شیخ کے لفظ سے یاد کیا ہے پھر ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن الحسنی راوی التفسیر کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں ———

حدثنا الشیخ الفاضل استاذ المحدّثین فی زمانہ فرات بن ابراهیم کوفی رحمہ اللہ علیہ الی اخرہ

"ہمیں اپنے زمانہ کے شیخ فاضل استاذ المحدثین فرات بن ابراہیم کوفی آپ پر خدا کی رحمت ہو، نے حدیث بیان کی"

فرات نے ائمہ علیہم السلام سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں، آپ کی جلالت قدر امام جعفر صادق علیہ السلام سے بخوبی معلوم کی جا سکتی ہے ———

اعرفوا منازل الرجال منا علی قدر روایاتهم عنا

"لوگوں کی قدر اس بات سے معلوم کرو کہ انہوں نے ہم سے کس قدر روایات بیان کی ہیں" (رجال کشی ص۲)

اگر اس سے امامؑ کی مراد کثرت احادیث کا بیان ہے تو یہ بات آپ کے حق میں ثابت ہے، کیونکہ آپ کے مشائخ کی تعداد سو سے زیادہ ہے، اگر آپ یہ تفسیر تحریر نہ فرماتے

تب بھی آپ کی منزلت عظیمہ کثرت روایات کی وجہ سے باقی رہتی ——— امامؑ نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا:———

اعرفوا منازل شیعتنا بقدر ما یحسنون من روایاتھم عنا فانا لا نعد الفقیہ منھم فقیھاً حتی یکون محدثا فقیل لہ او یکون المؤمن محدثا قال یکون مفھماً والمفھم محدث۔

"ہمارے شیعوں کی منزلت اس بات سے معلوم کرو کہ وہ ہم سے کس قدر صحیح احادیث بیان کرتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا مومن محدث ہو سکتا ہے؟ فرمایا مفہم ہو سکتا ہے، اور مفہم محدث ہے۔"

(رجال کشی ص ۳)

خلاصہ مقدمہ تفسیر ہٰذا از علامہ محمد علیؒ اردو آبادی۔

شیخ حاجی عبداللہ صاحب تنقیح المقال نے ان الفاظ سے ذکر کیا ہے۔———

فرات بن ابراھیم بن فرات الکوفی ھو من مشایخ الشیخ ابی الحسن علی بن بابویہ وقد اکثر الصدوقؒ فی کثیر الروایۃ عنہ بواسطۃ الحسن بن محمد بن سعید الھاشمی وھو یروی عن الحسین بن سعید غالبا وروی عن محمد بن احمد علی الھمدانی ایضا ولہ تفسیر بلسان الاخبار واغلبھا فی شان الائمۃ الاطہارؑ بعد اعداد تفسیری عن العیاشی وعلی بن ابراھیم القمی وظاھر روایۃ الحرفی الوسائل والفاضل المجلسی فی البحار اعتمادھما علیہ کما ان ذلک ظاھر الصدوقؒ وغیرہ وقال الفاضل المجلسیؒ فی البحار ان تفسیر فرات وان لم یتعرض الاصحاب بمؤلفہ بمدح ولا قدح لکن کون اخبارہ

موافقۃ لما وصل الینا من الاحادیث المعتبرۃ وحسن الضبط فی نقلها مما یعطی الوثوق لمؤلفہ وحسن الظن بہ انتھی المھم مما فی البحار واقول ان افضل ما یفیدہ کونہ من المشائخ علی بن بابویہ و اکثار الصدوق الروایۃ عنہ وکذا روایۃ الشیخ الحر والفاضل المجلسی وھما عنہ ھو کون الرجل فی اعلیٰ درجات الحسن بعد استفادۃ کونہ احادیثاً من الاخبار التی رواھا والعلم عند اللہ تعالیٰ۔

"فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی رح ابوالحسن علی بن بابویہؒ کے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ صدوق نے حسن بن محمد بن سعید ہاشمی کے واسطہ سے آپ سے اکثر روایات بیان کی ہیں۔ وہ اکثر حسین بن سعید سے روایت کرتے ہیں نیز محمد بن احمد بن علی صمدانی سے فراتؒ نے قرآن مجید کی تفسیر احادیث کے ذریعے تحریر کی ہے جو زیادہ تر آئمہ معصومین علیہم السلام کی جلالت قدر کے اظہار میں ہے آپکی تفسیر کا مرتبہ تفسیر عیاشی اور تفسیر علی بن ابراہیم قمی کے برابر ہے، علامہ حر عاملی نے وسائل میں اور فاضل مجلسی نے آپ کی تفسیر کو قابل اعتبار قرار دیا ہے یہی نظریہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا ہے۔ فاضل مجلسی نے فرمایا ہے اگرچہ اصحاب حدیث نے مؤلف تفسیر فرات کی تعریف اور تنقیص بیان نہیں کی۔ تب بھی مؤلف کے جلالت قدر میں فرق نہیں آتا کیونکہ جو احادیث ہم تک وارد ہوئیں وہ نہایت معتبر اور ان کے نقل کرنے میں حسن ضبط سے کام لیا گیا ہے، یہی بات مؤلف پر اعتماد اور حسن ظن پیدا کرتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ فرات علیہ الرحمہ کی شان میں یہی بات سب باتوں سے فائق ہے کہ آپ شیخ صدوقؒ کے والد علی بن بابویہ کے شیخ ہیں اور خود صدوقؒ نے آپ سے اکثر روایات نقل کی ہیں۔

اسی طرح شیخ حر عاملی اور فاضل مجلسی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں، آپ امامی ہونے کے بعد حسن کے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں احادیث نقل کرتے ہیں والعلم عند اللہ تعالیٰ"

(ملاحظہ ہو تنقیح المقال ص۳ باب الفاء)

کس قدر ظلم کی بات ہے کہ آج تک اس نایاب اور بے حد معتبر تفسیر کا اردو میں ترجمہ نہ ہو سکا، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے یہ سعادت میرے حق میں مقدر کی۔

یہ تفسیر کیا ہے: ـــــــ اس کو مطالعہ فرما کر اندازہ فرمائیں گے، بے حد مختصر اور جامع تفسیر آج تک اردو میں ہمارے ہاں شائع نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ اس سے جملہ مومنین کو استفادہ کرنے کا موقعہ عطا کرے آمین ـــــــ میں نے اس کا ترجمہ صرف خوشنودی خدا، رسولؐ اور آئمہ علیہم السلام کی خاطر کیا ہے، بار بار آنیوالی ایک ہی مطلب کی احادیث کو حذف کر دیا ہے، مومنین کرام سے ملتمس ہوں کہ وہ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین حق کی خدمت کے لیے مزید توفیقات عطا فرمائے۔ آمین!

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

محمد شریف عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

جمعۃ المبارک ۳۰ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء

۸۵ شمس آباد کالونی۔ ملتان (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو گناہوں کو بخشنے والا، تکلیفوں کو دور کرنے والا غائب کی باتوں کو جاننے والا، دلوں کے راز سے آگاہ، حدود و جہات، نقائص اور عیوب سے پاک، لباس اور کھانے سے بے پرواہ، اپنی قدرت سے ہر غالب پر غالب، اپنی نشانیوں کی وجہ سے ظاہر، غیر چھپا ہوا، قول میں سچا، جھوٹ سے بعید، عبادت کے لائق، شکریہ کے قابل، دلوں کی تکلیف کے وقت خوشخبری سنانے والا، وہ معبود جس کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ کی رحمت آپؐ پر اور آپؐ کے اہلبیتؑ پر نازل ہو، ——— یہ اہل بیتؑ وہ ہیں جنکا پہلا شخص علی مرتضیٰ امیرالمومنین علیہ السلام ہیں جو نبیؐ کے علم کے شہر کا دروازہ ہیں، ان کے آخر مہدیؑ ہیں، حسنؑ اور حسینؑ اور نیک آئمہ پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

امابعد یہ قرآن مجید کے ان آیات کی تفسیر ہے جو آئمہؑ سے مروی ہیں، شیخ فاضل استاد المحدثین فرات بن ابراہیم کوفی نے کہا کہ ———

"امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے"

اصبغ بن نباتہ امیرالمومنین علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ———

"قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا، ایک حصہ ہمارے حق میں ایک ہمارے دشمنوں کے بارے میں، ایک حصہ فرائض و احکام میں اور ایک حصہ حلال و حرام میں۔ اور قرآن کا بہترین حصہ ہمارے حق میں نازل ہوا ہے۔"

حکم بن عباس سے روایت ہے کہ ———

"رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، قرآن چار حصوں میں نازل ہوا، چوتھا حصہ وہ خاص طور پر ہم اہل بیتؑ کے حق میں نازل ہوا، ¼ حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوا، ¼ حلال و حرام ہیں، ¼ فرائض اور احکام ہیں، ہمارے حق میں قرآن کی بہترین آیات نازل ہوئی ہیں۔

ابن عباس نے کہا کہ ———

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کی بہترین آیات حضرت علیؑ کے حق میں نازل کی ہیں"

سورۃ فاتحہ ——— قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ———

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

"ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان پر نہ ناراض ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد علیؑ کے شیعہ ہیں، جن پر علی بن ابی طالبؑ کی ولادت کیساتھ انعام کیا، ان پر نہ ناراض ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں"

سورۃ بقرہ ——— عن ابن عباس قال ———

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

"ان لوگوں کو خوشخبری دو، جنہوں نے ایمان لایا اور نیک عمل کئے۔ ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت علیؑ، حمزہؓ، جعفرؓ، عبیدہؓ بن حارث بن عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی ہے"

آیت وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔

"رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کیساتھ۔ رسول اللہ ﷺ اور علیؑ کی شان میں

نازل ہوئی ہے۔ ان دونوں نے سب سے پہلے نماز پڑھی اور رکوع کیا ہے۔[1]

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمْ اَجْرُہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

"وہ لوگ جو اپنا مال دن رات پوشیدہ اور ظاہر میں خرچ کرتے ہیں اور ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ آپ کے پاس چار درھم تھے، ایک رات میں، ایک دن میں ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ۔

"اللہ تعالیٰ تم سے فراخی چاہتا ہے۔ تنگی نہیں چاہتا۔"

امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ فراخی سے مراد علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ۲ ع۸)

"اے ایمان والو، تمام کے تمام اسلام میں داخل ہو جاؤ، شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

شریک کہتے ہیں سلم سے مراد علیؑ ہیں۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رٰکِعُوْنَ۔

---

[1] تفصیلات کیلئے ہماری کتابیں خصائص امیر المومنینؑ اور مناقب آل رسولؐ ملاحظہ فرمائیں۔

"تمہارا حاکم اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے، نماز قائم کی اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ ادا کی"۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ہم لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے، آپ تخت پر تشریف فرما تھے، حضرت نے حدیث بیان فرمائی، جس سے ہم میں سرور اور وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم جنت میں موجود ہیں۔ اسی دوران کسی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، معلوم ہوا کہ سلام جعفی آنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے اجازت مرحمت فرمائی، ہم نے انتہائی ناگوار صورت میں اس کو اندر آنے دیا۔ کیونکہ اس نے ہم کو حضرت کی باتوں سے محروم کر دیا تھا، سلام نے اندر آکر حضرت کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا۔ سلام نے عرض کیا، فرزند رسولؐ! —— مجھے خثیمہ نے کہا ہے کہ آیت :-

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا —— اِلیٰ اٰخرہٖ

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے!

فرمایا —— "خثیمہ نے سچ کہا ہے"

نوٹ :- —— "سائل نے مسجد رسولؐ میں سوال کیا کسی نے کوئی چیز نہ دی، حضرت نے حالت رکوع میں اشارے سے انگوٹھی سائل کو دی، آپ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت آپکی خلافت پر دلالت کرتی ہے"۔

ابن عباس نے کہا کہ —— جہاں کہیں بھی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوا ہے علی بن ابی طالبؑ اس آیت کے سر، امیر اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض آیات میں اصحاب محمدؐ کی سرزنش کی ہے، علیؑ کو ہر جگہ بھلائی کیساتھ یاد کیا ہے"۔

مجاہد نے کہا —— "ہر چیز کا ذکر قرآن میں موجود ہے، قرآن میں جہاں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا آیا ہے علیؑ کو اس میں سبقت اور فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ آپ تمام لوگوں سے پہلے ایمان لائے تھے"۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں

بھی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کا ذکر آیا علیؑ اس میں امیر اور شریف فرد ہیں۔

علی بن بدیحہ ابن عباس کے غلام عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ

آمَنُوْا۔ کا جہاں بھی ذکر قرآن میں آیا ہے، علیؑ اس میں سردار اور امیر ہیں۔ علیؑ کے سوا تمام

اصحاب محمدؐ کی قرآن میں سرزنش تحریر ہے۔"

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ

لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

"آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تمام کردی۔ دین

اسلام سے راضی ہوا"

"اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام

سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے"

نوٹ ——— یہ آیت خم غدیر کے مقام پر نازل ہوئی، جہاں رسول اللہ صلعم نے

اللہ تعالیٰ کے حکم سے علیؑ کو اپنے بعد تمام مسلمانوں کا خلیفہ بنایا تھا۔ جب رسولؐ اللہ آخری

حج سے واپس ہوئے تو خم غدیر کے مقام پر جبرائیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

"اے رسول وہ بات پہنچا دے جو تم پر نازل ہوئی، اگر یہ کام نہ کیا تو

تم نے کارِ رسالت کا کوئی کام نہیں کیا، خدا تمہیں لوگوں کے شر سے

محفوظ رکھے گا"

اس کے بعد آپ نے اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنا کر تمام اصحاب کو جمع کر کے

اعلان فرمایا ———

من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

"جسکا میں سردار ہوں علیؑ اس کے سردار ہیں" حضرت عمر وغیرہ نے

آپ کو مبارک باد دی ـــــــ امام غزالی نے سر العالمین کے مقالہ چہارم میں تحریر کیا

ہے، کہ عمر نے علیؑ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔ مگر بعد میں پھر گئے تھے۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ

يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

"(مصیبت پر) روزہ اور نماز سے قابو پاؤ، نماز بہت گراں گزرتی ہے مگر

نماز میں عاجزی کرنے والوں پر نہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں پلٹ کر خدا کے سامنے

جانا ہے، اس کے حضور پیش ہونا ہے۔"

ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کے مصداق رسول اللہ اور علیؑ ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

"جو لوگ ایمان لائے نیک کام کئے وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔"

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت خاص طور پر علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے

کیونکہ آپ پہلے مومن ہیں اور سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے والے ہیں۔

ابو صالح ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام کے قرآن مجید میں

کئی نام ہیں، جن سے لوگ بے خبر ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون سے ہیں؟ جواب دیا ان میں سے

ایک دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تمہارا ایک دریا کے ذریعے امتحان لے گا۔

إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ

جسطرح بنی اسرائیل کا امتحان لیا تھا، جو جالوت سے لڑنے نکلے تھے، اسی طرح اللہ

تعالیٰ نے تمہارا امتحان علیؑ کی ولایت کے ذریعے لیا ہے۔" اللہ نے کہا کہ تمہارا امتحان ایک

دریا کے ذریعے لے گا۔"
بَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۔ " ان لوگوں کو بشارت
دو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔"
امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت علیؑ آپ کے اوصیاؑ۔ اور آپ کے شیعوں
کے بارے میں نازل ہوئی، جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۔ ان کے لئے بہشت ہیں، جن کے
نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ آخر آیت تک۔"
يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۔
"اس سے کافی گمراہ اور کافی ہدایت پاتے ہیں، گمراہ فاسق ہوتے ہیں"
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ ہیں، اللہ علیؑ کی وجہ سے گمراہی دیتا ہے
جو آپ سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کو ہدایت دیتا ہے جو آپ کو دوست رکھتا ہے۔ فرمایا علیؑ
کی وجہ سے فاسق قوم گمراہ ہوتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ولایت (علیؑ) سے نکل گئے وہ فاسق
ہیں۔ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۔ جب میری طرف سے ہدایت آگئی (ہدایت سے مراد
علیؑ ہیں) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ ہیں۔ جبرائیل اس آیت کو لیکر اس طرح
نازل ہوئے تھے۔
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا (فِيْ عَلِيٍّ) اَنْ
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ ۔
"کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ جو
کچھ اللہ نے نازل کیا علیؑ کے حق میں انکار کر دیں۔ یہ بغاوت اس لئے کی خدا اپنے بندوں
پر جس طرح چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ وہ غضب بالائے غضب کے مستحق
ہوئے۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ فَضْلِهٖ مِنْ عِبَادِهٖ فرمایا فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى

غضب۔ ــــــــــ اس سے مراد بنو امیہ ہیں۔

وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ

"منکرین کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب مقرر کیا گیا ہے"

یہ بھی بنو امیہ کے بارے میں ہے۔

ابو صالح ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (پ ۲ ع ۸) بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی جان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر فروخت کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے، کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ آپ شب ہجرت رسول اللہ کے بستر پر سو گئے تھے۔ کفار رسول اللہ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔

نوٹ ــــــ علیؑ اس قدر آرام سے لیٹے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی کہ علیؑ ہیں یا رسول اللہ ہیں جناب امیرؑ نے فرمایا بستر رسولؐ پر مجھے جسقدر اچھی نیند آئی۔ ایسی نیند کبھی نہیں آئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کرنا کوئی آسان کام نہ تھا، یہ شرف صرف حضرت علیؑ کو نصیب ہوا، کہ آپ بستر رسولؐ پر سو گئے۔ اور رسول اللہ مدینہ کی طرف ہجرت فرما گئے، مشرکین علیؑ کو رسولؐ تصور کرتے رہے۔ جب دیکھا کہ بستر پر تو علیؑ ہیں۔ پوچھا رسول اللہ کہاں گئے؟ فرمایا کیا تم میرے سپرد کر گئے تھے۔

جابر بن یزید امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــــ جب میں شب معراج آسمان پر گیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا، رسول ایمان لایا ہر چیز پر جو اس کی طرف نازل ہوئی رب کی طرف سے۔ میں نے کہا مومنین بھی۔ کہا محمدؐ! آپ نے سچ کہا، امت میں اپنے بعد کس کو خلیفہ بنا آئے ہو۔ میں نے عرض کیا بہترین شخص کو، فرمایا علی ابن ابی طالبؑ کو خلیفہ بنایا ہے۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا اے محمدؐ! میں نے تمام روئے زمین پر نظر دوڑائی اس سے تمہیں منتخب کیا۔ میں نے تمہارا نام اپنے نام

سے نکالا، جہاں میرا ذکر ہوتا ہے وہاں تمہارا ذکر ہوتا ہے۔ فَاَنَا الْمَحْمُوْدُ میں محمود ہوں۔ وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ اور تم محمد ہو۔ وَاَنَا الْاَعْلٰی وَھُوَ عَلِیٌّ میں اعلیٰ ہوں وہ علیؑ ہیں

یَا مُحَمَّدُ خَلَقْتُکَ وَخَلَقْتُ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اَشْبَاحَ نُوْرٍ مِنْ نُوْرِیْ وَعَرَضْتُ وَلَایَتَکُمْ عَلَی السَّمَاءِ وَاَھْلِھَا وَعَلَی الْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَمَنْ قَبِلَ وَلَایَتَکُمْ کَانَ عِنْدِیْ مِنَ الْاَظْفَرِیْنَ وَمَنْ جَحَدَھَا کَانَ عِنْدِیْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ۔ یَا مُحَمَّدُ لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَنِیْ حَتّٰی یَنْقَطِعَ وَیَصِیْرَ کَالشَّنِّ الْبَالِیْ ثُمَّ اَتَانِیْ جَاحِدًا لِوَلَایَتِکُمْ مَا غَفَرْتُ لَہٗ حَتّٰی یُقِرَّ بِوَلَایَتِکُمْ۔

"اے محمد میں نے آپ کو علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نور سے پیدا کیا میں نے آپ حضرات کی ولایت آسمان اور زمین کے رہنے والوں پر پیش کی جس نے اس کو قبول کیا وہ کامیاب ہے، جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔ اے محمدؐ! اگر کوئی شخص میری اتنی عبادت کرے کہ اس کے جسم کے جوڑ چور چور ہو جائیں اور اس کا جسم سوکھ کر خشک لکڑی بن جائے تو پھر میرے پاس آئے اور تمہاری ولایت کا منکر ہو، جب تک تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے گا۔ میں اس کو کبھی نہیں بخشوں گا۔"

صالح بن ہیثم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بازار میں جا رہا تھا میری ملاقات اصبغ بن نباتہ سے ہو گئی اس نے کہا میں نے امیر المومنینؑ سے ابھی ایک بہت ہی مشکل حدیث سنی ہے، کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ کہا کہ میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم اہل بیت کی حدیث بہت مشکل ہے، گراں تر ہے۔

حَدِیْثُنَا اَھْلَ الْبَیْتِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا یَحْتَمِلُہٗ اِلَّا مَلَکٌ

مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اَوْ مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ

فَقُمْتُ مِنْ فَوْرِیْ فَاَتَیْتُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ (ع) فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

جُعِلْتُ فِدَاکَ حَدِیْثٌ اَخْبَرَنِیْ بِہٖ الاصبغ عنک قد ضقت بہ

ذَرْعًا قَالَ فَمَا ھُوَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ اِجْلِسْ یَا مِیْثَمُ اَوَ کُلُّ عِلْمِ الْعُلَمَاءِ

یَحْتَمِلُ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ جَاعِلٌ۔ الی آخرہ ۝

اس کو صرف مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کیساتھ لیا ہو، میں فوراً اٹھا امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے اصبغ نے ایک حدیث بیان کی ہے جس کو سنکر میں شش و پنج میں پڑ گیا ہوں۔ فرمایا کون سی حدیث ہے؟ میں نے حدیث بتائی، آپ مسکرانے لگے۔ فرمایا میثم بیٹھ جاؤ، کیا عالم تمام علم کو جانتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا آپ زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بناتے ہیں جو زمین پر فساد اور خونریزی کریگا تو کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی منشا کو سمجھ سکے؟ میں نے عرض کیا یہ تو اس سے بھی زیادہ پیچیدہ بات ہے۔ ایک اور بات سنیئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر توراۃ نازل کی موسےٰؑ نے یہ خیال کیا کہ دنیا میں مجھ ایسا کوئی عالم ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بتایا کہ تم سے بھی زیادہ عالم موجود ہے، یہ سنکر موسےٰؑ کو حیرانی ہوئی۔ عرض کیا پالنے والے میری ایسے عالم سے ملاقات کرایئے، اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور خضرؑ کی ملاقات کرائی، خضرؑ نے کشتی میں شگاف کیا، موسیٰؑ حقیقت نہ سمجھ سکے، اس پر اعتراض کیا، خضرؑ نے دیوار بنائی موسےٰؑ نے اس پر اعتراض کیا، خضرؑ نے لڑکے کو قتل کیا موسےٰؑ نے اس پر اعتراض کیا، اصل حقیقت کو سمجھ نہ سکے جہاں تک مومن کا تعلق ہے وہ ملاحظہ کیجیے:۔

غدیر خم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا:۔

"اے معبود! جس کا میں مولا ہوں، اُس کے علیؑ مولا ہیں"۔

تو کیا تمام مومن حقیقت کو سمجھ گئے اور ثابت قدم رہے۔ ان میں سے صرف وہ ثابت قدم رہے، جن کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی، تم لوگوں کو خوشخبری ہو، خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسی خصوصیت عطا کی، جو فرشتوں اور انبیاء کو نصیب نہیں ہوئی (کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مومن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو سمجھ گئے (علیؑ کو جانشین رسولؐ مان لیا)۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ حدیث ابھی ابھی مذکور ہوئی اس کے آخر میں یہ فقرے یہاں درج ہیں ——— اللہ تعالیٰ نے کہا اے محمدؐ! ان لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہو! عرض کیا ہاں۔

قَالَ اِلْتَفِتْ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِالْاَشْبَاحِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ كُلِّهِمْ حَتّٰى بَلَغَ الْمَهْدِيّ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نُوْرٍ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهُمْ كَاَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰؤُلَاءِ الْحُجَجُ وَهٰذَا الثَّائِرُ مِنْ عِتْرَتِكَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنَّهُ حُجَّةٌ وَاجِبَةٌ لِاَوْلِيَائِيْ مُنْتَقِمٌ مِنْ اَعْدَائِيْ

"فرمایا عرش کی دائیں جانب دیکھو، میں نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، مہدی علیہ السلام تک تمام آئمہ کی شکلوں کو نور کی شکل میں دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے، مہدی علیہ السلام ان کے درمیان روشن ستارہ کی مانند چمک رہے تھے، فرمایا اے محمدؐ! یہ تمام خدا اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں اور یہ (درمیان والے) بدلہ لینے والے ہیں ان لوگوں سے جو تمہاری عترت پر ظلم کریں گے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم یہ میرے دوستوں کیلئے حجت واجبہ اور میرے دشمنوں سے بدلہ لینے والے ہیں"[2]

---

[1] علیؑ کی فضیلت میں ہماری کتاب "علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں" ملاحظہ کریں [2] ہماری کتاب "بصائر الدرجات" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام آیت:- ـــــــــ

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ

"میرا وعدہ پورا کرو، میں تم سے اپنا وعدہ پورا کرونگا"

کے بارے میں فرماتے ہیں ـــــــ "علیؑ کی ولایت کے اقرار کا وعدہ پورا کرو، جو تم پر فرض کی گئی ہے، میں تمہارے ساتھ جنت دینے کا وعدہ پورا کروں گا"۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

"ہم نے تمہیں گروہِ انصاف پرور بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو"

اس آیت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں ـــــــ "ہم میں ہر زمانہ میں ایک گروہ رہا ہے علیؑ اپنے زمانہ میں، حسنؑ اور حسینؑ اپنے اپنے زمانہ میں، ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف دعوت دیتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا علی زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ـــــــ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا امیر المومنینؑ ناس (لوگ)، اشباہ النّاس (لوگوں کی مانند نسناس (جانور) سے کیا مراد ہے!

حضرت نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ تم اس شخص کو جواب دو، آپ نے اس کو جواب دیا کہ ناس سے مراد رسول اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

"پھر اسی راستے سے چلو جس سے اور لوگ چلیں"۔ (لوگ سے مراد رسول اللہ ہیں) ہم رسول اللہ سے ہیں۔ اشباہ النّاس ہمارے شیعہ ہیں۔ وہ ہم سے ہیں اور

ہمارے اشباح ہیں نسناس سواد اعظم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا۔ [آیت]

یہ تو جانور ہیں۔ بلکہ جانور سے بدتر ہیں:

سلیم بن قیسؒ ہلالی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی علیہ السلام

سے پوچھا:۔ ———

شخص ——— یا امیر المومنینؑ آپ کے اصحاب کون ہیں!

امیر المومنینؑ ——— میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم دیا ہے۔ اگاہ کیا ہے کہ وہ خود بھی اُن

سے محبت کرتا ہے۔ بہشت ان کی آمد کی مشتاق ہے۔

لوگ ——— وہ کون ہیں اے اللہ کے رسولؐ۔

رسول اللہؐ ——— علیؑ بن ابی طالب ان میں سے ہیں۔

لوگ ——— باقی کون ہیں؟

رسول اللہؐ ——— ایک ان میں علیؑ ہیں ——— (یہ کہکر آنحضرتؐ خاموش ہوگئے)

لوگ ——— یا رسول اللہؐ! باقی تین کون ہیں؟

---

[۱] سلیم بن قیسؒ ہلالی امیر المومنین علیہ السلام کے صحابی ہیں آپنے پانچ آئمہؑ کا زمانہ دیکھا۔ آپنے ایک کتاب بھی تحریر فرمائی جو کتاب سلیمؒ کے نام سے مشہور ہے صادق آل محمدؐ نے کتاب کو دیکھ کر فرمایا اگر ہمارے شیعہ کے پاس سلیمؒ بن قیس کی کتاب نہیں ہے تو ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس میں آل محمدؐ کے پوشیدہ راز تحریر ہیں۔ کتاب کا اردو ترجمہ "مکتبۃ المساجد ۸۵ شمس آباد کالونی، ملتان پاکستان نے شائع کیا ہے، دیکھنے کی چیز ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ (مترجم)

رسول اللہ ـــــــ وہ تین علیؑ کیساتھ ہوں گے، آپ ان کے امام، قائد، رہنما اور ہادی ہوں گے، یہ لوگ گمراہ نہیں ہوں گے، یہ سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ ہیں۔
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے بعد آنحضرتؐ نے ایک طویل واقعہ بیان کیا پھر فرمایا علیؑ کو بلا لاؤ۔ میں خدمت میں حاضر ہوا، مجھے ایک ہزار باب علم کے تعلیم کئے، ہر باب سے ایک ایک ہزار باب مجھ پر خود بخود منکشف ہوئے۔ سلیم بن قیسؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ہم لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا ـــــــ

وَقَالَ سلونی قبل ان تفقدونی فوالذی خلق الجنۃ وبرئ النسمۃ انی لاعلم بالتوراۃ من اہل التوراۃ وانی لاعلم بالانجیل من اہل الانجیل وانی لاعلم بالقرآن من اہل القرآن والذی خلق الجنۃ وبرئ النسمۃ ما من فئۃ تبلغ مأتۃ رجل الی یوم القیامۃ الا وانا عارف بقائدھا وسائقہا وسلونی عن القرآن فان فی القرآن بیان کل شئ فیہ علم الاولین والاخرین وان القرآن یدع لقائل مقالا (وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم) لیس بواحد رسول اللہ صلعم منہم اعلمہ ایاہ تعلمینہ رسول اللہ صلعم ثم لا تزال فی عقبنا الی یوم القیامۃ ثم قرأ امیر المومنین (بقیۃ مما ترک آل موسیٰ وآل ہارون) وانا من رسول اللہ صلعم بمنزلۃ ہارون من موسیٰ والعلم فی عقبنا الی ان تقوم الساعۃ۔

"مجھ سے جو چاہو پوچھو، اس سے پہلے کہ تم مجھے دنیا میں نہ پاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا۔ میں توراۃ کو توراۃ والوں سے اور انجیل کو انجیل والوں اور قرآن کو قرآن والوں سے زیادہ جانتا ہوں،

قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا میں قیامت
تک ہونے والے ہر اس گروہ کو جانتا ہوں، جن کی تعداد سو تک ہو جائیگی۔
(قیامت تک پیدا ہونے والے ہر شخص کو جانتا ہوں) میں اس گروہ کے
سردار اور اس کے چلانے والے کو جانتا ہوں، تم مجھ سے قرآن کے بارے
میں پوچھو، قرآن میں ہر چیز کا ذکر موجود ہے۔ اس میں علم اولین اور آخرین موجود
ہے، قرآن نے کہنے والے کی بات تک کو اپنے اندر درج کیا ہوا ہے لیکن
اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ اور وہ لوگ جانتے ہیں جو علم کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہیں
اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو قرآن کی تعلیم دی۔ آنحضرتؐ نے اسکی ہمیں تعلیم دی، قرآن
کا علم ہماری نسل میں قیامت تک باقی رہے گا، پھر امیرالمومنین علیہ السلام
نے اس آیت کو تلاوت کیا۔ بقیہ ہے جسکو آلِ موسٰیؑ اور آلِ ہارونؑ چھوڑ
گئی، مجھے رسول اللہ سے وہ منزلت حاصل ہے جو موسٰیؑ سے ہارونؑ کو حاصل
تھی، علم ہماری نسل میں قیامت تک باقی رہے گا۔"

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک و تعالیٰ کان ولا
شیٔ فخلق خمسۃً من نور جلالہ ولکل واحد فہم اسمٌ
من اسمائہ المنزلۃ فھو الحمید وسمّی محمداً صلعم وھو الاعلیٰ
سمّی امیرالمومنین علیّاً ولہ الاسماء الحسنیٰ فاشتق منھا حسناً
وحسیناً وھو فاطر فاشتق لفاطمۃ اسماً من اسمائہ فلما خلقھم
جعلھم فی المیثاق فانھم عن یمین العرش وخلق الملائکۃ
من نور فلما ان نظروا الیھم عظموا امرھم وشانھم و
لقنوا التسبیح فذلک قولہٗ تعالیٰ (وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ وَ
اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) فلما خلق اللہ آدم علیہ السلام نظ

ابیھم عن یمین العرش فقال یارب من ھولاء قال یا آدم ھولاء صفوتی وخاصتی خلقتھم من نور جلالی وشققت لھم اسماً من اسمائی قال یارب فبحقک علیھم علمنی اسمائھم قال یا آدم فھم عندک امانۃ سرٌ من سری لا یطلع علیہ غیرک الا باذنی قال نعم یارب قال یا آدم اعطنی علی ذلک عھداً فاخذ علیہ العھد ثم علمتہ اسمائھم ثم عرضھم علی الملائکۃ ولم یکن علمھم باسمائھم فقال انبئونی باسماء ھولاء ان کنتم صادقین قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ قال یا آدم انبئھم باسمائھم فلما انبأھم باسمائھم علمت الملائکۃ انہ مستودعٌ وانہ مفضل بالعلم وامروا بالسجود اذ کانت سجدتھم لآدم تفضیلاً لہ وعبادۃً للہ اذ کان ذلک بحق لہ وابی ابلیس الفاسق عن امر ربہ فقال (ما منعک ان تسجد اذ امرتک قال انا خیرٌ منہ) قال فقد فضلتہ علیک حیث امر بالفضل للخمۃ الذین لم یجعل لک علیھم سلطاناً ولا علی شیعتھم۔ فبان لک استثنا اللعین (الا عبادک منھم المخلصین قال ان عبادی لیس لک علیھم سلطانٌ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود تھی اور کوئی چیز نہیں تھی۔ اپنے نور جلال سے پنجتن پاک کو پیدا کیا۔ ہر ایک کو اپنے نام عطا کیے۔ خود حمید ہیں آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا۔ خود اعلیٰ ہیں امیر المومنینؑ کا نام علیؑ رکھا اپنے اسمائے حسنہ سے حسنؑ اور حسینؑ کا نام مشتق کیا۔ خود فاطر (پیدا کرنے والے) ہیں اپنے ناموں سے فاطمہؑ کا نام رکھا۔ ان کو پیدا کرنے کے

بعد عالم میثاق میں رکھا یہ حضرات عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوئے۔ فرشتوں کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ جب پنجتن پاک کو دیکھا تو ان کی عظمت اور شان کو بڑا جانا، اور تسبیح پڑھنا شروع کی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم صف بستہ ہیں ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں، آدمؑ کو پیدا کیا عرش کی دائیں جانب انوار خمسہ نجبار کو دیکھا۔ عرض کیا پالنے والے یہ کون ہیں؟ فرمایا اے آدمؑ یہ میرے برگزیدہ اور خاص لوگ ہیں۔ میں نے ان کو اپنے نور جلال سے خلق کیا ہے۔ ان کے نام اپنے ناموں سے مشتق کئے ہیں۔ عرض کیا پالنے والے تیری ذات کا واسطہ ان کے نام تو بتائیے۔ فرمایا یہ میرا راز ہیں اور تمہارے پاس امانت ہیں۔ میری اجازت کے بغیر تمہارے سوا ان کو کوئی نہ جانتا ہو۔ عرض کیا پالنے والے ایسا ہو گا۔ فرمایا میرے ساتھ وعدہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے اس بات کا وعدہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پنجتن پاک کے نام بتلائے، تمام فرشتوں پر پیش کئے فرشتے پہلے آگاہ نہیں تھے۔ انہوں نے کہا ہمیں تو اتنا علم ہے جتنا آپ نے تعلیم کیا ہے۔ تو علم والا اور حکمت والا ہے۔ آدمؑ سے فرمایا تم یہ نام بتا دو۔ اس نے بتا دیئے۔ فرشتوں نے سمجھا کہ یہ نام بطور راز ان کو بتائے گئے ہیں۔ آدمؑ علم کی وجہ سے ان سے افضل ہے۔ ان کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم ملا۔ فرشتوں کا سجدہ آدمؑ کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تھا۔ شیطان فاسق نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ میرے حکم کے باوجود تم نے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔ کہا میں آدمؑ سے افضل ہوں۔ فرمایا آدمؑ تم سے افضل ہے یہ فضیلت خمسہ نجبار کی وجہ سے اس کو حاصل ہوئی ہے۔ جن پر تمہاری دسترس نہیں ہو گی اور نہ ہی ان کے شیعوں کا تم کچھ بگاڑ سکو گے ابلیس لعین نے خود ہی استثنا

کردی کہ میں تمہارے مخلص بندوں کا کچھ نہیں کر سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ میرے بندوں کا تم نقصان نہیں کر سکتے۔ اس سے مراد شیعہ ہیں۔
(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیطان شیعوں کو گمراہ نہیں کر سکتا، جو شیطان کے پھندے میں
پھنسے ہوتے ہیں وہ شیعہ نہیں ہوتے اگرچہ وہ شیعہ ہی کیوں نہ کہلاتے ہوں، معلوم ہوا کہ زبان سے
شیعہ ہونے کا اعتراف کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ عمل بھی شیعہ والا ہونا چاہیئے، صرف مومن کہلانا
یا جاکر مجلس پڑھنا یا سُننا کافی نہیں۔

عبدالواحد بن علی کا بیان ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ ————

"ہم انبیائؑ سے اوصیائؑ کی طرف اور اوصیائؑ سے انبیائؑ کی طرف
منتقل ہوتے رہے، خدا نے جو بھی نبی دُنیا میں بھیجا میں نے اس کا فرض ادا
کیا اور اس کے وعدے پورے کئے۔ مجھے رب نے علم اور کامیابی سے
سرفراز کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارہ مرتبہ پیش ہوا۔ اس نے مجھے
اپنی ذات کی معرفت عطا کی، غیب کی کنجیاں مجھے دیں، اس اثنا میں قنبر سے
فرمایا دیکھو دروازہ پر کون آگیا ہے۔ عرض کیا میثم تمار ہیں، میثم حاضر ہوا، اس
سے فرمایا تمہیں ایک بات بتاتا ہوں اگر اس پر عمل کروگے تو مومن ہوجاؤگے
اور اس کو چھوڑ دوگے تو کافر ہوگے، پھر فرمایا میں فاروق ہوں جو حق اور باطل
کو الگ کرتا ہے۔ میں اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ
میں ڈالوں گا۔ میں وہ ہوں جس کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا (نہیں
انتظار کرتے، مگر یہ کہ آوے ان کے پاس اللہ بیچ سائبانوں کے بادلوں سے اور
فرشتے اور تمام کیا جاوے کام اور طرف اللہ کے پھر جاتے ہیں سب کام) "
(ترجمہ شاہ رفیع الدین)

ابن عباس سے روایت ہے کہ ———— جب آدمؑ سے ترک اولیٰ ہوا، تو جنت

سے نکالا گیا۔ جبرائیلؑ نے آدمؑ سے کہا، اللہ کو پکارو، کہا کس طرح پکاروں۔ کہا، کہو پالنے والے میں تم سے ان پانچ افراد کا نام لیکر سوال کرتا ہوں، جنکو تو میری پشت سے آخری زمانہ میں پیدا کریگا تو میری توبہ قبول فرما۔ آدمؑ نے جبرائیلؑ سے کہا کہ ان حضرات کے ناموں سے مجھے آگاہ کیجئے کہا کہو پالنے والے! تیرے نبی محمدؐ کا واسطہ، تیرے نبی کے وصی علیؑ کا واسطہ، حسنؑ اور حسینؑ تیرے نبی کے نواسوں کا واسطہ، تیرے نبی کی بیٹی فاطمہؑ کا واسطہ، تو میری توبہ منظور فرما۔ آدمؑ نے ان ناموں کے واسطے سے دعا کی اور اللہ نے اس کی توبہ قبول کی، اس آیت کا یہی مطلب ہے۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

خلوص دل سے جو شخص ان حضرات کے واسطے سے دعا کرے گا۔ خدا اس کی مصیبت دور کرے گا اور اس کی دعا قبول کرے گا۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

"یہ اللہ کا رنگ ہے۔ اللہ سے اچھا رنگ ہوگا کس کا! ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت میں صبغۃ سے مراد عالم میثاق میں علیؑ ہیں ——— اور آپ ہی سے روایت ہے کہ آیت ———

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

- ان لوگوں کی مثل جو اپنے اموال کو خدا کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لئے اور اپنی ذات کی ثابت قدمی کی وجہ سے صرف کرتے ہیں، اس باغ کی سی ہے جو بلندی پر ہو اس پر پر زور مینہ پڑے پھر وہ دو چند پھل دے پھر اگر زور کا مینہ

نہ پڑے تو ٹپکا رہی ہی) اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے" حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

"ہم نے تم کو امت عادلہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو" ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہم امت عادلہ ہیں ہم مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں اور زمین پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔

سورہ ال عمران

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ۔

"جہاں پائے جائیں گے ان پر ذلت مسلط ہوگی مگر اللہ اور لوگوں کی پناہ کیساتھ"

ابان ابن تغلب نے کہا کہ میں نے اس آیت کی تفسیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھی تو آپ نے فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں، عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد خدا کی کتاب ہے، لوگوں کی رسی سے مراد علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اعرابی کی شکل میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ـــــ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو، تفرقہ نہ ڈالو) کے کیا معنیٰ ہیں؟ فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں اور علیؑ اللہ کی رسی ہیں ـــــ اعرابی یہ کہتے ہوئے چلا کہ میں اللہ، اس کے رسول اور اس کی رسی پر ایمان لایا۔

ابان بن تغلب نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب کی

ولایت وہ رسی ہے، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو، اختلاف نہ کرو، جس نے رسی کو پکڑا، مومن بنا، جس نے نہ پکڑا وہ ایمان سے نکل گیا۔

جب نصاریٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ کرنا چاہا تو رسول اللہ میدان مباہلہ میں پنجتن پاک کو لے گئے اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت ہے :-

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ - الی اخرہ

"تم سے عیسیٰؑ کے بارے میں حجت کرے بعد اس کے کہ تمہارے پاس علم آچکا ہے"

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ اے محمدؐ! ان کو کہدو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں، تم اپنی عورتوں کو بلاؤ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر مباہلہ کریں فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ اور جھوٹوں پر لعنت کریں

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ---- بیٹوں سے حسنؑ و حسینؑ، نفسوں سے رسولؐ اللہ اور علیؑ اور عورتوں سے فاطمہؑ زہرا مراد ہیں۔

جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی جماعت میں تشریف فرما تھے۔ ایک دیہاتی حاضر ہو کر دوزانو بیٹھ کر عرض گزار ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ ---- " اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اختلاف نہ کرو" ---- جس رسی کو پکڑنے کا حکم دیا ہے وہ کونسی رسی ہے! آنحضرتؐ نے علیؑ کے شانہ پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا ----

"علیؑ کی ولایت مراد ہے" :

یہ سنکر اعرابی نے کہا ---- اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ - میں اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑتا ہوں :

ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ عرفات میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا تم میں علیؑ موجود ہیں؟ ہم نے کہا ہاں! یا رسول اللہ ——— انہیں اپنے قریب بلا کر کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا ———

"یا علیؑ! تمہیں بشارت ہو، ایک ایسی آیت اتری ہے جس میں تم اور میں برابر کے شریک ہیں وہ یہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ الی آخرہٖ۔"

یہ سامنے جبرائیل موجود ہیں۔ اور مجھے آگاہ کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا۔ تم اور تمہارے شیعہ نور کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے ذریعے ہوا میں اڑیں گے، بلند آواز سے میدان قیامت میں کہیں گے کہ ہم مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آواز آئیگی تم میرے مقرب ہو، تم خوف اور غم نہ کھاؤ۔

ابن عباس نے آیت الیوم کی تفسیر میں کہا ہے کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ سے مراد نبی علیہ السلام ہیں۔ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ سے مراد علیؑ و رَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِیْنًا میں دین اسلام سے راضی ہوا میدان عرفات میں۔"

جعفر محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی وہ رسّی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ———

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

اور علیؑ کی ولایت وہ نیکی ہے، جس نے اس کو اختیار کیا وہ مومن ہوا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ کافر بنا۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ ——— صہیب کا ایک دفعہ اہل نجران سے گزر ہوا انہوں نے کہا کہ عیسیٰؑ بن مریم اللہ تعالیٰ کے فرزند ہیں، صہیب نے اس واقعہ کو رسول اللہ کی خدمت میں بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے ان کو بلایا انہوں نے آنحضرتؐ سے عیسیٰؑ کے بارے

میں وہی بات کی تو آپ نے فرمایا تعالَوا - الی آخرہٖ -

رسول اللہؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا، آپ کے ہاتھ کو پکڑا، آپ کا سہارا لیکر اہل نجران کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کیساتھ حسنؑ اور حسینؑ تھے۔ فاطمہؑ ان کے عقب میں چل رہی تھیں۔

نصاریٰ نے جب اس حالت میں آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر محمدؐ نبی ہیں اور ان سے تم نے مباہلہ کیا (آپس میں لعن کیا) تو ہلاک ہو جاؤ گے، مناسب یہی ہے کہ ان سے صلح کر لو، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو ورد سے زمین پر ان کا مال و دولت اہل اور اولاد سب برباد ہو جاتے۔"

شعبی کا بیان ہے کہ ——— عاقب اور سید نجرانی رسول اللہؐ کی خدمت حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے دونوں کو اسلام کی دعوت دی، انہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں فرمایا تم مسلمان نہیں ہو کیونکہ تم سوّر کا گوشت کھاتے ہو، عیسیٰؑ کے سُولی پر چڑھنے کے قائل ہو اور عیسیٰؑ ابن مریم کو خدا مانتے ہو۔

انہوں نے کہا ——— عیسیٰؑ کا باپ کون ہے؟

یہ سُنکر رسول اللہؐ خاموش ہو گئے، فوراً قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی کَمَثَلِ آدَمَ - اِلٰی آخِرِہٖ -

"عیسیٰؑ کی پیدائش کی مثال آدمؑ کی پیدائش کی مانند ہے، یعنی آدمؑ ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئے، اور عیسیٰؑ بغیر باپ کے متولد ہوئے"

رسول اللہؐ نے کہا آؤ مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں، انہوں نے کہا، ہاں۔ ہمیں آپ سے مباہلہ کرنا منظور ہے، مباہلہ کے لئے صبح کی تاریخ مقرر ہوئی، ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہمیں مباہلہ نہیں کرنا چاہیئے، اگر محمدؐ خدا کے نبی ہیں تو خدا کی قسم ہم ہلاک ہو جائیں گے، گھر لوٹ کر نہیں جا سکیں گے، مال و دولت، اہل اور اولاد سب تباہ ہو جائیں گے صبح کو رسول اللہؐ نے علی کا ہاتھ پکڑا، حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لیا، یہ حضرات آپ کے آگے

اور فاطمہؑ پیچھے تھیں۔ میدان مباہلہ میں جاکر آپ نے دونوں نجرانیوں کو بلایا، فرمایا یہ حسنؑ اور حسینؑ ہمارے بیٹے ہیں، عورتوں سے مراد ہماری بیٹی فاطمہؑ ہیں۔ انفسنا سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا ہم آپ سے مباہلہ کریں گے۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ——————

۔ اہل نجران کا وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے تین بزرگ نصرانی بھی تھے، جنکے نام عاقب، قیس اور اسقف تھے۔ یہ تینوں یہودیوں کے پاس چلے گئے، ان سے کہا کہ تم بندروں اور سوروں کو کھاتے ہیں اور ہمارے ہم مشرب ہو، محمدؐ اسلام کا دعویٰ کر کے تم پر غالب آچکا ہے، ہمارا ساتھ دو تاکہ ہم ان کا مقابلہ کریں۔ منصور اور کعب اشرف نامی یہودی ان کے پاس گیا۔ نصرانیوں نے کہا کہ کل چل کر محمدؐ کا امتحان لیتے ہیں۔ آنحضرتؐ صبح کی نماز پڑھ چکے تو وہ حاضر ہوئے۔

اسقف —————— اے ابا القاسم! موسیٰؑ کا باپ کون تھا؟

آنحضرتؐ —————— عمران۔

اسقف —————— یوسفؑ کا؟

آنحضرتؐ —————— یعقوبؑ۔

اسقف —————— آپ کا باپ؟

آنحضرتؐ —————— عبداللہ ابن عبدالمطلب

اسقف —————— عیسیٰؑ کا باپ کون ہے!

آنحضرتؐ خاموش ہو گئے، فوراً جبرائیل نازل ہوئے۔ جب آنحضرتؐ کسی بات میں متامل ہوتے تو جبرائیل فوراً حاضر ہوتے اس آیت کا یہی مطلب ہے:۔ ——————

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ۔

"ہمارا امر ایک لمحہ کے اندر پہنچ جاتا ہے۔"

جبرائیل نے آنحضرتؐ کو بتایا کہ عیسیٰؑ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔

آنحضرتؐ ـــــ عیسیٰؑ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔

اسقف ـــــ روح بلا جسم!

رسول اللہؐ پھر خاموش ہو گئے ـــــ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ ـــــ

"عیسیٰؑ کا مثال آدمؑ کی مانند ہے، جسکو مٹی سے پیدا کیا، اس سے کہا ہو جا بس وہ ہو گیا۔"

اسقف نے کہا یہ بات توراۃ، زبور اور انجیل میں تحریر نہیں ہے یہ بات تو صرف آپ سے سُنی ہے۔ ـــــ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی طرف وحی کی: ان سے کہو ـــــ

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ الخ

انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے انصاف سے کام لیا۔ مباہلہ کب ہوگا؟

فرمایا ـــــ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہوگا۔

علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ـــــ

نبی علیہ السلام نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد میرے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے آگے کیا، فاطمہؑ کو اپنے پیچھے، حسنؑ اور حسینؑ کو دائیں بائیں، اس شان سے مباہلہ کے لیے تیار ہو کر بیٹھ گئے انہوں نے اس حالت میں آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کے نبی ہیں اگر اپنے اہل کیساتھ مل کر بد دعا کی تو ہمیں کوئی چیز نہ بچا سکے گی۔ بہتر صورت یہی ہے کہ ہم آپ کی بات کو مان لیں، حاضر ہو کر عرض کی کہ ـــــ اے ابوالقاسمؐ ہمیں معاف فرمایئے۔

فرمایا، میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا، اگر میں مباہلہ کرتا تو تمام روئے زمین کے نصرانی مرد اور عورتیں ہلاک ہو جاتیں۔

امام جعفر صادق بن امام باقر علیہما السلام سے روایت ہے کہ ـــــ

قال يبعث يوم القيامة شيعة علىّ (ع) رواءً مرويين مبيضة وجوههم ويحشر اعداء علىّ يوم القيامة ظامئين تسودّة وجوههم ثم قرأ (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ)

"قیامت کے روز علیؑ کے شیعہ سیراب اور روشن چہروں کیساتھ ہونگے، دشمنان علیؑ پیاسے اور سیاہ چہروں سے لیٹے ہوں گے۔ پھر حضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا یاد کرو اس وقت کو کہ بعض لوگوں کے چہرے روشن اور بعض کے سیاہ ہوں گے۔"

عَنْ حُمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ (ع) يَقْرَءُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوحًا وَاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ۔

حمران سے روایت ہے کہ ـــــــ امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل محمدؐ کو برگزیدہ کیا ـــــــ میں نے عرض کیا کہ یہ آیت تو اس طرح نہیں پڑھی جاتی۔ فرمایا اسے اسی طرح حرف بحرف پڑھا کرو۔"

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ لِعَلِيٍّ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِسْمًا لَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ قُلْنَا وَمَا هِيَ قَالَ سَمَّاهُ الْاِيْمَانُ فَقَالَ مَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

ابن عباس نے کہا کہ ـــــــ کتاب خدا میں علیؑ کا نام موجود ہے لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ ہم لوگوں نے پوچھا وہ کون سا نام ہے؟ کہا ایمان۔ پھر اس آیت کو تلاوت کیا "جس نے ایمان کا انکار کیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان کرنے والوں میں ہوگا۔"

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝

"راہِ خدا میں قتل کیے گئے یا اپنی موت مر گئے، تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں ان سب سے خدا کی مغفرت اور رحمت بہت ہی بہتر ہے۔"

فرات بن ابراہیم، جعفر ابن محمد فزاری سے اور وہ امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو گئے یا مر گئے کے بارے میں پوچھا، فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے مراد کون لوگ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں یہی بات تو آپ سے پوچھا چاہتا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ علیؑ اور اولادِ علیؑ ہیں، جو شخص علیؑ سے محبت رکھتے ہوئے قتل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوا۔ جو علیؑ سے محبت کرتے ہوئے مر گیا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر گیا۔

شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

"خدا نے اس بات کی شہادت دی کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں اور کل فرشتوں اور صاحبانِ علم نے جو عدل پر قائم ہیں (یہی شہادت دی کہ) سوائے اس زبردست حکمت والے کے کوئی معبود نہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ویسے ہی ہے جیسے خود فرمایا ہے، اُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ صاحبانِ علم جو انصاف کرتے ہیں۔ وہ انبیاءؑ اور اوصیاءؑ مراد ہیں۔ عدل ظاہری سے مراد محمدؐ کی ذات ہے اور باطنی سے علی ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ——— رسول اللہ اور علیؑ حج کے زمانہ میں مکہ ہی میں موجود تھے، رسول اللہ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے ابوالحسن تمہیں مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ایک واضح آیت میں میرا اور تمہارا ذکر ساتھ کیا ہے۔ وہ یہ ہے،
الیوم ۔ الیٰ اخرہٖ ـــــــ " آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کیا ہے اور
اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں دینِ اسلام سے راضی ہوں"
یہ عرفات کے مقام اور جمعہ کے روز کا واقعہ ہے ، جبرائیلؑ میرے پاس موجود ہیں انہوں
نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمہیں عمدہ اونٹنیوں پر سوار کرا کر اٹھائے گا۔
جن کی خلقت نور کی ہوگی ، وہ ان کے قبور کے پاس جا کر بیٹھ جائیں گی ، ان سے کہا جائیگا
اے اولیاء اللہ ان پر سوار ہو جاؤ ۔ ان کی قطار کو سیدھا رکھو ، تم ان کے امام ہو گے ، ان
کو جنت کی طرف لاؤ گے ، ایک ہوا جاری ہوگی جو ان کے چہروں پر مشک خالص کی بارش ۔ ۔
کرے گی ۔ وہ لوگ کہیں گے ہم تو علیؑ والے ہیں تو ان سے کہا جائیگا ۔

اِنْ كُنْتُمُ الْعَدِلُوْنَ وَاَنْتُمُ الْاٰمِنُوْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔

" اگر تم علیؑ والے ہو تو امن میں ہو ، جن پر کوئی خوف اور غم نہیں ۔
ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا پھر اس رنج کے بعد خدا نے تم
پر چین کی نیند نازل کی ۔

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
اور ایک گروہ کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے

ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت احد کے روز علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ۔
(چین کی نیند سے مراد آپ ہیں)

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ
عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔

"جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور جو لوگ مشرک ہو گئے ہیں ان سے ضرور بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے، اگر صبر کرو گے اور پرہیزگار رہو گے، تو یہی پختگی کے کاموں میں سے ایک بات ہے"

مندرجہ بالا آیت رسول اللہؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے اور خاص طور پر آپ کے اہل بیت کے حق میں۔

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ (یعنی الجراحۃ) لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

"جنہوں نے زخم لگ جانے کے بعد بھی اللہ و رسولؐ کا حکم مان لیا۔ ان میں سے جو نیکو کار اور پرہیزگار ہیں۔ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے"

علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو آدمی ابوسفیان کی تلاش میں روانہ فرمائے، جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کے حکم کی تعمیل کی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

"اے ایمان والو صبر کرو ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور (اطاعت امام پر) کمر کس لو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ"

رسول اللہؐ، علی علیہ السلام اور حمزہ بن عبد المطلب کے حق میں نازل ہوئی، جس کا مطلب ہے اپنی نفسوں کو صبر کا عادی بناؤ، اپنے دشمن کے ظلم پر صبر کرو، اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلو، اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ بیٹے اٹھو اور خطبہ پڑھو میں تمہارے کلام کو سننا چاہتا ہوں۔

امام حسنؑ نے عرض کیا بابا جان، میں کس طرح خطبہ پڑھ سکتا ہوں آپ جو میرے

سامنے موجود ہیں آپ کے ہوتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے، حضرت نے اپنی اولاد کو جمع فرمایا اور خود ایسی جگہ چھپ گئے جہاں سے حسنؑ کے کلام کو سُن سکیں، امام حسنؑ نے کھڑے ہو کر اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا ——————

"تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جسکا کوئی نظیر نہیں، بغیر تکوین کے ہمیشہ سے قائم ہے تکلیف کے بغیر خالق ہے، دل اس کی ہیبت سے لرزتے ہیں، عقلیں اس کی عزت کے آگے حیران ہیں، گردنیں، اس کی قدرت کے آگے خم ہیں، انسان کا دل اس کی جبروت کا اندازہ نہیں کرسکتا، لوگ اس کی جلالت قدر کی تہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ تعریف کرنے والے اس کی عظمت کی وسعت بیان نہیں کر سکتے۔ ہماری اس تک رسائی ناممکن ہے، علماء کی عقلیں اس کے آگے عاجز صاحبانِ فکر اس کے رموز کی مصلحت نہیں سمجھ سکتے، اپنی مخلوق کو پوری طرح جانتا ہے، نگاہ اس کا احاطہ نہیں کرسکتی، وہ نگاہوں پر محیط ہے وہ باریک بین ہے، اما بعد فَاِنَّ عَلِیًّا بَابٌ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَّمَنْ خَرَجَ مِنْہُ کَانَ کَافِرًا " علیؑ دروازہ ہیں جو اس کے اندر داخل ہوا۔ امن میں آگیا جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہوگیا۔ میں یہی بات کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور اپنے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ علیؑ نے اٹھکر آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ——————

ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

ابو حمس نے کہا کہ —————— علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میری وجہ سے تین آدمی نجات پا جائیں گے اور تین آدمی ہلاک ہو جائیں گے، ہلاک ہونے والے یہ ہیں رہیں العن کرنے والا اس کو سننے والا، اس بات کا اقرار کرنے والا......

نجات پانے والے یہ ہیں —————— ہمارا محب، ہمارا دوست دار، اور ان لوگوں

سے دشمنی رکھنے والا جو ہمیں دشمن رکھتے ہیں۔ ہمارا محب وہ ہے جس نے ہمیں دوست رکھا جب ہمیں دوست رکھا تو ہمارے دوست کو بھی دوست رکھا اور میری پیروی کی، آدمی کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیئے، اللہ نے آدمی کے اندر دو دل خلق نہیں کئے، ایک سے محبت کرے اور دوسرے سے بغض رکھے، جس کے دل میں غیر کی محبت ہے وہ ہمارا قاتل ہے، یا ہم پر زیادتی کرنے والا ہے، اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ ایسے شخص کا دشمن اللہ تعالیٰ، جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے"

خیثمہ جعفی کا بیان ہے کہ ——————

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا —————— کیا آدمؑ اور نوحؑ کا بھی وہی مذہب تھا جو ہمارا ہے؟ —————— فرمایا اے خیثمہ صرف آدمؑ اور نوحؑ ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اور رسولوں کا وہی مذہب تھا جو اس وقت ہمارا مذہب ہے اے خیثمہ آسمان پر رہنے والے تمام فرشتوں کا طریقہ بھی وہی ہے، جس پر تم لوگ قائم ہو اس آیت کا مطلب یہی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

"اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراھیمؑ اور آل عمران کو برگزیدہ کیا۔ برگزیدہ صرف وہ لوگ ہیں جن کو اپنی ذات کے لئے منتخب کیا"

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ صبح کے وقت فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے اور اس طرح گفتگو فرمائی۔ ——————

علیؑ —————— اے فاطمہؑ! کوئی کھانے کی چیز ہے؟

فاطمہؑ —————— اس ذات کی قسم جس نے میرے باپ کو نبوت اور آپ کو وصایت سے مکرم کیا میرے پاس کوئی چیز کھانے پینے کی نہیں ہے دو روز سے میں خود حسن

اور حسینؑ فاقہ سے ہیں۔

علیؑ ـــــــ مجھے اس بات سے مطلع کیوں نہیں کیا؟

فاطمہؑ ـــــــ مجھے آپ کو تکلیف مالایطاق دینے سے شرم آتی ہے۔

علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے رزق کی تلاش میں تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ ایک دینار قرض لیتے ہیں۔ راستے میں مقداد بن اسود مل جاتے ہیں۔ دن سخت گرم تھا اس وجہ سے مقداد کی حالت سخت متغیر تھی، سورج کی گرمی نے اس کا رنگ بری طرح سیاہ کر دیا تھا۔ حضرت نے جب مقداد کو پریشان دیکھا۔

علیؑ ـــــــ مقداد! اس وقت کیا کر رہے ہو؟

مقدادؓ ـــــــ مجھے جانے دیجیے کچھ نہ پوچھیے۔

علیؑ ـــــــ وجہ بتائے بغیر نہیں جانے دوں گا۔

مقدادؓ ـــــــ اے ابوالحسنؑ! تمہیں خدا اور آپ کی اپنی ذات کا واسطہ۔ میری حالت پوشیدہ رہنے دیجیے۔

علیؑ ـــــــ بھائی تمہیں اپنی حالت ضرور بتانی پڑے گی۔

مقدادؓ ـــــــ اے ابوالحسنؑ! اگر مانتے نہیں تو سنو، میرے بال بچوں کا بھوک سے برا حال ہے۔ مجھ سے ان کی آہ و بکا نہیں سنی جاتی، روزی کی تلاش میں پھر رہا ہوں ـــــــ علیؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

علیؑ ـــــــ جس چیز نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے، اس نے مجھے بھی پریشان کیا ہوا ہے، میں نے ایک دینار قرض لیا ہے، میں اپنی ضروریات پر تمہاری ضروریات کو ترجیح دیتا ہوں یہ دینار لو اور اپنی ضرورت کو پورا کرو۔

حضرت نے دینار مقداد کو دے دیا اور خود مسجد رسولؐ میں تشریف لا کر ظہر عصر اور مغرب کی نماز ادا فرمائی، رسول اللہؐ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد علیؑ جو صف

اول ہی مفلس کے پاس سے گزرے، پاؤں سے آپ کو حرکت دی، حضرت نگاہ جھکائے رسول اللہ کے پیچھے چل پڑے مسجد کے دروازہ پر رسول اللہ سے جا ملے، سلام عرض کیا رسول اللہ نے سلام کا جواب دیا۔

رسول اللہ نے فرمایا ـــــ اے ابوالحسنؑ! رات کو کھانے کی کوئی چیز ہے میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔"

علیؑ نے تھوڑی دیر سر نیچے کر لیا، شرم سے کوئی جواب نہ دیا، ـــــ رسول اللہ کو دینار کے بارے میں علم تھا کہ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو وحی کی کہ آج رات کھانا علیؑ کے پاس کھائیں، آنحضرتؐ نے علیؑ کو خاموش دیکھ کر فرمایا ـــــ

اے ابوالحسنؑ! تمہیں کیا ہو گیا، کوئی جواب کیوں نہیں دیتے، اگر جواب نفی میں ہے تو واپس چلا جاتا ہوں اگر ہاں میں ہے تو تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

علیؑ نے حیا اور احترام کی وجہ سے فرمایا ـــــ میرے ساتھ تشریف لے چلیے۔

رسول اللہ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا، فاطمہؑ کے پاس آئے جو مصلیٰ عبادت پر تشریف فرما تھیں سیدہؑ نے آنحضرتؐ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور سر پہ ہاتھ پھیرا۔ سیدہؑ آنحضرتؐ کو بے حد عزیز تھیں، فرمایا۔ بیٹی رات کس حال میں کی ہے، رات کا کھانا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے، ویسے تو اس نے تمہیں بخش دیا ہے، سیدہؑ نے کھانے سے بھرا ہوا پیالہ آنحضرتؐ اور علیؑ کے سامنے رکھ دیا........

جب علیؑ نے اس قدر عمدہ کھانا ملاحظہ کیا تو فرمانے لگے۔

" فاطمہؑ! یہ کہاں سے آگیا۔ میں نے ایسی شکل کا کھانا کبھی نہیں دیکھا؟"

آنحضرتؐ نے اپنا پاک ہاتھ علیؑ کے شانے پر رکھ کر جھٹکا دے کر فرمایا

" اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینار کا بدلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔"

آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، رو پڑے۔ فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اے علیؑ تم دونوں کو دُنیا سے جانے سے پہلے وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو زکریا کو عطا فرمائیں، اے فاطمہؑ تمہیں وہ چیزیں دیں جو مریم بنت عمران کو دیں۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

"جب زکریا محراب عبادت میں مریم کے پاس جاتے تو وہاں کھانا ملاحظہ کرتے۔"

حسنؑ سے روایت ہے کہ ——— میں نے عبداللہ بن عباس کو کہتے سنا ہے کہ جب جنگ اُحد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علیؑ اور ایک انصاری کے سوا تمام اصحاب چھوڑ کر بھاگ گئے تو اس موقع پر یہ آیت اُتری۔

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ

"یاد کرو اس وقت کو جب تم پہاڑ پر چڑھے جاتے تھے اور مُڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور رسولؐ تم کو بلاتے تھے۔"

اس موقعہ پر رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا ——— تم نے لوگوں کی حالت دیکھی ہے وہ مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں، اب اس گروہ پر حملہ کرو، حضرتؑ نے کفار پر حملہ کر کے ان کو بھگا دیا، جبرائیل نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اس کو وفاداری کہتے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کیوں نہ ہو، میں علیؑ سے ہوں علیؑ مجھ سے ہیں۔

جبرائیلؑ نے عرض کی ——— میں آپ دونوں سے ہوں.......

عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو بلا کر فرمایا کہ میرے دروازہ پر تشریف رکھیے اور کسی کو اندر نہ آنے دیجیے، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی ہے کہ وہ میرے ساتھ صبح سے لیکر شام تک گفتگو کریں گے۔ عمرؓ صبح کو آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے آئے علیؑ نے ان کو واپس لوٹا دیا، دوپہر اور عصر کے

وقت آئے تب بھی آپ نے واپس کر دیا۔ ان سے کہا کہ تین سو ساٹھ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ سے ملنے کی اجازت لی ہے۔ دوسرے روز صبح کو حضرت عمر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علیؓ کے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو بلا کر پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میرے پاس تین سو ساٹھ فرشتے آئے تھے، عرض کیا جو فرشتہ بھی آپ سے اجازت لیتا تھا میں اس کی آواز کو سنتا تھا، اور ہاتھ سے ان کی تعداد کو گنتا تھا لہٰذا ان کی تعداد تین سو ساٹھ تھی۔ رسول اللہ نے تین دفعہ فرمایا "تم نے سچ کہا"

ابو مسلم خولانی سے مروی ہے کہ ـــــــ

فاطمۃ الزہرا اور عائشہ آپس میں اپنی اپنی بڑائی بیان فرما رہی تھیں، دونوں کے چہرے سرخ ہو چکے تھے، رسول اللہ نے وجہ پوچھی انہوں نے آگاہ کیا۔ فرمایا ـــــــ اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَ نُوْحًا وَّ آلَ اِبْرَاهِيْمَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ حَمْزَةَ وَ جَعْفَرَ وَ فَاطِمَةَ وَ خَدِيْجَةَ۔

" اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ، آلِ عمرانؑ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ حمزہؓ، جعفرؓ، فاطمہؑ اور خدیجہؓ کو تمام دنیا سے برگزیدہ کیا۔"

حذیفہ یمانی کا بیان ہے کہ ـــــــ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو جہاد کا حکم دیا، یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے کہ ہم جنگ سے ہرگز نہیں بھاگیں گے، اگرچہ ہمیں موت ہی کیوں نہ آجائے یا فتح اور کامرانی حاصل کریں گے۔ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو بڑا دعویٰ کرنے والے مقابلہ نہ کر سکے تھوڑی دیر میں بھاگ کھڑے ہوئے، رسول اللہ کا ساتھ صرف حضرت علیؓ اور ابو دجانہ سماک بن حرشہ انصاری نے دیا، یہ سخت امتحان کا دن تھا۔ رسول اللہ نے دوڑ جانے والے اصحاب کو اپنا خود اتار کر بلند آواز سے واپس کرنے کی آواز دی، مگر ان میں سے کوئی بھی

واپس نہ آیا۔ آپ فرماتے ہیں میں زندہ ہوں، مرنہیں گیا، میں قتل نہیں ہوا ——— مگر وہ رسول اللہ کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دیتے تھے، حتیٰ کہ مڑکر بھی نہیں دیکھتے تھے، بھاگتے بھاگتے مدینہ میں جا پہنچے۔ اصحاب رسول اس شدت سے بھاگے کہ ایک دوسرے پر گر پڑتے، صرف بھاگنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے بزرگوار کہتے رسول اللہ قتل ہو گئے

رسول اللہ مایوس ہو گئے کہ اب یہ واپس آنے والے نہیں، لاچار اپنی قیام گاہ پہ واپس تشریف لائے، آپ کیساتھ صرف حضرت علیؑ اور ابو دجانہؓ تھے، ——— رسول اللہ نے فرمایا ———

"اے ابو دجانہ! لوگ بھاگ گئے ہیں تم بھی چلے جاؤ"

ابو دجانہؓ ——— "ہم نے مرنے مارنے پر اللہ تعالیٰ سے بیعت کی تھی، اس بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ———

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

"اے محمدؐ! جن لوگوں نے تمہاری بیعت کی تھی، درحقیقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بیعت کی تھی، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا"

رسول اللہؐ ——— اے ابو دجانہؓ! میں تم سے بیعت اٹھاتا ہوں، تم چلے جاؤ۔

ابو دجانہؓ ——— انصار کی عورتیں طعنہ دیں گی کہ تم نے رسول اللہ کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ سے اپنی زندگیوں کو پیارا کیا۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ آپ کی موت کے بعد ہمارا زندہ رہنا بے کار ہے"

آنحضرتؐ نے جب ابو دجانہؓ کو جہاد کرنے کا خواہش مند پایا تو آپ نے ایک پتھر کی اوٹ میں پناہ لی، مشرکین آپ پر تیروں کی بارش کر رہے تھے، تھوڑی دیر

کے بعد ابو دجانہؓ تیروں سے زخمی ہو کر رسول اللہ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ حضرت علیؑ پیدل اور سوار ہو کر لگاتار مشرکین پر وار کر رہے تھے۔ جو شخص بھی حضرت کے مقابل آتا قتل ہو جاتا، حتیٰ کہ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی، آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی:۔ ———

"یا رسول اللہ! میری تلوار ٹوٹ گئی ہے اور تلوار میرے پاس نہیں ہے"

رسولؐ اللہ نے تلوار ذوالفقار آپ کو عطا کی۔ حضرت تلوار لگا کر تمام مشرکین کے پاس آئے جو مشرک مقابل آتا فی النار والسقر ہوتا۔ آپ کی زرہ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر رسول اللہ خوف زدہ ہو گئے، آسمان کی طرف نگاہ بلند کی اور عرض کیا:۔ ———

"پالنے والے! یہ تیرا بندہ، تیرا بندہ اور رسول ہے۔ تو نے ہر رسول کا ایک وزیر اس کے اہل سے مقرر کیا ہے جو اس کا قوتِ بازو بنا ہے اور کارِ رسالت میں اس کا شریک رہا ہے، میرے اہل سے میرا وزیر، میرا بھائی، علی بن ابی طالبؑ کو مقرر فرما، جو اچھے بھائی اور اچھے وزیر ہیں، پالنے والے تمہارا وعدہ تھا کہ تو میری چار ہزار فرشتوں کے ذریعے مدد کرے گا۔ پالنے والے تیرا میرے ساتھ وعدہ تھا۔ تجھ سے وعدہ خلافی تو ہو ہی نہیں سکتی، تیرا وعدہ تھا کہ تو دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ اگرچہ مشرک ناپسند ہی کیوں نہ کریں"

ابھی رسولؐ اللہ اپنے رب سے دعا اور زاری کر رہے تھے کہ ناگاہ آپ نے آواز کو سنا آنحضرتؐ نے سر کو بلند کیا، جبرائیلؑ کو سونے کی کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا، جس کے ساتھ چار ہزار فرشتے موجود تھے، جبرائیل کہہ رہے تھے۔ ———

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ

جوان صرف علیؑ ہیں اور تلوار محض ذوالفقار

جبرائیلؑ پھر پاترے، فرشتوں نے رسول اللہ کو گھیر لیا۔ آپؐ پر سلام کیا۔

جبرائیلؑ نے عرض کی یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو ہدایت کیلئے مبعوث کیا، فرشتے علیؑ کی وفاداری پر سخت تعجب کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر آپ کی حفاظت کی۔

آنحضرتؐ نے جبرائیلؑ سے کہا کہ ——— یہ فداکاری کیونکر نہ ہو، علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔ جبرائیل نے تین دفعہ کہا کہ میں تم دونوں سے ہوں۔ فرشتوں اور علیؑ نے مشرکین پر یک دم حملہ کر دیا، مشرک شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے، رسول اللہؐ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، علیؑ آگے آگے اور ان کے ہاتھ میں علم تھا۔ اور ابو دجانہؓ پیچھے تھے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو انصار کی عورتیں رسول اللہ کی موت پر رو رہی تھیں، جب لوگوں نے رسول اللہ کو زندہ آتے ہوئے دیکھا، تمام اہل مدینہ نے آپ کا استقبال کیا،

رسول اللہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، جو ان کی نافرمانی کی نشاندہی کرتی ہے،

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ۔

"اور ملاقات سے پہلے تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے پھر تم نے اس کو کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا"

مشرکین کو دیکھا تو ان سے لڑنا موت کے مترادف تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا۔ موت سے گھبرا گئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ سے نہ بھاگنے کا وعدہ کیا تھا، صرف بھاگنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ بعض لوگ تو یہ کہنے لگے کہ محمدؐ قتل کر دیئے گئے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔

"محمدؐ ایک رسول ہی ہیں، جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو جزا دے گا۔"

شاکرین سے مراد علیؑ اور ابو دجانہؓ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ————

اے لوگو! تم جان بچا کر مجھے چھوڑ گئے تھے، علیؑ نے میری مدد کی اور میرا ساتھ دیا۔

فَمَنْ اَطَاعَهٗ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِیْ

"جس شخص نے علیؑ کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"

دنا رتنی فی الدنیا والآخرۃ

"وہ شخص مجھے دنیا اور آخرۃ میں چھوڑ گیا۔"

حذیفہ نے کہا ہے ———— حقیقت یہ ہے کہ

"جو شخص اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، وہ اس شخص سے افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے، جو شخص رسول اللہ کو چھوڑ کر نہیں بھاگتا، وہ اس شخص سے افضل ہے جو رسول اللہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ان لوگوں سے افضل ہے جو بعد میں ایمان لائے۔"

سب سے پہلے ایمان لانے والے علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

ابو رجا عطاردی کا بیان ہے کہ ————

رسول اللہ کی وفات کے بعد جب لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی تو ابوذر غفاریؓ نے مسجدِ رسولؐ میں تشریف لاکر فرمایا ــــــــــ

(ایھا الناس) ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحًا وآل ابراھیمَ وَآل عمران علی العالمین ذُرّیۃً بعضھا من بعض وَاللہُ سَمِیعٌ عَلِیمٌ۔

(اے لوگو!) اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراھیمؑ اور آلِ عمران کو تمام عالموں سے برگزیدہ کیا، اِن میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ــــــــــ تمہارے نبیؐ کی اہل بیت آلِ ابراہیمؑ، اولادِ اسماعیلؑ اور محمدؐ کی تربیت یافتہ عترت، محمدؐ کی وجہ سے ان کو بزرگی ملی ہے، یہ خلافت کے مالک ہیں بارگاہِ خداوندی سے ان کو فضیلت ملی ہے، جو آسمان کی طرح بلند، زمین کی طرح وسیع، پہاڑ کی طرح اٹل، کعبہ کی طرح ستر پوش، سورج کی طرح روشن، ستاروں کی طرح راہنما، زیتون کا درخت جس کے تیل سے روشنی حاصل ہوتی ہے، صاحب برکت ہے وہ شخص جو اس روشنی کے پاس ہوتا ہے، محمدؐ آدمؑ کے وصی اور اس کے علم کے وارث، پرہیزگاروں کے امام، سفید پیشانی والے مومنین کے قائد اور قرآنِ عظیم کی تفسیر ہیں علی بن ابی طالبؑ، صدیق اکبر، فاروقِ اعظم، وصی محمدؐ، محمدؐ کے علم کے وارث اور آپ کے بھائی۔ اے وہ قوم! جو اپنے نبیؐ کی وفات کے بعد گمراہ ہوگئی، تمہیں کیا ہوگیا ہے، اگر تم اس شخص کو مقدم کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا تھا، اور اس کو خلیفہ بناتے جسکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ بنایا تھا۔ تو تم میں ہرگز دین کے بارے میں اختلاف نہ ہوتا۔ وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کے حکم میں اختلاف نہ کرتے، اللہ تعالیٰ کے

فرائض کی پوری پابندی ہوتی، لوگ دین کے بارے میں کسی مسئلہ میں بھی اختلاف نہ کرتے۔ تمہیں یقین ہونا چاہیے ان تمام باتوں کا علم تمہارے نبیؐ کی اہل بیت کے پاس ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کتاب عزیز میں فرماتا ہے۔ ——————

اَلَّذِیْنَ آتَیْنَاهُمُ الْكِتَابَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

جن حضرات کو ہم نے کتاب عطا کی وہ اس کی تلاوت صحیح معنوں میں کرتے ہیں۔ یعنی اس کا مفہوم درست سمجھتے ہیں۔

جو کوتاہی تم نے کی ہے اس کا مزا ضرور چکھو گے۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

عبید بن وائل نے کہا میں نے ابو ذرؓ کو حج کے زمانہ میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا: ——————

یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدَبُ بْنُ الْیَمَانِ اَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِیُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ کَمَا قَالَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاهِیْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے تو ٹھیک ہے جو مجھے نہیں جانتا اسے معلوم ہونا چاہیے میں رسولؐ اللہ کا صحابی جندب ہوں جو یمان کا بیٹا ہے جسکو ابوذر غفاری کہتے ہیں۔ جس طرح خداوند عالم نے فرمایا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا ہے، اللہ تعالیٰ نے آدمؑ نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام عالم سے برگزیدہ کیا جو بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ —————— محمدؐ نوحؑ سے ہیں آلِ ابراہیمؑ اور اولادِ اسماعیلؑ سے ہیں۔ عترت ہادیہ اولاد محمدؐ سے ہے، محمدؐ

کی وجہ سے ان کو شرف ملا، محمدؐ کی وجہ سے ان کو قوم پر فضیلت حاصل ہوئی۔ اہل بیت محمدؐ ہمارے درمیان بلند آسمان، پھیلی ہوئی زمین، ایستادہ پہاڑوں، کعبہ مستور، سورج کی روشنی، چلنے والے چاند، ہدایت کرنے والے ستاروں، درخت زیتون کی مانند ہیں۔ محمدؐ آدمؑ کے وصی ہیں علم میں۔ بذات خود علم کی کان اور جن کے اعضاء قیامت کے روز روشن ہوں گے ان کے قائد علی بن ابی طالب علیہ السلام صدیق اکبر ہیں، اے وہ لوگ جو نبیؐ کے بعد گمراہ ہو گئے اگر تم ان لوگوں کو آگے بڑھاتے جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے آگے کیا تھا اور ان کو پیچھے رکھتے جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے پیچھے رکھا، تو یہ لوگ کسی بات میں جھگڑا نہ کرتے، اس بات کا تمام علم تمہارے نبیؐ کی اہل بیتؑ کے پاس ہے اب اپنے کیے کا مزہ چکھو۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۔

شعبی کا بیان ہے کہ جب ———

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ۔

نازل ہوئی تو رسول اللہ میدان مباہلہ کی طرف اس شان سے روانہ ہوئے کہ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا سہارا لئے ہوئے تھے، اور جناب فاطمہؑ ان کے پیچھے چل رہی تھیں آنحضرتؐ فرماتے جاتے تھے یہ ہمارے بیٹے ہیں یہ ہماری عورت ہیں اور یہ ہمارا نفس ہیں۔"

ابن عباس کا بیان ہے کہ ———

حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ———

أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ۔

"محمدؐ مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے" ــــــــــ یعنی پھر کافر ہو جاؤ گے۔ خدا کی قسم اللہ کی ہدایت کے بعد ہم ہرگز نہیں پھریں گے، میں لوگوں سے ان باتوں پر جہاد کروں گا۔ جن باتوں پر رسولؐ اللہ جہاد کیا کرتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہو میں خود رسولؐ اللہ کا بھائی، وارث اور ابن عم ہوں"

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو مریم انصاری کا بیان ہے کہ ہم صادق آل محمدؐ کی خدمت میں موجود تھے کہ ابان بن تغلب نے اس آیت کا مطلب پوچھا:۔ ــــــــــ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

"اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو۔"

اور ماں باپ سے مراد کون لوگ ہیں! ــــــــــ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا والدین سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور علی علیہ السلام ہیں"

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

"کیا لوگوں پر اس کا حسد کرتے جو کچھ ہم نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے"۔ (فضل سے مراد درجہ امامت ہے)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ ہم لوگ ہیں، جن پر لوگ حسد کرتے ہیں

بریدہ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے آیت ــــــــــ

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔

"کیا لوگ ان لوگوں پر حسد کرتے ہیں، جن کو اللہ نے اپنا فضل عطا کیا ہے۔ پوچھا۔

فرمایا جن پر لوگ حسد کرتے ہیں وہ ہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امامت عطا فرمائی اس لئے محسود بھی ہم ہیں۔

فَقَدْ آتَيْنَا آلَ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيْمًا۔

" ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی اور ان کو ایک بڑا ملک عطا کیا"

یعنی ہم نے ان میں، رسولؑ، انبیاءؑ اور آئمہؑ پیدا کئے، یہ لوگ اس بات کا آل ابراہیمؑ میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ میں اس کی تکذیب کرتے ہیں۔

مِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهٖ

بعض لوگ وہ ہیں، جو اس بات پر ایمان لائے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ

بعض نہ مانے

وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا

نہ ماننے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ

" اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسولؐ کی اطاعت کرو اور والیانِ امر کی جو تم ہی سے ہیں"

کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اولی الامر سے اولی الفقہ والعلم مراد ہیں یعنی صاحب فقہ اور علم۔ راوی نے عرض کیا عام لوگ مراد ہیں جو فقہ اور علم کا دعوی کرتے ہوں یا خاص خاص بندے مراد ہیں۔ فرمایا بلکہ خاص وہ فقیہہ اور صاحب علم مراد ہیں جو ہم ہی سے ہیں۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ

کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اولی الامر حکم نافذ کرنیوالے سے مراد آل محمدؐ ہیں، حکم صادر کرنیوالے صرف یہ ہیں،

رسول اللہؐ نے فرمایا اس آیت میں امر سے مراد اولیا، آل محمدؐ ہیں۔ اس بارے میں یہ آیت ہے۔

"اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ" مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍؐ۔ آل محمدؐ اولوالامر ہیں۔

ابو مریم کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے بارے میں پوچھا یہ اطاعت ہم پر فرض ہے۔ فرمایا صرف رسول اللہؐ کی اطاعت فرض ہے، اس آیت کی رو سے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

جس شخص نے رسول اللہؐ کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔

رسول اللہؐ کی اطاعت کے اندر علی بن ابی طالب کی اطاعت داخل ہے،

امام جعفر صادقؑ ـــــ اے سفیان! تمہیں ہدایت کی پیروی کرنا چاہیئے۔

سفیانؓ ـــــ فرزند رسولؐ ہدایت کی پیروی کیا چیز ہے؟

امامؑ ـــــ کتاب خدا اور شخص کی اتباع۔

سفیانؓ ـــــ فرزند رسولؐ میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے۔

امامؑ ـــــ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے دنیا خریدی ہے اور آخرت رد کردی ہے۔ جس شخص نے آخرت پر دُنیا کو ترجیح دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اندھا محشور کرے گا۔

سفیانؓ ـــــ فرزند رسولؐ مجھے آگاہ فرمایئے کہ اس شخص سے کون مراد ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے۔

امامؑ ——— امیرالمومنینؑ مراد ہیں، جس شخص نے آپ کی اتباع کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر دیا، اتنا کسی کو نہیں دیا۔ جس شخص نے اس کی اتباع ترک کی وہ بہت بڑے خسارہ میں رہے گا۔ خدا کی قسم اس سے مراد ہمارے جد علی بن ابی طالبؑ ہیں ——— اے سفیان! اگر تم مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتے ہو تو علی علیہ السلام کا دامن پکڑو، اے سفیان! آپ ہی تجھے پار لگائیں گے، خواہش کا غلام نہ بن ورنہ سیدھے راستہ سے بھٹک جائیگا۔

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

"اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو"

کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اَھْلُ بَیْتِ نَبِیِّکُمْ ——— یعنی اپنے نبیؐ کے اہل بیت کو قتل نہ کرو۔"

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں۔

ہم نے بصرہ والوں کو شکست دی، علی علیہ السلام بصرہ تشریف لائے۔ سواری کی حالت میں دیوار کا سہارا لیا۔ لوگ نیچے کھڑے تھے، ہم لوگ حضرت کے گرد جمع تھے، حضرت نے ایک ایک آدمی کو اس کے نام کے ساتھ بلایا، حتیٰ کہ ستر آدمیوں کو طلب کیا، سب کے سب بڑی عمر کے بزرگ تھے۔ اکثر ان میں قبیلہ ہمدان سے تعلق رکھتے تھے، حضرت بصرہ کے ایک راستہ پر چل پڑے، ہم لوگ زرہ مغفر اور تلواروں سے لیس تھے، ایک ایسے گھر کے پاس تشریف لائے جس میں دھاڑ و فریاد کی آواز بلند تھی، گھر کے اندر گئے عورتیں رو رہی تھیں، حضرت کو دیکھا تو یک زبان ہو کر چلائیں۔

"دوستوں کے قاتل آگئے"

لوگوں سے پوچھا ——— "عائشہ کا گھر کہاں ہے؟"

انہوں نے کہا گھر کے فلاں حجرہ میں ہیں۔ ہم لوگوں نے حضرت علیؑ کو گھوڑے سے اتارا۔

عائشہ کے پاس تشریف لے گئے، پھر ہم نے کوئی بات نہ سُنی مگر عائشہ بلند آواز والی تھیں کہتی تھیں ——— "یہ میں نے نہیں کیا"

حضرت باہر تشریف لائے ہم نے آپ کو گھوڑے پر سوار کیا۔ ایک عورت حضرت کے درپے ہو گئی۔ فرمایا ——— "صفیہ کہاں ہیں!"

عرض کیا ——— حاضر ہوں یا امیر المومنینؑ۔

فرمایا ——— "ان کو کیوں نہیں روکتی جو کہتی ہیں کہ میں نے دوستوں کو قتل کیا ہے اگر میں دوستوں کا قاتل ہوتا تو ضرور رکھتا کہ اس گھر میں کون موجود ہے"

حضرت نے گھر کے تین حجروں کی طرف اشارہ فرمایا۔ ہم نے تلواروں کے قبضوں پر زور سے ہاتھ مارا اور آنکھوں سے ان کمروں کی طرف دیکھا جن کی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا تھا۔ خدا کی قسم اتنا کرنے سے رونے والی خاموش کھڑی ہو بیٹھ گئیں۔

میں نے پوچھا ——— "اے ابو القاسم "تین کمروں میں کون کون تھے؟"

فرمایا ——— "ایک کمرہ میں زخمی ہو کر مروان بن حکم قریش کے نوجوان زخمیوں کے ساتھ پڑا تھا، دوسرے کمرہ میں عبداللہ بن زبیر تھا جس کیساتھ آلِ زبیر کے زخمی پڑے ہوئے تھے، تیسرے کمرہ میں اہلِ بصرہ کا رئیس۔ جو عائشہ کے ساتھ گھومتا تھا۔ جہاں وہ گھوما کرتیں"

میں نے کہا ——— "اے ابو القاسم! تم لوگوں نے زخمیوں کا خاتمہ کیوں نہ کر دیا؟"

کہا ——— "امیر المومنینؑ تم سے بہتر جانتے تھے، آپ نے عام امان دیدی تھی، جب ہم نے اہلِ بصرہ کو شکست دی تو عام اعلان ہوا۔ زخمی پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈال دے، آج سے ایک سال تک امان میں ہے۔

پھر ہم حضرت کیساتھ لشکر کی طرف چل پڑے، اصحاب نبیؐ حضرت کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے جو یہ تھے (۱) ابو ایوب انصاری (۲) قیس بن سعید (۳) عمار بن یاسر (۴) زید بن حارثہ (۵) اور ابو لیلیٰ۔

حضرت نے فرمایا ——— میں تمہیں ان سات آدمیوں کے نام بتاؤں جو قیامت کے روز تمام مخلوق سے افضل ہوں گے۔

ابو ایوب انصاری رضؓ ——— یا امیر المومنینؑ ضرور بتائیے۔

امیر المومنینؑ ——— قیامت کے روز اولاد مطلب سے افضل شخص وہ ہو گا جس کی نضیلت کا انکار کافر اور مشرک کرے گا۔

عمار یاسر رضؓ ——— یا امیر المومنینؑ ان لوگوں کے نام بتائیے تاکہ ہم جان لیں۔

امیر المومنینؑ ——— تمام مخلوق سے افضل رسول ہوں گے اور تمام رسولوں سے افضل محمدؐ ہوں گے، پھر ہر امت میں اس کے نبی کے بعد اس نبی کا وصی ہوگا اور تمام اوصیاء سے محمدؐ کا وصی افضل ہوگا۔ اوصیاء کے بعد شہداء افضل ہیں تمام شہداء سے افضل حمزہ بن عبد المطلب رضؓ اور جعفر بن ابی طالبؑ ہیں جو اپنے دو پروں کے ذریعے فرشتوں کیساتھ اڑا کرتے ہیں، حسنؑ اور حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار مہدی عجل اللہ فرجہ ہونگے۔ پھر حضرت نے تین دفعہ فرمایا تمہیں بشارت ہو

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔

"جو شخص اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا۔ وہ ان لوگوں کیساتھ ہو گا۔ جن پر خدا نے انعام کیا ہے، انبیاء سے صدیقین سے، شہداء سے صالحین سے یہ لوگ اچھے ہوں گے، یہ خدا کا فضل ہے، اللہ کا آگاہ ہونا ہی کافی ہے"

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا۔

" اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو پہنچادو۔"
کی تفسیر میں شعبی نے کہا کہ میں یہ بات کہنے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا کہ
امانات سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔

فاطمہؑ بنت محمدؐ سے روایت ہے کہ ——————
" رسول اللہؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا، قاب قوسین او ادنیٰ کی منزل پر فائز ہوا، تو میں نے خدا کو دل سے دیکھا آنکھوں سے نہیں دیکھا، اذان دو، دو دفعہ اور اقامت کی فصل کو ایک ایک مرتبہ سنا، ایک آواز دینے والے کی آواز کو سنا
اے میرے فرشتے، میرے آسمانوں اور میری زمین میں رہنے والے اور میرے عرش کو اٹھانے والے، گواہی دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں —— فرمایا میرے فرشتو، میرے آسمانوں اور زمین پر رہنے والو اور عرش اٹھانے والو۔ گواہی دو کہ محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ —— فرمایا۔ میرے فرشتو! آسمانوں اور زمینوں پر رہنے والو، میرے عرش کو اٹھانے والو گواہی دو کہ علیؑ میرا اور میرے رسول کا اور مومنین کا میرے بعد ولی ہے انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔"

ابن عباد بن صہیب کا بیان ہے کہ ——————
جعفر بن محمدؑ نے کہا کہ ابو جعفرؑ نے کہا کہ جب ابن عباس اس بات کا ذکر کرتا تو کہتا کہ میں اس بات کو کتاب اللہ میں پاتا ہوں اور یہ آیت تلاوت کرتے:- ——————

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

"آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا، مگر انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ انسان نے اس کو اٹھا لیا یہ بڑا ظالم اور بہت بڑا جاہل ہے"

ابن عباس نے کہا کہ خدا کی درہم و دینار زمین کے خزانوں کی دولت ان پر پیش نہیں کی گئی تھی بلکہ آدمؑ کی خلقت سے پہلے خدا نے زمین و آسمان اور پہاڑوں کو وحی کی کہ میں تم میں اولادِ محمدؐ کو خلیفہ بنانے والا ہوں، ان کی آواز پر لبیک کہنا، پناہ طلب کریں تو پناہ دینا، پہاڑ سے وحی کی کہ ان کے دشمنوں کو ڈھانپ دینا۔ اولاد محمدؐ کی اطاعت کرنے سے آسمان و زمین اور پہاڑ ڈر گئے، اور اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اولاد آدمؑ نے اس بوجھ کو اٹھانا قبول کر لیا۔

عباد نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— اولادِ آدمؑ نے اطاعت کرنے کے وعدے کو پورا نہیں کیا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا

"اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی جانب سے دلیل آ چکی ہے، ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت جبرائیلؑ محمدؐ کے پاس لیکر نازل ہوئے جو علی علیہ السلام کے حق میں ہے، نورِ مبین علیؑ ہیں اور برہان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ۔

"جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس سے تمسک کیا —— فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کیا"

أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ —— کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اولی الامر علی علیہ السلام ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

والدین سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ ہیں اور ذی القربیٰ سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں

عن سلمان الفارسی (رض) قال قال رسول اللہ (ص) یا علیُّ من برء عن ولایتک فقد برء عن ولایتی و من برءَ عن ولایتی فقد برء عن ولایۃ اللہ عزوجل یا علیُّ طاعتک طاعتی و طاعتی طاعۃ اللہ فمن اطاعک اطاعنی و من اطاعنی فقد اطاع اللہ و الذی بعثنی بالحق لحبنا اھل البیتِ اعزُّ من الجوھر و من الیاقوت الاحمر و من الزمرد و قد اخذ اللہ میثاق محبینا اھل البیت فی اُم الکتاب لا یزید فیھم رجلٌ ولا ینقص منھم رجلٌ الی یوم القیامۃ و ھو قولُ اللہ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فھو علیُّ بن ابی طالب علیہ السلامُ۔

"سلمان فارسی سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ جو شخص تمہاری ولایت سے بری ہے وہ میری ولایت سے بری ہے، جو میری ولایت سے بری ہے وہ خدا کی ولایت سے بری ہے، اے علیؑ تمہاری

اطاعت میری اطاعت، میری اطاعت خدا کی اطاعت، جس نے
تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، میری اطاعت خدا کی اطاعت
ہے۔ قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے حق کیساتھ نبیؐ بنا کر بھیجا۔ ہم اہل
بیت سے محبت کرنا موتی، یاقوت سرخ، اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے
ہماری محبت کا عہد لوگوں کی ارواح سے خدا نے عالم میثاق میں لیا جو لوح
محفوظ میں درج ہے، قیامت تک ان لوگوں کی تعداد وہی رہے گی ان میں
ایک آدمی کی بھی کمی بیشی نہیں ہوگی، اس سے متعلق خدا کا قول ہے
اے ایمان والو! خدا، رسول اور تم میں سے جو صاحب امر ہے اس
کی اطاعت کرو ——— صاحب امر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی
ذات ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

"اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم آپس میں سوال کرتے
ہو اور قطع رحمی سے بچو۔"

ابن عباد نے کہا کہ یہ آیت رسول اللہ اور اُن کے ذوالارحام کے حق میں نازل
ہوئی ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ کے سبب اور نسب کے سوا قیامت کے روز ہر سبب اور
نسب ختم ہو جائے گا۔

عن معلی بن خنیس قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول
قال رسول اللہ (ص) انا احد الوالدین وعلیؑ (ع) الاخر
یعانیان عند المؤنث۔

"معلی بن خنیس سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انسان کا ایک باپ میں ہوں دوسرے علی علیہ السلام

ہیں۔ انسان مرتے وقت ہم دونوں کو دیکھتا ہے"

ابراہیم سے مروی ہے کہ ـــــــ میں نے ابو عبداللہ علیہ السّلام سے پوچھا قربان جاؤں اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما۔

فرمایا ناس (لوگ) ہم ہیں، نحن المحسودون ہم پر حسد کیا گیا، ونحن اہل الملک صاحب ملک ہم ہیں۔ ہم انبیاءؑ کے وارث ہیں وعندنا عصا موسیٰ ہمارے پاس موسیٰ کا عصا ہے وانا لخزان للہ فی الارض میں زمین میں اللہ کا خزانچی ہوں، سونا چاندی جمع نہیں کی جاتی، رسولؐ اللہ حسنؑ اور حسینؑ ہم میں سے ہیں۔

عیسیٰ بن السری سے مروی ہے کہ ـــــــ

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اسلام کے ستون کون کون سے ہیں کہ اگر ان کی پہچان نہ ہو تو آدمی کا دین برباد اور عمل مقبول نہ ہو،

فرمایا ـــــــ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار، رسولؐ خدا اور جو چیز آپ نے منجانب اللہ پیش کی اس پر ایمان، زکوٰۃ ادا کرنا، محمدؐ کی ولایت کا اقرار کرنا۔

میں نے عرض کیا ولایت کوئی اور بھی ہے۔ خدا کا فرمان ہے۔

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

فرمایا ـــــــ صاحب امر علی ابن ابی طالبؑ کی ذات ہے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ سات ہیں۔

۱۔ خدا کا شریک ٹھہرانا

۲۔ بلا وجہ کسی کو قتل کرنا۔

۳۔ یتیموں کا مال کھانا

۴۔ والدین کی نافرمانی

۵. شادی شدہ عورت پر تہمت لگانا (پاک دامن)   ۶۔ جنگ سے بھاگ جانا۔

۷۔ خدا کی نازل شدہ چیز کا انکار کرنا۔

شرکِ عظیم تو یہ ہے کہ خدا نے ہمارے حق میں فرمایا ————

"اگر کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے پاس

لے جاؤ۔"

ناحق جان کا قتل یہ ہے کہ حسینؑ اور آپ کے اصحاب کو قتل کر دیا۔ یتیموں کا مال کھانا یہ

ہے کہ وہ لوگ ہمارا مالِ غنیمت کھا گئے۔ اور اس کو غصب کر لیا۔

والدین کی نافرمانی کا یہ مطلب ہے کہ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم۔

"نبی مومنین کی جان سے افضل ہیں۔ ان کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں"

اس لحاظ سے رسولِ ان کے باپ ہوئے۔ رسولؐ کی اولاد اور قرابت داروں کو قتل کر کے

رسولؐ کی نافرمانی کی۔

پاک دامن عورت پر تہمت لگانا یہ ہے کہ انہوں نے منبروں پر بیٹھ کر فاطمہؑ بنت

رسول اللہ پر اس بات کی تہمت لگائی کہ فدک ان کا حق نہیں تھا۔

جنگ سے بھاگنا یہ ہے کہ رضا و رغبت سے علیؑ کی بیعت کی پھر آپ کو اکیلا چھوڑ

کر بھاگ گئے۔

اللہ کی نازل شدہ چیز سے انکار یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے حق سے انکار کیا۔

ہمارا حق نہیں دیا ———— یہ وہ باتیں ہیں، جن سے ہر آدمی واقف ہے۔ اللہ

تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۔

" اگر ان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، جن سے تم کو منع کیا گیا، تو ہم تمہاری برائیاں مٹا دیں گے، اور تم کو اچھے مکان میں داخل کریں گے۔"

معلی بن خنیس سے مروی ہے کہ

میں نے ابو جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ بہت بڑے گناہ سات ہیں۔ (۱) شرک باللہ ۲، قتل نفس محرمہ ۳، نیک عورت پر تہمت لگانا

۴، حقوقِ والدین ۵، یتیم کا مال کھانا ۶، جنگ سے فرار

۷، ہمارے حق کا انکار کرنا۔

شرک باللہ ——— یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے ہمارے حق میں نازل کی اس کو جھٹلا دیا لہذا خدا اور رسولؐ کی تکذیب کی۔

نفسِ محرمہ کا قتل ——— یہ ہے کہ انہوں نے حسینؑ کو قتل کیا۔

پاک دامن پر تہمت لگانا ——— یہ ہے کہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ پر منبروں پہ چڑھ کر تہمت لگائی،

والدین کی نافرمانی یہ ہے کہ رسول اللہؐ کا پاس نہ کیا اور اس کی اولاد کی بے حرمتی کی

یتیم کا مال کھانے کا مطلب یہ ہے کہ ——— جو حق ہمارا کتاب خدا نے مقرر کیا وہ نہ دیا۔

جنگ سے فرار یہ ہے کہ ——— خوشی سے امیر المومنینؑ کی بیعت کی اور پھر آپ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ہمارے حق کا انکار کیا اور یہ بات خدا کی قسم کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ

" خدا اس کو نہیں بخشے گا، جو اس کا کسی کو شریک قرار دے"

جابرؓ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ———

"اے جابرؓ! جو شخص علیؑ کی ولایت اور اطاعت میں کسی کو شریک کرے گا، خدا اس کو نہیں بخشے گا۔"

صادق آل محمد علیہ السلام اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——————

"اے علیؑ! تمہارے حالات عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے ملتے ہیں خدا نے کہا۔

وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَهِیْدًا۔

"اہل کتاب عیسیٰؑ پر اس کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہ ہونگے۔"

اے علیؑ! عیسیٰؑ پر افترا کرنے والا اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے گا اس کے حق میں صحیح بات کرے گا۔ لیکن اس کو یہ بات فائدہ نہیں دے گی، تمہاری مثال بھی ایسی ہے۔

لَا یَمُوْتُ عَدُوُّكَ حَتّٰی یَرَاكَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَکُوْنُ عَلَیْهِ غَیْظًا وَحُزْنًا حَتّٰی یُقِرَّ بِالْحَقِّ مِنْ اَمْرِكَ وَیَقُوْلُ فِیْكَ الْحَقَّ وَیُقِرُّ بِوِلَایَتِكَ حَیْثُ لَا یَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ شَیْئًا وَاَمَّا وَلِیُّكَ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَکُوْنُ لَهٗ شَفِیْعًا وَّمُبَشِّرًا وَّقُرَّةَ عَیْنٍ۔

تمہارا دشمن اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک تمہیں دیکھ نہ لے، تم اس وقت سخت ناراض ہو گے، حتٰی کہ تمہاری خلافت کو صحیح تسلیم کرے گا، حق بات کرے گا۔ تمہاری ولایت کا اقرار کرے گا۔ یہ اقرار اب اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ موت کے وقت تمہارا دوست بھی تمہیں دیکھے گا۔ تم اس کے سفارشی اور بشارت دینے والے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گے۔"

فرات کوفی کا بیان ہے کہ مجھے علی بن محمد بن عمر زہری نے راویوں کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ـــــــــ

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ خدا نے علیؑ اور اہل بیت کا نام قرآن میں کیوں نہیں بیان کیا ـــــــــ امامؑ نے فرمایا۔ تم ان لوگوں سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا ذکر قرآن میں کیا، لیکن چار رکعت یا تین رکعت بیان نہیں کیں، رسول اللہ نے ان کی تفصیل بتائی کہ فلاں نماز چار رکعت ہے اور فلاں تین رکعت ہے، حج کا ذکر قرآن میں ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کعبہ کا طواف کتنی دفعہ کیا جائے۔ اس کی تفصیل رسول اللہ نے بتائی ہے۔

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی شان میں فرمایا ـــــــــ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

"جس کا میں سردار ہوں، اس کے علیؑ سردار ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں کتاب خدا اور اپنے اہل بیت کے بارے میں نیک سلوک کی ہدایت کرتا ہوں، میں نے خدا سے سوال کیا کہ دونوں آپس میں ساتھ رہیں گے، حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں گے۔ خدا نے میری دعا کو قبول فرمایا۔ ان کو تعلیم نہ دو، وہ تم سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں، وہ تمہیں ہدایت پر چلائیں گے اور گمراہ ہونے سے بچائیں گے،

اگر رسول اللہ خاموش رہتے اپنے اہل بیت کا تعین نہ فرماتے تو آل عباس، آل عقیل، آل فلاں، آل فلاں دعویٰ کرتے کہ ہم اہل بیت رسولؐ ہیں، ایسا نہیں ہوا بلکہ

خدا نے قرآن میں فرمایا ـــــــــــ

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا۔

یہ آیت علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اس کی تفسیر رسولؐ اللہ نے یوں فرمائی، کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا، امّ سلمہؓ کے گھر چادر میں داخل کیا اور فرمایا کہ ـــــــــــ

"ہر نبی کے ثقل اور اہل ہوتے ہیں۔ یہ حضرات میرے ثقل اور اہل ہیں۔"

امّ سلمہؓ نے عرض کیا ـــــــــ "میں آپ کی اہل نہیں ہوں؟" فرمایا ـــــــــ

"تم بھلائی پر قائم ہو، لیکن اہل اور ثقل صرف یہ حضرات ہیں۔"

چونکہ آنحضرتؐ کے انتقال کے وقت اہل بیت کے بڑے فرد حضرت علیؑ تھے لہذا رسولؐ اللہ کے جانشین بھی یہی تھے کیونکہ رسولؐ اللہ نے آپ کے حق میں آیت بلاغ کی۔ آپ کو کھڑا کر کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا ـــــــــ

"جس کا میں مولا ہوں، اس کے علیؑ مولا ہیں۔"[1]

صادق آل محمدؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد کیا کہ ـــــــــ

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی مٹی سے پیدا کیا، جس سے کسی اور کو پیدا نہیں کیا ہم پہلی مخلوق ہیں، جس کو خدا نے خلق کیا؛ ہماری خلقت کے بعد ہمارے نور سے اطاعت گزاروں کو پیدا کیا، ہمارے ذریعہ پاک مٹی کو زندہ کیا پھر فرمایا یہ حضرات میری بہترین مخلوق، میرے عرش کے حامل، میرے علم کے خازن زمین و آسمان کے سردار، ہدایت یافتہ، ہدایت کرنے والے، جو ان کی ولایت

---

[1] آخری حج سے واپسی پر رسولؐ اللہ نے خم غدیر کے مقام پر علیؑ کی خلافت کا اعلان فرمایا۔

کا قائل ہو کر میرے پاس آئے گا، اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ ان پر اپنی کرامت کی بارشش کردوں گا، جو ان سے دل میں دشمنی لیکر آئے گا، اُن کو دوزخ میں ڈالوں گا۔ ان کو عذاب دُوں گا۔ پھر فرمایا ——

نَحْنُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَلِمَلَائِکَتِہٖ وَتَمَامِہٖ وَمِنَّا الرَّقِیْبُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ وَبِہٖ سِدَادُ اَعْمَالِ الصَّالِحِیْنَ وَنَحْنُ قَسَمُ اللّٰہِ الَّذِیْ یُسَالُ بِہٖ وَنَحْنُ وَصِیَّۃُ اللّٰہِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَوَصِیَّتُہٗ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔

"ہم اللہ کیساتھ ایمان لانے کی جڑ ہیں، خواہ خدا فرشتے ہوں یا اور تمام مخلوق ہو، ہم میں سے ایک نگران ہوتا ہے، مخلوقِ خدا پر، جس سے صالحین کے اعمال ٹھیک ہوتے ہیں، ہم خدا کی وہ قسم ہیں، جس کے بارے میں پوچھا جائے گا، ہم خدا کی اولین اور آخرین میں وصیت ہیں اس پر یہ آیت دلالت کرتی ہے، خدا سے اس بات سے ڈرو، جس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اور ارحام کے بارے میں۔ خدا تم پر نگران ہے"

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب مومن مرجاتا ہے تو رسول اللہ اور علیؑ کو دیکھتا ہے، حضرت موجود ہوتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا —— "ایک باپ میں ہوں دوسرے علیؑ ہیں":

میں نے عرض کی یہ کتابِ خدا میں کہاں تحریر ہے —— فرمایا ——

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

۔ خدا کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین سے نیکی کرو۔

والدین سے مراد رسول اللہ اور علیؑ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر! ہماری حدیث مشکل بہت سخت ہے۔ اس پر ایمان نبی مرسل، ملک مقرب اور وہ مومن لا سکتا ہے۔ جسکے دل کا امتحان خدا نے ایمان کیساتھ لیا ہو۔ تم میں بدبخت، خسیس وہ شخص ہے، جس نے آل محمد کی حدیث کو چھوڑ دیا ہو، جس کے تم لوگ واقف تھے اور اس کو سن کر تمہارے دل نرم پڑ جاتے تھے، ایسی حدیث پر عمل کرو کیونکہ یہ حق مبین ہے، جو حدیث تم کو گراں گزرے، عجیب معلوم ہو اس کو برداشت نہ کر سکو، ایسی حدیث ہمارے پاس لوٹا دو، کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی:۔ ——

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ

"وہ اس کو اپنے رسول اور والیانِ امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو بات کی تہ تک پہنچ جانے والے ہیں اور وہ اس کو حقیقت سمجھ لیتے۔"

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا:۔ ——

امیر المومنینؑ —— میں حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں۔

عمار یاسرؓ —— بیان فرمائیے۔

ابو ایوب انصاریؓ —— یا امیر المومنینؑ پھر کیا چیز مانع ہے؟

امیر المومنینؑ —— خدا اولین اور آخرین کو روز قیامت اکٹھا کرے گا تو اولاد مطلب کے سات آدمی ان میں افضل ہوں گے —— انبیاء مکرم مخلوق ہیں ہمارے نبیؐ اُن میں زیادہ مکرم ہوں گے، انبیاء کے بعد انبیاء کے اوصیاء افضل ہونگے

ہمارے نبیؐ کے وصی ان سے افضل ہوں گے۔ انبیاء اور اوصیاء کے بعد شہداء افضل ہیں۔ ہمارے شہید حمزہؓ سید الشہداء ہیں اور جعفرؓ بھی جو جنت میں فرشتوں کیساتھ اڑتے ہیں، آپ سے پہلے کسی شہید کو یہ اعزاز نہیں ملا خدا نے محمدؐ کے طفیل آپ کو یہ منزلت عطا کی ہے، یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ——

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا۔

"وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ بعض پیغمبروں میں سے ہیں، بعض صدیقین میں سے ہیں۔ بعض شہداء میں سے ہیں۔ وہی لوگ رفاقت کے لئے سب سے اچھے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے فضل ہے۔" حسنؑ، حسینؑ اور مہدیؑ (عجل اللہ فرجہ) ہوں گے۔

سلیمان دیلمی نے کہا کہ میں صادقِ آلِ محمدؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس اثناء میں ابو بصیرؓ تشریف لائے جن کا سانس چڑھا ہوا تھا۔

صادقِ آلِ محمدؐ ——— ابو محمدؐ! تمہارا سانس کیوں چڑھا ہوا ہے؟

ابو بصیرؓ ——— مولا! بوڑھا ہو گیا ہوں جسم خستہ ہو گیا، موت قریب ہے، مجھے اپنا انجام معلوم نہیں۔

صادقِ آلِ محمدؐ ——— اے ابو محمدؐ! تم ایسی باتیں کہتے ہو؟

ابو بصیرؓ ——— آقا! یہ کیونکر نہ کہوں۔ طویل گفتگو کی۔

صادقِ آلِ محمدؐ ——— اے ابو محمدؐ! اللہ نے اپنی کتاب میں تمہارا ذکر فرمایا ہے

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ

اُولٰئِکَ رَفِیقًا۔

"وہی تو ان لوگوں کیساتھ ہوں گے، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، بعض پیغمبروں میں سے ہیں، بعض صدیقین میں سے ہیں، بعض شہدا میں سے ہیں، وہی لوگ رفاقت کے لئے سب سے اچھے ہیں"

اس آیت میں انبیاء سے مراد رسول اللہ، اس جگہ صدیقین اور شہداء سے مراد ہم لوگ ہیں۔ صالحین سے مراد تم لوگ ہو۔ ان کا نام صلاح رکھا جس طرح خدا نے تمہارا نام آل محمدؐ رکھا۔

سورۃ مائدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید بن ارقم نے کہا یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ

"رسول جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی، اس کو لوگوں تک پہنچا دو"

رسول اللہ نے علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا:۔

اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ۔

"پالنے والے جس کا میں سردار ہوں علیؑ اس کے سردار ہیں۔ معبود! اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اور اس کو دشمن سمجھ جو علیؑ سے دشمنی کرے"

(خم غدیر کے مقام پر فرمایا)

عبداللہ بن عطا نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ —— خدا نے رسولؐ کی طرف وحی کی کہ لوگوں سے کہدو:۔ ——

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، اس کے علیؑ سردار ہیں۔"

یہ بات لوگوں تک پہنچا دے، رسول اللہ لوگوں سے ڈر گئے، خدا نے رسولؐ کی طرف وحی کی:۔ ——

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

"اے رسولؐ وہ بات لوگوں تک پہنچا دے جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے، اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا تم نے رسالت کا کوئی کام نہیں کیا۔ اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا۔"

رسول اللہؐ نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ۔

عبداللہ بن عطا کا بیان ہے کہ میں مسجد رسولؐ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، عبداللہ بن سلام صحن مسجد میں تھے۔

عبداللہ بن عطا —— مولا! یہی وہ شخص ہے، جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ۔

امامؑ —— نہیں بلکہ کل کتاب کا علم تمہارے علیؑ بن ابی طالب کے پاس ہے، آپ کے حق میں آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اور یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ نازل ہوئی، خم غدیر کے مقام پر رسول اللہ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔ ——

مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، علیؑ اس کے سردار ہیں"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ——————

اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی۔

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی، یہ آیت خم غدیر کے مقام پر نازل ہوئی جب رسول اللہؐ

علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اعلان خلافت علی کر چکے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت ——————

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا۔

علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو آپ کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا

خدا نے یہ آیت نازل کی،

یَا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ وَاِن لَّم تَفعَل

فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہٗ وَاللہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اس کے بعد رسول اللہ نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

عبداللہ بن محمدؒ نے کہا ——————

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ

وَیُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُم رَاکِعُونَ۔

"بس تمہارا ولی اللہ، اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے

ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سورہ

مائدہ کی تلاوت فرما رہے تھے، فرمایا لکھو، میں نے لکھنا شروع کیا جب اِنَّمَا وَلِیُّکُم

اللہ و رسولہ والذین آمنوا تک پہنچا رسول اللہ نے سر ہلانا شروع کر دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ سو رہے ہیں مگر زبان سے تحریر کرا رہے تھے، سورہ مائدہ تحریر کرا دی، پھر بیدار ہوئے فرمایا لکھو، اس جگہ سے لکھوانا شروع کیا جہاں سے سر ہلایا تھا۔ میں نے عرض کیا، آپ نے پورا سورہ لکھوا دیا ہے۔ فرمایا اللہ اکبر جبرائیل نے تمہیں لکھوایا ہے۔

علیؑ نے فرمایا رسول اللہ نے سورہ مائدہ کی ساٹھ آیات لکھوائیں اور جبرائیل نے چونسٹھ،

سلمان بن بارقی سے مروی ہے کہ میں نے زید بن علیؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا،

ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا۔

"جس نے ایک نفس کو زندہ کیا، اس نے کل آدمیوں کو زندہ کیا۔"

فرمایا اس سے مراد آل محمدؐ کا ایک شخص ہے جو ظاہر ہوگا۔ اور لوگوں کو کتاب اور سنت پر عمل کرنے کی دعوت دے گا، جو شخص اس کی مدد کرے گا، حتیٰ کہ آپ کا حکم رائج ہوگا۔ تو ایسے شخص نے گویا کہ تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ جس نے حضرت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ قتل ہوا۔ گویا کہ اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔

محمدؐ بن کعب قرظی نے کہا کہ ———— رسول اللہ پر آپ کے اصحاب پہرہ دیا کرتے تھے جب ————

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ———— نازل ہوئی تو پہرہ ترک کر دیا گیا، جب کہ خدا نے آپ کو آگاہ کیا۔ کہ وہ آپ کو لوگوں کے شر سے بچائیگا۔

ابن عباس نے کہا کہ ————

یا ایھا الناس اذکروا نعمۃ اللہ علیکم سے فلیتوکل المؤمنون تک رسول اللہؐ اور آپ کے وزیر علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا ایک روز رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک

مسکین گزرا ـــــــــ فرمایا تمہیں علیؑ کچھ دیں گے۔ مسکین علیؑ کے پاس گیا، آپ نے رکوع کی
حالت میں اس کو اپنی انگوٹھی انگلی سے دی۔ یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ۔

ترجمہ گزر چکا ہے، یہ شخص میرے بعد تمہارا سردار ہوگا۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ۔ الخ
اے ایمان والو! اللہ کی حلال چیز کو کیوں حرام کرتے ہو"

علیؑ اور آپ کے مندرجہ ذیل اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ عثمانؓ بن مظعون
عمارؓ بن یاسر اور سلمانؓ۔ انہوں نے اپنے لئے خواہشات حرام کردی تھیں،
کرنے کا ارادہ کر لیا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ انما ولیکم اللہ - راکعون تک
رسول اللہؐ پر آپ کے گھر میں نازل ہوئی۔

رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے، سائل نے سوال کیا، فرمایا تمہیں کسی نے کچھ نہیں دیا
عرض کیا نہیں مگر اس رکوع کرنے والے نے اپنی انگوٹھی عطا کی ہے، یعنی علیؑ نے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ سے لیکر راکعون تک کی تفسیر میں ابن
عباس کہتے ہیں کہ ـــــــــ

"عبداللہ بن سلام اہل کتاب کے گروہ کے ساتھ ظہر کی نماز کے وقت
رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا ـــــــــ یا رسول اللہ! ہماری قوم نے
جب دیکھا کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کی ہے اور ان کے دین کو چھوڑ
دیا ہے تو وہ ہم سے دشمنی کرنے لگے ہیں، قسم کھا رکھی ہے کہ ہم سے نہ بیٹھیں گے نہ بیٹھیں
گے اور نہ ہی ہم سے کلام کریں گے، ہم پر یہ بات بہت شاق ہے۔ ابھی وہ شکایت

کر رہے تھے۔ کہ یہ آیت نازل ہوئی

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا

رسولؐ نے یہ آیت ان کو سنائی تو انہوں نے کہا ہم خدا، رسولؐ اور مومنین کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔

بلالؓ نے اذان دی، رسول اللہ مسجد میں تشریف لائے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے کوئی رکوع میں، کوئی سجدہ میں اور کوئی بیٹھا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک مسکین نے سوال کیا، رسول اللہؐ نے اُسے بلایا پوچھا۔

رسول اللہؐ ——— تمہیں کسی نے کوئی چیز دی ہے؟

سائل ——— ہاں۔

رسول اللہؐ ——— کیا چیز!

سائل ——— چاندی کی انگوٹھی۔

رسول اللہؐ ——— کس نے دی ہے؟

سائل ——— اس کھڑے ہوئے شخص نے۔

رسول اللہؐ ——— کیسے عطا کی؟

سائل ——— رکوع کی حالت میں۔

رسول اللہؐ ——— اللہ اکبر۔

انگوٹھی دینے والے حضرت علیؑ تھے۔

ابن عباس نے کہا انما ولیکم اللہ الخ رسولؐ اللہ مسجد میں تشریف لائے۔ آنحضرتؐ سے سائل نے سوال کیا۔

رسول اللہؐ ——— (سائل سے) مسجد والوں میں سے کسی نے تم کو کوئی چیز نہیں دی؟

سائل ——— صرف رکوع اور سجدہ کرنے والے (یعنی علیؑ) نے۔

رسول اللہؐ ——— حمد ہے اُس ذات کا جس نے اس بات کو میرے اہل بیت کے سردار میں قرار دیا۔

حضرت نے جو انگوٹھی سائل کو دی تھی، اس پر یہ عبارت کندہ تھی:۔ ———

سُبحانَ مِن فَخری بانی عَبدُلہٗ

"پاک ہے وہ ذات، میرے لئے فخر کی بات یہ ہے کہ میں اس کا بندہ ہوں۔"

ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ ایک سائل رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

رسول اللہؐ ——— تم نے میرے کسی صحابی سے سوال کیا ہے!

سائل ——— نہیں۔

رسول اللہؐ ——— مسجد میں جاؤ اور ان سے سوال کرو۔ پھر میرے پاس آؤ اور مجھے آگاہ کرو۔

سائل مسجد میں جا کر سوال کرتا ہے۔ کوئی شخص اس کو کچھ نہیں دیتا۔ لیکن علیؑ کے قریب سے جب اس کا گزر ہوتا ہے۔ علیؑ حالت رکوع میں ہیں۔ حضرت سائل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں، جس میں انگوٹھی تھی۔ سائل انگوٹھی لے لیتا ہے۔ پھر رسول اللہؐ کی خدمت میں آتا ہے رسول اللہؐ پوچھتے ہیں۔ انگوٹھی دینے والے کو جانتے ہو! عرض کرتا ہے نہیں۔

آنحضرتؐ ایک شخص کو اس کے ساتھ روانہ کرتے ہیں۔ جا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی دینے والے حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ آیت انما ولیکم اللہ آخر تک نازل ہوئی۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ کے بارے میں امام

محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ـــــــــ "رسول اللہ سخت گرمی کے موسم میں کیکر کے درختوں کے پاس آئے ۔ اور ان کے نیچے جو کانٹے پڑے ہوئے تھے ۔ ان کو صاف کرنے کا حکم دیا ۔ لوگوں کو بلایا ۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو فرمایا ، اے لوگو ! تمہاری جان سے افضل کون ہے ؟

عرض کیا ـــ " اللہ اور اس کا رسول ۔

فرمایا ـــــــ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ ۔

" جس کا میں سردار ہوں ، اس کا علیؑ سردار ہے ۔ اے معبود ! تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے ، تو اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے ، تو اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے ۔ تو اس کو چھوڑ دے جو علیؑ کو چھوڑ دے " ـــــــ اس بات کو تین دفعہ دہرایا ۔

فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ

" عنقریب خدا ایسی قوم کو لائے گا ۔ جس کو خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہوں گے " ـــــــ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت علیؑ اور آپ کے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے ۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الی آخرہ ۔ حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے ۔

عبد اللہ بن محمد بن ابی ہاشم نے کہا کہ ایک سائل آیا ۔ اس نے رسول اللہؐ سے سوال کیا ۔ کسی نے اس کو کچھ نہ دیا ۔ علیؑ کے قریب سے گزرا ۔ آپ رکوع میں تھے ۔ حضرت کے ہاتھ میں انگوٹھی تھی ۔ وہ سائل کو دیدی ۔ رسول اللہ کے پاس آیا ۔ یہ بات بتائی ، فرمایا ۔ انگوٹھی

دینے والے کو جانتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ ایک شخص کو ساتھ بھیجا، انگوٹھی دینے والے علیؑ علیہ السلام تھے۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ انما ولیکم اللہ الیٰ آخرہٖ۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ——

" جو شخص اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ نبیؐ کو دوست رکھتا ہے، جو نبیؐ کو دوست رکھتا ہے وہ ہمیں دوست رکھتا ہے۔ جو ہمیں دوست رکھتا ہے۔ وہ ہمارے شیعوں کو دوست رکھتا ہے۔ ہم اور ہمارے شیعہ ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم جنت میں ہوں گے، ہمارا دوست ہم سے بغض نہیں رکھے گا۔ جو ہم سے بغض رکھے گا۔ وہ ہمیں دوست نہیں رکھے گا اگر چاہو تو اس آیت کو پڑھو۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ "

حارث نے کہا —— سچ فرمایا۔ خدا کی قسم یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

حمران نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا

وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ

" وہ دوزخ سے نہیں نکلیں گے۔ "

فرمایا۔ گویا تم آدمیوں کے بارے میں پوچھتے ہو؟ عرض کیا ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا قید کئے جائیں گے اور عذاب دیئے جائیں گے۔ تم لوگ ہمیشہ جنت میں رہو گے، علیؑ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے۔ خدا، رسولؐ اور وصیؑ نے جو دلی ہیں سچ کہا۔

سورۂ انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔

"جو لوگ ایمان لائے. ایمان کو ظلم سے مخلوط نہ کیا۔ ان کے لئے امن ہے وہ ہدایت یافتہ ہیں"۔

ابان بن تغلب نے کہا کہ میں نے اس آیت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا — اے ابان تم لوگ کہتے ہو کہ یہ شرک بااللہ ہے۔ ہم لوگ کہتے ہیں یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، آپ نے ایک لمحہ بھی خدا کیساتھ شرک نہیں کیا، لات اور عزیٰ کی پوجا نہیں کی، آپ پہلے شخص ہیں، جس نے سب سے پہلے قبلہ رُو ہو کر نماز پڑھی، آپ نے سب سے پہلے آنحضرتؐ کی تصدیق کی، یہ آیت علیؑ کی شان میں وارد ہوئی ہے"۔

وَ اِنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

"یہ میرا راستہ سیدھا ہے۔ اس پر چلو، مختلف راستوں پر نہ چلو، وہ سیدھے راستے سے بھٹکا دیں گے، خدا نے اس کی تمہیں وصیت کی ہے۔ تاکہ تم متقی بنو"۔

حمران بن تغلب نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا کہ یہ آیت علیؑ اور اُن ائمہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جو اولادِ فاطمہ علیہا السلام سے ہوں گے وہ لوگ خدا کا راستہ ہیں جو شخص اس راستے پر چلا وہ صحیح راستے پر چلا"۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔

"جو ایک نیکی کرے گا۔ اُس کو دس گنا ملیں گی، جو بُرائی کرے گا

اس کو صرف ایک دفعہ سزا ملے گی اور اُن پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔"
اسحق بن عمار صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ نیکی اور برائی کیا چیز ہے؟
فرمایا ——— "نیکی ہماری حدیث کو چھپانا اور برائی ان کو شائع کرنا ہے۔"
ابو حنیفہ سابق الحاج سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن الحسین کو کہتے ہوئے سُنا کہ ———

وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْئَتُهٗ

"اُن کو غلطیوں نے گھیر لیا۔"

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ہماری حدیث لوگوں کو بتا دی الحسنہ سے مراد ہم اہل بیت کی محبت ہے اور سیئہ سے مراد ہم اہل بیت سے بغض رکھنا ہے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔

"جب وہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ تم ان سے کہو تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے اپنے اوپر تم پر رحمت کرنا لازم قرار دیا ہے۔"

ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت علیؑ، حمزہؓ اور زیدؓ کے حق میں اتری ہے اور

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا۔

"ہم نے ہر نبی کا ایک دشمن بنایا ہے۔"

نبی سے مراد رسول اللہؐ۔ دشمن سے مراد ابو جہل ہے۔
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ابو برزہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں موجود تھے۔ آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ ———

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

"یہ میرا راستہ ہے اس کے پیرو ہو جاؤ، مختلف راستوں پر نہ چلو تمہیں سیدھے راستے سے ہٹا دیں گے، اس کی تمہیں نصیحت کی گئی تاکہ تم متقی بنو۔"
ایک شخص نے جو آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اعتراض کیا کہ صراط مستقیم سے مراد علیؑ نہیں بلکہ اسلام ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا اے فلاں یہ بات کہکر تم نے ظلم کیا ہے، تیری یہ بات درست ہے کہ اسلام تمام مذاہب سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ——

هٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسْتَقِیْمٌ

"یہ علیؑ کا رستہ سیدھا ہے"

جنگ تبوک اولیٰ کی واپسی پر خدا سے سوال کیا کہ میں نے علیؑ کو وہ منزلت دی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، لیکن میرے بعد علیؑ کے لئے نبوت نہیں ہوگی، اللہ نے میرے کلام کی تصدیق کی، میرے ساتھ وعدہ کو پورا کیا، میں نے کہا علیؑ کے نام کا قرآن میں ذکر کر جس طرح ہارونؑ کے نام کو ذکر کیا، تم نے میرا نام قرآن میں ذکر کیا ہے، لہٰذا علیؑ کا نام قرآن میں ذکر فرما۔ آنحضرتؐ نے مذکورہ آیت پڑھی۔
فرمایا اللہ نے میری بات کی تصدیق کی، جب اہل قبلہ کا علیؑ کے بارے میں حسد اور مشرکین کا انکار زیادہ ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی،

هٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسْتَقِیْمٌ

"یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے"

فرمایا علیؑ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کی نصیحت اور بات سنو، آنحضرتؐ کا فرمان جس نے مجھے سب کیا، اس نے خدا کو سب کیا، جس نے علیؑ کو سب کیا اس

نے مجھے سب کہا۔"

جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمدؑ باقر علیہ السّلام سے اس آیت کے بارے میں پُوچھا۔ ــــــ

فَلَمَّا نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کُل شئ حتی اذا فرحوا۔

"جب وہ کی گئی نصیحت کو بھُول گئے تو ہم نے بھی ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔

بما اوتوا اخذ نھم بغتة فاذا ھم مبلسون

جب خوش ہو گئے، تو ہم نے یکایک ان کو پکڑا، وہ مایوس ہو کر رہ گئے

فرمایا جب علیؑ کی ولایت کو ترک کرتے ہیں تو پھر ان کو ماننے کا حکم دیا جاتا ہے"

ابو مالک اسدی نے کہا کہ میں نے امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت کا کیا مطلب ہے،

وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْماً فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔

حضرت نے بایاں ہاتھ پھیلا کر اس پر دایاں ہاتھ پیوست کر دیا، پھر فرمایا ــــــ

عَنْ صِرَاطُ المستقیم فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُم عَنْ سَبِیْلِہٖ یَمِیْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ خَطَّ بِیَدِہٖ

"صراط مستقیم ہم لوگ ہیں، اس پر چلو، مختلف راستوں پر نہ چلو وہ تمہیں دائیں بائیں دوسری طرف لے جائیں گے۔ پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے لکیر کھینچ دی۔"

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ آیَاتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ

آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ خیر سے مراد ہماری مدد کرنا ہے۔ —— راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا، مدد زبان، ہاتھ اور دل سے بھی ہو سکتی ہے۔

امام نے فرمایا —— اے خیثمہ! زبان سے مدد کرنا، تلوار سے مدد کرنے کے برابر نہیں، ہاتھوں سے ہماری مدد کرنا سب سے افضل ہے، قرآن تین حصوں میں نازل ہوا ہے ایک حصہ ہمارے حق میں، ایک حصہ ہمارے دشمن کے بارے میں اور ایک حصہ فرائض واحکام کے بارے میں ہے، اگر ایک آیت قرآن کسی قوم کے حق میں نازل ہوتی، اور وہ قوم مرجاتی تو آیت قرآن بھی مرجاتی تو قرآن میں کوئی چیز باقی نہ رہتی جب تک زمین و آسمان قائم ہیں تو قرآن قائم رہے گا۔ جو عربی زبان میں اول سے آخر تک اور آخر سے اول تک ہر قوم سے متعلق آیت ہے جسکی تلاوت کی جاتی ہے، اے خیثمہ! اسلام کی ابتدا بھی غریبوں میں ہوئی اور عنقریب غریبوں میں لوٹے گا، غربا کی خوش بختی کا کیا کہنا اے خیثمہ! لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں وہ خدا کو نہیں جانتے ہوں گے، انہیں توحید کا پتہ نہیں ہوگا۔ دجال خروج کرے گا۔ عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے نازل ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے دجال کو قتل کرائے گا۔ ہم اہل بیتؑ کا آدمی انہیں نماز پڑھائے گا۔ عیسیٰؑ ہمارے پیچھے نماز پڑھیں گے حالانکہ وہ نبی ہیں، ہم عیسیٰؑ سے افضل ہیں۔"

ابو مریم نے کہا کہ میں نے جعفر بن محمدؑ سے آیت

اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (ترجمہ گزر چکا ہے)

سے متعلق پوچھا فرمایا ——— یہ خاص علیؑ ابن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی، انہوں نے اپنے ایمان کو شرک، ظلم، جھوٹ، چوری اور خیانت سے ملوث نہیں کیا، خدا کی قسم یہ آیت خاص ہم لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے،

حمران نے کہا میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ———

وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الی آخرہٗ

علیؑ اور ان آئمہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو آپکی اولاد سے ہوں گے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ——— مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا ——— یعنی علیؑ کی ولایت کو لیکر آیا اور ——— وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ جو برائی بجا لایا وہ منہ کے بل دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ وہاں سے نہیں نکالا جائے گا اس پر عذاب کی تخفیف نہیں ہوگی۔ جو شخص اہل بیت کے علاوہ کسی سے برائی کرے گا اس کو برائی کے مطابق سزا ملے گی، جو حسنہ (ولایت علیؑ) لیکر آئیگا قیامت کے خوف سے مامون ہوگا۔ فرمایا حسنہ ہماری ولایت اور محبت ہے، جو برائی بجا لائے گا، وہ منہ کے بل دوزخ میں جائیگا، اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔ سیئہ سے مراد ہم اہل بیت سے بغض رکھنا ہے، ان کو عمل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔

سورہ اعراف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابو طفیل نے کہا میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:
"محمدؐ کے مستحفظ اصحاب جانتے ہیں کہ عائشہ، اصحاب جمل اور اصحاب نہروان نبیؐ کی زبان کے ذریعے ملعون ہیں، یہ جنت میں اس وقت تک داخل نہ ہونگے

جب تک اونٹ سوئی کے سوراخ کے اندر داخل نہ ہو جائے ، وہ جنت میں بالکل نہیں جائیں گے ؛

جابر جعفیؓ نے کہا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ علیؑ کو امیر المومنین کب کہا گیا ؟

امامؑ ———— قرآن نہیں پڑھا ہے !

جابرؓ ———— پڑھا ہے ۔

امامؑ ———— پھر پڑھو ۔

جابرؓ ———— کہاں سے پڑھوں !

امامؑ ———— پڑھو ۔ واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین

" اس وقت کو یاد کرو جب کہ تمہارے پروردگار نے اولادِ آدمؑ سے ان کی پشت در پشت اولاد کو لیا ، اور ان کو اپنی ذات پر گواہ قرار دیا اور ان سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے عرض کیا ، بیشک ہم گواہ ہیں کہ تو ہمارا رب ہے ، تمہارا یہ اقرار اس لئے کہ کہیں قیامت کے روز یہ نہ کہدو کہ ہم اس سے بے خبر تھے ۔ تمہیں بشارت ہو کہ محمدؐ میرے رسول اور علیؑ امیر المومنین ہیں ۔

اے جابرؓ ! ———— اس وقت علیؑ کو امیر المومنین کہا گیا ۔ (عالم میثاق میں)

ابنِ عباس ———— (راوی ہے) علیؑ کے قرآن میں نام موجود ہیں ۔ لیکن لوگوں کو ان کا علم نہیں ۔

راوی ———— کون کون سے !

ابن عباس ——— مؤذن اور اذان، خدا نے کہا:- ———

فاذن مؤذن بینھم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

" ایک مؤذن اذان دے گا کہ ظالمین پر اللہ کی لعنت ہے "

حضرت مؤذن ہیں (قیامت کے روز) حضرت فرمائیں گے، خدا کی لعنت

جھوٹوں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو پوشیدہ کیا۔

اصبغ بن نباتہؓ کا بیان ہے کہ میں امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں بیٹھا

تھا کہ ابن کوا آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اس آیت کے متعلق بتایئے۔

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ

الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

" کہ گھروں میں پشت کی جانب سے داخل ہونا نیکی نہیں بلکہ دروازوں

سے داخل ہونا نیکی ہے "

اس سے امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ ان گھروں سے مراد ہم لوگ ہیں، جن کے دروازوں

سے داخل ہونا چاہیئے۔ ہم خدا کا دروازہ اور گھر ہیں جس کے اندر داخل ہونا چاہیئے۔ جو

ہمارے پاس آئے اور ہماری ولایت پر ایمان لائے وہ گھروں میں دروازوں سے داخل

ہوا۔ جس نے ہماری مخالفت کی اور ہمارے دشمن کو ہم پر فضیلت دی تو وہ شخص گھروں

میں پشت کی جانب سے داخل ہوا۔

پھر پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے!

وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ

" اعراف پر آدمی موجود ہوں گے، جو لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے

پہچانیں گے "

فرمایا ——— وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ

اعراف ہم ہیں۔

نَعْرِفُ اَنْصَارَنَا بِاَسْمَائِہِمْ۔

ہم اپنے انصار کو ناموں سے جانتے ہیں۔

وَنَحْنُ الْاَعْرَافُ الَّذِیْنَ لَا یُعْرَفُ اللّٰہُ اِلَّا بِسَبِیْلِ مَعْرِفَتِنَا

ہم لوگ وہ اعراف ہیں۔ ہماری معرفت سے اللہ کی پہچان ہوگی۔

نَحْنُ الْاَعْرَافُ نُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ

ہم وہ اعراف ہیں کہ قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہو جائیں گے، جنت میں صرف وہ داخل ہوگا جو ہم کو جانتا ہوگا اور ہم ان کو جانتے ہوں گے۔

فَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاہُ وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا مَنْ اَنْکَرَنَا وَاَنْکَرْنَاہُ

دوزخ میں داخل ہوگا جو ہمیں نہیں جانتا ہوگا۔ اور ہم اس کو نہیں جانتے ہوں گے:

فَاِنَّ اللّٰہَ لَوْ شَاءَ اَعْرَفَ النَّاسَ نَفْسَہٗ

اگر اللہ چاہتا تو اپنی معرفت لوگوں سے خود کراتا، حتیٰ کہ اس کی حد کو معلوم کرتے اور اس کے دروازے پر آتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے دروازے راستے، سبیل، اور باب مقرر کئے۔ جہاں سے لوگوں کو اندر داخل ہونا چاہیے

وَلٰکِنَّا جَعَلَنَا اَبْوَابَہٗ وَصِرَاطَہٗ وَسَبِیْلَہٗ وَبَابَہُ الَّذِیْ یُؤْتٰی مِنْہُ قَالَ فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَایَتِنَا وَفَضَّلَ عَلَیْنَا غَیْرَنَا فَاِنَّہُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاکِبُوْنَ۔

جس نے ہماری ولایت سے روگردانی کی، غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ

سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ جس نے معصومین کا دامن پکڑا وہ اس کے برابر نہیں جس نے عام لوگوں کا دامن پکڑا، یا ایرے غیرے کے پیچھے لگ گیا۔ لوگ گندے چشموں سے پانی پی رہے ہیں۔ جو ہماری طرف آیا اس نے صاف ستھرے چشموں سے پانی پیا۔ جو خدا کے حکم سے جاری ہیں اور کبھی ختم ہونے والے نہیں۔"

حبۃ العرنی راوی ہیں کہ ——— ابن کوا امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور یوں گویا ہوا۔

ابن کوا ——— یا امیر المومنینؑ! قرآن کی دو آیتوں نے مجھے پریشان کر رکھا ہے اور میرے دین کو مشکوک بنا دیا ہے!

امیر المومنینؑ ——— وہ کونسی آیتیں ہیں؟

ابن کوا ——— وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ

(ترجمہ گزر چکا ہے)

امیر المومنینؑ ——— اس وقت تک تمہیں اس کا علم نہیں ہے؟

ابن کوا ——— نہیں۔

امیر المومنینؑ ——— نَحْنُ الْأَعْرَافُ مَنْ عَرَفَنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَنْكَرَنَا دَخَلَ النَّارَ ہم اعراف ہیں جو ہمیں جانتا ہوگا بہشت میں اور جو ہمارا منکر ہوگا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

ابن کوا ——— اس آیت کا مطلب کیا ہے؟

وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ۔

"پرندے، صف بستہ ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں خدا ہر ایک کی نماز اور تسبیح کو جانتا ہے۔ خدا جانتا ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں۔"

امیرالمومنینؑ ——— اس وقت اس کو بھی نہیں جانتا!

ابن کوار ——— نہیں۔

امیرالمومنینؑ ——— خدا نے مختلف شکلوں کے فرشتے پیدا کیے ہیں، بعض شیر کی شکل کے بعض گھوڑے کی شکل کے۔ خدا نے ایک فرشتہ مرغ کی شکل کا بنایا ہے جس کے نیچے ساتوں زمین پر قائم ہیں۔ اور اس کی دوہری کلغی عرش کے نیچے ہے اس کا آدھا حصہ آگ کا اور آدھا برف کا بنا ہوا ہے۔ آگ والا حصہ برف والے حصے کو نہیں پگھلاتا نہ ہی برف والا حصہ آگ والے حصہ کو بجھاتا ہے:

فَاِذَا كَانَ كُلَّ سَحَرٍ شَقَّقَ بِجَنَاحَيْهِ وَصَاحَ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ مُحَمَّدٌ خَيْرُ الْبَشَرِ وَعَلِيٌّ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ فَصَاحَتِ الْمَلَائِكَةُ۔

"ہر روز سحر کے وقت اپنے پر پھڑپھڑا کر کہتا ہے فرشتوں اور روح کا رب پاک و پاکیزہ ہے۔ محمدؐ اچھے بشر اور علیؑ بہترین وصی ہیں، یہ سن کر دنیا کے مرغے بانگ دینا شروع کر دیتے ہیں"۔

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ تورات، انجیل اور زبور میں اس کا نام تحریر نہیں ہے مگر ہمارے پاس اس کا اور اس کے باپ کا نام موجود ہے۔ تورات میں لکھا ہے، ظالمین پر خدا کی لعنت ہو۔

منہال بن عمرو کا بیان ہے کہ ——— ہم علی بن حسین بن علی علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی، آپ نے کیسے رات کی؟

فرمایا ——— "اے منہال! تم پر افسوس ہے۔ ہم نے اس طرح رات کی جیسے آل موسیٰ آل فرعون میں کیا کرتی تھی، جو آل موسےٰؑ کے بیٹوں کو ذبح کرتے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتے، عرب عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ہم میں تھا۔

قریش عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ہم میں تھا، آلِ محمدؐ بے یار و مددگار مظلوم اور مجبور ہو گئی ہے۔ ہم تو خدا سے شکایت کرتے ہیں، دشمنوں نے ہم پر غلبہ پا لیا ہے"

ابن عباس نے کہا ——— وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ الخ ——— اعراف پر مرد ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ جنت اور دوزخ کی دیواروں پر نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ تشریف فرما ہونگے۔ اپنے دوستوں کو ان کے سفید چہروں سے پہچانیں گے اور بغض رکھنے والوں کو ان کے سیاہ چہروں سے جانیں گے۔

(اعراف بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند جگہ کا نام ہے)

نَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ۔

"اصحاب جنت دوزخ والوں سے کہیں گے، جس چیز کا وعدہ ہمارے رب نے کیا ہم نے اُسے پا لیا ہے، کیا جو وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا تھا تم نے اس کو پا لیا ہے، وہ کہیں گے ہاں پا لیا ہے۔ ایک مؤذن ان کے درمیان اذان دیں گے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت مذکورہ کے بارے میں فرمایا کہ "مؤذن سے مراد علیؑ کی ذات ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ ——— "آنحضرتؐ کے سوا خدا نے جس نبی کو بھیجا، اس کو بعض چیزوں کا علم دیا، رسول اللہ کو کُل اشیاء کا علم دیا، قرآن میں کہا :- ——— تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ ——— قرآن میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔ محمدؐ سے کہا ———

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

"ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو بندوں میں سے برگزیدہ کیا"
یہ کُل علم کے عطا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ہم لوگ برگزیدہ ہیں۔ آنحضرتؐ نے خدا سے سوال کیا ——— رَبِّ زِدْنِی عِلْماً ——— "پالنے والے میرا علم زیادہ کر" یہ علم کی زیادتی ہمارے پاس موجود ہے، یہ زیادتی کسی نبی، کسی وصی اور نہ ہی اولادِ نبی کو دی گئی، یہ صرف ہم ہی میں موجود ہے۔ یہ علم منایا و موت کا علم، بلایا مصائب کا علم اور فصل الخطاب کا علم ہے جس کے ہم وارث ہیں"
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ———
"اس آیت کے جہلاء اگر اس بات کو جانتے کہ علیؑ کو امیر المومنین کا لقب کب ملا تو وہ آپ کی فضیلت کا انکار نہ کرتے، یہ لقب آپ کو اس وقت ملا جب عالم ذر میں خدا نے اولادِ آدمؑ سے عہد لیا تھا۔ اس لقب کو جبرائیلؑ قرآن کی طرح لیکر محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ——— اے جابرؓ! تم نے نہیں سُنا قرآن میں خدا فرماتا ہے —

اِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَ اَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ - (ترجمہ گزر چکا ہے)

انہوں نے کہا ہاں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ خدا کے رسولؐ ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔ خدا نے عرش کے سایہ میں علیؑ کو امیر المومنین کا لقب دیا جب کہ اولادِ آدمؑ سے عہد لیا تھا"
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——— یہ آیت یوں ہی جبرائیلؑ محمدؐ پر لائے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْ نَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ

اَمْرُاللّٰہِ مفعُولاً۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس آیت کے جہلا اس بات کو جانتے کہ علیؑ کو امیر المومنین کب کہا گیا تو آپ کی ولایت اور اطاعت سے انکار نہ کرتے۔

راوی نے عرض کیا کہ حضرت کو کب امیر المومنین کہا گیا —— فرمایا اس وقت کہا گیا جب خدا نے اولادِ آدمؑ سے عہد لیا تھا۔ جبرائیلؑ محمدؐ پر یہ آیت اس طرح لیکر نازل ہوئے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ وَاَنَّ مُحَمَّدًا (ص) عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ قَالُوْا بَلٰی۔

"خدا نے آدمؑ کی اولاد کو پشت در پشت لیا۔ ان کو اپنی ذات پر گواہ قرار دیا۔ ان سے سوال کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، محمدؐ میرے بندے اور رسولؐ ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔ سب ارواح نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔

امامؑ نے فرمایا —— خدا کی قسم یہ نام اس سے پہلے خدا نے کسی کا نہیں رکھا"

ابو خدیجہ نے کہا کہ محمدؐ بن علیؑ نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب پڑا تو اس سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔ میں نے عرض کیا کہ کب پڑا، تو فرمایا، اظلہ میں جب خدا نے اولاد آدمؑ سے عہد لیا تھا، جب وہ اپنے باپ کی پشت میں تھی، ان کو اپنے آپ پر گواہ بنا کر کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ کہا محمدؐ تمہارا نبی ہے علیؑ امیر المومنین تمہارے ولی ہیں۔

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں موجود تھا۔ ابن کوا نے آکر کہا کہ یا امیر المومنینؑ اس آیت کا کیا مطلب ہے: ——————

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ۔

فرمایا افسوس ہے تم پر اے ابن کوا، نَحْنُ الْاَعْرَافُ اعراف ہم ہیں

نُوْقَفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَمَنْ اَحَبَّنَا عَرَفْنَاهُ

بِسِيْمَاهُ وَاَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَبْغَضَنَا وَفَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا

عَرَفْنَاهُ بِسِيْمَاهُ فَاَدْخَلْنَاهُ النَّارَ۔

قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہوں گے۔ جو شخص

ہم کو دوست رکھتا ہوگا۔ ہم اس کو اس کی پیشانی سے پہچان لیں گے۔

اس کو جنت میں داخل کر دیں گے، جو ہم سے بغض رکھتا ہوگا اور غیر کو ہم پر

فضیلت دیتا ہوگا۔ ہم اس کو اس کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور اس کو

دوزخ میں داخل کریں گے۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت ——— وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ

آدَمَ الی آخرہ ——— کی تفسیر میں فرماتے ہیں خدا نے آدمؑ کی پشت سے قیامت

تک پیدا ہونے والی اولادِ آدمؑ کو نکالا وہ ذر کی مانند تھی، ان کو اپنی ذات کی معرفت

کرائی اور دکھلائی، اگر یہ بات نہ ہوتی تو کوئی شخص خدا کو نہ جانتا۔ فرمایا کیا میں تمہارا

رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین

ہیں، میرے خلیفہ اور میرے امین ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"ہر مولود خدا کی معرفت پر پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے اس کو پیدا کیا ہے"

فرمانِ خدا ہے۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

"اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو

وہ کہیں گے خدا نے۔"

سورۃ الانفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید بن علیؑ نے کہا ——

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ

اور رشتہ دار حکم خدا کے بموجب ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ مستحق ہیں؛

اس آیت میں ارحام سے ارحام رسول اللہ مراد ہیں، سلطنت اور حکومت کرنے میں افضل ہیں۔

زید ابن حسن انماطی نے کہا کہ میں نے ابان بن تغلبؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا ——

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

"تم سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہو مالِ غنیمت اللہ اور رسولؐ کے لئے ہے؛

فرمایا ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم یہ خاص طور پر ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں"

ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن میں جو آیات —— یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ —— سے شروع ہوتی ہیں۔ علیؑ ان آیات میں امیر شریف اور مقدم ہیں۔ خدا نے اصحاب محمدؐ کو قرآن میں عتاب کیا ہے مگر علیؑ کا ذکر بھلائی کیساتھ کیا۔ راوی نے کہا کہاں عتاب کیا ہے! —— اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا یوم التقی الجمعان —— کچھ لوگ

جنگ کی مڈبھیڑ کے روز رسول اللہؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، رسول اللہؐ کے ساتھ صرف علیؑ
اور جبرائیلؑ رہ گئے تھے باقی سب اصحاب چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

دیلم بن عمرو نے کہا میں شام میں مقیم تھا، آل محمدؐ کے قیدیوں کا قافلہ شہر میں داخل
ہوا تو ایک شامی نے اہل بیت کے پاس آکر کہا —— خدا کا شکر ہے کہ اس
نے تمہیں قتل کرایا اور فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔

علی بن حسینؑ —— اے شیخ! تم نے انصاف سے کام نہیں لیا، تم نے اپنی
عداوت ظاہر کر دی ہے، اب میری بات سنو، قرآن پڑھا ہے؟

شیخ —— ہاں پڑھا ہے!

امامؑ —— اس میں ہمارا حق دیکھا ہے، جس میں اور کوئی شریک نہ ہو؟

شیخ —— نہیں۔

امامؑ —— سورہ انفال کو پڑھا ہے!

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِی الْقُرْبٰی۔

جانے رہو کہ جو مال غنیمت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے خمس ہے، رسولؐ
کے لئے اور ذوالقربیٰ کے لئے۔

جانتے ہو، یہ کون لوگ ہیں؟

شیخ —— نہیں۔

امامؑ —— وہ ہم لوگ ہیں۔

شیخ —— واقعی وہ لوگ آپ ہیں!

امامؑ ——— جی ہاں!

شیخ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا پالنے والے میں توبہ کرتا ہوں آلِ محمدؐ کے قتل سے اور آلِ محمدؐ کی عداوت سے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ لِيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ۔

(اس وقت کو یاد کرو) جب تم کو امن دینے کے لیے اس نے نیند کو تم پر مسلط کر دیا اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ اس سے تم اپنے آپ کو پاک کرو تاکہ شیطان کی نجاست تم سے دور ہو۔

آسمان سے پانی نازل ہونا۔ آسمان سے مراد باطن میں رسول اللہ، پانی سے مراد علیؑ ہیں، خدا نے علیؑ کو رسولؐ سے بنایا۔ کیونکہ آسمان سے پانی نازل ہوا۔ ——— لیطہرکم به ——— یعنی اس کے ذریعے تمہیں پاک کرے۔ اس سے مراد علیؑ ہیں، خدا دل کو علیؑ کی محبت سے پاک کرتا ہے، لیطہرکم به کا یہی مطلب ہے، ——— یذہب عنکم رجس الشیطان ——— شیطانی نجاست کو تم سے دور کرے، یعنی جس نے علیؑ کو دوست رکھا۔ اللہ اس سے نجاست دور کرے گا اور اس کی توبہ قبول کرے گا۔

ابو وائل سہمی سے روایت ہے کہ ہم علی بن ابی طالب کے ساتھ روانہ ہوئے۔ نہروان کے مقام پر پہنچ گئے۔ مجھے اس بات میں شک تھا کہ نہروان والوں سے جنگ درست بھی ہے یا نہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ضرب لگائی اور سبز دانے والے درخت کے اندر لے گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ علیؑ کو میرے دل کی بات کا پتہ تھا۔ رسولؐ کے خچر پر سوار ہو کر تھوڑا سا چلے پھر اسی درخت کے پاس اتر گئے۔ ڈھال رکھ کر اس پر بیٹھ گئے۔ میں دیکھ رہا تھا۔ آپ مجھے

نہیں دیکھ رہے تھے۔ ایک شخص نے آکر کہا آپ یہاں تشریف فرما ہیں قوم نے نہر کو عبور کر لیا ہے، ——— فرمایا تم نے جھوٹ بولا، انہوں نے نہر کو عبور نہیں کیا۔ وہ شخص چلا گیا دوسرے نے آکر کہا ———

"یا امیر المومنین آپ کیوں بیٹھے ہیں، قوم نے نہر کو عبور کر لیا ہے، اور فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے"

فرمایا ——— "تم نے جھوٹ بولا۔ انہوں نے نہر عبور نہیں کی، میں ان کو قتل کروں گا، اس بات سے مجھے خدا اور اس کے رسولؐ نے آگاہ کیا ہے"

پھر گھوڑا طلب فرمایا، اس پر سوار ہونے، میرے پاس سے گزرے، میں پیچھے ہو لیا۔ اہل نہروان کے پاس پہنچے تو وہ نہر عبور کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، معین یا مغیث نامی بنو اسد کے ایک آدمی نے ان پر حملہ کر دیا، پل پر نیزہ گاڑ دیا۔ اہل نہروان کو روک دیا۔ علیؑ نے ان کو للکارا وہ ہٹ گئے۔ پھر انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا، ہم نے ان کو جھکا دیا۔ حضرتؑ کھڑے رہے۔ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ:- ———

"گویا یہ لوگ جنت کی طرف جا رہے ہیں، حالانکہ یہ موت کو خود دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہم لوگ موت کی طرف نہیں جا رہے، فرمایا۔ اپنی ڈاڑھیوں کو دباؤ بہت دعا مانگو اور قوم پر حملہ کر دو"

خدا کی قسم! دوپہر کے وقت تک ان میں سے صرف ایک آدمی باقی رہ گیا۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ فرمایا ———

"اے لوگو! مجھے رسول اللہؐ نے آگاہ کیا تھا، ان میں لنجے ہاتھ والا شخص ہوگا"

تھوڑی دور چلے ایک گڑھے کے پاس پہنچے، جہاں مقتولین کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں فرمایا، ان لاشوں کو اٹھاؤ۔ ہم نے ان کو اٹھایا۔ وہاں سے ہم نے لنجے ہاتھ والے شخص کو نکالا جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو تعجب کیا، حضرتؑ نے فرمایا:- ———

"اس شخص میں ایک علامت اور بھی ہوگی، اس کے درست ہاتھ میں بازو کے اندر کی طرف عورت کے پستان کی مانند کوئی چیز ہوگی"
میں نے اور اصبغ بن نباتہؓ نے اپنے نیزوں سے اس کی عربی قمیض کو پھاڑا، ہم نے وہ چیز دیکھی اور لوگوں نے بھی دیکھی جو امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی تھی۔ [1]

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ———

"لوگ سخت مصیبت میں گرفتار ہوں گے اور میرے شیعہ بہترین حالت میں ہونگے، کیا تم لوگوں نے کتاب خدا کی یہ آیت نہیں سُنی

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا۔

اب اللہ نے تمہارے بارے میں (اس حکم میں) تخفیف فرمادی اور جان لیا کہ تم میں کمزوری ہے" ——— فرمایا شیعوں سے تخفیف ہوگی اوروں سے نہیں ہوگی۔

سلیمان بن لیسار سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس کو اس وقت مسجد میں دیکھا جب آپ نے اپنی کہنی اپنے گھٹنے پر رکھکر اس پر اپنا رخسار رکھا ہوا تھا اور حضرت امیر المومنینؑ کا کوفہ میں انتقال ہوچکا تھا، ابن عباس نے کہا کہ ———

"اے لوگو میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں، اس کو غور سے سنو، یہ تمہاری مرضی ہے خواہ مانو یا نہ مانو، میں نے رسول اللہؐ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب علیؑ دُنیا سے تشریف لے جائیں گے، پھر دُنیا میں ایسی باتیں رُونما ہوں گی، جن میں بھلائی نہیں ہوگی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا باتیں ہوں گی؟ ——— فرمایا، امانت میں بددیانتی اخیانت

---

[1] مکمل واقعہ خصائص امیر المومنینؑ، امام نسائی (اردو) میں ملاحظہ کریں۔

زوروں پر ہوگی، آدمی فاحشہ عورت سے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں ہم بستری کرے گا۔ علیؑ کے بعد دُنیا بگڑ جائے گی، علیؑ جب تک دُنیا میں زندہ ہیں وہ میرے جانشین ہیں، میرے بعد علیؑ میرا عوض ہیں۔ علیؑ میرے پوست، گوشت، میری ہڈی، میرے خون اور میری رگوں کی مانند ہیں، میرے اہل میں میرے بھائی اور میرے وصی ہیں میری قوم میں میرے خلیفہ ہیں میرے وعدے کو پورا کرنے والے اور میرے قرض کو ادا کرنے والے ہیں، علیؑ نے مشکلات میں میرا ساتھ دیا۔ میرے ساتھ مل کر جنگ احزاب میں کافروں کو قتل کیا۔ وہی ہیں میرے گواہ، میرے ساتھ نیکوکاروں کا کھانا کھانے والے، کئی دفعہ جبرائیلؑ نے علیؑ کیساتھ کھلم کھلا مصافحہ کیا۔ جبرائیل نے علیؑ کے بائیں رخسار پر بوسہ دیا، جبرائیل گواہ ہیں اس نے مجھے گواہ بنایا کہ علیؑ پاک اور اچھے لوگوں میں سے ہیں۔ اے لوگو! میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جب تک علیؑ زندہ ہیں اپنے فیصلے خود نہ کیا کرو جب آپ دُنیا سے رخصت ہو جائیں تو اس آیت پر عمل ہوگا۔

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

اور تاکہ جو ہلاک ہونے والا ہے حجت (دلیل) سے ہلاک ہو، اور جو زندہ رہنے والا ہے وہ بھی حجت (دلیل) سے زندہ رہے ضرور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

سورہ توبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ساتھ رہو۔"

امام نے فرمایا ——— علی بن ابی طالب علیہ السلام کیساتھ رہو۔

حکیم بن جبیر نے کہا کہ علیؑ کا نام قرآن میں موجود ہے، جس کو لوگ نہیں جانتے، راوی نے کہا، میں نے عرض کیا کون سا نام ہے۔ کہا یہ آیت ہے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

"حج اکبر کے دن کل آدمیوں کے لئے اعلان (کیا جاتا) ہے کہ اذان خدا کی جانب سے علی ابن ابی طالبؑ کی ذات ہے۔"

ابن سرین نے کہا آیت ———

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

"کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر کر دیا۔ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور جس نے راہ خدا میں جہاد کیا۔"

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

سدی نے کہا کہ عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کا چچا ہوں، میں حاجیوں کو پانی پلانے والا ہوں۔ میں علیؑ سے افضل ہوں۔ عثمان بن طلحہ اور بنو شیبہ نے کہا کہ ہم علیؑ سے افضل ہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ———

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

عَلِیَّ بن اَبِی طَالِب لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللهِ وَاللهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۔

"کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کو آباد رکھنا اُس شخص کے برابر کر دیا، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا، علیؑ نے راہِ خدا میں جہاد کیا، اللہ کے نزدیک تو یہ سب برابر نہیں ہیں۔ اللہ ظالم لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا، جو لوگ ایمان لائے۔ علیؑ جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک وہ درجے میں سب سے بڑھکر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ پروردگار ان کو اپنی رحمت کی رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے، جن میں ان کے لئے دائمی آسائش ہوگی"۔

حکیم بن جبیر نے کہا کہ میں نے علی بن حسین علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ علیؑ کا ایک نام قرآن میں موجود ہے جس کو لوگ نہیں جانتے، کیا تم نے یہ آیت نہیں سُنی:۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ۔

اذان سے مراد علی علیہ السلام کی ذات ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ کی معیت اختیار کرو۔

علی بن حسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے انس سے کہا:

"سید العرب (یعنی علی علیہ السلام) کو بلا لاؤ، عائشہ نے کہا، کیا آپ سید العرب نہیں ہیں؟ فرمایا میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں، اس پر فخر بھی نہیں کرتا، علیؑ تمام عرب کے سردار ہیں۔ علیؑ تشریف لائے، پھر انصار کو بلوایا اور ان سے کہا "اے گروہِ انصار، میں تمہیں ایسے شخص سے آگاہ کرتا ہوں اگر اس کا اتباع کرو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے، وہ یہ علی بن ابی طالب ہیں، ان سے محبت اس طرح کرو، جس طرح مجھ سے کرتے ہو۔ ان کی اس طرح عزت کرو، جس طرح میری عزت کرتے ہو اور آپ کا اس طرح اتباع کرو، جس طرح میرا اتباع کرتے ہو، جس نے اس کو دوست رکھا، اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے مجھے دوست رکھا، اس نے خدا کو دوست رکھا، جس نے خدا کو دوست رکھا، اس کے لئے خدا نے اپنی جنت حلال کی، اور اپنی معافی سے اسے نوازا، جس نے علیؑ کو ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے مجھے ناراض کیا، اس نے خدا کو ناراض کیا، اور جس نے خدا کو ناراض کیا، خدا اسے مُنہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ اور اسے اپنے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا، علیؑ کی ولایت پر کاربند ہو جاؤ۔ اس کے دشمن کو دوست نہ رکھو ورنہ خدا جبارم پر غضبناک ہو جائے گا۔"

ابن عباس سے روایت ہے کہ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا مطلب ہے کہ علیؑ اور آپ کے اصحاب کے ساتھ ہو جاؤ۔

مقاتل بن سلیمان کہتا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ کا مطلب

ہے کہ علیؑ کا اتباع کرو،

سدی نے کہا کہ ـــــــــ

أَلَمْ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ۔

"کیا آدمیوں نے یہ گمان کر لیا ہے، کہ وہ اتنا کہنے سے چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی، بیشک ہم نے اس سے پہلوں کو بھی آزمایا تھا، پس اللہ ان کو بھی آزمائے گا، جان لے گا، جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ضرور جان لے گا"

ابن عباس نے کہا ـــــــــ

بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

"خدا اور اس کا رسولؐ ان مشرکین سے بری ہیں جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے"

یہ آیت بنو ضمرہ کو چھوڑ کر باقی تمام مشرکین عرب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کا کلام وَأَذَانٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ۔ میں خدا اور رسولؐ کی طرف سے اس وقت اعلان کرنے والے علی بن ابی طالبؑ تھے، آپ نے چار باتوں کا اعلان کیا۔

۱ ـــــــــ جنت میں مومن داخل ہوگا۔

۲ ـــــــــ برہنہ کوئی طواف نہ کرے۔

۳ ـــــــــ نبیؐ کے درمیان کسی شخص کا معاہدہ ہے تو وہ اپنی مدت تک۔

جاری رہے گا۔

۴ ــــــ ــــــ چار ماہ تک تمہیں چلنے پھرنے کی آزادی ہے۔

مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ۔

۔ مشرکین کا یہ حق نہیں ہے کہ جس حال میں وہ اپنی ذات کے لئے کفر کے حق میں ہوں، وہ خدا کی مسجدوں کو آباد رکھیں۔

عباس بن عبدالمطلب، ابوطلحہ بن عثمان بن عبدالدار کے بارے میں نازل ہوئی ہے اجعلتم سقایۃ الحاج الخ عباس کے حق میں۔ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ابوطلحہ کے حق میں كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں، یہ دونوں آیتیں علیؑ کی شان میں بہت بڑی دلیل ہیں،

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ۔

یہ آیت خاص علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ــــــ خاص علیؑ اور آپ کے اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی۔

عیسیٰ بن عبداللہ قمی راوی ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلعم نے ابوبکر کو سورۂ برات کی چند آیات دیکر مکہ کی طرف بھیجا، جب جحفہ کے مقام پہنچے تو رسول اللہ صلعم نے اس کے پیچھے علیؑ کو روانہ کیا، علیؑ نے ابوبکر کو جالیا۔ ابوبکر نے پوچھا کہ کوئی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے، فرمایا آیات کا اعلان یا

خود نبیؐ کرے یا وہ شخص جو نبیؐ سے ہو، علیؑ نے ابوبکر سے صحیفہ لے لیا۔ حج کے ایام میں لوگوں کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ آپ کے پاس تلوار تھی، آپ نے براۃ من اللہ و رسولہ والی آیت غیر معجزی اللہ تک پڑھی۔ اس سال کے بعد کوئی شخص خواہ مشرک ہو، برہنہ طواف نہیں کرے گا۔ ورنہ تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا، رسول اللہ صلعم نے آپ کو بتوں کو توڑنے کے لئے بھیجا تھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آیات کی تبلیغ یا میں خود کروں یا تم کرو۔"

جنگ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا ——————

یا علیؑ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی وانت خلیفتی فی اهلی وانه لایصلح الا انا وانت۔

اے علیؑ! تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے خلیفہ ہو، میرے اہل میں یہ بات مجھے یا تمہیں زیب دیتی ہے۔"

عن ابی عبد اللہ (ع) قال کان الحسین مع امه تحملهٗ فاخذهٗ النبیُّ (ص) وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَکَ وَلَعَنَ اللہ سالبک اھلک اللہ المتوازرین علیک وَحکم اللّٰهُ بینی وَبَیْنَ مَنْ اَعَانَ عَلَیْکَ قالت فاطمۃُ یا ابۃِ اَیُّ شیءٍ تقولُ قَالَ یا بنتاهٗ ذکرتُ مَا یُصیبه بَعدِی وَبَعدک مِنَ الاَذٰی وَالظُلمِ وَالبَغیِ وَھو یَومَئِذٍ فِی عصبۃٍ کَاَنَّھُم نُجُومُ السَّمَاءِ۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہؑ حسینؑ کو اٹھائے ہوئے

تھی، آنحضرتؐ نے حسینؑ کو لے لیا اور فرمایا خدا تیرے قاتل اور تیرے لباس اتارنے والے پر لعنت کرے جو تیرے خلاف جمع ہو گئے ان کو ہلاک کرے۔ خدا میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کرے گا، جس نے تیرے خلاف دوسروں کی اعانت کی، فاطمہؑ نے عرض کیا، باباجان کیسی باتیں بیان فرما رہے ہیں۔ فرمایا میں وہ مصیبت بیان کر رہا ہوں۔ جو حسینؑ پر وارد ہوگی، اس وقت نہ میں ہوں گا، نہ تم ہوگی، یہ مصیبت، ظلم، تکلیف، زیادتی کی شکل میں ہوگی، حسینؑ کیساتھ ایک جماعت ہوگی جو آسمان کے ستاروں کی طرح بلند مرتبہ ہوگی۔ یتھادون الی القتل جو قتل کے مشتاق ہونگے ہیں ان کے پڑاؤ، اترنے کی جگہ اور ان کی تربت کو دیکھ رہا ہوں۔ وَکَانِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُعَسْکَرِھِمْ وَاِلٰی مَوْضِعِ رِحَالِھِمْ وَتُرْبَتِھِمْ قَالَتْ یَا اَبَهْ وَاَیُّ ھٰذَا الْمَوْضِعُ الَّذِیْ تَصِفُ۔ عرض کیا بابا یہ کونسی جگہ ہے جو آپ بتا رہے ہیں۔ قَالَ مَوْضِعٌ یُقَالُ لَہٗ کَرْبَلَاءُ فرمایا اس جگہ کا نام کربلا ہے۔ وَھِیَ دَارُ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ جو یہ مصیبت کا گھر ہے عَلَیْنَا وَعَلَی الْاُمَّةِ ہم پر اور ہماری امت پر یَخْرُجُ شِرَارُ اُمَّتِیْ وَاِنَّ اَحَدَھُمْ لَوْ یَشْفَعُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ مَا شُفِّعُوْا فِیْہِ وَھُمُ الْمُخَلَّدُوْنَ فِی النَّارِ۔ میری امت کے اشرار خروج کریں گے، اگر تمام اہل آسمان اور زمین مل کر ان کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش منظور نہیں ہوگی وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، قَالَتْ یَا اَبَهْ فَیُقْتَلُ قَالَ نَعَمْ یَا بِنْتَاهُ وَمَا قُتِلَ قِتْلَتَہٗ اَحَدٌ کَانَ قَبْلَہٗ وَتَبْکِیْہِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَالْمَلَائِکَةُ وَالنَّبَاتَاتُ وَالْجِبَالُ وَالْبِحَارُ وَلَوْ یُؤْذَنُ لَھُمَا مَا بَقِیَ عَلٰی

الارضِ مُتنفسٌ۔ عرض کیا، بابا جان حسینؑ قتل کر دیئے جائیں گے، فرمایا بیٹی ضرور قتل ہوں گے، ایسا قتل پہلے کبھی نہیں ہوا ہو گا۔ اہل آسمان، زمین، فرشتے نباتات پہاڑ اور سمندر حسینؑ کو روئیں گے، اگر ان کو رونے کی پوری اجازت دی جائے تو ایک جان دار بھی زندہ باقی نہیں رہے گا۔ وَیاتیہ قومٌ مِن مُحبینا لیس فی الارض اعلمُ باللّٰہ ولا اقومُ لحقنا منھم ولیس علیٰ ظھرِ الارضِ احدٌ یلتفتُ الیہِ غیرھم اولئک مصابیح فی ظلمات الارض وھم شفعاؤھم وارِدون حوضی غداً اعرفھم اذا وردوا علیّ بسیماھم وکلّ اھلِ دینٍ یطلبونا ولا یطلبون غیرنا وھم قوّام الارضِ بھم ینزلُ الغیثُ۔ حسینؑ کی زیارت کو وہ قوم آئے گی جو ہماری دوست ہو گی، دُنیا میں ان جیسا اعلم باللہ اور ہمارے حق کا ساتھ دینے والا کوئی نہ ہو گا، ان کے سوا روئے زمین کا کوئی شخص حسینؑ کی طرف متوجہ نہیں ہو گا، یہ لوگ تاریک زمین میں روشنی کا چراغ ہوں گے اور لوگوں کی سفارش کرنے والے یہی لوگ ہوں گے، یہی لوگ کل میرے حوض پر وارد ہوں گے، جب آئیں گے تو میں ان کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لوں گا۔ کل مذہب والا ہمیں تلاش کرے گا اور کسی کو پوچھے گا نہیں، زمین ان کی وجہ سے قائم ہے، انہیں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ فقالت فاطمۃُ (ع) یا ابۃِ انّا للّٰہِ وبکت عرض کیا بابا انا للہ (وانا الیہ راجعون) اور رونے لگ گئیں۔ فقال یا بنتاہ! انّ اھل الجنۃ ھم الشھداء فی الدنیا بذلوا انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنۃ۔ یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویُقتلون وعداً

عَلَیہِ الحقُّ فما عِندَاللہِ خیرٌ مِنَ الدنیا وَمَا فِیہِ قتلۃٌ اَھوَنُ
مِن میتۃٍ مَن کُتِبَ عَلَیہِ القتلُ خرج اِلیٰ مضجعہٖ وَمَن لَم
یُقتَل فسوفَ یموتُ یا فاطمۃُ بنتَ محمدٍ اَمَا تحبینَ اَن تامرِینَ غداً
یامرُ نتطاعینَ فی ھذا الخلقِ عِندَ الحِسَابِ اَمَا ترضینَ ان یکونَ
ابنک مِن حملۃِ العرشِ اَمَا ترضینَ اَن یکونَ ابوکَ یسالونہٗ
الشفاعۃَ اَمَا ترضینَ اَن یکونَ بعلُکِ یذودُ الخلقَ یومَ العطشِ
عَلَی الحوضِ فیسقی مِنہُ اولیائہٗ و یذودُ عنہُ اعداءہٗ اَمَا
ترضینَ اَن یکونَ بعلکِ قسیمُ الجنۃِ وَیامرُ النارَ فتطیعہٗ
وَیخرجُ منھا من یشاءُ وَیترکُ مَن یشاءُ اَمَا ترضینَ اَن
تنظرِینَ اِلی الملائکۃِ عَلیٰ ارجاءِ السماءِ وَینظرونَ اِلیکِ
وَاِلیٰ مَا تامرینَ بِہٖ وینظرونَ اِلیٰ بعلکِ قد حضرَ الخلائقَ
وَھُوَ یخاصِمُھم عِندَ اللہِ فما ترینَ اللہ صانعٌ بقاتلِ
وَلدکِ وَقاتلیکِ اِذا افلجت حُجّتہٗ عَلَی الخلائقِ وامرت
النارَ اَن تطیعہٗ اَمَا ترضینَ اَن تکونَ الملائکۃُ تبکی
لابنکِ وَیاسفُ عَلَیہِ کُلُّ شیءٍ اَمَا ترضینَ اَن یکونَ مَن
اتاہُ زائراً فی ضمانِ اللہِ وَیکونُ من اتاہُ بمنزلۃِ مَن
حجَّ اِلیٰ بیتِ الحرامِ وَاعتمرَ ولم یخلو مِن الرحمۃِ طرفۃَ
عینٍ وَاِذا ماتَ مَاتَ شھیداً وَاِن بقیَ لم تزلِ الحفظۃُ
تدعوالہٗ مابقیَ وَلم یزل فی حفظِ اللہِ وَامنہٖ حتیٰ یفارقَ
الدنیا قالت یا ابۃِ سلّمتُ وَرضیتُ وَتوکلتُ عَلَی اللہِ
فمسحَ عَلیٰ قلبھا وَمسحَ عَلیٰ عینیھا فقالَ اِنّی وَبعلکِ

وَاَنْتِ وَابْنُكِ فِی مَکَانٍ تَقَرُّ عَیْنَاکِ وَیَفْرَحُ قَلْبُکِ۔

" فرمایا بیٹی! اہلِ جنت وہ ہیں جو دُنیا میں شہید ہوئے، انہوں نے جان اور مال اس لئے خرچ کیا تاکہ جنت میں جائیں، خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں، خدا کا وعدہ سچا ہے خدا کے پاس جو کچھ ہے وہ دُنیا و مافیہا سے اچھا ہے (ان کے نزدیک) قتل ہونا، خود مرنے سے بہتر ہے جس کے لئے قتل ہونا واجب ہو چکا ہے وہ اپنے ٹھکانے کی طرف جائیگا، جو قتل نہیں ہوا عنقریب مر جائیگا، کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ روزِ حساب تمہاری مخلوق میں بات مانی جائے۔ کیا اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا فرزند حاملانِ عرش میں سے ہو، کیا اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تمہارے والد سے خدا سے سفارش کی درخواست کریں، کیا اس بات پر راضی نہیں ہو کہ پیاس کے روز تمہارا شوہر مخلوق کو ہٹائے گا حوضِ کوثر سے، اپنے دوستوں کو حوضِ کوثر کا پانی پلائے گا اور اپنے دشمنوں کو بھگائے گا۔ اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا شوہر جنّت کی تقسیم کرنے والا ہو۔ اور دوزخ کو حکم دے تو وہ اطاعت کرے، دوزخ میں جسکو چاہے گا نکالے گا اور جس کو چاہے گا رکھے گا۔ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم آسمان کے گوشوں میں فرشتوں کو دیکھو اور وہ تیری طرف دیکھیں اور ان لوگوں کی طرف بھی جن کا تو ان کو حکم دے اور تیرے شوہر کو دیکھیں، وہ مخلوق میں آئیں گے اور خدا کی بارگاہ میں ان پر مقدمہ دائر کریں گے، تو نہیں دیکھتی کہ خدا تمہارے اور تمہارے بیٹے کے قاتل کا کیا حشر کرے گا، جب مخلوق پر حجت تمام ہو گی، خدا آگ کو حکم دے گا، وہ اس کا کہا مانے گی، تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تیرے بیٹے پر فرشتے اور دُنیا کی کُل چیزیں روئیں گی، اس بات پر راضی نہیں ہے کہ جو شخص تیرے بیٹے کی

قبر کی زیارت کو آئے گا، وہ خدا کی حفاظت میں ہوگا، اس کو ثواب حج و عمرہ کرنے والے کے برابر ملے گا، ہر وقت اس پر خدا کی رحمت برستی رہتی ہے۔ اگر مرتا ہے تو شہید ہو کر مرتا ہے، جب تک زندہ رہتا ہے نگران فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں وہ خدا کی حفاظت اور امان میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ دُنیا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے، ——— عرض کیا بابا جان میں تسلیم کرتی ہوں، راضی ہوں خدا پر بھروسہ کرتی ہوں، آنحضرتؐ نے فاطمہؑ کے دل اور آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا، فرمایا، میں خود، تمہارا شوہر، تمہارے دونوں فرزند (جنت میں) ایک مکان میں ہوں گے، تیرا دل خوش اور تیری دونوں آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ——— شیبہ بن عبدالدار اور عباس بن عبدالمطلب آپس میں فخر کر رہے تھے،

شیبہ نے کہا ہمارے ہاتھ میں خانہ کعبہ کی کنجیاں ہیں جب چاہتے ہیں کعبہ کو کھولتے اور بند کرتے ہیں، رسول اللہؐ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔

عباس نے کہا کہ ہمارے پاس حاجیوں کو پانی پلانا اور تعمیر مسجد حرام ہے، اس لئے رسول اللہؐ کے بعد ہم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

ان کے قریب سے علی علیہ السلام کا گزر ہوا، علیؑ نے فخر کرنے کا ارادہ کیا۔

شیبہ اور عباس ——— اے ابوالحسنؑ! رسول اللہؐ کے بعد بہتر آدمی سے آپ کو آگاہ کریں۔

ابوالحسنؑ ——— آگاہ کیجیے۔

شیبہ ——— ہمارے پاس کعبہ کی چابیاں ہیں جب چاہتے ہیں کھولتے ہیں اور جب چاہتے ہیں بند کرتے ہیں۔ نبیؐ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

عباس ——— ہمارے ہاتھ حجاج کا پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد رکھنا ہے۔ لہذا ہم نبیؐ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔

ابوالحسنؑ ——— میں تم دونوں کو اس آدمی کے بارے میں آگاہ کردں، جو تم دونوں سے افضل ہو؟

شیبہ وعباس ——— وہ کون ہے؟

ابوالحسنؑ ——— وہ شخص جس نے تمہاری گوشمالی کرکے زبردستی تمہیں اسلام میں داخل کیا ہے۔

شیبہ وعباس ——— وہ کون ہے؟

ابوالحسنؑ ——— میں ہوں۔

عباس ناراض ہوکر شکایت کی غرض سے آتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ کوئی جواب نہیں دیتے، ——— جبرائیلؑ نازل ہوکر کہا محمدؐ! خداوند عالم بعد سلام کے کہتا ہے:۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ

رسول اللہؐ نے عباس کو بلا کر کہا ———

"یہاں سے چلے جائیے، یہ خدا کا ایلچی بیٹھا ہے اور علیؑ کے حق میں تجھ سے مخاصمہ کر رہا ہے۔"

جب اِتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ نازل ہوئی، ابو سعید کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے کہا ———

رسول اللہؐ ——— یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے؟

اصحاب ——— ہمیں علم نہیں ہے۔

ابُودجانہ ——— ہم سب صادق ہیں، کیونکہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی،

رسُول اللہ ——— ایسا نہیں ہے۔ یہ آیت میرے ابن عم کے حق میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے،

امام حسن علیہ السلام نے حمد و ثنا کے بعد اس آیت کو تلاوت کیا،

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ۔

جس طرح سابقین کو بعد میں آنے والوں پر فضیلت ہے اسی طرح میرے باپ حضرت علیؑ کو سابقین پر فضیلت ہے آیت ———

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

علیؑ نے ایمان لانے میں سبقت حاصل کی اور رسُولؐ اللہ کی دعوت کو قبول کیا شب ہجرت بستر رسولؐ پر سو کر قربانی کی بے نظیر مثال قائم کی، علیؑ کے بعد حمزہؓ کا مرتبہ ہے جنہوں نے کافی کفار کو رسول اللہؐ کی معیت میں قتل کیا، حمزہ سیدالشہداء ہیں سیدالشہداء رسولؐ اللہ کی قرابت سے ہوئے۔ خدا نے جعفر کو دو پر عنایت کئے، جن کے ذریعے وہ فرشتوں کیساتھ اڑتا ہے جہاں چاہتا ہے۔ دونوں کو یہ مرتبہ رسول اللہؐ کی قرابت کی وجہ سے حاصل ہوا، آنحضرتؐ نے حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ میں ستر تکبیر نمازِ جنازہ پڑھی، حالانکہ اور لوگ بھی حمزہؓ کے ساتھ شہید ہوئے تھے، رسول اللہؐ کی عورتوں کو اور عورتوں پر صرف رسولؐ کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے، مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار گنا زیادہ ملتا ہے اور مساجد کی نسبت بخلاف مسجد حرام کعبہ کے جس کو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا، یہ مرتبہ مسجد نبوی کو رسول اللہؐ کی وجہ سے ملا۔

رسول اللہ نے لوگوں کو درود پڑھنے کی تعلیم دی اور کہا کہو ——————

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ نماز فریضہ واجب میں ہم پر درود پڑھے، مالِ غنیمت اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ اور ہمارے لئے حلال کیا، صدقات کو جہاں رسول اللہ پر حرام کیا، وہاں ہمارے اوپر حرام کیا، یہ وہ بزرگی ہے، جس سے خدا نے ہمیں نوازا اور فضیلت دی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ۔

"تم سردارانِ کفر کو یہاں تک مارو کہ وہ باز آجائیں بے شک وہ ایسے ہیں جن کی قسم کوئی چیز نہیں"

رب کعبہ کی قسم وہ اہلِ صفین، بصرہ اور خوارج ہیں۔

خیثمہ جعفی کا بیان ہے کہ میں علی بن جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا، کہا اے خیثمہ! ہمارے دوستوں کو سلام کرو اور انہیں آگاہ کرو، کہ عمل کے ذریعہ خدا سے قرب حاصل کر سکتے ہو —————— رسول اللہ نے فرمایا سلمان منا اھل البیت سلمانؓ ہم اہل بیت سے ہے، اس نے ہماری معرفت اور ولایت کے اقرار سے یہ مرتبہ حاصل کیا۔ اس میں قولِ خدا ہے ——————

آخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ۔

کچھ دوسرے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا۔ اور نیک عمل کو بد کیساتھ مخلوط کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔

یہ آیت ہمارے گنہگار شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
کلبی نے کہا بنو شیبہ اور بنو عباس نے آپس میں فخر کیا، خدا نے آیت اجعلتم السقایۃ الخ نازل کی، جابر بن حسن نے کہا کہ میں نے کلبی سے پوچھا کہ یہ آیت خاص علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے؟ کہا ہاں۔

سورۃ یونس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید بن علیؑ نے کہا ———
وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا اور جس کو چاہتا ہے، سیدھے رستے کی ہدایت کرتا ہے " (علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کی طرف)
امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔
"تم کہہ دو ان کو خدا کے فضل اور رحمت سے خوش ہونا چاہیئے، جو کچھ

جمع کرتے ہیں اس سے یہ بات بہت بہتر ہے۔"

فضلِ خدا سے مراد نبی صلعم اور خدا کی رحمت سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمدؑ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن مجید میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے۔

فرمایا ——— کون سی آیت ہے؟

میں نے کہا ———

وَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ فَاسْأَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکَ۔

"جو بات تم پر نازل ہوئی اگر اس میں شک ہے تو ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے" ——— ان سے مراد کون لوگ ہیں جن سے رسولؐ کو سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میں معراج میں آسمان پر گیا، چوتھے آسمان پر خدا نے انبیاء، صدیقین اور فرشتوں کو میری خاطر اکٹھا کیا۔ جبرائیلؑ نے اذان اور اقامت کہی، رسول اللہؐ نے سب کو نماز پڑھائی، جب نماز ختم ہوئی تو آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کس بات کی گواہی دیتے ہو؟ ——— انہوں نے کہا:

"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ خدا کے رسولؐ ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں"، ان لوگوں سے پوچھو، جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے اور یہی اس آیت کا مطلب ہے۔

عن ابی عبداللہ (ع) عن ابیہ عن جدہ قال خطب علیؑ (ع) علی منبر الکوفۃ وکان فیما قال واللہ انی لدیان الناس یوم الدین وقسیم الجنۃ والنار لا یدخلھا

الوَاخِلِ اِلاَّ عَلَى اَحَدٍ قسيمي وَانِّى الفَارُوقِ الاَكْبَرُ وَ

اِنِّي (ان) جميع الرُّسُلِ وَالملائكة وَالاَرْوَاحِ خُلِقُوا الخلقنا

صادق آلِ محمدؐ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ نے مسجد

کوفہ کے منبر پر خطبہ میں ارشاد فرمایا، میں قیامت کے روز لوگوں کو سزاو

جزا دوں گا۔ میں جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں، میں فاروقِ اکبر

ہوں، تمام رسول، فرشتے اور روحیں ہماری خلقت کی وجہ سے پیدا ہوئیں

مجھے نو چیزیں خدا نے ایسی دیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں، میں فصل

خطاب کو جانتا ہوں، کتاب کے رستے کی مجھے بصیرت ہے، میں علم منایا

ملایا اور قضایا جانتا ہوں، میری وجہ سے دین مکمل ہوا، میں وہ نعمت ہوں

جس کو خدا نے مخلوق پر انعام کیا، یہ سب اللہ کا مجھ پر احسان ہے،

ہم میں سے ایک مخلوق پر نگران ہوتا ہے، نحن قسم اللہ ہم خدا کی قسم ہیں

بندوں پر خدا کی حجت ہیں اللہ کہتا ہے۔

واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم

رقیبا (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

ہم اہل بیت ہیں ——— خدا نے ہمیں محفوظ کیا ہے، فتنہ انگیزی، کذب

جادوگری اور دھوکا بازی سے، جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں وہ ہم میں

سے نہیں ہے اور نہ ہم اس میں سے ہیں۔ ہم اہل بیت ہیں، خدا نے ہمیں

ہر نجاست سے پاک کیا ہے، ہم صادق ہیں، جب بولتے ہیں، ہم عالم

ہیں جب سوال کئے جاتے ہیں، خدا نے ہمیں دس خوبیاں دی ہیں، جو

ہم سے پہلے کسی کو نہیں ملیں، نہ وہ بعد میں آنے والوں کو ملیں گی، حلم، علم

عقل، نبوت، شجاعت، سخاوت، صبر، پاک دامنی اور طہارت، تقویٰ

کلمہ، سبیل ہدایت، مثل اعلیٰ، حجت عظمیٰ، مضبوط رسی، اور حق جسکا خدا نے اقرار لیا،

فَمَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ۔

"نہیں ہے حق کے بعد مگر گمراہی تم کہاں بھاگتے ہو!"

زید بن ارقم نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ـــــ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے حصہ میں ہم اہل بیت کی محبت قرار دی، وہ اس کے لئے بہتر ہے، ان کی اس سلطنت سے جس میں یہ لوگ جمع رہتے ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی (ثابت ابن دینار) نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے،

قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ۔

"جن لوگوں کو ہماری ملاقات کی امید نہیں ہے وہ کہدیتے ہیں کہ ایک قرآن ایسا ہی اور لے آؤ یا اس کو بدل ڈالو، تم کہدو کہ مجھے کیا پڑی ہے کہ میں اس کو اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں:"

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ـــــ دشمنان خدا نے اللہ کے رسولؐ سے کہا کہ علیؑ کے علاوہ کسی اور کو امام بنایئے یا اس کو تبدیل کر دیجیئے خدا نے ان کی بات رد کر دی قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي یعنی علیاً۔ ان سے کہدو کہ میں اس کو نہیں بدل

سکتا جو میرے نفس کے قائم مقام ہے یعنی علیؑ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوحٰی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ فِیْ عَلِیٍّ علیہ السلام میں تو اس کی اتباع کروں گا، جس کی مجھے علیؑ کے بارے میں، وحی ہوئی ہے،

ابو جعفر محمدؑ بن علی علیہم السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہؐ سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے اور علیؑ پیدل چل رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ــــــ

"اے ابو الحسنؑ! ــــــ یا سوار ہو جاؤ ورنہ واپس چلے جاؤ، خدا نے حکم دیا ہے کہ میں سوار ہو جاؤں تو تم سوار ہو جاؤ، جب میں پیادہ چلوں تو تم پیادہ چلو، یہ خدا کے حدود ہیں ان پر کاربند رہنا ضروری ہے، خدا نے جو بزرگی مجھے دی، وہ تمہیں بھی دی۔ مجھے نبوت سے مخصوص کیا تو تمہیں میرا وصی بنایا، تاکہ تم مشکل کاموں میں میرا ساتھ دو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنایا، وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے تم سے کفر کیا، میرا اقرار نہیں کیا جس نے تیرا انکار کیا، تیرا منکر خدا پر ایمان نہیں لایا، تیری فضیلت میری فضیلت، میری فضیلت تیری بزرگی ہے، اس میں خدا کی آیت دلالت کرتی ہے ــــــ

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

یا علیؑ! ــــــ خدا کی قسم تمہیں معالم دین اور رستوں کی شناخت کے لئے پیدا کیا، جو تم سے بھٹک گیا وہ خدا سے بھٹک گیا، جس کو تمہارا رستہ نہ ملا اس کو خدا کا رستہ نہ ملا، اس میں خدا کی آیت ہے

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا الخ

میں توبہ کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے کو بخشش دیتا ہوں پھر

وہ تمہاری ولایت کی طرف راہ پاتا ہے ——— ثم اھتدی الی ولایتک ——— جو شخص مجھ پر ایمان لایا. اس پر تیرا حق فرض ہے جس طرح میرا حق اس پر فرض ہے، اگر تم نہ ہوتے تو خدا کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی، اگر تم نہ ہوتے تو دشمن خدا کی شناخت نہ ہو سکتی. اگر کسی کے پاس تیری ولایت نہیں ہے، تو اس کے پاس کچھ نہیں ہے. میری اتباع کرنے والے سے میرا مرتبہ بہت بلند ہے. خدا نے تمہارے بارے میں یہ آیت نازل کی ہے:

یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔

"اے رسولؐ وہ بات پہنچا دو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی، اگر یہ کام نہیں کیا تو تم نے رسالت کا کوئی کام نہیں کیا؛" اگر میں وہ بات نہ پہنچاتا، جس کا مجھے حکم ہوا تھا تو میرا عمل باطل ہو جاتا، وہ دھمکی جو میں نے تم سے بیان کی ہے وہ میرے رب نے مجھ سے بیان کی ہے، جو بات میں نے بیان کی ہے وہ خدا کی جانب سے ہے. میں خدا سے شکایت کرتا ہوں کہ میری امت تمہارے خلاف ہو جائے گی میرے بعد تیرے ساتھ میری امت جو سلوک کرے گی. میں اس کی خدا سے شکایت کرتا ہوں. یا علیؑ! ——— جو شخص تم سے لڑا اس نے میرے ساتھ لڑنے میں کوئی کسر نہیں رکھی. جس نے تم سے جنگ کی میری اس سے صلح نہیں، بے شک تم پیالوں والے ہو، بہترین مقامات پر عرش کے سایہ میں ٹھہرنے والے ہو، جب مجھے بلایا جائیگا، تمہیں بلایا جائے گا. جب میں زندہ کیا جاؤں گا، تم زندہ کئے جاؤ گے. جب مجھے

لباس پہنایا جائیگا، تمہیں لباس پہنایا جائیگا، جو تمہارے بارے میں میری بات کی تصدیق نہیں کرے گا، اس پر عذاب واجب ہو چکا ہے، خدا کی رحمت اس کے لیے لازم ہو چکی ہے جو میری بات کی تصدیق کرے گا، جو مشکل مجھے پیش ہوئی وہ تمہیں پیش ہوئی، جس نے تم سے بغض رکھا تیری مخالفت کی وہ ابلیس کی گرفت میں ہے، جس نے تمہیں دوست رکھا اور تمہارے بعد آنے والے آئمہ کو دوست رکھا، وہ خدا کے گروہ میں سے ہے، خدا کا گروہ فلاح یافتہ ہے"

سورہ ہود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید بن علیؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ ـــــــــ

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ۔

"تم میں پہلے زمانوں میں ایسے دانش مند کیوں نہیں ہوئے جو زمین میں فساد کرنے سے باز رکھتے، گنتی کے لوگ ان میں سے ضرور ایسے تھے جن کو ہم نے نجات دی (علی العموم) ظالم ان نعمتوں کے پیچھے پڑ گئے جو ان کو دی گئیں تھیں اور وہ گنہ گار ہوئے"

زید ابن علیؑ نے فرمایا ـــــــ ایک شخص ہم میں سے خروج کرے گا، کچھ ان میں سے قتل ہو جائیں گے، جو زندہ بچیں گے وہ اس امر کو ایک روز زندہ کریں گے۔

زید بن علیؑ نے کہا۔ آیت فلولا کان من قبلکم الخ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے،

عمر بن ذاہب نے کہا کہ کسی شخص نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے دریافت کیا کہ آپ قائم آل محمدؐ پر امیر المومنینؑ کہکر سلام کہتے ہیں ؟

فرمایا، نہیں، پہلے اور بعد میں یہ بات صرف کافر کہے گا۔

عرض کیا، پھر کس طرح سلام کرتے ہیں ؟

فرمایا کہو ——— اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ اللّٰہِ

"سلام ہو تم پر اے خدا کے بقیہ"

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ———

بَقِیَّۃُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔

"اگر تم مومن ہو تو خدا کی بقیہ چیز تمہارے لئے بہتر ہے"

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ

جو شخص اپنے رب کی طرف سے دلیل لیکر آئے اور اس کیساتھ ایک گواہ بھی آتا ہو جو اس کا جزو ہو" ——— زاذان نے کہا ———

کھلی دلیل سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور ساتھ آنے والے گواہ سے مراد علیؑ ہیں۔

زاذان سے روایت ہے کہ ایک روز علی علیہ السلام نے فرمایا ———

"قریش کے ہر آدمی سے متعلق کوئی نہ کوئی آیت نازل ہوئی ہے جو اس کو جنت کی طرف لے جائیگی یا دوزخ کی طرف لے جانے گی۔ ایک شخص نے پوچھا آپ کے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے ؟

فرمایا ——— تم نہیں دیکھتے کہ خداوند عالم فرماتا ہے اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ رسول اللہؐ خدا کی طرف

سے دلیل پر قائم ہیں اور میں گواہ ہوں جو ساتھ رہا۔

عبداللہ بن عطا نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السّلام کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا، عبداللہ بن سلام مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے پوچھا ــــــ کیا یہی وہ شخص ہے ــ عندہٗ علم الکتاب ــــ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے؟

فرمایا ــــ "نہیں وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں، یہ آیت نازل ہوئی تھی،

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ الخ

"نبی صلعم رب سے دلیل لے کر آئے اور گواہ اس پر علیؑ ہیں۔"

عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں علی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا ــــ افمن کان علی بینۃ الخ ــــ سے مراد کون ہے؟

فرمایا ــــ "قرآن قریش کے ہر آدمی سے متعلق کچھ نہ کچھ بیان کرتا ہے، نبیؐ امی کی زبان سے جو باتیں ہم لوگوں کے بارے میں بیان ہوئیں اگر ان کو لوگ جانتے تو میرے لئے یہ بات بہتر ہوتی اس سے کہ یہ لوگ اس صحن کو سونا اور چاندی سے میرے لئے بھر دیں، لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری مثال اس قوم میں کشتی نوحؑ کی اور بنو اسرائیل کے باب حطہ کی مانند ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ ــــــ خدا نے کہا یا محمدؐ! علیؑ تیرے درجہ میں ہوں گے۔ میں نے اس کو افضل الوصیین، مومنین کے بہترین معتمد، امیر المؤمنین، امام المتقین، متوسمین کے نور کی روشنی، صراط المستقیم، سبیل الصالحین بنایا، جس نے اس سے دشمنی کی اس کے لئے دوزخ بنائی،

وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ

"کیسی بُرے اتارنے کی جگہ ہوگی جہاں اتریں گے۔"

ابن عباس نے کہا ——————

انا لموفوھم نصیبھم غیر منقوص۔

"ہم ان کا حصہ (عذاب) پورا پورا پہنچادیں گے"

کہ بنو ہاشم کو دنیا کی بادشاہت ضرور ملے گی، جس کی مدت ایک سو ساٹھ سال ہے

اللہ نے اُن کے لیے مقرر کی ہے،

حسنؑ بن علی بن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کیساتھ عمر بن خطاب کے پاس گیا۔ ان کے پاس کعب الاحبار بیٹھے ہوئے تھے، جس نے توریت اور کتب انبیاءؑ کو پڑھا ہوا تھا۔

عمر ——————کعب! بنو اسرائیل میں موسیٰؑ کے بعد کون شخص افضل تھا؟

کعب ——————یوشع بن نونؑ موسیٰؑ کا وصی۔

عمر ——————ہمارے نبی کا وصی کون ہے؟ ہمارے عالم تو ابوبکر ہیں، حضرت علیؑ خاموش تھے۔

کعب ——————اے عمر! اس بارے میں خاموشی بہتر ہے، ابوبکر وصی نہیں یہ تو مسلمانوں کے مشورہ سے خلیفہ بنے ہیں۔ موسیٰؑ نے وفات کے وقت یوشع بن نون کے حق میں وصیت کی تھی، بنو اسرائیل کے ایک گروہ نے وصیت کو قبول کیا، اور دوسرے گروہ نے انکار کیا، یہ بات قرآن میں مذکور ہے۔

قال الحواریون نحن انصار اللہ فامنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ۔

"حواریوں نے کہا ہم عیسیٰؑ کے مددگار ہیں، ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے نے انکار کیا"

ہر قوم میں اور ہر نبی کے دور میں نبی کے وصی کے بارے میں اس نبی کی قوم نے حسد

کیا اس کی فضیلت کا انکار کیا۔

عُمر ——— افسوس اے کعب ہمارے نبی کے وصی کون ہیں!

کعب ——— تمام کتب انبیاء اور آسمانی کتب میں تحریر ہے وہ علیؑ ہیں، جو نبی عربی کے بھائی ہوں گے، جو اپنے نبی کے حکم کے پابند ہوں گے، جو نبی کے درپے ہوگا، علیؑ اس کا مقابلہ کریں گے، ان کی ایک زوجہ مبارکہ ہوں گی، اس بیوی سے ان کے دو فرزند پیدا ہوں گے، جنکو نبی کی اُمت قتل کرے گی، اس کے وصی پر اس کی امت حسد کرے گی، جس طرح گذشتہ زمانے میں انبیاءؑ کے اوصیاء پر حسد ہوتا آیا ہے، یہ سن کر عُمر خاموش ہو گئے۔

عُمر ——— اے کعب! کتابِ خدا میں جو کچھ لکھا ہے اس میں تم نے تھوڑا سچ کہا اور بہت جھُوٹ بولا ہے۔

کعب ——— بخدا میں ہرگز جھوٹا نہیں۔ آپ نے ایک بات پوچھی، جس کی تفسیر بیان کرنی میرے لئے ضروری ہو گئی تھی۔ اگر جواب چاہتے ہو تو یہ ہے کہ اس امت میں سب سے بڑا عالم علیؑ بن ابی طالب ہے۔ نبیؐ کے بعد میں علیؑ سے جو بات پوچھتا ہوں تو اس کی تصدیق توراۃ اور تمام کتب انبیاء میں موجود ہوتی ہے۔

عُمر ——— یہودی عورت کے بیٹے خاموش ہو جا۔ بخدا تو جھوٹ کا امام ہے۔

کعب ——— میں نے سن رشد سے لیکر اب تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اگر آپ کو اپنے علم پر ناز ہے تو میں تم سے توراۃ کی چند باتیں پوچھتا ہوں، اگر آپ نے جواب دے دیا تو بے شک تم علیؑ سے زیادہ عالم ہو گے، اور اگر تم جواب نہ دے سکے اور علیؑ نے جواب دے دیا تو علیؑ تم سے زیادہ عالم ہوں گے۔

عُمر ——— بعض خرافات بیان کرو۔

کعب ——— ذرا اس آیت کا مطلب بتاؤ۔

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ

"خدا کا عرش پانی پر تھا"

اس وقت زمین و آسمان اور مخلوق کہاں تھی؟

عمر ——— ہمیں غیب کا علم نہیں ہمارے پاس تو اتنا علم ہے جتنا نبیؐ سے سُنا ہے۔

کعب ——— اگر میں ابوالحسنؑ (علیؑ) سے پوچھوں تو اس طرح بتائیں گے جس طرح تورات میں تحریر ہے۔

عمر ——— اچھا، اس سے پوچھ لو، جب لوگ کافی جمع ہو جائیں، عمر کے اصحاب آ گئے انہوں نے علیؑ کو لوگوں کی نگاہوں میں گرانا چاہا ——— اس وقت کعب نے کہا ———

کعب ——— یا ابا الحسنؑ! اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

"خدا کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں زیادہ نیک عمل کون ہے"

علیؑ ——— "ہاں! خدا کا عرش پانی پر تھا، جب کہ زمین کا فرش لگا ہوا تھا۔ نہ آسمان کا شامیانہ ایستادہ تھا، آواز نہیں سنی جاتی تھی، نہ کوئی چشمہ جاری تھا۔ ملک مقرب، نبی مرسل، ستارے، چاند اور سورج کا کوئی وجود نہیں تھا۔ خدا کا عرش پانی پر قائم تھا۔ خلق کی طرف مطمئن خدا جس طرح چاہتا بذاتِ خود اپنی بزرگی اور تقدیس بیان فرماتا۔ پھر مخلوق کو پیدا کرنا چاہا سمندروں کی موجوں پر دستِ قدرت مارا، وہاں سے دھوئیں کی طرح غبار اٹھا۔ اس سے آسمان بنا۔ پھر کعبہ کے مقام سے زمین کو شق کیا جو زمین کا وسط ہے........

کعب ——— اے عمرؓ! تمہارا علی علیہ السّلام کے برابر علم ہے؟

عمرؓ ——— نہیں۔

کعب ——— علیؑ وصی ہیں، محمدؐ خاتم الانبیاء اور علیؑ خاتم الاوصیاء ہیں، روئے زمین پر ہر شخص سے علیؑ زیادہ علم والے ہیں۔ خدا کی قسم تورات میں ہر جن، انس، آسمان، زمین اور فرشتوں کا ذکر موجود ہے۔

اس روز عمرؓ جس قدر ناراض ہوئے، ویسے کبھی ناراض نہیں ہوئے تھے۔

زید بن سلام جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمدؐ باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا، خدا آپ کا بھلا کرے، خثیمہ جعفی نے آپ کے حوالے سے یہ آیت بیان کی ہے ———

وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ

"اس کے ساتھ تھوڑے آدمی ایمان لائے"۔

آپ نے اس کو بتایا کہ یہ آیت شیعان محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی۔ فرمایا بخدا خثیمہ نے سچ کہا میں نے اسی طرح اس سے بیان کیا تھا۔

یحییٰ بن مساور نے کہا کہ ایک شامی علی بن حسین علیہما السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا ———

شامی ——— آپ علیؑ بن حسینؑ ہیں؟

امامؑ ——— ہاں میں ہوں۔

شامی ——— آپ کے باپ نے مومنین کو قتل کیا؟

یہ سنکر علی بن حسینؑ رو پڑے، اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

امامؑ ——— افسوس ہے کہ آپ نے میرے باپ پر مومنین کے قتل کا الزام عائد کیا ہے۔

شامی ——— خود آپ کے باپ کا قول ہے ———

اخواننا بغوا علینا نقاتلناھم علی بغیھم۔

" ہمارے بھائیوں نے بغاوت کی، اُن کی بغاوت کی وجہ سے اُن سے جہاد کیا "

امامؑ ——— قرآن نہیں پڑھتا!

شامی ——— پڑھتا ہوں۔

امامؑ ——— قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی ———؟

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا (پ۱۲ ع۴) وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا (پ۱۲ ع۷) وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا (پ۱۲ ع۵)

" ہم نے عاد کی طرف اس کے بھائی ہودؑ کو، مدین کی طرف اس کے بھائی شعیبؑ اور ثمود کی طرف اس کے بھائی صالحؑ کو بھیجا " (مراد یہ ہے کہ کافر کو بھی بھائی کہا گیا)

شامی ——— ہاں! پڑھی ہے۔

امامؑ ——— یہ لوگ قومی لحاظ سے بھائی تھے، یا دینی لحاظ سے

شامی ——— قوم کے لحاظ سے۔

امامؑ ——— تم نے میری تکلیف دُور کی (دینی بھائی نہیں تھے، ان سے جہاد جائز تھا۔ باغیوں سے جہاد ضروری ہے۔)

عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا (ع) یَقُوْلُ لَوْ ثُنِیَتْ لِیَ الْوِسَادَۃُ لَجَلَسْتُ عَلَیْھَا لَحَکَمْتُ بَیْنَ اَھْلِ التَّوْرَاۃِ بِتَوْرَاتِھِمْ وَبَیْنَ اَھْلِ الْاِنْجِیْلِ بِاِنْجِیْلِھِمْ وَبَیْنَ اَھْلِ الزَّبُوْرِ

بزبورهم وبین اهل الفرقان بفرقانهم بقضاء یزهر یصعد الی
الله والله ما نزلت آیة فی لیل او نهار ولا سهل ولا جبل ولا
بر ولا بحر الا وقد عرفت ایة ساعة وفیمن نزلت
وما من قریش رجل جری علیه المواسی الا وقد نزلت
فیه آیة من کتاب الله تسوقه الی جنة او تقوده الی
نار قال فقال قائل فیما نزلت فیک یا امیر المومنین قال
افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه۔
فمحمد علی بینة من ربه وانا شاهد منه۔ اتلو
اثاره۔

"زاذان سے روایت ہے، میں نے علیؑ کو فرماتے سنا کہ اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں تورات والوں کا فیصلہ تورات سے، انجیل والوں کا انجیل سے، زبور والوں کا زبور سے اور قرآن والوں کا قرآن سے فیصلہ کروں گا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ کون سی آیت رات میں کونسی دن میں، کونسی سی میدان میں، کونسی پہاڑ پر، کونسی خشکی پر اور کون سی سمندر میں نازل ہوئی ہے، میں جانتا ہوں، کس کے حق میں کس وقت نازل ہوئی ہے قریش کے ہر آدمی کے حق میں قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے، جو اس کو بہشت یا دوزخ کی طرف لے جائے گی، سائل نے عرض کیا، یا امیر المومنینؑ آپ کے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے، فرمایا اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ۔ محمدؐ رب سے دلیل لے کر آئے اور میں اس پر گواہ ہوں۔"

سورۃ یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جعفر بن محمد علیہما السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا
قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ وَمَنِ اتَّبَعَنِي۔
"تم یہ کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں (بھی)
اور وہ (بھی) جس نے میری پیروی کی بصیرت پر ہیں۔"
خدا کی قسم اس سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے، اس کا منکر گمراہ ہوگا، علیؑ کی
تنقیص صرف گمراہ کرے گا۔
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مجھے میرے دادا کی شفاعت
نصیب نہ ہوتی، اگر یہ آیت علیؑ کے حق میں خاص طور پر نازل نہ ہوتی۔
قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔
"تم یہ کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں (بھی)
اور وہ (بھی) جس نے میری پیروی کی ہے، بصیرت پر ہیں، اللہ پاک ہے میں
شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"
ابو طفیل عامر بن واثلہؓ نے کہا کہ حسن بن علی علیہما السلام نے اپنے خطبہ میں خدا کی
حمد و ثنا کے بعد کہا۔
من عرفنی فقد عرفنی، ومن لم یعرفنی فانا الحسن بن محمد (ص)
ثم تلا هذه الآیة وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

وَیَعْقُوْبَ۔

"جو شخص مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے، جو شخص مجھے نہیں جانتا اُسے معلوم ہو جانا چاہیئے کہ میں حسن بن محمدؐ ہوں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ یوسف علیہ السلام کا قول ہے کہ ——— میں اپنے باپ ابراہیمؑ، اسحقؑ اور یعقوبؑ کا فرزند ہوں۔" (کتاب خدا میں دادا کو باپ کہا گیا ہے)

پھر فرمایا انا ابن البشیر میں بشارت دینے والے کا بیٹا ہوں انا ابن النذیر میں ڈرانے والے کا فرزند ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس کو خدا نے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ میں اہل بیت میں سے ہوں، جن سے خدا نے نجاست کو دور رکھا، میں ان اہل بیت سے ہوں جن کی مودت اور ولایت لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔ خدا نے محمد صلعم پر یہ آیت نازل کی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

"محمدؐ! ان سے کہہ دیں اجر رسالت صرف یہ مانگتا ہوں کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔"

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

جو شخص نیکی کرے گا، ہم اس کی نیکی میں زیادتی کریں گے، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ام سلمہؓ کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ جبرائیل حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ چوتھے آسمان کے فرشتے ایک چیز کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، ان کا جھگڑا بڑھ گیا ہے وہ جن میں قوم ابلیس میں سے جس کے متعلق کتاب میں ہے ——— كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ——— ابلیس جن میں سے تھا جس نے حکم خدا کی عدولی کی، خدا نے ان

فرشتوں کی طرف وحی کی تمہارا جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے۔ کسی آدمی کے فیصلہ پر راضی ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم امتِ محمدؐ کے حکم پر راضی ہیں، خدا نے وحی کی کہ ان میں سے کس شخص کے حکم پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم علی بن ابی طالبؑ کے حکم پر راضی ہیں۔

ایک فرشتہ چادر اور تخت لیکر آسمان سے دُنیا پر اُترا وہاں سے محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو چیزیں لایا تھا، اُن سے محمدؐ کو آگاہ کیا، نبی صلعم نے علیؑ کو بلایا جو چادر تخت پر بچھی ہوئی تھی اس پر علیؑ کو بٹھایا، پھر آپ کے مُنہ میں لعاب دہن ڈالا۔ فرمایا:۔

" اے علیؑ! خدا تیرے دِل کو ثابت رکھے"

علیؑ کو لیکر فرشتہ اُڑ کر آسمان کی طرف چلا گیا، پھر نازل ہو کر کہنے لگا:۔ ———

یا محمدؐ! خدا تعالیٰ آپ کو سلام کے بعد کہتا ہے:۔

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔

"ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بُلند کرتے ہیں، ہر علم والے کے اوپر ایک اور علم والا ہے"

زانت کوفی صاحب تفسیر سعید بن عمر قریشی سے وہ حسین بن عمر جعفی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں ہر سال حج کیا کرتا، علی بن حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام عرض کرتا، ایک حج کے موقعہ پر صبح صبح علیؑ بن حسینؑ خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا ———

" آج رات رسول اللہؐ خواب میں میرے پاس تشریف لائے ہیں، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت میں لے جا کر ایک حُور سے میری شادی کر دی ہے، میں نے اس سے ہم بستری کی ہے، وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ بُلند آواز سے رسول اللہؐ نے فرمایا اے علی بن حسینؑ اس بچہ کا نام زید رکھنا"

ہم لوگ علی بن حسینؑ کی مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے، مختار بن ابی عبید نے علیؑ بن

حسینؑ کی خدمت میں زید کی ماں ہدیہ کے طور پر بھیجی جسکو اس نے تیس ہزار میں خریدا تھا دوسرے سال حج کے موقع پر حضرتؑ کی خدمت میں آیا، سلام عرض کیا، زید آپ کے بائیں شانے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت زید تین ماہ کے تھے، حضرت یہ آیت تلاوت کرتے اور زید کی طرف اشارہ فرماتے ——

هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا پ۱۳ ع۵

یہ میرے خواب کی تعبیر ہے، جس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا"

زید بن علیؑ نے کہا ——

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ

" حتیٰ کہ خدا میرے لئے فیصلہ کرے گا" تلوار کے ذریعے"

ابو ذر غفاریؓ کا بیان ہے کہ میں رسولؐ اللہ کیساتھ بقیع میں موجود تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا ——

" قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے جو تفسیر قرآن کی خاطر لوگوں سے جہاد کرے گا جس طرح میں نے قرآن کے نزول کے وقت مشرکین سے جہاد کیا تھا، مشرکین خدا کو مانتے تھے، بہت سے مشرک خدا کو مانتے تھے مگر شرک کیساتھ، علیؑ کا جہاد ان کو برا لگے گا۔ وہ خدا کے ولی کی عیب جوئی کریں گے۔ وہ آپ کے کام کو اس طرح اچھا نہیں سمجھیں گے، جس طرح موسیٰؑ نے کشتی کو شگاف کرنے لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار کو درست کرنے کے کام کو اچھا نہیں سمجھا تھا۔ کشتی میں شگاف کرنا، لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کے بنانے میں خدا کی رضامندی تھی لیکن موسیٰ اس بات پر ناراض تھا"

حسن بن زیدؓ سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کو مسجد کوفہ میں ضرب

گئی تو امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا ——

اے لوگو! آج رات اُس شخص پر حملہ ہوا ہے جس کے علم کی نظیر اولین میں نہیں مل سکتی اور عمل میں اس کا ہم پلہ آخرین میں کوئی نہیں ہوگا، جسکے گھر میں سونا اور چاندی میں سوائے سات سو درہم کے کوئی چیز موجود نہیں تھی، یہ رقم بخشش کرنے سے بچ گئی تھی، اس سے گھر والوں کے لئے نوکر خریدنا چاہتے تھے، رسول اللہ جنگ میں آپ ہی کی ذات کو آگے آگے رکھا کرتے تھے۔ جبرائیل جن کی دائیں جانب اور میکائیل بائیں جانب ہوتے تھے، آپ جنگ سے اس وقت واپس آتے، جب خداوند عالم آپ کے ہاتھ پر فتح دیتا تھا، جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے۔ جو نہیں جانتا اُس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں حسن بن محمد ہوں، میں اپنے آباء ابراہیم یعقوب اور اسحاق کی ملت کا پیرو ہوں، کتاب خدا میں جد کو باپ کہا گیا ہے، پھر فرمایا کہ میں خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے کا فرزند ہوں، میں اس کا بیٹا ہوں جو خدا کی طرف دعوت دیتا تھا اس کے حکم سے، میں سراج منیر کا فرزند ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، میں اس اہل بیت کا ایک فرد ہوں جس سے خدا نے نجاست کو دور رکھا ہے اور اس کو کما حقہ پاکیزہ بنایا گیا ہے، ہم لوگ وہ اہل بیت ہیں جن کے گھر میں جبرائیل نازل ہوتا تھا، اور انہیں کے گھر سے آسمان کی طرف جاتا تھا، ہم وہ اہل بیت ہیں جن کی مودت اور ولایت کو خدا نے فرض کیا اور کہا ہے،

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ و من یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا۔

نیکی حاصل کرنے سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت اور مودت ہے۔

سُورہ رعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس سے مروی ہے کہ آیت — طوبیٰ لھم ۔ ان کے لئے طوبیٰ ہے —
کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا کہ جب میں معراج پر گیا، جنت میں گیا، میں نے ایک درخت دیکھا جس کا صرف ایک پتہ تمام دنیا پر چھا جائے، جو کپڑوں، زیوروں اور شراب اور تمام کھانوں کا حامل تھا، جنت کے ہر محل اور گھر میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں، محل والے ہوں خواہ گھر والے ان کا کھانا، دودھ اور لباس ان شاخوں پر موجود تھا، میں نے جبرائیل سے کہا کہ یہ درخت کیا چیز ہے، کہا اس کا نام طوبیٰ ہے اور یہ تیری ملکیت میں ہے، تیری امت کی تعداد سے اس کی تعداد بہت زیادہ ہے، میں نے پوچھا، اس کی جڑ کہاں ہے، کہا تیرے ابن عم علیؑ کے گھر میں موجود ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہؐ سے آیت —

طوبیٰ لھم وحسن ماٰب

"ان کے لئے طوبیٰ خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے"

کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے۔ جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں تمام اہل جنت پر محیط ہیں۔

آپ سے دوسری مرتبہ پوچھا گیا تو فرمایا، طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے، جس کی جڑ علیؑ کے گھر میں موجود ہے، اور اس کی شاخیں تمام اہلِ جنت پر پھیلی ہوئی ہیں، فرمایا میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے۔

ابو جعفر محمد بن علی علیہم السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب میں آسمان پر گیا، آسمان دنیا پہ پہنچا، پھر وہاں سے ساتویں آسمان پر گیا، میں نے

وہاں اتنا خوبصورت درخت دیکھا، اتنا خوب صورت اور بڑا درخت پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے جبرائیل سے کہا اے دوست یہ کون سا درخت ہے کہا میرے دوست یہ طوبیٰ ہے، میں نے کہا یہ بلند آواز کیسی ہے۔ کہا یہ طوبیٰ کی آواز ہے اور کہہ رہا ہے۔

واشوقاہ الیک یا علیؑ ابن ابی طالب

"اے علیؑ ابن ابی طالب میں تیری زیارت کا بیحد مشتاق ہوں۔"

امام جعفر صادقؑ اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ ــــــــ
رسول اللہ نے فرمایا، طوبیٰ میرے گھر میں ایک درخت ہوگا اور اس کی شاخیں میر اہل بیت کے گھروں میں ہوں گی ــــــــ دوسری مرتبہ فرمایا، طوبیٰ علیؑ کے گھر میں ایک درخت ہوگا اور اس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں پھیلی ہوئی ہوں گی، عمر بن خطاب نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ کل تو آپ نے فرمایا تھا کہ طوبیٰ کا درخت میرے گھر میں ہوگا؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے،

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ــــــــ
رسول اللہؐ کی بعض عورتوں نے کہا یا رسول اللہؐ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ فاطمہؑ کو بہت چاہتے ہیں اپنے اہل بیت میں ایسی محبت اور کسی سے نہیں کرتے، فرمایا میں معراج کے موقعہ پر آسمان پر گیا، جبرائیل مجھے ایک ایسے درخت طوبیٰ کے قریب لے گئے، اس کے پھل کو توڑ کر مجھے کھلایا، میرے شانوں کے درمیان ہاتھ پھیرا اور کہا ــــــــ

"اے محمدؐ! خدا آپ کو خوشخبری دیتا ہے کہ خدیجہؓ سے آپ کی بیٹی فاطمہؑ پیدا ہوگی" ــــــــ میں زمین پر واپس آیا، خدیجہؓ سے فاطمہؑ پیدا ہوئی۔ جب جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہؑ میں جنت کی خوشبو پاتا ہوں، یہ انسان کی شکل میں حور ہے"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ———
"جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام طوبیٰ ہے، ہر گھر میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ شہد سے زیادہ میٹھا، مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ اس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی فرع علیؑ کے گھر میں ہے"

عیسیٰ بن مہران امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت ———
طوبیٰ لہم وحسن ماٰب، ان کے لئے طوبیٰ ہے اور ان کا ٹھکانا اچھا ہے ———
نازل ہوئی تو مقداد بن اسود کندی نے کہا یارسول اللہؐ طوبیٰ کیا چیز ہے؟
فرمایا ——— "جنت کا ایک درخت ہے اگر گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تو اس کے ایک پتہ کے برابر راہ طے نہیں کر سکے گا۔ اس کے پھول پتے، اس کی ٹہنیاں سندس اور استبرق کی ہیں۔ اس کے پھل سبز پوشاکیں ہیں اس کا ذائقہ سونٹھ اور شہد، اس کے سنگریزے یاقوت سرخ، اور سبز زمرد، اس کی مٹی مشک اور عنبر ہے، ——— اس کی جڑ سے سلسبیل اور مشک کے چشمے جاری ہیں۔ اس کا سایہ شیعان علیؑ کے بیٹھنے کی جگہ ہے..........

ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں معراج کے موقعہ پر آسمان دنیا پر پہنچا وہاں سے چھٹے آسمان پر گیا، وہاں میں نے ایسا خوب صورت اور بڑا درخت دیکھا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا، اس درخت کا کیا نام ہے، عرض کیا اس کو طوبیٰ کہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ بلند آواز کیسی ہے؟ کہا یہ طوبیٰ کی آواز ہے، میں نے کہا یہ کیا کہتا ہے۔ کہا یہ کہتا ہے:۔
"اے علی بن ابی طالبؑ! میں آپ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں"

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام سے روایت کرتے ہیں کہ ———
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طوبیٰ ایک درخت ہے جو (جنت میں)

میرے گھر میں ہوگا۔ اس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں ہوں گی۔ پھر فرمایا طوبیٰ علیؑ کے گھر میں ہوگا جس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں ہونگی۔۔۔۔۔۔

عمر بن خطاب نے کہا کل تو آپ نے فرمایا تھا کہ طوبیٰ آپ کے گھر میں ہوگا؟

فرمایا ——— "کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہے۔"

زید بن علیؑ سے روایت ہے کہ ———

"ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ عرض کیا ———

پہلا شخص ——— یارسولؐ اللہ طوبیٰ کہاں ہے؟

آنحضرتؐ ——— جنت میں میرے گھر میں۔

دوسرا شخص ——— یارسول اللہ طوبیٰ کہاں ہے؟

آنحضرتؐ ——— جنت میں علیؑ کے گھر میں۔

پہلا شخص ——— یارسول اللہؐ میں نے ابھی پوچھا تو آپ نے فرمایا میرے گھر میں ہے۔ جب دوسرے شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا علیؑ کے گھر میں ہے؟

آنحضرتؐ ——— دَارِی وَدَارُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فِی مَکَانٍ وَّاحِدٍ۔

"میرا اور علیؑ کا گھر، دنیا اور آخرت میں ایک جگہ ہے۔"

ابو عبد اللہ علیہ السّلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جانتے ہو یہ آیت ———

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

"جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل ذکرِ خدا سے مطمئن ہیں، یاد رکھو کہ ذکرِ خدا سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں۔"

کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے!

عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔ فرمایا ———

یمن صدق لی وآمن بی واحبک وعترتک من بعدک

وسلم الامر لک وللائمۃ من بعدک۔

جس نے میری تصدیق کی۔ میرے ساتھ ایمان لایا۔ تیرے بعد تمہیں اور تمہاری عترت کو اور ان آئمہ کو دوست رکھا جو تمہارے بعد ہوں گے "

ابن عباس رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ ———

طوبیٰ لہم وحسن مآب ——— فرمایا جنت میں طوبیٰ ایک درخت ہے جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا، اس میں اپنی روح پھونکی، جس سے زیورات، پوشاکیں اور پھل پیدا ہوتے ہیں جو اہل جنت کے مونہوں کے سامنے لٹکے ہوئے ہوتے، اس کی شاخیں جنت کی دیوار کے باہر کھڑے ہو کر دیکھی جا سکتی ہیں، وہ علیؑ کے گھر میں ہیں، آپ کا دوست اس سے محروم نہیں ہوگا۔ آپ کا دشمن اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا "

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ (پ ۱۳ ع)

کے بارے میں ابن عباس نے کہا کہ ———

شجرۃ واصلھا فی دار علی فی الجنۃ وفی کل دار مؤمن منھا غصن "۔

" ایک درخت ہے جس کی جڑ علیؑ کے گھر میں ہے، اور ہر مومن کے گھر میں اس کی شاخیں ہیں "

ابو حمزہ نے کہا کہ یہ آیت خاص طور پر رسول اللہ صلعم کے حق میں نازل ہوئی ہے

لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ (پ ۱۳ ع ۸)

"اس کے لئے پہرے دار مقرر ہیں جو خدا کے حکم سے آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف سے حفاظت کرتے ہیں۔"

عبداللہ بن عطا کہتا ہے کہ ــــــــــ

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (پ ۱۳، ع ۷)

"تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کا ایک ہدایت کرنے والا ہوتا ہے۔" ــــ منذر ڈرانے والے نبیؐ ہیں اور علیؑ کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

عبداللہ بن ولید، ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہاں کے رہنے والے ہو؟ ــــــ عرض کیا کوفہ کا رہنے والا ہوں۔

فرمایا ــــ "کوفہ میں ہر شہر اور ہر جگہ سے زیادہ ہمارے محب رہتے ہیں۔ خدا نے تمہیں ہدایت کی تم نے ہمیں دوست رکھا۔ لوگوں نے ہم سے بغض رکھا، تم نے ہماری تصدیق کی اور لوگوں نے ہماری تکذیب کی، تم نے ہمارا اتباع کیا، لوگوں نے مخالفت کی، خدا تمہارا جینا مرنا ہم جیسا بنائے، میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ اور تمہیں چاہنے والا جب اس کی روح حلق کے پاس ہوگی وہ چیز (امام) دیکھے گا۔ جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، خداوند عالم قرآن میں کہتا ہے: ــــــــــ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّۃً۔ (پ ۱۳، ع ۱۲)

"بیشک ہم نے تم سے پہلے کچھ رسول بھیجے تھے ان کے لئے ازواج بھی مقرر تھیں اور اولاد بھی"

فَمِنْ ذُرِّیَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ (ص) ھم رسول اللہ صلعم کی اولاد ہیں۔

ابوحمزہ ثمالیؒ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ نے پانی طلب فرمایا۔ طہارت کرنے کے بعد علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا — اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ تم ڈرانے والے ہو، پھر علیؑ کے ہاتھ کو سینہ پر رکھا۔ فرمایا — وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا — یا علیؑ انت اصل الدین ومنار الایمان وغایۃ الھدیٰ وامیر الغر المحجلین اشھد لک بذلک اے علیؑ! تم دین کی اصل ہو، ایمان کا مینار ہو، ہدایت کی غایت ہو (قیامت کے روز) جن کی پیشانیاں روشن ہونگی، ان کے امیر ہو۔ میں تمہارے لئے اس بات کی گواہی دیتا ہوں

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ پ ۱۳ ع

کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طوبیٰ ایک درخت ہے جو علیؑ کے گھر میں قائم ہے یہ علیؑ اور حسنؑ کے شیعوں کے لئے ہے۔ اس درخت پر صندوق ہیں جن میں ریشم و حریر کے کپڑے موجود ہیں۔ ہر بندے کے ایک لاکھ صندوق موجود ہیں اور ہر صندوق میں ایک لاکھ جوڑے موجود ہیں۔ ایک جوڑا دوسرے جوڑے سے مختلف ہے۔ رنگ ان کا سبز سندس اور استبرق، یہ سب چیزیں درخت کے اوپر والے حصہ میں موجود ہیں، درمیان والا حصہ جنتیوں پر سایہ فگن ہو گا۔ سوار ایک سو سال اس کے سایہ کے نیچے چلتا رہے پھر طے نہیں کر سکے گا۔ نچلا حصہ میوہ جات سے لدا ہوا ہے جو اہل جنت کے گھر میں لٹکے ہوئے ہیں، ایک لاکھ قسم کے پھل اس میں موجود ہیں جو نہ تم نے اس سے پہلے کبھی دیکھے اور نہ سُنے ہوں گے، اگر ایک پھل جنتی آدمی توڑ کر کھا لیتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لگ جاتا ہے۔

خداوند عالم کہتا ہے ————

لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ پ ۲۷ ع ۱۴

نہ ختم ہو گا نہ روکا جائے گا۔

اس درخت کا نام طوبیٰ ہے۔ اس درخت کی جڑ کے نیچے سے ایک نہر نکلتی ہے اور جنت عدن کو سیراب کرتی ہے۔ جنت عدن ایک محل ہے جو ایک موتی کا بنا ہوا ہے اس میں کوئی شگاف یا جوڑ نہیں ہے۔ اگر تمام اہل اسلام اکٹھے ہو کر اس کے اندر چلے جائیں تو اس میں آرام سے رہ سکتے ہیں۔ اس کے ایک لاکھ دروازے ہیں جو زبرجد اور یاقوت کے بنے ہوئے ہیں۔ اس کا عرض بارہ میل ہے۔ اس میں صرف نبی، صدیق، شہید خدا کا دوست یا کمزور مومنین رہیں گے۔ وہاں ان کے گھر ہوں گے یہی جنت عدن ہے۔

علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"یا علیؑ! مجھے جبرائیل نے آگاہ کیا ہے کہ میری اُمت میرے بعد تم سے بے وفائی کرے گی۔ ان کے لئے ویل پھر ویل ہو، تین دفعہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ویل کیا ہے ——— فرمایا۔ دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے۔ اس میں رہنے والے اکثر وہ لوگ ہوں گے۔ جو تیرے دشمن، تیری اولاد کے قاتل اور تیری بیعت کو توڑنے والے ہوں گے۔

طوبیٰ پھر طوبیٰ ان کے لئے ہوگا۔ جو تمہیں دوست رکھے گا، اور تیرے ساتھ وفا کرے گا۔ میں نے عرض کیا۔ طوبیٰ کیا چیز ہے۔ فرمایا جنت میں تیرے گھر میں ایک درخت ہوگا، تیرے ہر شیعہ کے گھر میں جو جنت میں ہوں گے۔ ایک شاخ ہوگی۔ وہ جس چیز کی خواہش کرے گا۔ وہ پیش کرے گی۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں شب معراج آسمان پر گیا تو میرے اور میرے رب کے درمیان کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل نہیں تھا۔ میں نے جو چیز مانگی خداوند عالم نے اس سے اچھی عطا کی۔ میرے کان میں یہ آواز پڑی:۔ ———

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

عرض کیا پانے والے میں ڈرانے والا ہوں، ہادی کون ہے؟ فرمایا اے محمدؐ! وہ علی بن ابی طالب ہیں، جو ہدایت پانے والوں کا مقصد، امام المتقین، قائد الغرالمحجلین ہیں، میری رحمت سے تیری اُمت کو جنت کی طرف ہدایت کریں گے۔

سورۂ ابراہیمؑ

عمرو بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:-

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔

"کیا تم نے یہ خیال نہیں کیا کہ خدا نے پاک کلمے کی شان کیسی بیان کی ہے پاک کلمہ کی مثال پاک درخت کی مانند ہے اس کی جڑ زمین میں قائم ہے اور شاخ آسمان پر پہنچی ہوئی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ——— خدا کی قسم میں اس درخت کی جڑ ہوں. امیر المومنین علیہ السلام اس کی فرع ہیں اور علیؑ کے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں۔

فرمایا، اب کوئی چیز بچ گئی، میں نے عرض کیا، کچھ نہیں"

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

جو ایمان لائے ہیں. زندگی، دُنیا اور آخرت میں اُن کو تو اللہ پکی بات پر قائم رکھے گا۔

ابن عباس نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ

کی ولایت ہے۔

ابو جعفر محمد بن علی علیہم السلام سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے رب سے دعا کی کہ

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔

"اے میرے پروردگار اس شہر کو امن و امان والا قرار دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچا۔

خداوند عالم نے ابراہیمؑ کی دعا رسول اللہ صلعم کی صورت میں قبول کی آپ کو نبوت سے سرفراز کیا اور علیؑ کی صورت میں مقبولیت کا شرف عطا کیا کہ آپ کو خدا نے وصایت اور امامت کے منصب پر فائز کیا، خدا نے ابراہیمؑ سے کہا۔

اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا

"میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں"

ابراہیمؑ نے عرض کیا، میری اولاد سے بنائے گا۔ فرمایا —— لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ —— میرا مرتبہ امامت ظالم نہیں پائے گا۔ فرمایا ظالم وہ ہے جس نے کسی کو خدا کا شریک ٹھہرایا اور بتوں کے لیے ذبیحہ قربان کیا، رسول اللہ صلعم سے پہلے تمام قریش نے بتوں کو خدا کا شریک قرار دیا اور بتوں کی پوجا کی اور ان کی خاطر جانور ذبح کیے، صرف علیؑ کی ذات گرامی وہ ہے جو ان تمام باتوں سے پاک ہے، مشرک اور بتوں کے نام قربان کرنے والا امام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے۔

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

"منصب امامت پر ظالم فائز نہیں ہوگا"

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا:۔ ———

کَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ

کا کیا مطلب ہے فرمایا نبیؐ اس درخت کی جڑ ہیں اور امیر المومنین اس کی شاخ ہیں اور باقی آئمہ جو دونوں کی اولاد سے ہیں۔ اس کی ٹہنیاں ہیں، آئمہ کا علم اس کا پھل ہیں۔ آئمہ کے شیعہ اس کے پتے ہیں، فرمایا کیا تم نے اس میں کوئی اور چیز دیکھی، میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا خدا کی قسم اگر کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گرجاتا ہے، جب مومن پیدا ہوتا ہے تو اس کا ایک پتہ پیدا ہوجاتا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ ———

تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا

" وہ خدا کے حکم سے ہر زمانہ میں پھل دیتا رہتا ہے "

کا کیا مطلب ہے فرمایا جب لوگ امام سے سوال کرتے ہیں تو امام کا علم لوگوں کے پاس وارد ہوتا ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم بالوں کے خیمہ میں تقریباً ۵۰ آدمی موجود تھے، امامؑ نے خود فرمایا کہ خاموش کیوں ہو بولتے کیوں نہیں، کیا یہ تصور کرتے ہو کہ میں نبیؐ ہوں، خدا کی قسم میں ایسا نہیں ہوں۔ مجھے رسول اللہؐ سے قریبی قرابت ہے۔ ہم رسول اللہؐ کی اولاد ہیں۔ جو ہم سے بناتا ہے جو ہماری عزت کرتا ہے اللہ اس کی عزت کرتا ہے جو ہم سے جدائی کرتا ہے، خدا اس سے جدائی کرتا ہے"

فرمایا ——— جانتے ہو زمین کا کون سا ٹکڑا مرتبہ کے لحاظ سے افضل ہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا، خود فرمایا ——— " مکہ الحرام" جسکو خدا نے اپنی ذات کے لئے حرم قرار دیا جس نے اس کو [illegible] بنایا۔

پھر فرمایا جانتے ہو مکہ میں حرمت کے لحاظ سے زمین کا کون سا ٹکڑا بہتر ہے۔

سب خاموش رہے، کسی نے جواب نہ دیا، حضرت نے خود جواب دیا، وہ مسجد حرام ہے، پھر فرمایا جانتے ہو مسجد حرام میں عزت کے لحاظ سے زمین کا کونسا ٹکڑا افضل ہے خدا کے نزدیک۔

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ خود فرمایا ——————

رکن اسود، باب کعبہ کی طرف وہ حطیم اسماعیلؑ ہے جس میں وہ خود نماز پڑھتے تھے بخدا اگر کوئی بندہ دونوں قدم جما کر اس مقام پر کھڑا ہو کر نماز پڑھے حتیٰ کہ دن نکل آئے دن سے شروع کرے تو رات آ جائے۔ اگر وہ ہمارے حق سے ناشناس ہے اور ہماری عزت سے بے خبر ہے، ہمیشہ کے لئے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ اس سے قبول نہیں کرے گا، ہمارے باپ ابراہیمؑ نے خدا پر ایک شرط رکھی تھی ——————

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ

"پس آدمیوں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل و گرویدہ کر دیجیو"

تمام لوگوں کے متعلق نہیں کہا تھا تم اس کے دوست ہو، خدا تم لوگوں پر رحم کرے دنیا میں تمہاری مثال سیاہ بال کی ہے جو سفید بیل میں موجود ہو، یا سفید بال کی ہے جو سیاہ بیل میں موجود ہو، لوگوں پر واجب ہے کہ اس گھر (اہل بیت) کو دوست رکھیں اس کی تعظیم کریں، کیونکہ خدا اس گھر کی تعظیم کرتا ہے، لوگ ہمارا دامن پکڑیں، کیونکہ ہم لوگ ہی خدا کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے ابراہیمؑ کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ——————

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ

"اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے محترم گھر کے پاس ایسے جنگل میں جس میں کھیتی باڑی کچھ نہیں ہے، آباد کر دیا ہے:"

امام نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی طرف نہیں، بلکہ اپنی اولاد کی طرف لوگوں

کے دل موڑ دینے کو کہا ہے ، لوگ جھوٹ بکتے ہیں کہ خدا نے ان پتھروں کے پاس آنا اُن پر فرض کیا ہے ، لیکن اہل بیت کی محبت رکھنے کا ان سے سوال ہو گا . خدا کی قسم ہماری محبت کے سوا اور کچھ فرض نہیں کیا ۔

ابو سکین سراج کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن حسن سے اس آیت

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَاءِ

کے بارے میں پوچھا فرمایا وہ لوگ ہم ہیں ، میں نے عرض کیا ———

تُؤْتِىٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا

کا کیا مطلب ہے فرمایا ، کچھ مدت کے بعد جب کوئی چیز اس درخت سے نکلتی ہے تو کاٹ دی جاتی ہے ۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے آلِ ابراہیم سے متعلق فرمایا ———

اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا

" ہم نے آلِ ابراہیم کو بڑا ملک عطا کیا " ——— ملکِ عظیم یہ ہے کہ ان میں سے آئمہ کو پیدا کیا ——— من اطاعهم اطاع الله ومن عصاهم عصى الله فهذا الملك العظيم ——— جس نے ان کی اطاعت کی ، اس نے خدا کی اطاعت کی ، جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ، یہی ملکِ عظیم ہے

وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىْٓ اِلَيْهِمْ

" لوگوں کے دل آلِ ابراہیم کی طرف موڑ دے ۔ "

ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے دل ہماری محبت کی طرف موڑ دے ۔

———

سورۃ الحجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام بن مستنیر نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں، مجھے یہ بات شاق گزرتی ہے کہ میں آپ کو کوئی تکلیف دوں، اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں ——— فرمایا جو چاہو پوچھو،
عرض کیا قرآن سے متعلق پوچھوں گا ——— فرمایا بسم اللہ۔
میں نے عرض کیا اس آیت کا کیا مطلب ہے!

هٰذَا صِرَاطٌ عَلِيٌّ مُسْتَقِيْمٌ

"یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے"

فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کا راستہ سیدھا ہے۔ عرض کیا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا راستہ سیدھا ہے۔

سالم بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ۔

اور بے شک ہم نے آپ کو (بار بار) دہرائے جانے والی سات آیتیں اور عظمت والا قرآن عطا کیا"

فرمایا سجدا سبع مثانی ہم ہیں، وجہ اللہ ہم ہیں۔ تمہارے درمیان نازل ہوئے ہیں جو شخص ہم کو جانتا ہے ہم اس کو جانتے ہیں، جو شخص ہم سے ناواقف ہے، اس کو موت آنے والی ہے (پھر اسے پتہ چلے گا)

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— ایک عورت مسجد کوفہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی، حضرت نے اس کے شوہر کے حق میں فیصلہ

کیا۔ — اس نے ناراض ہو کر کہا ——————

اے امیر المومنینؑ آپ نے حق فیصلہ نہیں کیا، رعایا میں عدل اور انصاف سے کام نہیں لیا۔ خدا کی مرضی کا فیصلہ نہیں کیا۔

تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد فرمایا اے بذیہ۔ اے سلفع یا فرمایا اے سلیع، تو تو وہ عورت ہے جس کو وہاں سے حیض نہیں آتا، جہاں سے عام عورتوں کو حیض آتا ہے۔ یہ کہتی ہوئی بھاگ کھڑی ہوئی کہ ابن ابی طالبؑ نے میرا پردہ چاک کر دیا۔

عمرو بن حریث نے کہا کہ —————— علیؑ کی بات سن کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ کہنے لگی، خدا کی قسم علیؑ نے حق کہا۔ میں یہ بات اپنے شوہر سے چھپاتی تھی۔

عمرو نے امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ——————

"یا امیر المومنینؑ! آپ نے علم کہانت سے معلوم کر لیا تھا؟"

فرمایا یہ کہانت نہیں ہے بلکہ —————— وَلٰكِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَبْدَانِ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا رَكَّبَ الْاَرْوَاحَ فِيْ اَبْدَانِهَا كَتَبَ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ وَمَا هُمْ مُبْتَلِيْنَ فِيْ قَدْرِ اُذُنِ فَارَةٍ۔ —————— خدا نے روحوں کو جسموں کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ جب روحوں کو بدنوں میں داخل کیا تو ان کی آنکھوں کے درمیان مومن اور کافر اور چوہیا کے کان کے برابر جو واقعہ انہیں پیش ہوگا لکھ دیا ہے۔ پھر خداوند عالم نے قرآن نازل کیا اور کہا ——————

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ

"اس میں سمجھنے والے کے لئے نشانیاں ہیں۔"

رسول اللہ سمجھنے والے ہیں اور آپ کے بعد میں ہوں، جب میں نے اس

عورت کے بارے میں غور کیا، یہ بات اس کی پیشانی پہ تحریر تھی:
عبداللہ بن ابی اوفی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مدینہ میں تشریف لاکر حمد وثنا کے بعد فرمانے لگے۔ کہ میں تمہیں ایک حدیث سے آگاہ کرتا ہوں اس کو حفظ کرنا اور اچھی طرح یاد رکھنا۔ اور تمہارے بعد آنے والوں کو بھی بتائی جائے، خدا نے اپنی رسالت کیلئے مخلوق کو چنا اور انہیں پیدا کیا، چنانچہ خدا کا فرمان ہے ——

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ

خدا نے فرشتوں اور انسانوں سے بعض کو بطور رسول برگزیدہ کیا۔ ان کو جنت میں ٹھہرایا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا —— میں نے تم میں سے ان لوگوں کو منتخب کیا، جن کو میں دوست رکھتا ہوں اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا جس طرح خدا نے فرشتوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، مختصر یہ کہ حضرت علیؑ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت سے میری کمر ٹوٹ گئی! اور میری روح نے جواب دے دیا، جب سے آپ نے اپنے اصحاب کیساتھ بھائی چارہ قائم کیا۔ اور مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ کیا یہ ناراض ہونے کی وجہ سے ہے!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبیؐ و رسولؐ بنا کر بھیجا، تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو چیز میں نے اپنی ذات کے لئے پسند کی وہ تمہارے لئے پسند کی، تم میرے بھائی اور وارث ہو، علیؑ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ میں آپ کا ترکہ میراث میں لونگا —— فرمایا۔ انبیاء نے کونسی چیز میراث چھوڑی ہے؟ عرض کیا آپ سے پہلے انبیاء نے کیا چیز میراث میں پائی؟

فرمایا ـــــــ کتاب خدا اور اپنے نبی کی سنّت ۔ اے علیؑ فاطمہؑ میری بیٹی کیساتھ جنت میں تم میرے محل میں قیام فرما ہو گے، تم دنیا اور آخرت میں میرے ساتھی ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۔

" جنت میں بھائی بھائی ہوں گے، آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے برائے خدا ایک دوسرے سے محبّت کرتے اور آپس میں دیکھتے ہوں گے۔"

حنان بن سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر بن محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کیا، فرزند رسولؐ! خدا آپ اہل بیت کی محبت پر آپ کے شیعوں کو قائم نہیں رکھے گا۔ فرمایا ـــــــ تمہارا دل مطمئن ہے ؟ عرض کیا ہاں، میرا دل خوش ہے۔ پھر نوکر سے فرمایا، سفید انڈا لاؤ، اس کو آگ پر رکھا، جب پک گیا تو اس کے چھلکے اتار کر آگ میں پھینک دیئے، فرمایا ـــــــ

مجھے میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے آگاہ کیا تھا کہ جب قیامت کا روز ہو گا، خداوند عالم ہمارے دشمنوں کو اس طرح آگ میں ڈالے گا۔ ـــــــ پھر انڈے سے زردی نکالی، دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھکر فرمایا، بخدا ہمیں خدا نے اس طرح منتخب کیا ہے، جس طرح میں نے انڈے سے زردی کو الگ کیا ـــــــ پھر حضرت نے نوکر سے چاندی منگوائی، زردی کو سفیدی میں اور سفیدی کو زردی میں مخلوط کر دیا پھر فرمایا مجھے میرے باپ نے اپنے آباء کے حوالے سے وہ میرے جد سے وہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہو گا، تو ہمارے شیعہ اسی طرح مخلوط ہو جائیں گے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں

پیوست کر دیں، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ـــــــ

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ

آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

سلیمان دیلمی سے روایت ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اسی دوران میں ابو بصیرؓ تشریف لائے جو ضیق النفس میں مبتلا تھے۔

امامؑ ـــــــ ابو محمدؒ! لمبا سانس کیوں لے رہے ہو؟

ابو بصیرؓ ـــــــ میں آپ پر قربان جاؤں فرزند رسولؐ! عمر بڑی ہو گئی ہے، حالت خستہ ہو گئی، یہ معلوم نہیں کہ میرا آخرت میں کیا انجام ہوگا۔

امامؑ ـــــــ ابو محمدؒ! تم ایسی باتیں کہتے ہو؟

ابو بصیرؓ ـــــــ مولا! ایسا کیوں نہ کہوں۔

امامؑ ـــــــ اے ابو محمدؒ! آپ حضرات کا خدا نے کتاب میں ذکر کیا ـــــــ

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ

اس سے خدا نے آپ حضرات کو مراد لیا ہے، اے ابو محمدؒ، کیا خوش ہو گئے ہو؟

ابو بصیرؓ ـــــــ میری زندگی آپ پر فدا ہو، مزید وضاحت فرمائیے۔

امامؑ ـــــــ خدا نے آپ حضرات کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ

(اے ابلیس) میرے بندوں پر تمہارا بس نہیں چلے گا:

بخدا اس سے مراد آئمہ اور ان کے شیعہ ہیں رجن پر ابلیس) کا داؤ نہیں چلتا) کیا میں نے تم کو خوش کر دیا؟!

سورۂ نحل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ

وہ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے اصبغ مجھ سے اس آیت کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا، میں نے رسول اللہ سے اس طرح پوچھا تھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا، میں نے جبرائیلؑ سے اس بارے میں پوچھا تھا، اس نے کہا ——

"یا محمدؐ! —— جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوندِ عالم تم کو تمہارے اہلِ بیتؑ کو، تمہارے دوستوں کو اور تمہارے شیعوں کو جمع کرے گا۔ خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ وہ ان کے ضروری پوشیدہ ہونے والے مقامات کی ستر پوشی کرے گا۔ ان کو بڑی گھبراہٹ سے مامون کرے گا۔ چونکہ وہ تم کو اور تمہارے اہلِ بیتؑ کو اور علی ابنِ ابی طالبؑ کو دوست رکھتے ہیں۔

اے علیؑ! —— تمہارے شیعہ خدا کی قسم امن میں ہوں گے، خوش ہوں گے لوگوں کی خدا کے حضور سفارش کریں گے۔ ان کی سفارش قبول کر لی جائیگی

پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ——

فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ۔

"اس روز کوئی نسب باقی نہیں رہے گا اور نہ یہ بات کسی سے پوچھی جائیگی۔

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

"صاحبانِ ذکر سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— صاحبانِ ذکر ہم لوگ ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاۗءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ۔

"خداوند عالم انصاف کرنے، نیکی کرنے، ذی القربیٰ کو دینے، بے حیائی، بدی اور بغاوت سے منع کرنے کا حکم دیتا ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— عدل سے مراد رسول اللہ، احسان سے علیؑ، ذی القربیٰ کو دینے سے مراد فاطمہؑ اور اولادِ فاطمہؑ ہیں۔

زید بن علیؑ سے روایت ہے کہ —— قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا وہ لوگ کہاں ہیں، جن کی روحیں فرشتوں نے پاک حالت میں قبض کیں۔ وہ کہیں گے، تم پر سلامتی ہو، سفید چہروں والے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، ان سے کہا جائیگا تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم امیر المومنین کو دوست رکھنے والے ہیں۔

ان سے کہا جائیگا —— تم ان کو دوست کیوں رکھتے تھے۔ وہ جواب دیں گے۔ پالنے والے تیری اور تیرے رسولؐ کی اطاعت کی وجہ سے —— اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے سچ کہا ——

اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اپنے عمل کی وجہ سے تم جنت میں چلے جاؤ

فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— اہل ذکر آل محمدؐ ہیں۔

محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ —— میں نے اس آیت کے بارے میں ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا۔ ——

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ

تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

امامؑ ـــــــ نحل سے مراد اوصیاء ہیں۔

محمدؐ ـــــــ اَنِ اتَّخِذِی مِنَ الجِبَالِ بُیُوتاً

تو پہاڑوں میں گھر بنا لے۔

امامؑ ـــــــ قریش (مراد ہیں)

محمدؐ ـــــــ وَمِنَ الشَّجَرِ ـــــــ درخت سے مراد

امامؑ ـــــــ عذاب ہے۔

محمدؐ ـــــــ ومما یعرشون ، اونچے چھتوں میں جو لوگ بناتے ہیں۔

امامؑ ـــــــ غلام (مراد ہیں)

محمدؐ ـــــــ فاسلکی سبل ربک ذللاً پروردگار کے راستوں پر

عجز و انکسار سے چلی جا۔

امامؑ ـــــــ دین کا وہ راستہ جس پر ہم قائم ہیں۔

محمدؐ ـــــــ فیہ شفاءٌ للناسِ ، اس میں آدمیوں کے لئے شفا ہے۔

امامؑ ـــــــ علم علیؑ مراد ہے جو جاری ہوتا ہے (لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے) جس طرح

خداوند عالم فرماتا ہے۔

شفاء لما فی الصدور، وعلامات وبالنجم ھم یھتدون

پہاڑوں اور ستاروں کے ذریعے وہ راہ پاتے ہیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ـــــــ نجم ستارہ سے مراد رسول اللہؐ ہیں

اور علامات پہاڑ سے مراد وصی ہے، جس کے ذریعے وہ لوگ راہ پاتے ہیں۔

خثیمہ بن جعفی کہتا ہے۔ کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا

" اے خثیمہ! ہمارے دوستوں کو سلام کہنا، انہیں آگاہ کرنا کہ عمل کے بغیر خدا

سے کچھ نہیں ملتا۔ ہماری ولایت پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے۔ اے خثیمہ!

ہماری ولایت اور ہم اہل بیت کی معرفت دل میں نہ ہو تو کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا
خدا کی قسم دابہ ضرور نکلے گا۔ لوگوں سے بات چیت کرے گا۔ خانہ کعبہ سے نکلے گا
مسلمان مومن اس کے پاس نہیں جائیں گے کیونکہ ہماری ولایت کا انہوں نے انکار
کیا ہوگا۔ اس پر ان کو یقین نہیں ہوگا۔ اے خثیمہ! وہ ہماری آیات کا اقرار
نہیں کریں گے اے خثیمہ! اللہ کا نام ایمان ہے۔ وہ خود کہتا ہے ——
المومن المھیمن —— ایمان کا مرکز اور مسکن ہم ہیں۔ ہم سے نسل
ایمان نکلی ہے۔ ہم ایمان کی چوٹی ہیں۔ ہم خود سلام ہیں۔ ہم سے اسلام
کے طریقے جاری ہوتے ہیں، ہم سے سلام کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ جس نے
ایمان کو جانا اور اس سے اتصال رکھا، اس کو گناہ ناپاک نہیں کرسکتے، جس
طرح چراغ روشن ہوتا ہے اور روشنی پھیلاتا ہے۔ اس کی روشنی میں
کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح جس نے ہمیں جانا اور ہماری ولایت
کا اقرار کیا، خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔"

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

کے بارے میں زید بن علی علیہ السلام نے فرمایا کہ —— رسولؐ کا نام خدا نے قرآن
میں ذکر کر رکھا ہے۔ فرمایا ہے۔ ——

وَاَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا

"ہم نے تمہارے پاس رسول کو بھیجا جس کا نام ذکر ہے۔" خدا نے کہا

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"ذکر والوں سے پوچھو، اگر تم نہیں جانتے (اہل ذکر سے مراد اہل بیت ہیں)
ابو حمزہ ثمالی، جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل نے محمدؐ پر اس آیت
کو یوں پڑھا تھا ——

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ فِی عَلِیٍّ قَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں کیا نازل کیا وہ کہتے ہیں گذشتہ لوگوں کے قصے ہ

سورۃ بنو اسرائیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمر بن شمر راوی ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد علیہم السلام سے پوچھا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو، جب اپنی قوم میں امارت کے فرائض انجام دیتا ہوں تو جہر سے پڑھتا ہوں۔ فرمایا —— ٹھیک کرتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہر سے پڑھتے تھے۔ پھر فرمایا —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قرآن کو اچھی طرح پڑھتے تھے۔ رات کو نماز پڑھتے، ابوجہل اور مشرک آتے، آپ کی قرات سنتے، جب آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے، تو وہ کانوں میں انگلیاں ڈالتے اور بھاگ کھڑے ہوتے جب آنحضرتؐ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ختم کر لیتے تو پھر آکر قرآن سنتے ......

ابوجہل کہتا تھا کہ —— "ابن ابی کبشہ (مراد رسول اللہؐ) بار بار خدا کے نام کو دہراتے ہیں۔ تاکہ اللہ ان سے محبت کرے"۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ —— ابوجہل نے سچ کہا اگرچہ پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا

جب تم قرآن میں خدا کے واحد ہونے کا ذکر کرتے ہو وہ پیٹھ دکھا کر نفرت کر کے بھاگ جاتے ہیں —— اس سے مراد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے:۔

ابو مریم نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آیت ——

وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ

"اپنے رشتہ داروں کو ان کا حق دے دو"

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کو بلا کر فدک عطا کر دیا

ابان بن تغلب نے کہا۔ فاطمہؑ کو رسول اللہؐ نے فدک دیا۔ یہ سنکر ابو جعفر علیہ السلام ناراض

ہو نے فرمایا —— خدا نے فاطمہؑ کو فدک دیا تھا:

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ——

جب آیت —— وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ —— نازل ہوئی تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلا کر فدک دے دیا:

عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے فاطمہ بنت حسین علیہ السلام سے

پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بتائیے۔ جس کے ذریعے میں لوگوں کو لاجواب کر دوں۔ کہنے لگیں کہ

"میرے باپ نے مجھے آگاہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی

ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ تم منبر پر جا کر لوگوں کو

اپنی طرف دعوت دو۔ حضرت نے ممبر پر جا کر کہا —— اے لوگو! جس شخص

نے مزدور کی مزدوری کم کر دی اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے جس

نے اپنے آقا کو چھوڑ کر دوسرے کو آقا بنایا، اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا

چاہیئے جس شخص نے اپنے والدین سے انتقام لیا۔ اس کو اپنا مقام جہنم

میں بنانا چاہیئے۔ —— ایک شخص نے کہا اے ابو الحسنؑ۔ اس کی

کوئی اور وضاحت بھی ہے۔ فرمایا خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔ علیؑ

رسول اللہؐ کے پاس آئے آنحضرتؐ کو آپ نے آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلعم

نے فرمایا —— اس کی وضاحت میں قریش کی ہلاکت مخفی ہے۔ آنحضرتؐ

نے یہ قول تین دفعہ دہرایا، فرمایا ـــــــ علیؑ! جاؤ اور ان کو آگاہ کر دو کہ ہم مزدور ہوں جن کی مودت خدا نے واجب کی ہے۔ میں اور تم مومنین کے آقا ہیں۔ میں اور آپ مومنین کے والدین ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے جب قریش اور مہاجر جمع ہو چکے تو فرمایا علیؑ سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے زیادہ مضبوطی سے قائم رہے۔ سب سے زیادہ عہدِ خداوندی کو نبھانے والے ہیں۔ سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنیوالے برابر تقسیم کرنے والے، رعایا پہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے، خدا کے نزدیک زیادہ عزت والے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری اُمت ابھی مٹی میں تھی، میرے سامنے پیش کی گئی جس طرح آدمؑ کو تمام نام بتا دیئے گئے تھے۔ اسی طرح مجھے ان کے ناموں سے آگاہ کیا گیا اصحاب رایات، جھنڈے والے کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں نے علیؑ اور اس کے شیعوں کے لئے مغفرت مانگی۔ میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ میرے بعد میری اُمت علیؑ کے حق میں ٹھیک رہے، میرے رب نے میری اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا، خدا جس کو چاہے گا، وہ گمراہ ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے علیؑ کی سات خصوصیات بتائیں۔

۱ ـــــــ میرے بعد سب سے پہلے قبر سے باہر آئیں گے۔

۲ ـــــــ میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح بھگائیں گے۔ جس طرح چرواہے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتے ہیں۔

۳ ـــــــ علیؑ کے غریب شیعہ امت کے لوگوں کی شفاعت مضر اور ربیعہ کے قبیلوں کے برابر کریں گے۔

۴ ـــــــ سب سے پہلے میرے ساتھ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

۵ ——— بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کریں گے۔

۶ ——— سب سے پہلے میرے ساتھ علیین میں قیام کریں گے۔

۷ ——— سب سے پہلے رحیق مختوم سے سیراب ہوں گے۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے کہا ———

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا۔

یقیناً ہم نے قرآن میں بار بار دلیلیں بیان کیں ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں یعنی ہم نے علیؑ کا ذکر ہر آیت میں کیا، مگر لوگوں نے ناپسند کیا، ولایت علیؑ کا انکار کیا ان کی نفرت بڑھتی گئی۔

ابو حمزہ ثمالیؒ سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ———

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا

ہم نے قرآن میں بار بار دلیلیں بیان کیں ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں یعنی ——— ہم نے علیؑ کا ذکر کل قرآن میں کیا ہے۔ علیؑ ذکر ہیں۔ لوگوں کی نفرت اور انکار بڑھتا گیا۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اونٹ کے برابر ایک اژدھا نظر پڑا علیؑ نے عصا سے اس کو مارنا چاہا۔ رسول اللہ نے فرمایا ———

"یہ ابلیس ہے۔ میں نے اس سے کچھ شرائط طے کی ہیں۔ یہ تم سے بغض رکھنے والے کی ماں کے رحم میں شریک ہوتا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔

وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ——— اللہ تعالیٰ نے شیطان سے کہا کہ ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا۔

سورۃ الکہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید بن علی بن ابی طالب نے

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ
تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔

دیوار بستی میں رہنے والے دو یتیم بچوں کی تھی، اس کے نیچے ان کا خزانہ پوشیدہ تھا۔ اور ان دونوں کا باپ نیک انسان تھا، چونکہ ان دو لڑکوں کا باپ صالح تھا اس لئے خداوند عالم نے ان کے مال کی حفاظت کی، اگر آبا، واجداد کی نیکی کام آسکتی ہے تو ہم سے زیادہ اس کا اور کون مستحق ہو سکتا ہے، رسول اللہ ہم سے تھے جو ہمارے جد تھے، آنحضرتؐ کا ابن عم (علیؑ) مومن اور مہاجر تھا۔ وہ ہمارا باپ تھا، آنحضرتؐ کی بیٹی ہماری ماں تھی، آنحضرتؐ کی عورتوں سے آپ کی اچھی اور افضل بیوی (خدیجہؓ) ہماری جدہ تھیں، قرآن کی رُو سے کون کوئی تم پر زیادہ حق رکھتا ہے۔ پھر مزید یہ کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کی امت میں داخل ہیں۔ اور آپ کے مذہب پر قائم ہیں، ہم لوگ تم کو سنت رسولؐ اور کتاب خدا پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ وہ کتاب جس کو رسول اللہ خدا کی جانب سے لائے ہیں اور تمہیں یہی کہتے ہیں کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیز کو تم حلال کرو۔ اور اس کی حرام کی ہوئی چیز کو تم حرام سمجھو اور جب لوگ اختلاف میں پڑجائیں تو ان کو عقل کی باتیں بتاؤ۔

زید بن علی علیہ السلام نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ـــــ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ـــــ کہ ان دونوں بچوں کا باپ نیک تھا۔ خدا نے ان کے مال کی حفاظت ان کے باپ کے نیک ہونے کی وجہ سے کی تو پھر ہم تو اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ امت رسولؐ ہم سے مودت کرے۔ کیونکہ اَبُوْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (ص)

ہمارے باپ رسول اللہؐ ہیں۔ ہماری دادی خدیجہؑ ہیں۔ ہماری ماں فاطمہ زہراؑ ہیں اور ہمارے باپ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابو امامہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ علیؑ بن ابی طالب تشریف لائے۔ اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ علیؑ کو آتے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گئے۔

آنحضرتؐ ——— ابو طالب کے بیٹے میں کیوں بیٹھ گیا!

علیؑ ——— معلوم نہیں۔

آنحضرتؐ ——— میں نے انبیاء کے آنے کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ تم خاتم الاوصیاء ہو۔ خدا نے موسیٰ بن عمرانؑ کو کھڑا کیا۔ وہیں یوشع بن نون کو کھڑا کیا۔ جہاں میں کھڑا ہونگا، وہاں تم کھڑے ہو گے۔ میں سوال کروں گا تم سوال کئے جاؤ گے۔ اے ابو طالب کے فرزند جواب کے لئے تیار ہو جاؤ۔

فانما انت عضو من اعضائی تنزل اینما نزلت

تم میرا بازو ہو، جہاں میں اتروں گا، وہاں تم اترو گے۔

علیؑ ——— یا رسول اللہؐ پہلے ہدایت کر دیجئے پھر سوال کرو۔

آنحضرتؐ ——— جسے خدا ہدایت کرتا ہے۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کرتا۔ جسے خدا گمراہ کرتا ہے اسے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا، تمہارا، تمہارے دوست داروں کا اور تمہارے شیعوں کا جو قیامت تک ہوں گے، میثاق لیا ہوا ہے۔ میں تم لوگوں کے متعلق شفاعت کروں گا۔ پھر رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ

صاحبانِ عقل نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی تو

رسول اللہ کی شفاعت ہمارے حق میں نہ ہوگی

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

سورۃ مریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا"

ابن عباس نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ ——— محبت مومنین کے دلوں میں قرار دی گئی ہے اور یہ آیت علیؑ بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا

ابنِ حنیفہ نے کہا کہ ——— کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جس وقت تک اس کے دل میں علیؑ اور اہلِ بیت کی محبت نہ ہوگی۔

ابن حنیفہ نے کہا ——— سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ——— کا مطلب یہ ہے کہ جب تک علیؑ اور اولادِ علیؑ کی محبت نہ ہوگی، کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔

ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا، یا علیؑ! کہو ——— اے معبود، میرے لئے اپنے نزدیک عہد کو قائم رکھ، مومنین کے دلوں میں میرے لئے محبت ڈال۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

"وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کیے، عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا۔"

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالبؑ سے کہا اے علی کہو —— پالنے والے وَاجعل لی عندک عهداً —— اپنا عہد میرے لئے باقی رکھ، میرے ساتھ اپنی محبت قائم رکھ۔ مومنین کے دلوں میں میری محبت ڈال۔ —— جبرائیل یہ آیت لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

کہا، یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی۔"

جعفرؑ بن محمدؑ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسول اللہؐ —— اے علیؑ! کیسے صبح کی، اے علی خدا تم سے راضی، مومن اور مومنات قیامت تک ہونے والے تم سے راضی۔

علیؑ —— یا رسول اللہؐ، اس سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی موت کی خبر دی ہے۔ کاش کہ میں آپ سے پہلے مر جاتا۔

رسول اللہؐ —— خدا یہ نہیں چاہتا۔

علیؑ —— خدا سے دعا فرمایئے کہ آپ کی وفات کے بعد جو مصائب مجھے پیش ہوں۔ اُن پر ثابت قدم رہوں۔

رسولؐ اللہ —— اپنے حق میں جو دعا پسند کرتے ہو، کرو۔ میں آمین کہوں گا۔ میرا آمین کہنا رد نہیں ہوگا۔

علیؑ —— پالنے والے! قیامت تک میری محبت مومنین اور مومنات کے

دلوں میں قائم رکھ۔

رسول اللہ ——— آمین۔ اے علیؑ! کہہ اے علیؑ دعا مانگ، علیؑ نے دعا مانگی کہ مومنین کے دلوں میں آپ کی محبت تا قیامت قائم رہے۔ حضرت نے تین مرتبہ دعا مانگی ہر مرتبہ آمین کہتے جاتے تھے۔ جبرائیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے عنقریب خدا ان کے لئے محبت بنائے گا۔ اس کو تیری زبان کے ذریعے آسان کر دیا تاکہ تو متقین کو بشارت دے اور جھگڑالو قوم کو اس سے ڈرائے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ——— متقین سے مراد علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ کہو ——— پالنے والے مجھے وہ چیز دے۔ جسکا تو نے عہد کیا تھا۔ اپنی محبت میرے لئے قائم رکھ، مومنین کے دلوں میں میری محبت ثابت فرما۔ یہ آیت اتری۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

فرمایا جس مومن سے بھی تو ملے گا۔ اس کے دل میں علیؑ کی محبت ہوگی۔

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ کو پکڑ کر ثبیر میں لائے چار رکعت نماز پڑھی، پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند فرمائے کہا ———

"اے معبود! موسیٰ بن عمران نے تجھ سے سوال کیا تھا۔ میں محمد تیرا نبی تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تو میرے سینے کو کھول دے۔ میرا کام آسان کرنے میری

زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھیں، میرے اہل سے میرا وزیر علیؑ کو قرار دے، جو میرا بھائی ہے، میرا بازو اس سے مضبوط کر تاکہ وہ میرا شریکِ کار ہو۔"

ابن عباس نے کہا میں نے ایک آواز دینے والے کو آواز دیتے ہوئے سُنا اے احمدؐ تمہاری دُعا قبول ہو گئی ہے۔ ——— نبیؐ نے علیؑ سے کہا کہ اے ابوالحسنؑ ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دُعا مانگ۔ تمہاری دُعا قبول ہو گی۔ علیؑ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور کہا ———

"اے معبود! میرے لئے جو عہد کیا تھا، اس کو پُورا کر۔ میری محبت اپنے نزدیک قائم رکھ۔" ——— خدا نے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ——— آنحضرتؐ نے یہ آیت اپنے اصحاب پر تلاوت فرمائی وہ سنکر بہت حیران ہوئے۔ فرمایا کیوں حیران ہوتے ہو۔ خدا نے قرآن کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک خاص حصہ ہم اہل بیت کے حق میں، دوسرا حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں، تیسرا حصہ حلال و حرام میں، چوتھا حصہ فرائض و احکام میں اور قرآن کا بہترین حصہ خدا نے علیؑ کی شان میں نازل کیا ہے۔"

ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی خدمت میں آئے قریش آپس میں باتیں کر رہے تھے، جب علیؑ کو آتے ہوتے دیکھا تو خاموش ہو گئے، یہ بات حضرت علیؑ کو ناگوار گزری، رسولؐ اللہ سے اس بات کی شکایت کی کہ ——— یارسول اللہ میں نے حضورؐ کی موجودگی میں کس بے جگری سے ستر آدمیوں کو قتل کیا، جن کو حضور نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا، اور اتنی وہ آدمی قتل کئے، جنہوں نے مجھے للکارا۔ قریش اور سردارانِ عرب کے دلوں میں میرے متعلق ناراضگی پائی جاتی ہے۔ خداوند عالم سے دُعا کیجئے کہ وہ مومنین کے دل میں میرے لئے محبت قائم کرے۔ یہ سنکر رسول اللہ چُپ ہو گئے

حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ــــ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ــــ فرمایا اے علیؑ! خدا نے اپنی کتاب میں تیرے بارے میں ایک آیت نازل کی ہے. تیرے لئے ہر دل میں مودت اور ہر مومن میں تیرے لئے محبت قرار دی ہے۔

اصبغ بن نباتہ حنظلی سے مروی ہے کہ ــــ جب مروان مدینہ میں تھا تو اس نے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے حق میں ناسزا الفاظ کہے، جب مروان منبر سے اُترا تو امام حسین علیہ السلام کو کسی نے کہا کہ امیر المومنین کے حق میں مروان نے ناسزا باتیں کی ہیں فرمایا ــــ کیا حسن علیہ السلام مسجد میں موجود نہیں تھے؟

لوگوں نے کہا موجود تھے، پھر آپ نے کچھ نہ کہا۔

لوگوں نے عرض کیا، آپ نے کچھ نہیں کہا۔

امام حسین ناراضگی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے اور مروان کے پاس آکر فرمانے لگے یابن الزرقاء ویا ابن اٰکلۃ القمل ــــ او نیلی آنکھوں والی کے بیٹے او کھٹمل کھانے والی کے بیٹے. تم نے امیر المومنینؑ کے بارے میں گستاخی کی.

مروان نے کہا، ابھی آپ میں عقل نہیں ابھی آپ بچے ہیں۔

فرمایا ــــ کیا میں تمہیں آگاہ کردوں کہ تمہاری اور تمہارے اصحاب کی کیا وقعت ہے اور علیؑ کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے ــــ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ــــ یہ محبت علیؑ اور علیؑ کے شیعوں کے لئے ہے۔ ــــ اِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ ــــ نبیؐ نے علیؑ کو اس بات کی بشارت دی ہے۔"

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ــــ میں نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا جو کہہ رہا تھا۔ اے اللہ میں علیؑ سے بیزار ہوں۔ ابن عباس نے کہا تیری ماں تیرا ماتم کرے تو یہ کیوں کہتا ہے، علیؑ کی ایسی فضیلتیں ہیں، اگر ان میں سے ایک کو بھی تمام

کائنات پر تقسیم کر دیا جائے تو تب بھی وہ فضیلت زیادہ ہو گی، اس نے کہا مجھے ان سے آگاہ کیجئے ——— ابن عباس نے کہا پہلی فضیلت یہ ہے کہ علیؑ نے دونوں قبلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیساتھ ہجرت کی ہے۔ بتوں کی پوجا کبھی نہیں کی۔

اس نے کہا عباس کے فرزند اور وضاحت فرمایئے۔ میں توبہ کرتا ہوں۔

جب مکہ فتح ہوا۔ آنحضرتؐ مکہ میں تشریف لائے۔ کعبہ کی چھت پر بت پڑے تھے، علیؑ نے نبیؐ سے کہا میں بیٹھ جاتا ہوں آپ میرے اوپر چڑھ جایئے۔ نبیؐ نے فرمایا اگر میری تمام امت بھی مجھے اٹھائے تو وحی کے بار کی وجہ سے مجھے نہیں اٹھا سکتی۔ میں تمہیں اٹھاتا ہوں، تم میرے اوپر سوار ہو جاؤ، نبیؐ نے علیؑ کو اٹھا لیا، علیؑ نے بت کو اٹھا کر صفا پہاڑ پر دے مارا، جو گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، پھر زمین پر چھلانگ لگا دی اور ہنسنے لگے۔ رسولؐ نے پوچھا کیوں ہنستے ہو؟ عرض کی حیران ہوں کہ گرنے کے باوجود مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ فرمایا تجھے کس طرح تکلیف ہوتی، تمہیں محمدؐ اٹھانے والا تھا۔ اور جبرائیل اتارنے والے تھے،

محمد بن حرب نے کہا مجھے ابراہیم بن محمد تمیمی نے اس پر یہ زیادتی کی ہے وہ اس بات کو عبداللہ بن داؤد کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ علیؑ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے اس روز اس قدر بلند کیا تھا۔ اگر میں چاہتا کہ آسمان کو ہاتھ لگاؤں تو لگا سکتا تھا

اس شخص نے ابن عباس سے کہا کہ اور بیان فرمایئے میں تائب ہوں۔

ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ میرا اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر پہاڑ کے اوپر آئے اور علیؑ کے ہاتھ کو بلند کر کے فرمایا کہ پالنے والے میرے لئے میرے اہل سے علیؑ کو میرا وزیر بنا اس سے میرا بازو مضبوط کر، ابن عباس نے کہا میں نے آسمان سے ایک آواز دینے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا ———

"اے محمدؐ! تمہاری دعا مقبول ہو گئی ہے"

نبیؐ نے علیؑ سے کہا دُعا مانگو۔ علیؑ نے کہا ــــــ اے معبود! میرے لئے ایک عہد بنا، میرے لئے محبت قرار دے، خدا نے یہ آیت نازل کی،

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا- فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔

وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کئے، عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا، ــــــ قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوشخبری سناؤ اور اسی کے ذریعہ سے جھگڑالو لوگوں کو ڈراؤ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ پاس آپ کے چند اصحاب تھے۔ جن میں علی ابن ابی طالبؑ بھی موجود تھے۔ قیامت کے روز جب خداوند عالم لوگوں کو اٹھائے گا تو قبروں سے ایسے لوگ بھی اٹھیں گے، جن کے چہرے برف کی مانند سفید ہوں گے۔ ان کے کپڑے مکھن کی طرح سفید، ان کی جوتیاں سونے کی جن کے تسمے نور کے ہوں گے، جو چمکتے ہوں گے۔ نور کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے، جن کے کجاوے سونے کے ہوں گے، جو زبرجد اور یاقوت کے جڑے ہونگے ان کی مہاریں سونے کی زنجیروں کی ہوں گی، وہ لوگ ان پر سوار ہوں گے اور جنت میں تشریف لائیں گے، باقی لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔ کچھ ان میں غم اور رنج میں مبتلا ہوں گے، وہ لوگ کھا پی رہے ہوں گے۔

علی علیہ السلام نے عرض کیا وہ کون لوگ ہوں گے؟

فرمایا ــــــ وہ تمہارے شیعہ ہوں گے اور تو ان کا امام ہوگا۔ اس بارے میں خداوند عالم کا فرمان ہے۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ـــــــــ ،جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے حضور میں بحیثیت مہمان بلائیں گے ـــــــــ فرمایا ، اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔

سورۃ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ـــــــــ

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی

"میں بخشنے والا ہوں جو توبہ کرتا ہے، ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے،

پھر ہدایت پر بھی ہو" ـــــــــ فرمایا، ہماری ولایت کی طرف ہدایت یافتہ ہو۔

سعد بن ظریف نے کہا کہ میں ابو جعفر محمد بن علی علیہم السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ عمرو بن عبید آیا اور عرض کرنے لگا کہ مجھے خدا کے اس کلام کے مطلب سے آگاہ فرمائیے

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰی وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی۔

"اس بارے میں سرکشی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا، جس پر میرا غضب نازل ہوگا وہ یقینی ہلاک ہو جائے گا۔ میں اس کے لئے جو توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل کرے اور ہدایت یافتہ بھی ہو، ضرور بخشنے والا ہوں"

امام نے فرمایا ـــــــــ توبہ، ایمان اور نیک عمل نہیں قبول ہوتے مگر ہدایت یافتہ ہونے کے ساتھ۔ توبہ اللہ کا شریک کہنے سے ہو، ایمان اللہ کو ایک ماننا ہے عمل

صالح فرائض کی ادائیگی کا نام ہے، ہدایت یافتہ ہونا یہ ہے کہ اس کے مالکان یعنی حقیقی خلفاء کو ماننا ہے ـــــ وُلَاۃُ الْاَمْرِ ہم لوگ ہیں ـــــ فَمَنْ یَحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر واجب یہ ہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھیں جس طرح نازل ہوا تھا، جب قرآن کی تفسیر کی ان کو ضرورت ہو تو ہمارے ہاں ہدایت حاصل کریں، ہمارے پاس آئیں اے عمرو۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ ثبیر کی طرف اور پشت حری کی طرف تھی اور فرماتے تھے ـــــ

"اے معبود! میں وہ بات کہتا ہوں جو عبد صالح موسیٰؑ نے کہی تھی اے پالنے والے میرے سینے کو کھول دے، میرے امر کو آسان کر دے، میرے اہل میں میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا دے، اس سے میرے بازو کو مضبوط بنا اس کو میرے امر میں شریک کر تاکہ تیری تسبیح اور تیرا ذکر زیادہ کریں اور تُو ہمارے حال سے آگاہ ہے"

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ـــــ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی

"سمجھداروں کے لئے اس میں نشانیاں موجود ہیں"

کی تفسیر میں فرمایا ـــــ خدا کی قسم سمجھدار لوگ ہم ہیں، ہم خدا کی طرف سے مخلوق پر قوام ہیں، اس کے دین کے خازن ہیں، اسکو ذخیرہ کرتے، چھپاتے اور پوشیدہ رکھتے ہیں، اپنے دشمن سے جس طرح رسول اللہ دین کو پوشیدہ رکھتے تھے، آخر کار اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہجرت اور مشرکین سے لڑنے کا حکم دیا، ہم رسول اللہ صلعم کے پیرو ہیں ایک وقت آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ اپنے دین کے اظہار کا حکم تلوار کے ذریعے دے گا ہم لوگوں کو دین کی دعوت دیں گے، ہم ان کو دوبارہ دین میں داخل کرنے کے لئے

اس طرح جہاد کریں گے، جس طرح رسول اللہ نے دین کے شروع میں جہاد کیا تھا۔
ابو جعفر علیہ السلام اپنے ابائے طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ —— "خداوند عالم کا ایک سُرخ رنگ کا عصا ہے، جسے خدا نے اپنی قدرت سے خلق فرمایا ہے، پھر اسے زمین کی طرف بھیج دیا ہے۔ خدا نے اپنی ذات پر قسم کھا رکھی ہے کہ عصا کو وہ شخص حاصل کرے گا، جو محمدؐ وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوگا۔ پھر فرمایا —— جو شخص ہمارے ولی کا انتظار کرے گا، خدا اس کا ٹھکانہ جنت میں اور جو ہمارے دشمن کا انتظار کرے گا، اس کا مقام دوزخ میں بنائے گا۔
پھر علی ابن ابی طالبؑ کی طرف ہاتھ کا اشارہ فرما کر کہا —— اس کے دوست خدا کے دوست ہیں، اس کے دشمن خدا کے دشمن ہیں، یہ وہ احسان ہے جو خدا کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر جاری ہوا۔

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی
"افترا کرنے والا ناکام ہوا۔"

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا، قیامت کے روز خداوند عالم اوّلین اور آخرین کو برہنہ جسم و پاؤں محشر کے راستے پر جمع کرے گا، اس حالت میں ان کو سخت پسینہ آئے گا۔ جس سے ان کی سانس چڑھ جائے گی، پچاس سال کھڑے رہیں گے۔ راوی نے کہا کہ —— امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا۔ تم کو کچھ کھسر پسر سنائی دے گی۔ فرمایا، پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا یہ اعلان کرے گا ——

"نبیِ اُمی کہاں ہیں؟"

لوگ کہیں گے اُن کا نام بتائیے، اعلان ہوگا ——

"نبی رحمت محمد بن عبداللہ صلعم کہاں ہیں"

رسول اللہ لوگوں کے سامنے آئیں گے ۔ حتیٰ کہ حوضِ کوثر کے پاس آئیں گے جو ایلہ اور صنعا ، کے درمیان واقع ہے ۔ پھر ٹھہر جائیں گے ....

ابو جعفرؑ نے کہا کہ اس روز لوگ حوضِ کوثر پہ وارد ہوں گے یا وہاں سے ہٹائے جائیں گے رسول اللہؐ حوضِ کوثر سے ہٹائے جانے والے ان لوگوں کو دیکھ کر رو پڑیں گے جو ہمارے محب ہوں گے ۔ فرمائیں گے ۔ پالنے والے یہ علیؑ کے شیعہ ہیں ۔ خدا محمدؐ کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جو جا کر کہے گا ، محمدؐ کیوں روتے ہو ۔ فرمائیں گے ۔ میں اس لئے روتا ہوں کہ علیؑ کے شیعہ اصحاب دوزخ کی طرف جا رہے ہیں اور انہیں حوضِ کوثر سے منع کیا گیا ہے ـــــ فرشتہ کہے گا ، خداوندِ عالم کہتا ہے کہ میں نے ان کو آپ کی وجہ سے بخش دیا ہے ۔ میں نے تیری وجہ سے ان کے گناہ معاف کر دیئے ہیں ۔ تیرے ساتھ ان کو ملا دیا ہے ۔ تمہارے گروہ میں شامل کر دیا ہے ۔ تمہارے حوض پہ وارد کر دیا ہے ۔

ابو جعفرؑ نے کہا کہ ـــــ اس روز بہت سے رونے والے یا محمدؐ ! پکاریں گے اس روز ہمیں دوست رکھنے والا ، ہماری ولایت کا قائل ، ہمارے دشمن سے بیزاری کرنے والا اور ان سے بغض رکھنے والا ہمارے گروہ میں ہوگا اور ہمارے حوض پر آئیگا "[۵]

امام محمد باقر علیہ السلام نے ـــــ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ـــــ کی تفسیر میں فرمایا خدا کی قسم اگر اس نے توبہ کی ، ایمان لایا اور نیک کام کئے اور ہماری ولایت اور مودت اس کے دل میں نہیں ہے اور ہماری فضیلت کا قائل نہیں ہے ، تو اس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی "

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَعْمٰی ۔

---

۵ ہماری کتاب بصائر الدرجات سے اس سلسلہ میں ضرور ملاحظہ کریں ۔

"جو میری وصیت سے روگردان رہے گا۔ اس کی زندگی تنگی میں بسر ہوگی۔ ہم قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے"
اگر علیؑ کی ولایت چھوڑ دی، تو خداوندِ عالم اس کو اندھا اور آواز نہ سننے والا بہرہ بنائے گا۔ ذکری، میرا ذکر کرنے، رسولؐ کی زبان سے علیؑ ابن ابی طالب مراد ہیں؛
جابر بن یزید سے مروی ہے کہ میں اور ابو ورد امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے کہا خدا آپ پر رحم کرے خدا کی افضل عبادت بتائیے۔
فرمایا ——— لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه صلعم کا اقرار، باقاعدہ پانچ وقت نماز ادا کرنا۔ خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری، ماہِ صیام کے روزے رکھنا، حج ادا کرنا۔ والدین کیساتھ نیکی کرنا، صلۂ رحمی کرنا۔ خدا کا ذکر کثرت سے کرنا۔ محارم خدا سے بچنا۔ مصیبت پر صبر کرنا۔ قرآن کی تلاوت کرنا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دینا۔ اچھی باتوں کے علاوہ باقی باتوں سے زبان کو روکنا۔ آنکھ (محرمات سے) بند کرنا۔ اے ابو ورد! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دین کی راہ میں جہاد کرنا پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنا ہے۔ گناہ کے چھوڑنے پر صبر کرنا ہے۔ اے ابو ورد۔ اے جابر! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ کافر کو قیامت تک علیؑ سے بغض رکھتا ہوا پاؤ گے۔ خدا نے یہ فیصلہ علیؑ کے لئے رسول اللہ کی زبان سے کیا ہے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ علیؑ مومن تم سے بغض نہیں رکھے گا اور کافر یا منافق تم سے دوستی نہیں کرے گا۔ ناکام وہ ہوا جس نے ظلم کیا، ہم سے صحیح محبت کرو ہدایت اور فلاح پاؤ گے ہم سے اسلام کی محبت میں محبت کرو۔"

"علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں" ملاحظہ کریں، بے نظیر تالیف ہے۔
مکتبہ الساجد ۸۵ شمس آباد، ملتان

ابو ذر غفاریؓ نے ـــــــ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ـــــــ کی تفسیر میں فرمایا، جو چیز محمدؐ لایا اس پر ایمان لایا ہو، نیک عمل کئے ہوں سے مراد، فرائض ادا کئے ہوں، پھر ہدایت یافتہ بھی ہو یعنی آل محمدؐ سے محبت کرتا ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ

۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا نبیؐ بنا کر بھیجا، آدمی کو تین باتیں اس وقت تک فائدہ نہیں دیں گی، جب تک وہ چوتھی بات پر عمل نہ کرتا ہو انسان اس پر عمل کرنے یا انکار کرے، ہم منازل ہدایت ہیں، ائمہ ہدایت ہیں۔ ہمارے وسیلہ سے دُعا قبول ہوتی ہے، اور مصیبت دُور ہوتی ہے، وَبِنَا یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنَ السَّمَاءِ ـــــــ ہماری وجہ سے آسمان سے بارش ہوتی ہے، جس عالم کے پاس ہمارا علم نہیں ہے۔ وہ اٹکل پچو مارتا ہے، ہم لوگ باب حطہ اور کشتی نوحؑ ہیں۔ ہم لوگ جنب اللہ ہیں، جس نے ہمارے بارے میں کوتاہی کی وہ قیامت کے روز حسرت اور ندامت میں غرق ہوگا۔ ہم خدا کی مضبوط رسی ہیں، جس نے اس کو پکڑا اس نے صراط مستقیم کو معلوم کرلیا۔ ہمارے محب کو لگاتار جلاوطن کیا جائے گا، اذیت دی جائیگی، اکیلا ہوگا، مارا جائیگا، بھگایا جائے گا، جھٹلایا جائے گا، غمگین آنکھ سے آنسو بہانے والا۔ کبیدہ خاطر اور اسی حالت میں مرجائے گا۔ وذلک فی اللہ قلیل۔

سُورۃ الانبیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے آباء واجداد طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

خداوند عالم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت آسمان اور زمین پر بسنے والوں پر پیش کی۔ یونس بن متیٰ کے سوا سب نے قبول کیا۔ خداوند عالم نے اس کو سزا کے طور پر مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا، جب تک اس نے علیؑ کی ولایت کو قبول نہ کیا وہ وہیں رہا۔ مچھلی کے پیٹ کی تاریکی میں۔

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

تو ہی معبود ہے، پاک ہے تو۔ میں ظالموں میں سے ہوں، علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کے انکار کی وجہ سے ——— ابو عبداللہ نے کہا کہ میں نے حدیث کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس حدیث سے عبداللہ بن سلیمان مدنی کو آگاہ کیا۔ کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں کہ کوفہ میں علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا کہ ——— "یونس اگر علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔"

فلاں بن فلاں نے کھڑے ہو کر کہا یا امیرالمومنینؑ ہم نے خدا کے کلام میں پڑھا ہے کہ اگر وہ تسبیح نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔

فرمایا ——— "اے بکار بیٹھ جا فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔ ——— اگر وہ اقرار نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے اندر رہتا۔"

علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"یا علیؑ! خدا نے تمہیں مساکین اور کمزوروں کی محبت عطا کی ہے، تو اس بات سے راضی ہے کہ وہ تیرے بھائی ہیں اور تیرے امام ہونے پر راضی ہیں، اس کے لئے خوشخبری ہے جو تم سے محبت کرتا ہے، تیرے بارے میں تصدیق کی، اس کے لئے ہلاکت ہے جس نے تم سے بغض رکھا اور تیرے۔

خلاف بہتان باندھا، یا علیؑ! تو اس امت کا علم ہے۔ جس نے تم سے محبت کی. اس نے مجھ سے محبت کی. اور جس نے تم سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوا، یا علیؑ! میں علم کا شہر ہوں، تو اس کا دروازہ ہے. شہر میں دروازے سے آنا پڑتا ہے اگر میں خدا کی قسم کھا کر کہوں تو میری قسم بالکل سچی ہوگی، اے علیؑ! تیرا بھائی تیری خاطر کسی سے دوستی کرے گا۔ اور تیری خاطر کسی سے بغض رکھے گا. بندوں کے نزدیک حقیر ہوگا. مگر خدا کے نزدیک بڑی منزلت والا ہوگا۔ اے علیؑ! تیرے دوست دارالقدس میں خدا کے مہمان ہوں گے، دنیا میں چھوڑی ہوئی چیز پر افسوس نہیں کریں گے، اے علیؑ! میں اس کا دوست ہوں جس نے تم کو دوست رکھا۔ اس کا دشمن ہوں جس نے تم کو دشمن رکھا اے علیؑ! جس نے تم کو دوست رکھا، اس نے مجھے دوست رکھا. جس نے تم سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اے علیؑ! تیرے بھائی سوکھے ہونٹ والے ہوں گے، ان کے چہروں سے رہبانیت ٹپکتی ہوگی، تیرے بھائی تین مقامات پر خوش ہوں گے، موت کے وقت، روح نکلنے کے وقت. میں اور تم، قبور میں جب ان سے پوچھا جائے گا، موجود ہوں گے، خدا کے، پیش ہونے، حساب وکتاب کے وقت، پل صراط سے گزرنے کے وقت، جب مخلوق سے ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا. تو وہ جواب نہیں دے سکے گی، اے علیؑ! تیری صلح، میری صلح۔ تیری جنگ، میری جنگ تیرا گروہ، میرا گروہ، میرا گروہ خدا کا گروہ ہے۔ اے علیؑ! اپنے بھائیوں کو کہہ دو. خدا ان سے راضی ہے۔ تو قائد کے لحاظ سے ان سے راضی ہے، وہ تیرے ولی ہونے پر راضی ہیں۔ اے علیؑ! تم امیرالمومنین ہو، قائد ہو۔ اے علیؑ! تمہارے شیعہ منتخب ہیں، اگر تم اور تمہارے

شیعہ نہ ہوں تو خدا کا دین قائم نہیں رہ سکتا، اگر ان میں سے کوئی بھی دُنیا میں نہ
رہے تو آسمان سے ایک قطرہ بھی بارش کا نہیں برسے گا، اے علیؑ! تمہارے
لیے جنت میں ایک کان ہوگی، تمہارے شیعہ خدا کے گروہ کے نام سے مشہور
ہوں گے۔ اے علیؑ! تمہارے شیعہ انصاف پہ قائم ہوں گے، خدا کی بہترین
مخلوق ہوں گے۔ اے علیؑ! میں پہلا شخص ہوں گا جو اپنے سر سے مٹی جھاڑے
گا۔ اور تم میرے ساتھ ہوگے، بعد میں اور مخلوق اُٹھے گی۔ اے علیؑ! تم
اور تمہارے شیعہ حوض پر ہوں گے، جن سے تم راضی ہوگے، ان کو پانی
پلاؤ گے، جن کو نہیں جانتے ہوگے ان کو پانی نہیں پلاؤ گے۔ جس دن بڑی
گھبراہٹ ہوگی۔ اس وقت تم عرش کے سایہ میں امن سے ہوگے، تمام مخلوق
ڈر اور گھبراہٹ میں ہوگی، اور تم لوگ بے خوف ہوگے، لوگ رنج و غم میں
مبتلا ہونگے اور تمہیں کوئی غم نہیں ہوگا۔ اور انہی حضرات کے بارے میں
یہ آیت نازل ہوئی ——— وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُوْنَ
اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے، خدا نے ان کے بارے میں کہا
اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ
جن لوگوں کے حق میں ہماری طرف سے پہلے نیکی طے ہو چکی ہے وہ اس
سے دُور رہیں گے ——— تین مرتبہ فرمایا، اے علیؑ! تم اور تمہارے
شیعہ موقف میں تلاش کیے جائیں گے اور جنت میں خدا کی نعمتوں سے
لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اے علیؑ! فرشتے اور حوریں تم لوگوں کی مشتاق
ہیں۔ حاملانِ عرش اور فرشتے تم لوگوں کو خاص طور پر دُعا کرتے ہیں اور
تمہیں دوست رکھنے والوں کو بھی لمبی مسافرت کے بعد آنے والوں کے لئے
جس طرح لوگ خوش ہوتے ہیں، اسی طرح جب تم میں سے کوئی شخص اموت

کے بعد) ان کے پاس جاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اے علیؑ! تمہارے شیعہ وہ ہیں جو قابل رشک درجات پر فائز ہوں گے، جب خدا سے ملاقات کریں گے تو اُن پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ —— یَا عَلِیُّ اِنَّ اَعْمَالُ شِیْعَتِکَ سَتُعْرَضُ عَلَیَّ فِی جُمُعَۃٍ اَفْرَحُ بِصَلَاحِ مَا یَبْلُغُنِی مِنْ اَعْمَالِہِمْ وَاسْتَغْفِرُ لِسَیِّئَاتِہِمْ —— اے علیؑ! تیرے شیعہ کے اعمال جمعہ کے روز میرے پاس پیش ہوتے ہیں۔ ان کے اچھے اعمال سے خوش ہوتا ہوں اور برے اعمال پر ان کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں —— یَا عَلِیُّ ذِکْرُکَ فِی التَّوْرَاۃِ وَ ذِکْرُ شِیْعَتِکَ قَبْلَ اَنْ یُخْلَقُوْا بِکُلِّ خَیْرٍ وَکَذٰلِکَ فِی الْاِنْجِیْلِ وَاَھْلَ الْکِتَابِ عَنْ اِلْیَا یُخْبِرُوْنَکَ مَعَ عِلْمِکَ بِالتَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَمَا اَعْطَاکَ اللّٰہُ مِنْ عِلْمِ الْکِتَابِ وَاِنَّ اَھْلَ الْاِنْجِیْلِ یَعْظِمُوْنَ اِلْیَا۔ —— اے علیؑ! تیرا ذکر تورات میں موجود ہے تیرے شیعوں کا ذکر پیدائش سے پہلے ہر بھلائی میں مذکور ہے، اسی طرح (تیرا ذکر) انجیل اور اہل کتاب میں الیاؑ کے نام سے مذکور ہے (صاحبانِ کتاب) تورات اور انجیل کے تیرے علم کی تجھے اطلاع دیں گے اور اس کی بھی جو تمہیں خدا نے کتاب کا علم دیا، اہل انجیل الیا (علیؑ) کی عزت کرتے ہیں۔ —— وَمَا یَعْرِفُوْنَہٗ یُخْبِرُوْنَہٗ فِی کُتُبِہِمْ، —— جو کچھ اپنی کتب میں جانتے ہیں، اس کی خبر دیتے ہیں —— یَا عَلِیُّ اَعْلَمُ اَصْحَابَکَ اِنَّ ذِکْرَھُمْ فِی السَّمَاءِ اَکْبَرُ وَاَعْظَمُ مِنْ ذِکْرِھِمْ فِی الْاَرْضِ —— اے علیؑ تیرے بہت جاننے والے اصحاب کا ذکر آسمان میں بہت اور بڑے پیمانہ پر ہوتا ہے انکی

اور بھلائی کیساتھ زمین کی نسبت لَهُم بِالخَيرِ فَلْيَفرحُوا بِذٰلِكَ وَ
يَزدادُوا اِجتِهاداً ـــــ اہلِ ایمان اس سے خوش ہوتے ہیں اور
زیادہ کوشش کرتے ہیں ـــــ يَا عَلِيُّ! اِنَّ اَرواحَ شِيعَتِكَ
لَيَصعَدُ اِلَى السَّماءِ فِي رُقَادِهِم فَيَنظُرُ المَلائِكَةُ اِلَيهِم
كَمَا يَنظُرُ النَّاسُ اِلَى الهِلالِ شَوقاً اِلَيهِم وَمَا يَرَونَ
مَنازِلَهُم عِندَ اللهِ ـــــ اے علیؑ! تیرے شیعوں کی روحیں نیند
کی حالت میں آسمان پر جاتی ہیں۔ بنگاہِ شوق فرشتے ان کی طرف اس طرح
دیکھتے ہیں، جس طرح لوگ پہلی کے چاند کو دیکھتے ہیں، خدا کے نزدیک
ان کے منازل دیکھنے کی وجہ سے ـــــ يَا عَلِيُّ! قُل لِاَصحابِكَ
العَارِفِينَ بِكَ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الاَعمالِ الَّتِي يُقَارِفُهَا
عَدُوُّهُم فَمَا مِن يَومٍ وَلَيلَةٍ اِلَّا وَرَحمَةُ اللهِ تَغشَاهُم
فَليَجتَنِبُوا الدَّنَس ـــــ اے علیؑ! اپنے اصحاب سے کہدو، جو
تمہاری معرفت رکھتے ہیں جو ان باتوں سے پاک ہیں، جن میں ان کے دشمن
گرفتار ہیں، ہر دن اور ہر رات، خدا کی رحمت نے ان کا احاطہ کیا ہوا
ہے ـــــ يَا عَلِيُّ! اِشتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَن قَلاهُم
اے علیؑ! خدا کی بہت ناراضگی ان پر عائد ہوتی ہے، جو لوگ ان سے دشمنی
کرتے ہیں ـــــ وَبَرِئَ مِنكَ وَاستَبدَلَ بِكَ وَبِهِم ـــــ
تم سے بیزاری کرتے ہیں، تمہیں اور ان کو چھوڑ کر اوروں کا دامن پکڑ لیا ہے،
ـــــ وَمَالَ اِلَى غَيرِكَ وَتَرَكَكَ وَشِيعَتَكَ وَاختَارَ
الضَّلالَةَ وَنَصَبَ الحَربَ لَكَ وَلِشِيعَتِكَ وَالبُغضَ
اَهلَ البَيتِ وَالبُغضَ مَن وَالاكَ وَنَصَرَكَ وَبَذَلَ مُهجَتَهُ

دِمَائِہ فِینَا ـــــ تمہیں اور تیرے شیعوں کو چھوڑ دیا ہے. گمراہی کو اختیار کیا، تیرے اور تیرے شیعوں سے جنگ کی، ہم اہلِ بیت سے بغض رکھا اور اس سے بھی جس نے تم کو دوست رکھا اور تیری مدد کی اور جس نے اپنی جان اور مال ہماری خاطر قربان کیا ـــــ یَا عَلِیُّ اِقْرَأْ مِنِّی السَّلَامُ اے علیؑ! میرا ان لوگوں کو سلام پہنچا دو ـــــ مَنْ لَمْ اَرَهُ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ یَرَنِیْ فَاَعْلِمْهُمْ اِنَّهُمْ اِخْوَانِیْ ـــــ جن کو میں نے نہیں دیکھا اور جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا ان کو بتا دو کہ وہ میرے بھائی ہیں ـــــ وَاشْتَاقُ اِلٰی رُؤْیَتِہِمْ ـــــ میں ان کے دیکھنے کا مشتاق ہوں ـــــ اَلَّذِیْنَ یَتَمَسَّکُوْنَ بِحَبْلِ اللّٰہِ ـــــ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی رسی کو پکڑا ہوا ہے، ان کو اس سے فلک رہنا چاہیئے، عمل میں کوشش کرنی چاہیئے۔ میں کبھی بھی ان کو ہدایت کی طرف سے نکال کر گمراہی کی طرف نہیں لے جاؤں گا. ان کو بتا دے کہ خدا ان سے راضی ہے، ان کے ذریعے فرشتوں پر فخر کرتا ہے. ـــــ وَیَنْظُرُ اِلَیْهِمْ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ بِرَحْمَۃٍ ـــــ ہر جمعہ کو ان کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے. ـــــ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ـــــ فرشتے ان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، جو لوگ ان کے پاس جائیں ان کی مدد سے دریغ نہیں کرتے یا کسی کے دکھ کو سنیں، تب بھی پیچھے نہیں رہتے. میں تم سے محبت کرتا ہوں، میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرتے ہیں، تیری معرفت کی وجہ سے بارگاہِ خداوندی میں جھک گئے. خلوص دل سے تیری مودت پہ قائم ہیں، ماں، باپ اور اولاد سے تم کو ترجیح دیتے ہیں، تیرے راستے پر چلتے ہیں. ہماری خاطر تکالیف اٹھاتے

ہیں ہماری مدد کی ہے۔ ہماری خاطر جان قربان کی ہے۔ تکلیف اور دکھ اٹھا کر، ان پر تو مہربان ہو جا۔ ان کو اپنا سمجھ، خدا نے اپنے علم سے ان کو مخلوق سے ہمارے لئے منتخب کیا ہے ——— خَلَقتَهُم مِن طِينَتِنَا ——— ان کو ہماری مٹی سے پیدا کیا۔ ان میں ہمارا راز ودیعت کیا۔ ہمارے حق کی معرفت ان کے دلوں میں جاگزیں کی۔ ان کے دلوں کو کشادہ کیا، وہ ہماری رسی کو پکڑتے ہیں، ہمارے مخالف کو ہم پر ترجیح نہیں دیتے......

تیرے شیعہ منہاج حق پر قائم ہیں، اپنے مخالف سے نہیں گھبراتے، ان میں ریاکاری نہیں ہے وہ نہ ہی ریا کے بندے ہیں ——— اولئک مصابیح الدجیٰ ——— وہ تاریکی میں روشن چراغ کا کام دیتے ہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء اور تمام اولیا ——— وَعِلمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَىٰ أَن تَقُومَ السَّاعَةُ ——— اور قیامت تک ہونے والا علم عطا کیا گیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، خداوند عالم اپنے نبیؐ سے کہتا ہے ———

هٰذَا ذِكرُ مَن مَعِيَ وَذِكرُ مَن قَبلِي

صادق آل محمدؐ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

اِذَا كَانَ يَومَ القِيَامَةِ نَادَىٰ مُنَادٍ مِن بُطنَانِ العَرشِ يَا مَعشَرَ الخَلَائِقِ غُضُّوا اَبصَارَكُم حَتّىٰ تَمُرَّ بِنتُ حَبِيبِ اللهِ اِلَىٰ قَصرِهَا فَتَمُرُّ ابنَتِي فَاطِمَةُ عَلَيهَا رَيطَتَانِ خَضرَاوَانِ حَوَالَيهَا سَبعُونَ اَلفَ حَورَاءٍ فَاِذَا بَلَغَت بَابَ قَصرِهَا وَجَدَتِ الحَسَنَ قَائِمًا وَالحُسَينَ نَائِمًا مَقطُوعَ الرَّاسِ

فتقولُ للحسن من ھذا فیقولُ ھذا اخی اِنَّ اُمۃَ ابیک قتلوہُ وقطعوا راسہٗ فیاتیھا النداءُ من عند اللہ یا بنتِ حبیب اللہ اِنیّ انما اریتُکِ ما فعلت بہٖ اُمۃُ ابیک انی ادخرتُ لکِ عندی تعزیۃً لمصیبتکِ فیہ وانی جعلت تعزیتکِ الیوم انی لا انظر فی محاسبۃِ العباد حتّٰی تدخلی الجنّۃ انتِ و ذریتکِ و شیعتکِ و من اولاکم معروفاً فمن لیس ھو من شیعتکِ قبل ان انظر فی محاسبۃِ العباد فتدخلُ فاطمۃ (رض) ابنتی الجنّۃ و ذریتھا و شیعتھا و من اولاھا معروفاً فمن لیس من شیعتھا فھو قولُ اللہ عزّ و جلّ ولا یحزنھم الفزعُ الاکبرُ وتتلقھم الملائکۃُ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون۔ قال ھو یوم القیامۃ وھم فیما اشتھت انفسھم خالدون ھی واللہ فاطمۃ و ذریتھا و شیعتھا و من اولاھا معروفاً لیس ھو من شیعتھا۔

”جب قیامت کا روز ہوگا، عرش کے کونے سے منادی والا ندا دے گا۔ اے لوگو! —— اپنی آنکھیں بند کر لو، حبیب خدا کی بیٹی اپنے محل میں تشریف لے جائیں۔ فاطمہؑ اس شان سے تشریف لے جائیں گی، آپ دو سبز چادریں پہنے ہونگی، آپ کے گرد ستر ہزار حوریں ہوں گی، اپنے محل کے دروازے پر جائیں گی تو امام حسنؑ کو کھڑا ہوا اور امام حسینؑ کو سر بریدہ حالت میں سویا ہوا، پائیں گی، امام حسنؑ سے دریافت فرمائیں گی یہ کون ہے؟ عرض کریں گے یہ میرے بھائی ہیں۔ آپ کے باپ کی امت نے آپ کو شہید کر کے سر کاٹ لیا ہے، خدا کی طرف سے آواز آئے گی، میرے حبیب

کی بیٹی! میں آپ کو دکھلانا چاہتا تھا کہ آپ کے باپ کی امت نے حسینؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ میں نے تمہاری مصیبت کے لئے تعزیت کا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے، وہ یہ ہے کہ جب تک تو خود، تیری اولاد، تیرے شیعہ اور وہ لوگ جو تمہارے شیعہ تو نہ ہوں، مگر تمہارے ساتھ نیکی کی ہو، جنت میں داخل نہ ہو جائیں، اس وقت تک کسی بندے کا حساب نہیں لوں گا۔ میری بیٹی فاطمہؑ، آپ کی اولاد، آپ کے شیعہ اور ان سے نیک سلوک کرنے والے اگرچہ شیعہ نہ ہوں، جنت میں چلے جائیں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے ——— "قیامت کا بڑا بھاری خوف ان کو کوئی رنج نہ دے گا، اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے اور کہیں گے، آج وہی دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ——— "وہ قیامت کا دن ہوگا، ان کو ہر وہ چیز ملے گی جس کو نفس چاہتا ہوگا۔ وہ بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"۔ خدا کی قسم اے فاطمہؑ! یہ آپ کی اولاد، آپ کے شیعہ اور آپ سے نیکی کرنے والے دوست دار ہوں گے"۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ———

قُلْنَا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ

"ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ پر سلامتی کیساتھ ٹھنڈی ہو جا"

کی تفسیر میں فرمایا ——— کہ سب سے پہلے دُنیا میں جو منجنیق تیار ہوئی، وہ منجنیق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے تیار ہوئی، کوفہ شہر کی دیوار کے پاس ایک نہر میں جسکا نام کوثی تھا اور بستی کا نام فنطانا تھا۔ شیطان نے منجنیق تیار کی، اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بٹھایا گیا۔ لوگوں نے چاہا کہ آپ کو آگ میں ڈال دیں جبرائیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے کہا ——— اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ

وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کیا کوئی حاجت ہے، فرمایا ——— تجھ سے کوئی حاجت نہیں
ہے۔ خداوند عالم نے فرمایا ———

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

"ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہو جا، مگر سلامتی کیساتھ۔"

سُورۃ الحج

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم

برید ہ نے کہا کہ میں ابوجعفر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے اس آیت
کے بارے میں حضرت سے پوچھا ———

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اِرْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ
وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

"اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو، تم رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے
پروردگار کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

فرمایا ——— اس سے ہمیں مراد لیا گیا ہے، منتخب لوگ ہم ہیں، ہم پر دین میں
تنگی اور تکلیف پیدا نہیں کی، جس طرح تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت میں تھی، اس میں خاص
ہمیں مراد لیا گیا ہے، اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا، ہمارا نام مسلمان رکھا، گذشتہ کتب
اور قرآن میں بھی، تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں، رسولؐ ہم پر بھی گواہ ہوں، اس چیز پر جو خدا
کی طرف سے ہمیں پہنچی، اور ہم لوگوں پر گواہ ہیں، جس نے قیامت کے روز رسولؐ
کی تصدیق کی ہم اس کی تصدیق کریں گے، قیامت میں جس کی رسولؐ نے تکذیب کی
ہم اس کی تکذیب کریں گے۔"

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔

وہ لوگ اگر ہم ان کو زمین میں تمکین دیں۔ تو وہ باقاعدہ نمازیں پڑھیں گے۔ اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک کاموں کا حکم دیں گے اور بدی سے مانع ہوں گے۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی قسم یہ آیت ہم ہی نازل ہوئی ہے۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ——

وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَۃٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِیْدٍ

"کتنے کنوئیں بے کار پڑے ہیں اور مضبوط محل"

قصر سے مراد رسول اللہؐ ہیں، بیئر معطل سے مراد علیؑ ہیں۔

ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت امیرالمومنین علیہ السلام کی خد مسجد کوفہ میں اپنے شوہر کے خلاف شکایت لے کر آئی، امیرالمومنینؑ نے شوہر کے حق میں فیصلہ کر دیا —— کہنے لگی، خدا کی قسم آپ نے حق فیصلہ نہیں کیا، رعایا میں انصاف سے کام نہیں لیا، خدا کی مرضی کا فیصلہ نہیں کیا۔ امیرالمومنینؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا ——

"اے جریہ۔ اے بذیہ۔ اے سلع۔ اے سلنع! تو وہ ہے جس کو اس جگہ سے حیض نہیں آتا، جہاں سے عام عورتوں کو حیض آتا ہے۔"

یہ کہتی ہوئی بھاگ کھڑی ہوئی —— ! ہائے میں ہلاک ہوگئی، ابوطالب کے فرزند نے میرا پردہ چاک کر دیا۔

عمرو بن حریث نے اس سے پوچھا تو کہا —— علیؑ نے سچ کہا، میں جو بات اپنے شوہر سے پوشیدہ رکھتی تھی، علیؑ نے اس کو ظاہر کر دیا۔

عمرو بن حریث نے تمام بات سے حضرت علی کو آگاہ کیا اور عرض کیا، یاامیرالمومنین کیا یہ بات آپ نے کہانت سے معلوم کی ہے ——— فرمایا اے عمرو تمہیں ہلاکت ہو، یہ بات کہانت سے معلوم نہیں کی، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے ارواح کو اجسام میں خلقت سے پہلے پیدا کیا۔ دو ہزار سال پہلے جب ارواح کو اجسام میں داخل کیا تو ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا کہ یہ مومن اور یہ کافر، چھپا کے کان کے برابر جس چیز میں وہ مبتلا ہوں گے وہ لکھا ہوا ہے۔ پھر خداوند عالم نے یہ بات قرآن میں بھی نازل فرمائی کہ ———

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ

اس میں پہچاننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں

رسول اللہ متوسم تھے، آنحضرتؐ کے بعد میں ہوں، میرے بعد میری اولاد میں جو حضرات امام ہوں گے وہ متوسم ہیں، میں نے جب اس عورت کو غور سے دیکھا تو اس کی پیشانی پر یہ بات تحریر تھی۔"

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْ

تِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

لوگوں کو حج کے لئے اعلان کر دو وہ تمہارے پاس پیدل آئیں تمام دور کے راستوں سے دُبلے دُبلے اونٹوں پر سوار ہو کر چلے آئیں۔"

ابن عباسؓ نے کہا ——— اس آواز کو باپ کی پشت اور ماں کے رحم میں جو لوگ قیامت تک آنے والے تھے، سب نے سُنا، اس کا جواب ہر اس شخص نے دیا جو ایمان لایا اور جس کے مقدر میں حج کرنا لکھا ہوا تھا،

لبیک اللھم لبیک

حاضر ہوں پالنے والے حاضر ہوں

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ——

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ

"وہ لوگ جو اپنے ملک سے ناحق صرف اتنی سی بات پر نکالے گئے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے" —— اس سے مراد علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، حمزہؓ اور جعفرؓ ہیں۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ۔

"اے آدمیو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، اس کو غور سے سن لو"

صادق آل محمدؑ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ——

اِنَّ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

"جو لوگ خدا کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں، وہ تو مکھی تک کو پیدا نہیں کر سکتے"

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ

(ترجمہ گزر چکا ہے) —— ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت علی امیرالمومنینؑ جعفرؓ، حمزہؓ کے حق میں نازل ہوئی، حسین بن علی علیہما السلام کے حق میں بھی لاگو ہوتی ہے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا اِلٰی مَکَّۃَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ بَعِیْدًا رَأَیْتُ عَمْیَاءَ عَلٰی ظَھْرِ الطَّرِیْقِ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ رُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ قَالَ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ قَوْلِھَا وَقُلْتُ لَھَا اَیُّ حَقٍّ لِمُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ عَلَی اللّٰہِ اِنَّمَا الْحَقُّ لَہٗ عَلَیْھِمْ فَقَالَتْ لَہٗ مَہْ یَا لُکَعُ وَاللّٰہِ مَا ارْتَضٰی ھُوَ حَتّٰی حَلَفَ بِحَقِّھِمْ فَلَوْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ عَلَیْہِ حَقٌّ مَا حَلَفَ بِہٖ قَالَ قُلْتُ وَ اَیُّ مَوْضِعٍ حَلَفَ قَالَ قَوْلُہٗ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ وَالْعَمْرُ فِیْ

كَلَامِ الْعَرَبِ الْحَيٰوةُ نَقِيفَتْ حَجَّتِیْ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاذَا بِهَا مُبْصِرَةٌ
فِیْ مَوْضِعِهَا وَهِیَ تَقُوْلُ اَیُّهَا النَّاسُ اَحِبُّوْا عَلِيًّا (ع) فَحُبُّهُ يُنْجِيْكُمْ
مِنَ النَّارِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا وَقُلْتُ اَلَسْتِ الْعَمْيَاءَ بِالْاَمْسِ
تَقُوْلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ رُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ
قَالَتْ بَلٰی قُلْتُ حَدِّثِيْنِیْ بِقِصَّتِكِ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا جَزَتْنِیْ
اِذْ وَقَفَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ اِنْ رَاَيْتِ مُحَمَّدًا وَّآلِهٖ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ لَعَرَفْتِنِيْهِ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ بِالْوَلَاءِ الَّتِیْ جَاءَتْنَا
فَبَيْنَا هُوَ يُخَاطِبُنِیْ اِذْ اَتٰی رَجُلٌ آخَرُ، مُتَوَكِّئًا عَلٰی رَجُلَيْنِ
فَقَالَ مَا نَبَاُكِ مَعَهُمَا قَالَ اِنَّهُمَا نَسْاَلُ رَبَّهُمَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمَا بَصَرَهَا۔ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمَا فَدَعَا
رَبَّهٗ وَمَسَحَ عَلٰی عَيْنِیْ بِيَدِهٖ فَاَبْصَرْتُ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتُمْ قَالَ
اَنَا مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكِ بَصَرَكِ
اُقْعُدِیْ فِیْ مَوْضِعِكِ حَتّٰی يَرْجِعَ النَّاسُ وَاَعْلِمِيْهِمْ اِنَّ حُبَّ
عَلِیٍّ (ع) يُنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ۔

"اعمش سے روایت ہے میں حج کے لئے مکہ کو روانہ ہوا۔ جب بہت دُور جا چکا تو ایک اندھی عورت کو راستہ پر بیٹھا ہوا دیکھا جو یہ کہہ رہی تھی کہ پروردگار محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ میری بینائی واپس لوٹا دے۔ میں سُنکر بہت حیران ہوا، اور اس سے کہا محمدؐ و آلِ محمدؐ کا خدا پر کیا حق ہے بلکہ خدا کا ان پر حق ہے، یہ سُنکر کہنے لگی کہ او بے وقوف خاموش ہو جا، خدا کی قسم خدا تو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے نام کی قسمیں کھاتا ہے، اگر محمدؐ کا خدا پر حق نہ ہوتا تو وہ محمدؐ کے نام کی قسم کیوں کھاتا۔ میں نے کہا یہ بات

کہاں لکھی ہوئی ہے ، اس نے کہا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
(اے محمدؐ) تیری زندگی کی قسم وہ لوگ اپنے نشے میں سرگرداں ہیں۔ عُمر کے
معنی کلام عرب میں زندگی کے ہیں۔ ——— میں حج کر کے واپس
آیا وہ عورت اس جگہ موجود تھی ، اس کی بینائی ٹھیک ہو چکی تھی اور
کہہ رہی تھی کہ اے لوگو! علیؑ کو دوست رکھو تاکہ آگ سے نجات پاؤ۔ میں نے
آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ آپ وہی عورت ہیں جو کل نابینا تھی اور کہتی
تھی کہ پروردگار محمدؐ اور آلِ محمدؐ کا واسطہ میری بینائی واپس کر دے ، کہنے لگی
ہاں وہی عورت ہوں ، میں نے کہا ذرا اپنا واقعہ تو سنائیے ، کہنے لگیں
مجھے اور تو کوئی پتہ نہیں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو دیکھا ہے ،
میں نے جواب دیا ، میں نے نہیں دیکھا صرف اُن سے دل سے محبت کرتی
ہوں اس دوران میں ایک اور آدمی آگیا جو دو اور آدمیوں کا سہارا لئے
ہوئے تھا ۔ اس نے کہا اس عورت کے پاس تُو کیوں ٹھہرا ہوا ہے اس
نے کہا یہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ میری بینائی
واپس کر دے ، اس نے کہا پھر اس کے لئے رب سے دُعا کر ، اس نے
دُعا کی اور میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا ، بس میں ٹھیک ہو گئی ، میں نے پوچھا
آپ کون لوگ ہیں ؟ فرمایا میں محمدؐ ہوں اور یہ علیؑ ہیں ۔ خدا نے تیری بینائی
واپس کر دی ہے ، اس جگہ بیٹھی رہ جو یہاں سے گزرے اُس سے کہتی رہنا
کہ علیؑ سے محبت کرنا دوزخ سے نجات کا باعث ہے ؏

عن زید بن علیؑ اذا قام القائم من آل محمدؐ یقول
یا ایھا الناس نحن الذین وعدکم اللہ فی کتابہ الذین ان
مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا

بالمعروف ونھوا عن المنکر واللہ عاقبۃ الامور)

"زید بن علیؑ سے روایت ہے کہ جب قائمؑ آلِ محمدؐ تشریف لائیں گے تو فرمائیں گے، اے لوگو! ہم وہ لوگ ہیں، جسکا وعدہ خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے (آپ اس آیت کو پڑھیں گے، جسکا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)۔

سورۃ المؤمنون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِی الجَارُود قَالَ سَأَلتُ اَبَا جَعفَر (ع) عَن قَولِ اللہِ سُبحَانَہٗ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ یَقُوْلُ یُعْطُوْنَ مَا اَعْطَوْا وَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اُولٰٓئِكَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ علی بن ابی طالب (ع) لم یسبقہ ۔

ابوجارود کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا ۔ ـــــ " وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں۔ اس حال میں کہ ان کے دل اس سے ڈرے ہوئے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے پروردگار کی حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں " ـــــ

فرمایا۔ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں وہی نیکیوں میں جلدی کیا کرتے ہیں۔ وہی ان میں سب سے زیادہ بڑھ جانے والے ہیں۔ اس سے مراد علیؑ ہیں، آپ سے نیکی میں کسی نے سبقت

نہیں کی۔

عَن اَبِی الجارُودِ فِی تفسیر قولِ اللہ سُبحانہٗ وَالذِینَ ھُم مِن خشیۃِ ربّھم لَا یُشرِکُونَ وَالذِینَ یُؤتُونَ مَا اٰتَوا وَقلوبھم وَجِلَۃ انّھم اِلیٰ ربّھم رَاجِعُونَ اولٰئک یُسارِعُونَ فِی الخَیرَاتِ وَھُم لَھا سَابِقُونَ نزلت فِی عَلِیّ بنِ اَبِی طَالِب (ع)

ابو جارود نے اس آیت کی تفسیر میں کہا، جو لوگ خدا سے ڈرنے والے ہیں۔ اور وہ جو خدا کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو خدا کا کسی کو شریک نہیں کرتے، اور وہ لوگ جو دیتے ہیں، جو کچھ بھی دیتے ہیں اس حال میں ان کے دل ڈرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ہم خدا کی حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں۔ وہ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں، وہی سب سے بڑھ جانے والے ہیں یہ آیت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

عَن ابِی سَعِیدِ الخُدرِی قال فی قولہٖ ھَب لَنَا مِن ازواجنا وَ ذُرِیّتنا قُرَّۃَ اَعیُنٍ وَاجعَلنَا لِلمُتَّقِینَ اِمَامًا قَالَ عَلِی بن ابِی طَالِب (ع) وَقَالَ النَّبِیّ (ص)

نبی علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا ——————

آنحضرتؐ ——— ازواجنا سے کون مراد ہے؟

جبرائیل ——— خدیجہؓ

آنحضرتؐ ——— ومن ذریتنا، ہماری اولاد سے کون مراد ہے؟

جبرائیل ——— فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

آنحضرتؐ ——— ومن قرۃ اعین آنکھوں کی ٹھنڈک سے کون مراد ہیں۔

جبرائیل ——— حسنؑ اور حسینؑ

آنحضرتؐ ـــــ واجعلنا للمتقین اماما۔ پرہیزگاروں کا امام بنانے سے کون

مراد ہے

جبرائیلؑ ـــــ علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ جبرائیلؑ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ

آپ کے بعد آپ کی اُمت اختلاف میں پڑ جائیگی، خدا نے نبیؐ کی طرف وحی کی ـــــ

قُل رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ

الظَّالِمِیْنَ

"کہدو، اے میرے رب جس عذاب کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے

وہ مجھے دکھلا دے، مجھے نافرمان لوگوں کے پاس نہ رکھیو"۔

جابرؓ نے کہا کہ ظالمین سے مراد جمل والے ہیں، جب آنحضرتؐ نے یہ کہا

تو خدا نے آپ پر یہ آیت نازل کی۔ ـــــ

وَاِنَّا عَلٰٓی اَنْ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ

ضرور ہم اس بات پر قدرت رکھتے ہیں، جس بات کا اُن سے وعدہ کیا ہے وہ

تمہیں دکھلا دیں (ان پر تمہاری موجودگی ہی میں عذاب نازل کریں گے)

جابرؓ کا بیان ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرتؐ کو اس بات

کا شک نہ رہا، یہ بات انہیں ضرور دکھلائی جائے گی،

جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نبی کریمؐ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا، منیٰ کے مقام پر آنحضرتؐ

نے حمد و ثنا کے بعد کہا ـــــ

"اے لوگو! کیا میں نے تم کو تبلیغ نہیں کی۔

انہوں نے کہا ـــــ ہاں تبلیغ کی ہے۔

فرمایا۔ ـــــ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے، ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ گے

اگر تم نے یہ کام کیا تو مجھے ایک ایسے گروہ میں پاؤ گے، جو تمہارے چہروں پر تلوار ماریں گے ـــــــ آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا، وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں خدا نے یہ آیت نازل کی۔

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُوْنَ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُوْنَ۔

اگر ہم تم کو لیجائیں گے، تو ہم اُن سے بھی ضرور ہی بدلہ لینے والے ہیں یا ہم تم کو وہ دکھلادیں گے جسکا ہم نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ان پر پورا پورا اختیار رکھنے والے ہیں

یہ آیت واقعہ جمل کے متعلق ہے۔

صادق آل محمد علیہم السلام نے آیت ـــــــ

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

"اے رسولو، پاک چیزیں کھاؤ۔"

کی تفسیر میں فرمایا، اس سے رزق حلال مراد ہے۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُوْنَ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لائے، وہ سیدھے راستہ سے منحرف ہیں۔"

علی علیہ السلام نے فرمایا وہ میری ولایت سے منحرف ہوجاتے ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری حج کے موقع پر منیٰ میں ارشاد فرمایا، ایک یا دو آدمیوں نے یہ بات رسول اللہ سے سُنی فرمایا ـــــــ میرے بعد کافر نہ ہوجانا، جس میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے پھرو۔ خدا کی قسم یہ کام تم ضرور کرو گے، اگر تم نے یہ کام کیا تو تم مجھے ایک ایسے گروہ میں پاؤ گے، جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ وہ علی بن ابی طالب ہوں گے۔

یہ آیت نازل ہوئی۔ ـــــــ

قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ (ترجمہ گزر چکا ہے)

سورۃ النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ

"اللہ آسمانوں کو اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، اس کے نور کی مثال اس روشندان کی ہے، جس میں ایک زبردست چراغ ہو وہ چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہو۔ وہ قندیل ایسی ہو جیسے ایک چمکتا ہوا تارا زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن ہو، جو شرقی ہے نہ غربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے، اگر آگ اس کو نہ چھوئے، وہ نور بالائے نور ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ بتلا دیتا ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ۔ خدا کے نور کی مثال اس طرح ہے جس طرح چراغ فانوس میں ہو۔ فرمایا فانوس سے مراد علم ہے جو نبیؐ کے سینہ میں ہے فِي زُجَاجَةٍ

شیشے میں کہ شیشے سے نبیؐ کا سینہ مراد ہے، نبیؐ کے سینے سے علم علیؑ کے سینہ میں رسول کی تعلیم سے منتقل ہوا۔

كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

وہ قندیل ایسی ہو جیسا چمکتا ہوا تارا۔ زیتون کے مبارک درخت سے روشن ہو ــــــ اس سے نور العلم مراد ہے، جو نہ شرقی ہے اور نہ ہی غربی، یعنی نہ نصرانیت ہے اور نہ ہی یہودیت۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ

قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے، آگ اس کو نہ چھوئے وہ نور بالائے نور ہے۔ ــــــ فرمایا آلِ محمدؐ کا علم سوال کرنے سے پہلے بولنے لگ جاتا ہے،

صادق آلِ محمد علیہ السلام نے اس آیت کی یوں تفسیر فرمائی ــــــ

اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ سے مراد امام حسنؑ ہیں، فِی زُجَاجَةٍ سے حسینؑ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فاطمہؑ ہیں، جو کائنات کی عورتوں میں کوکب دری ہیں توقد من شجرہ مبارکۃ سے مراد ابراہیمؑ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ سے مراد یہودیت اور نصرانیت کی نفی ہے، يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ سے مراد ہے کہ درخت مبارکہ سے علم کا چشمہ پھوٹتا ہے۔

ابنِ عباس نے کہا کہ ــــــ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ الی اخرہ

اللہ نے وعدہ کیا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔

یہ آیت آلِ محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے از زمین کے اصل وارث محمدؐ و آلِ محمدؐ ہیں۔

ابن عباس نے کہا یہ آیت علیؑ کی شان میں اتری ہے۔

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ اور اس کی (مخالفت سے)

پس ایسے لوگ ہی تو کامیاب ہونے والے ہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، جہاں تک

بات ہم تک پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ ـــــ اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ

نُورِهٖ میں نور سے مراد محمدؐ ہیں۔ کَمِشْكٰوةٍ، مشکوٰۃ نبیؐ کا سینہ ہے فِيهَا

مِصْبَاحٌ۔ مصباح سے مراد علم ہے، فِي زُجَاجَةٍ سے مراد امیر المومنینؑ ہیں

علم رسول اللہ (ص) عِندَهٗ رسول کا علم علیؑ کے پاس ہے۔ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ

دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ سے

یہودیت اور نصرانیت کی نفی مراد ہے، يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ يَكَادُ ذٰلِكَ

الْعِلْمُ يَتَكَلَّمُ فِيكَ قَبْلَ اَنْ يَنْطِقَ بِهِ الرَّجُلُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ

عَلٰى نُورٍ ـــــ ممکن ہے وہ علم کسی شخص کے بولنے سے پہلے تم ہی بولنے لگ

جائے اگر آگ اس کو نہ چھوئے تو وہ نور علیؑ کا نور ہے۔

فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ

فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔

(یہ چراغ) ایسے گھر میں ہے، جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم

کی جائے، ان میں صبح و شام اس کی پاکیزگی ایسے لوگ بیان کرتے ہیں۔

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

"جن کو تجارت اور بیع ذکرِ خدا سے نہیں روکتی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——— هِیَ بُیُوتُ الْاَنْبِیَاءِ وَبَیْتُ عَلِیٍّ مِنْھَا گھروں سے مراد انبیاء کے گھر اور علیؑ کا گھر ان میں شامل ہے،

حسین بن عبداللہ بن جندب سے روایت ہے کہ میرے باپ نے علی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا ——— میں کمزور، عاجز اور بوڑھا ہو چکا ہوں، میرے جسم کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے ہیں، مجھے ایسا کلام تعلیم فرمائیے جو مجھے رب سے قریب کر دے، میرے علم اور فہم میں اضافہ کرے۔

علی علیہ السلام نے خط لکھا کہ اس کو پڑھو اور سمجھو اس میں شفا طلب کرنے والے کے لئے شفا اور ہدایت طلب کرنے والے کے لئے ہدایت ہے۔ خدا کا ذکر زیادہ کیا کر۔

خط یہ ہے:- ———

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ——— اس خط کو صفوان اور آدم کو بھی پڑھ کر سُنانا۔ (ابوطاہر نے کہا آدم صفوان کا ساتھی تھا) علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا ——— خدا کی زمین میں محمدؐ امین تھے۔ آپ کے انتقال کے بعد ہم اہل بیت خدا کی زمین میں امین ہیں۔ علم بلایا، منایا، انساب عرب اور مولد الاسلام کا علم ہم لوگوں کے پاس ہے۔ جب ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت کو جان جاتے ہیں۔ کہ مومن ہے یا منافق۔ ہمارے شیعوں کے نام ہمارے پاس ان کی ولدیت کے ساتھ تحریر ہیں۔ خدا نے ہم سے اور ان سے وعدہ لیا تھا۔ جہاں ہم جائیں گے، وہاں وہ جائیں گے ابراہیم خلیلؑ کے مذہب پر ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں۔ قیامت کے روز ہم اپنے نبیؐ کے حجزے کو تھامے ہوں گے، ہمارے نبیؐ خدا کے حجزے کو پکڑے ہوں گے، حجزہ نور کا بنا ہوا ہوگا۔ ہمارے شیعہ ہمارے حجزہ کو

پکڑے ہوں گے۔ جس نے ہم کو چھوڑا ہلاک ہوا۔ ہماری اتباع کرنے والا نجات پاگیا۔ ہمیں چھوڑنے والا اور ہم سے جھگڑا کرنے والا کافر ہے، ہمارے شیعہ، ہماری ولایت کے تابع مومن ہیں۔ کافر ہمیں دوست نہیں رکھے گا، مومن ہم سے بغض نہیں کرے گا۔ جو شخص ہماری محبت میں مرگیا۔ خدا پر فرض ہے کہ اس کو ہمارے ساتھ اُٹھائے۔ جو ہمارا اتباع کرے ہم اس کے لئے نور ہیں جو ہمارا اقتدار کرے اُس کے لئے بھی نور ہیں۔ جو ہم سے پھر گیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جو ہم میں سے نہیں ہے اُس کا اسلام لانا بے کار ہے خدا نے دین کو ہم سے شروع کیا اور ہم پر ختم کرے گا۔ ہماری وجہ سے خدا تمہیں زمین کی خوراک کھلاتا ہے۔ ہماری وجہ سے بارش برساتا ہے، ہماری وجہ سے تمہیں سمندر میں غرق ہونے اور زمین میں دھنس جانے سے بچاتا ہے تمہیں زندگی میں، قبر میں، محشر میں پل صراط سے گزرتے وقت، میزان کے وقت اور جنت میں داخل ہوتے وقت ہماری وجہ سے فائدہ دے گا۔

ہماری مثل کتاب خدا میں مشکوٰۃ جیسی ہے۔ مشکوٰۃ قندیل کو کہتے ہیں ہم مشکوٰۃ ہیں۔ جس میں چراغ ہے۔ چراغ محمدؐ ہیں چراغ شیشے میں ہے۔ وہ شیشہ ہم ہیں۔ گویا کہ وہ شیشہ چمکتا ہوا موتی ہے۔ جو درخت مبارک سے روشن کیا گیا ہے۔ جو نہ شرقی ہے نہ غربی، یعنی نہ منکر ہے اور نہ ہی مدعی قریب ہے کہ اس کا تیل یعنی نور روشن ہو۔ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ گرچہ اس کو آگ نہ چھوئے۔ قرآن کا نور، نور پر نور ہے۔ اس نور کی جس کو چاہتا ہے خدا ہدایت دیتا ہے۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے، جس کو ہماری ولایت کی ہدایت دیتا ہے۔ پھر خدا پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہمارے دوست کو روشن چہرے والا بنا کر قیامت کے روز اُٹھائے گا۔ ہمارا دشمن قیامت

میں سیاہ چہرے کیساتھ محشور ہو گا ۔ ہمارے دوست کو خدا انبیاءؑ صدیقینؓ شہداءؓ ، اور صالحینؓ کا ساتھی بنائے گا ۔ یہ لوگ اچھے ساتھی ہوں گے ۔ خدا ہمارے دشمنوں کو شیاطین اور کافروں کا ساتھی بنائے گا ، یہ بُرے ساتھی ہوں گے ، ہمارے شہید کو اور شہداء پر دس درجے زیادہ فضیلت ہے ، ہمارے شیعہ شہید کو ہمارے غیر شیعہ شہید پر سات درجے فضیلت ہے ۔ ہم نجباء ہیں افراطِ انبیاءؑ اور اولادِ اوصیاءؑ ہیں ، خلفاء زمین ہیں ، خدا کے نزدیک اور لوگوں سے افضل ہیں ، کتاب خدا میں ہمارا خاص مقام ہے ، خدا کے دین میں ہمارا مقام ممتاز ہے ۔ ہم سے خدا نے دین کی ابتداء کی کہا ______

- اے محمدؐ ! ہم نے دین کو شروع کیا ۔ جس کی نوحؑ کو وصیت کی اور تمہیں اس کی وحی کی ۔ جس طرح ہم نے ابراہیمؑ ، اسمٰعیلؑ اور یعقوبؑ کو وصیت کی ہے ______ ہمیں دین کی تعلیم دی گئی ۔ ہم نے اس کو لوگوں تک پہنچایا ۔ انبیاء کا علم ہمیں ودیعت کیا گیا ، انبیاءؑ کے وارث ہم ہیں ۔ صاحبانِ علم کی اولاد ہم ہیں ______ اے آلِ محمدؐ ! دین کو قائم کرو ، اس میں تفرقہ نہ ڈالو ، اپنی جماعت کیساتھ رہو ، یہ بات مشرکین کو ناگوار گزرتی ہے وہ مشرک جو علیؑ کی ولایت میں کسی غیر کو شریک کرتے ہیں ۔ علیؑ کی ولایت کی طرف تم بلاتے ہو تو یہ بات اُن کو ناگوار لگتی ہے ، خدا علیؑ کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ۔ اسکو ہدایت دیتا ہے جو اس سے رجوع کرتا ہے ۔"

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے آگاہ کیا ہے " کہ تم خدا کے نور سے ، علیؑ تیرے نور سے اور اُمت علیؑ کے نور سے پُل صراط عبور کرے گی ، علیؑ کا نور تیرے نور سے ہے ۔ خدا نے علیؑ کے نور کیساتھ

کوئی اور نور نہیں بنایا۔ اس کے نور کا کیا کہنا:
اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جندب نے علی بن ابی طالبؑ کی طرف خط لکھا کہ میں کمزور ہو چکا ہوں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے، جس سے میں مضبوط ہو جاؤں۔ ——— حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسنؑ کو خط تحریر کرنے کا حکم دیا۔ امام حسنؑ نے یوں خط لکھا ———

اِن محمداً کان امین اللہ فی ارضہ فلما قبض محمدٌ (ص) کنا اھل بیتہ غل امنا اللہِ فی ارضہ عندنا علم المنایا والبلایا وانا نعرف الرجلَ اِذا ارایناہٗ بحقیقۃ الایمان وحقیقۃ النفاقِ واِنَّ شیعتنا لمعروفونَ باسمائِھم واَنسابِھم۔

"محمدؐ زمین میں اللہ کے امین ہیں آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کے اہلِ بیت امنا اللہ ہیں، موت کا علم، مصائب واقع ہونے کا علم ہمارے پاس موجود ہے، آدمی کو دیکھتے ہی ہم پہچان جاتے ہیں۔ کہ یہ مومن ہے یا منافق ہے، ہمارے شیعہ نسب اور نام سے مشہور ہیں، ہم سے اور ان سے خدا نے میثاق لیا ہے، جہاں ہم وارد ہونگے یا ٹھہریں گے۔ وہاں وہ وارد ہونگے ٹھہریں گے۔ لیس علی مِلۃ ابینا ابراھیم غیرنا وغیرھم ہمارے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں انا یوم القیامۃ اخذین بحجزۃِ نبینا قیامت کے دن ہم نبیؐ کے حجزہ کو ہمارے نبیؐ اپنے رب کے حجزہ کو (حجزہ نور کو کہتے ہیں) ہمارے شیعہ ہمارے حجزہ کو پکڑے ہوتے ہوں گے جو ہم سے الگ ہوا، ہلاک ہوا، جس نے اتباع کی وہ ساتھ رہا، ہماری ولایت کا چھوڑنے والا کافر، ہماری ولایت

کا پیرو مومن، کافر ہم سے دوستی نہیں کرے گا۔ مومن ہم سے بغض نہیں کر سکے گا۔ جو ہماری محبت میں مرا، اللہ اس کو ہمارے ساتھ اُٹھائے گا۔ ہم نور ہیں جس نے ہماری اقتدار کی، جس نے ہمارا اتباع کیا، اس کے لیئے ہدایت، ہمارا منکر ہم سے نہیں، جو ہم سے نہیں اس میں اسلام کا شائبہ تک نہیں۔ ہمارے آنے سے دین جاری ہوا۔ ہمارے نہ رہنے سے ختم ہو جائے گا۔ ہماری وجہ سے زمین کی نعمتیں کھاتے ہو۔ ہماری وجہ سے دُنیا میں، محشر میں، قبر میں، پُل صراط پر، اعمال کے میزان کے وقت، اور جنت کے وارد ہونے کے وقت کامیاب ہو گے۔ کتاب خدا میں ہماری مثال مشکوٰۃ کی ہے۔ مشکوٰۃ قندیل کو کہتے ہیں۔ ہم مشکوٰۃ ہیں۔ ہمارے اندر مصباح رکھی ہوئی ہے۔ مصباح (چراغ) محمدؐ ہیں۔ مصباح شیشے کے اندر ہیں۔ ہم شیشہ ہیں، شیشہ چمکتا ہوا موتی ہے۔ جو مبارک درخت سے جلایا گیا ہے۔ مبارک درخت علیؑ ہیں جو نہ مشرقی نہ مغربی مشہور و معروف ہیں۔ نہ یہودیت اور نہ نصرانیت کے قریب ہے۔ تیل اس کو روشن کرے وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ اگرچہ آگ اس کو نہ چھوئے۔ نورٌ بالائے نورٌ ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ خدا قیامت میں ہمارے دوست کو چمکتے ہوئے چہرے کیساتھ لائے گا۔ اس کی برہان بڑی ہے اور خدا کے نزدیک حجت بھی۔ ہمارا دوست، انبیاءؑ، شہداءؑ اور صالحینؑ کا اچھا ساتھی ہو گا۔ ہمارے دشمن اور منکر کو شیاطین اور کافروں کا ساتھی بنائے گا۔ یہ بڑے ساتھی ہوں گے۔ ہمارا شہید اور شہداء سے دس درجے، ہمارا شیعہ شہید اور شہداء سے سات درجے افضل ہو گا۔ ہم نجباء، افراط انبیاءؑ، ہم زمین پر خلفاء، کتاب خدا میں مخصوص، خدا کے نبیؐ کے نزدیک اور لوگوں سے افضل دُنیا

یہاں ہم آئے تو دین کا سلسلہ شروع ہوا۔ کتاب خدا میں ہے شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا ——— تمہارے لئے دین جاری کیا جس کی نوحؑ کو وصیت کی اور تمہیں وحی کی۔ اور ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی کہ دین کو قائم رکھنا۔ اس میں اختلاف نہ کرنا۔ کُوْنُوا عَلٰی جماعۃِ محمدؐ (ص) کبر علی المشرکین۔ محمدؐ کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ مشرکین کو یہ بات ناگوار لگی۔

سُورۃ الفرقان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

"وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو اپنی ازواج کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت کر۔ ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا دے"

ابان بن تغلب کہتا ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں صادقِ آلِ محمدؐ سے پوچھا فرمایا۔ اس سے مراد ہم اہل بیت ہیں۔

اس آیت کے بارے میں ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل سے پوچھا:- ———

آنحضرتؐ ——— یا جبرائیلؑ ازواج سے کون مراد ہے؟
جبرائیلؑ ——— خدیجہؑ
آنحضرتؐ ——— ذریت اولاد سے؟
جبرائیلؑ ——— فاطمہؑ
آنحضرتؐ ——— قرۃ العین، آنکھ کی ٹھنڈک سے؟
جبرائیلؑ ——— حسنؑ اور حسینؑ۔
آنحضرتؐ ——— مجھے متقین کا امام بنائے؟
جبرائیلؑ ——— علی ابن ابی طالب علیہ السلام

وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ عَنِ الَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَہٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْکَ خَلِیْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْهِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا۔ بنی اسرائیل پ۱۵ ع۸

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت کی تفسیر علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں پوری ہے۔ ——— (اے محمدؐ) تمہیں اس بات سے روک دیں، جس کی تم سے علیؑ کے بارے میں وحی کی ہے۔ خدا نے رسولؐ کو علیؑ کی ولایت کا اعلان کرنے کا حکم دیا تھا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابیہ عن آبائہ (ع) قال قال رسول اللہ (ص) یا علیؑ انت و شیعتک علی الحوض تسقون من احببتم و تمنعون من کرھتم و انتم الآمنون یوم الفزع الاکبر فی ظل العرش یفزع الناس ولا تفزعون و یحزن الناس ولا تحزنون وفیکم نزلت ھذہ الآیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ تُوْعَدُوْنَ وَھِیَ ثَلَاثُ آیَاتٍ یاعَلِیُّ انت وشِیعَتکَ لطلبون فی الموقف وانتم فی الجنان متنعمون۔

ابو عبداللہ علیہ السلام اپنے باپ سے اور وہ اپنے اباۓ طاہرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر ہوں گے۔ جس سے محبت کروگے اس کو پانی پلاؤ گے اور جس سے نفرت کروگے اس کو پانی نہیں دوگے (قیامت کے) دن بڑے خوف سے امن ہیں ہوگے۔ عرش کے سایہ میں ہوگے، لوگ خوف زدہ ہوں گے تمہیں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ لوگ غمگین ہوں گے، تم کو کوئی غم نہیں ہوگا۔ تمہارے حق میں یہ آیت نازل ہوئی —— جن لوگوں کے حق میں ہماری طرف سے نیکی پہلے مقدر ہو چکی ہے وہ برائی سے بہت دور ہیں —— اے علیؑ! تمہیں اور تمہارے شیعوں کو موقف میں تلاش کیا جاۓ گا۔ اور تم لوگ جنتوں میں خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوگے۔

عن ابی جعفر (ع) قال سمعت ابی لیقول نزل جبرائیل علی النبی (ص) بھٰذہ الآیتہ ھکذا قال اَلظّٰالِمُوْنَ آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّھُمْ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ کو فرماتے سنا کہ جبرائیل اس آیت کو اس طرح لیکر نازل ہوۓ۔ جو لوگ آل محمد کا حق کھا گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تم مسحور آدمی کا اتباع کرتے ہو۔ دیکھو تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں، گمراہ ہو گئے۔ راستے پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یعنی علیؑ کی ولایت قبول نہیں کرتے۔ راستہ سے

مراد علیؑ ہیں۔

سلمان فارسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؑ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جب سلمانؓ نے علیؑ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت نے فرمایا ——

"مجھے رسول اللہ نے خود اس بات سے آگاہ کیا تھا، فرمایا تھا —— اے علیؑ! خدا نے تمہیں علم، حلم اور غرفہ سے مخصوص کیا ہے۔ خداوندِ عالم نے کہا ——

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا۔ —— "ان ہی کو ان کے صبر کرنے کے معاوضے میں اونچا مقام دیا جائیگا اور اس میں ہر طرف سے ان کو مبارک باد دی جائیگی اور سلام کیا جائے گا۔"

خدا کی قسم! یہ ایسا غرفہ بالاخانہ ہے، جس میں اب تک کوئی داخل نہیں ہوا اور نہ آئندہ کبھی کوئی اس میں داخل ہوگا، حتیٰ کہ آپ خدا کے حضورؐ میں جائیں گے، ستر ہزار فرشتے روزانہ اس غرفہ کی اصلاح اور مرمت میں لگے رہتے ہیں، تم اس میں داخل ہوگے، پھر تمہارے اہل بیتؑ داخل ہوں گے۔ اے علیؑ! اس میں ایک سونے کی چارپائی ہے، وہ اس قدر خوب صورت ہے کہ آج تک کسی فرشتہ نے اس کی طرف نظر نہیں کی، وہ صرف تمہارے بیٹھنے کے لئے ہے یا علیؑ! جب آپ اس نور کی چارپائی پر بیٹھ جائیں گے۔ تو خداوند عالم تمام فرشتوں کو جمع کرے گا۔ وہ تمہیں خدا کی طرف سے سلام بھیجیں گے۔"

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا۔

ابن عباس نے اس کی تفسیر میں کہا کہ خدا نے ایک سفید نطفہ پیدا کیا، جسے صلب آدمؑ میں رکھا، وہاں سے صلب شیثؑ میں پھر انوشؑ میں، انوشؑ سے قینان میں منتقل کیا۔ لگاتار وہ اصلاب کریمہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ خداوند کریم نے اس

کو صلب عبد المطلب میں دو ٹکڑے کر دیا۔ نصف صلب عبداللہ میں نصف صلب ابوطالب میں قرار دیا، عبداللہ سے محمدؐ اور ابوطالب سے علیؑ پیدا ہوئے، یہی اس آیت کا مطلب ہے

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا

"وہ وہی ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اس کو بیٹا (بیٹی اور بہو) داماد بنایا"

فاطمہؑ بنت محمدؐ کا عقد خدا نے علیؑ سے کیا۔ علیؑ محمدؐ سے ہیں اور محمدؐ علیؑ سے ہیں

فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ نسب ہیں اور علیؑ صہر (داماد) ہیں۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیت ——

الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا

وہ لوگ جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں —— حَسُنَتْ مُقَامًا

تک تیرہ آیات ہیں —— کی تفسیر میں فرمایا، وہ اوصیاء ہیں جو آرام سے زمین پر چلتے ہیں:

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضرت تشریف لائے میں تعظیم کے لئے کھڑا ہوا۔ میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا، اپنی انگلیاں، میری انگلیوں میں پیوست کر دیں۔

امیرالمومنینؑ —— اے اصبغ

اصبغؓ —— یا امیر المومنینؑ حاضر ہوں

امیرالمومنینؑ —— ہمارا دوست، اللہ کا دوست ہے، جب مرتا ہے تو وہ رفیق اعلیٰ کے پاس چلا جاتا ہے، وہ اس کو نہر سے سیراب کرے گا۔ جسکا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

اصبغؓ —— یا امیر المومنین اگرچہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔

امیرالمومنینؑ ہاں! کیا تم نے کتاب خدا کی یہ آیت نہیں پڑھی

اُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

خدا ان کی برائیاں نیکیوں میں بدل دے گا۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

خدا غفور اور رحیم ہے۔

سورۃ الشعرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے اور شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ——

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۔ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

"ہمارا نہ کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی دل سوز۔ دوست اگر ہم کو واپس جانا ملتا تو مومنوں میں سے ہو جاتے":

خداوند عالم ہمیں اور ہمارے شیعوں کو بزرگی عطا کرے گا (قیامت کے روز) جب ہم کسی کی شفاعت کریں گے۔ تو وہ بھی شفاعت کریں گے۔ جب غیر شیعہ شیعوں کو شفاعت کرتے ہوئے دیکھیں گے تو وہ کہیں گے۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۔ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ——

اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ

خدا وہ ہے جو تمہیں اس وقت دیکھتا رہا ہے۔ جب تم نبوت پر قائم ہوئے سجدہ کرنے والوں (صلب و رحم) میں تمہارے منتقل ہونے کو (بھی دیکھتا رہا ہے) :- ——— یعنی انبیاء کے اصلاب میں، ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی صلب میں منتقل ہوتے دیکھتا رہا۔

علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آیت ———

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

"اپنے بہت قریب کے کنبے والوں کو ڈراؤ اور مومنین میں سے جو تمہارے پیرو ہیں، ان سے تواضع پیش آؤ"

رسولؐ اللہ پر نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا ——— میں نے سوچا کہ اگر میں یہ کام کروں تو میری قوم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوگی۔ یہ دیکھکر میں خاموش رہا۔ جبرائیل نازل ہوئے اور کہا ———

"اگر تم نے خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی تو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا"

علی علیہ السّلام نے فرمایا، مجھے رسولؐ اللہ نے بلایا۔ فرمایا کہ ——— مجھے خدا نے حکم دیا ہے، کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ میں اس لئے خاموش رہا کہ اس کا جواب تلخ ملے گا۔ آخر کار جبرائیلؑ نے آکر کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ اگر یہ کام نہ کیا تو وہ تمہیں عذاب دے گا۔

علی علیہ السلام نے فرمایا ——— مجھے رسولؐ اللہ نے بلایا اور کہا کہ ——— خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ میں نے پوچھا۔ اگر میں نے ان کو (اسلام کی) دعوت دی تو ان سے ناگوار باتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، اس

لئے میں خاموش رہا اب، جبرائیل نے آکر کہا ـــــــــ

"اے محمدؐ! اگر تم نے (اسلام کی قریش کو) تبلیغ نہ کی تو، تمہارا رب تمہیں عذاب دے گا؛

اے علیؑ! بکری کی ایک ران پکواؤ، ایک صاع کھانا، ایک پیالہ دودھ کا مہیا کرو۔ پھر اولاد عبدالمطلب کو جمع کرو، میں نے یہ تمام انتظام کر لیا، چالیس آدمی جمع ہوئے، ایک کم ہوگا، یا ایک آدمی زائد ہوگا۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ ذیل چچا بھی موجود تھے، عباس، حمزہ، ابوطالب اور ابولہب کافر، میں نے ان حضرات کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے گوشت کا ٹکڑا لیا۔ دندان مبارکہ سے ٹکڑے کر کے پیالے کے کونوں میں پھیلا دیا، پھر فرمایا خدا کا نام لیکر کھانا کھاؤ، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ حالانکہ یہ صرف ایک آدمی کا کھانا تھا۔ ـــــــــ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ! ان کو دودھ پلاؤ، میں نے انہیں دودھ کا پیالہ پیش کیا۔ انہوں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ حالانکہ یہ دودھ صرف ایک آدمی پی سکتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلام فرمانا چاہا تو ابولہب نے مداخلت کرتے ہوئے کہا ـــــــــ

"محمدؐ نے جادو کر دیا ہے، اٹھکر چلے جاؤ"

اس روز رسول اللہ صلعم کوئی بات نہ کر سکے۔ دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــــــ اے علیؑ! کل کی طرح کھانے پینے کا بندوبست کرو، اس شخص (ابولہب) نے میرے معاملہ میں مداخلت کی ہے اور مجھے لوگوں سے بات نہیں کرنے دی ـــــــــ میں نے گذشتہ روز کی طرح تمام انتظام کیا، انہوں نے خوب کھایا اور پیا، حالانکہ کھانا اتنا تھا کہ جس سے صرف ایک آدمی سیر ہو سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــــــ

"اے اولادِ عبد المطلب! میں دُنیا اور آخرت کی بھلائی لایا ہوں، تم میں سے کون اس بات میں میرا وزیر بنتا ہے" تاکہ کل وہ میرا بھائی اور ولی بنے گا:

اس بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا، صرف علی علیہ السلام نے فرمایا ——

"یا رسول اللہ! میں اس بات میں آپ کا وزیر بنتا ہوں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلے سے لگا لیا پھر فرمایا ——

"یہ (علیؑ) میرا بھائی اور میرا ولی ہے، اس کی اطاعت کرو" —— وہ لوگ مذاق کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابو طالب سے کہنے لگے، تم اپنے بیٹے کی اچھی طرح اطاعت کرو:

ملک ازنی سے مروی ہے کہ ابو سعید خدری کی خدمت میں نو اشخاص آکر کہنے لگے اس شخص کے بارے میں لوگ بڑی باتیں بیان کرتے ہیں، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے! —— ابو سعید خدری نے پوچھا کہ تم کس شخص کے بارے میں پوچھتے ہو؟ کہا، علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں، کہا ——

" مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھتے ہو، جو ذفلی (درخت) سے زیادہ کڑوا، شہد سے زیادہ میٹھا، پرندے کے پر سے زیادہ ہلکا، پہاڑ سے زیادہ بھاری۔ مومنین کی زبان پہ شیریں اور مومنین کے دلوں پر خفیف لگتا ہے جو شخص آپ کو خدا اور رسولؐ کی خاطر دوست رکھے گا۔ اس کو خدا قیامت میں امن والوں کیساتھ جمع کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے گروہ میں شامل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا گروہ غالب آنے والا ہے۔ علیؑ صرف کافر کی زبان کو کڑوا اور منافق کی زبان کو بھاری لگتا ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عباس اس آیت کو یوں پڑھتے تھے

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَرَاَهْطَكَ الْمُخْلِصِيْنَ

اپنے قریبی رشتہ داروں اور اپنے مخلص گروہ کو ڈراؤ۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ ــــــ

"خداوند عالم کی نعمتوں اور مصیبتوں پر ہم اہل بیت شکر ادا کرتے ہیں۔ دنیا کے مصائب اور آخرت کے خطرات سے اللہ تعالی کی مدد طلب کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں، اللہ تعالی یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، محمدؐ اللہ تعالی کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ مجھے تمام مخلوق کے لیے رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تاکہ جو شخص ہلاک ہو یا زندہ ہو تو دلیل کیساتھ۔ تمام جہانوں میں گذشتہ اور آنے والے لوگوں سے مجھے برگزیدہ کیا، اپنے خزانہ کی کنجیاں مجھے عنایت کیں، اپنا راز میرے سپرد کیا، اپنا حکم مجھے دیا، وہ ہمیشہ سے قائم ہے میں خاتم الانبیاء ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ خدا سے اتنا ڈرو، جتنا کہ ڈرنے کا حق ہے، مسلمان ہونے کی حالت میں مرو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ہر چیز کا ایک محیط ہے۔ خدا ہر چیز کو جانتا ہے اے لوگو! میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو میری تکذیب کرے گی۔ کچھ لوگ اس بات پر عمل کریں گے۔ میرے بعد ایسے کام ظاہر ہوں گے لوگ خیال کریں گے کہ وہ مجھ سے صادر ہوئے ہیں۔ خدا کی پناہ، میں تو حق بات کروں گا میں صرف وہ حکم دوں گا، جسکا مجھے خدا نے حکم دیا ہے۔ میں تو خدا کی طرف بلاؤں گا۔ ــــــ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ــــــ عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔"

عبادہ بن صامت نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ یہ باتیں کب صادر ہوں گی؛ یہ کون لوگ ہوں گے؛ تاکہ ان سے ہم پرہیز کریں ——— فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آج سے خلافت کے حصول کی تیاری شروع کر دی ہے، عنقریب نمودار ہوں گے۔ جب میری جان یہاں پہنچ جائے گی۔ آنحضرتؐ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

عبادہ بن صامت نے عرض کیا، یارسول اللہ جب یہ وقت آجائے تو ہم کس کا ساتھ دیں! ——— فرمایا، جب یہ وقت آجائے تو تمہیں میری عترت کے سابقین لوگوں کی اتباع کرنی چاہیئے۔ وہ تمہیں بغاوت سے روکیں گے۔ صحیح راستے کی ہدایت کریں گے حق کی طرف بلائیں گے۔ وہ کتاب خدا، میری سنت اور میری حدیث کو زندہ کریں گے، بدعت کو ختم کر دیں گے۔ ——— اے لوگو! خدا نے میرے اہل بیت اور مجھے ایک مٹی سے پیدا کیا، اس وقت ہمیں اور ہمارے دوستوں کے سوا کسی کو پیدا نہیں کیا تھا، خدا نے پیدا کرنے کی ابتدا ہم سے کی، جب ہمیں پیدا کر چکا تو ہمارے نور سے تاریکی کو شگافتہ کیا۔ ہر پاک مٹی کو ہمارے ذریعے زندہ کیا، خبیث مٹی کو ہمارے ذریعے مردہ کیا، پھر فرمایا

> یہ میرے چنے ہوئے بندے ہیں، میرے عرش کو اٹھانے والے ہیں، میرے علم کے خازن، زمین اور آسمان والوں کے سردار۔ یہ نیک ہدایت کرنے والے اور خود ہدایت یافتہ ہیں۔ جو شخص میرے پاس اس حالت میں آئے گا کہ ان کی ولایت اس کے دل میں ہو گی اور ان کی اتباع کی ہو گی۔ میں اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ اپنی کرامت عطا کروں گا۔ جو اس حالت میں میرے پاس آیا کہ اس کے دل میں ان کا بغض ہو گا اور ان سے بیزاری کرتا ہو گا۔ میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور دگنا عذاب دوں گا
>
> وَذٰلِكَ جَزَاءُ الظّٰلِمِيْنَ
>
> یہ ظالموں کی سزا ہے

پھر فرمایا ـــــ نَحْنُ اَهْلُ الْاِیْمَانِ بِاللهِ ۔ خدا کی باتوں پر ایمان لانے والے ہم ہیں۔ ہماری وجہ سے نیک اعمال درست ہوتے ہیں۔ اولین اور آخرین میں خدا کی وصیت ہم ہیں۔ ـــــ وَاِنَّ مِنَّا الرَّقِیْبُ عَلٰی خَلْقِ اللهِ ۔ مخلوقِ خدا پر ہم ہی سے ایک نگران مقرر ہوتا ہے۔ ہم خدا کی وہ قسم ہیں۔ جس کی خدا نے ہمارے ساتھ قسم کھائی تھی۔ اور کہتا ہے

وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا۔

اے لوگو! ـــــ خدا نے ہم اہلِ بیت کو مندرجہ ذیل چیزوں سے بچایا ہے۔ ہم جھوٹے نہیں ہیں، کاہن نہیں ہیں۔ جادوگر نہیں ہیں۔ عاق نہیں ہیں۔ خائن نہیں ہیں۔ دھمکانے والے، بدعتی۔ شکی اور حق سے روکنے والے نہیں ہیں۔ منافق نہیں ہیں۔ جس شخص میں یہ باتیں موجود ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم اس سے نہیں ہیں۔ خدا اس سے بیزار ہے۔ ہم بھی اس سے بَری ہیں۔ جس سے خدا بری ہوگا۔ خدا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ خدا نے ہم اہلِ بیت کو ہر ناپاک چیز سے پاک کیا ہے۔ عالم ہیں جب ہم سے سوال کیا جائے۔ ودیعت چیز کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا نے ہم میں دس صفات جمع کی ہیں۔ ہمارے بعد وہ کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہونگی۔ علم، حلم، دانائی، فتوۃ، بہادری، صدق، طہارت، پاک دامنی اور ولایت، ہم خدا کا کلمہ تقویٰ، سبیل ہدیٰ مثل اعلیٰ، حجت عظمیٰ، مضبوط رسّی، وہ حق جسکا خدا نے آیت مودت میں حکم دیا ہے۔ حق پر قائم ہونے کے بعد اور راستہ اختیار کرنا کھلی گمراہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ کہاں بھاگتے ہو؟

صادق آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت ـــــ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ـــــ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے

شیعوں کو اس قدر بلند درجے عطا کرے گا کہ ہم اور ہمارے شیعہ قیامت کے روز لوگوں کی شفاعت کریں گے، جن لوگوں میں یہ بات نہیں ہوگی، وہ پکار اٹھیں گے۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ

"ہمارا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے اور ہمارا نہ ہی کوئی مخلص دوست ہے"۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کے چالیس آدمیوں کو ایک شب میں جمع کیا، بکری کی ران کی ثرید بنا کر گوشت اور شوربا پکا کر ان کے سامنے کھانے کے لئے پیش کیا، پھر دودھ کے ایک پیالے سے سب کو سیراب کیا، ابولہب نے یہ دیکھکر کہا۔ یہ تو اس قدر کھانا تھا کہ ایک آدمی بھی پوری طرح سیر ہو کر نہ کھاتا، چہ جائیکہ ۴۰ آدمی سیر ہو کر کھائیں، یہ صرف ابن ابی کبشہ کا جادو ہے۔ ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"خدا نے مجھے اپنے قریبی رشتہ داروں اور مخلص گروہ کو ڈرانے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے جس نبیؐ کو بھی دنیا میں بھیجا اس کے اعزا میں سے ایک کو اس کا بھائی، وارث اور وصی قرار دیا ہے، تم میں سے کون میرا ساتھ دینا چاہتا ہے؟"

سب لوگ خاموش رہے، حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا، میں آپ کا ساتھ دوں گا ——— رسول اللہ نے فرمایا ———

"علیؑ میرے بھائی، وزیر اور میرے وارث ہیں، میرے وصی اور میرے اہل میں میرے خلیفہ ہیں، ان کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے حاصل تھی، ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

لوگ سنکر خاموش رہے، علیؑ نے کھڑے ہو کر آنحضرتؐ کی دعوت پر لبیک کہا اور پہلی... ت کی۔ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا ——— میرے قریب ہو جاؤ، جب قریب

ہوئے تو آنحضرتؐ نے آپ کے دہن میں اپنا لعاب ملایا۔ دونوں شانوں اور پستانوں کے درمیان تھوکا۔ ابولہب نے کہا اپنے ابن عم کو دعوت قبول کرنے کا اچھا صلہ دیا ہے، کہ ان کا منہ اور چہرہ تھوک سے بھر دیا ہے۔ فرمایا ــــــ نہیں، بلکہ میں نے علم، حلم اور فہم سے دماغ کو بھر دیا ہے۔

جابرؓ نے امام محمدؑ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ فرزند رسولؐ میں آپ پر قربان جاؤں، مجھے اپنی جدہ فاطمہ علیہا السلام کی فضیلت کی کوئی بات بتائیے۔ میں یہ بات شیعوں کو بتاؤں گا تو وہ سن کر بہت خوش ہوں گے۔ امامؑ نے فرمایا ــــــ

"مجھے میرے باپ نے میرے دادا رسولؐ اللہ کی حدیث بیان کی کہ جب قیامت کا روز ہوگا۔ انبیاء اور رسولوں کے لئے نور کے بنے ہوئے منبر نصب ہوں گے۔ میرا منبر سب سے اونچا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ اے محمدؐ! خطبہ پڑھو۔ میں خطبہ پڑھوں گا۔ انبیاء اور رسولوں نے ایسا خطبہ کبھی نہیں سنا ہوگا۔ پھر اوصیاء کی خاطر نور کے منبر نصب ہوں گے۔ میرے وصی علی بن ابی طالب علیہ السلام کا نور کا منبر ان سب کے وسط میں نصب ہوگا، آپ کا منبر سب سے زیادہ بلند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ علیؑ سے فرمائے گا خطبہ دو، آپ خطبہ دیں گے اوصیاء نے ایسا بہترین خطبہ کبھی نہ سنا ہوگا پھر اولادِ انبیاء اور رسولوں کے نور کے منبر نصب ہوں گے، میرے دونوں فرزندوں اور دنیا میں میری زندگی میں میری خوشبوؤں (حسنؑ اور حسینؑ) کے نور کے دو منبر نصب ہوں گے۔ ان سے کہا جائیگا خطبہ دو، دونوں خطبہ دیں گے۔ ایسا خطبہ اولاد انبیاء اور مرسلین نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ پھر جبرائیل ندا دے گا۔ کہ فاطمہؑ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خدیجہؓ بنت خویلد، مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، اور یحییٰ بن ذکریا کی ماں

ام کلثوم کہاں ہیں؟ یہ سب مخدرات کھڑی ہو جائیں، خداوندِ عالم مجمع سے کہے گا۔ آج عزت و بزرگی والا کون ہے؟ محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کہیں گی، خدا واحد قہار ہے۔ خداوندِ عالم مجھ سے کہے گا۔ میں نے عزت اور بزرگی، محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کو دی ہے۔ اے گروہ حاضرین اپنے اپنے سر نیچے کر لو، اور آنکھیں بند کر لو۔ فاطمہ علیہا السلام جنت کی طرف تشریف لے جا رہی ہیں۔ جبرائیلؑ جنت کی اونٹنی سواری کے لئے پیش کریں گے جس کی مہار موتیوں کی اور رحل مرجان کا ہوگا۔ سیدہ سلام اللہ علیہا اس پر سوار ہوں گی اور وہ اونٹنی اس شان سے روانہ ہوگی کہ ایک لاکھ فرشتے دائیں طرف اور ایک لاکھ بائیں طرف چلتے ہوں گے۔ خداوندِ عالم ایک لاکھ فرشتے اور بھیجے گا۔ جو اس اونٹنی کو اپنے پروں پر اٹھائیں گے، اور اسی حالت میں جنت کے دروازے پر پہنچیں گے۔ سیدہؑ جب جنت کے دروازہ پر تشریف لائیں گی تو اِدھر اُدھر دیکھیں گی۔ خداوندِ عالم فرمائے گا میرے حبیبؐ کی بیٹی! اِدھر اُدھر کیوں دیکھتی ہے۔ میں نے تمہیں جنت میں جانے کا حکم دیا ہے، عرض کریں گی ـــــ پالنے والے آج لوگوں میں میری منزلت معلوم ہونی چاہیئے۔ خداوندِ عالم فرمائے گا واپس پلٹ کر مجمع میں تشریف لے جائیے دیکھو جس کے دل میں تیری یا تیری اولاد میں سے کسی ایک کی محبت ہو اس کے ہاتھ کو پکڑ کر جنت میں لے جائیے۔ ـــــ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ـــــ

وَاللہ یا جابرُ انھا ذلک الیوم لتلتقط شیعتھا و محبیھا کما یلتقط الطیر الحب الجید من الحب الردی

بخدا اے جابرؓ اس روز سیدہؑ اپنے شیعوں کو اس طرح چن لیں گی

جس طرح پرندہ اچھے دانوں کو گندے دانوں سے جدا کر لیتا ہے۔

فاذا صار شیعتہا معہا عند باب الجنۃ یلقی اللہ فی قلوبہم ان یلتفتوا فیقول اللہ یا احبائی ما التفاتکم وقد شفعت فیکم فاطمۃ بنت حبیبی فیقولون یا رب احببنا ان یعرف قدرنا فی مثل ھذا الیوم فیقول اللہ یا احبائی ارجعوا وانظروا من احبکم بحب فاطمہ انظروا من اطعمکم لحب اللہ وانظروا من سقاکم شربۃً فی حب فاطمۃ انظروا من رد عنکم غیبۃ فی حب فاطمۃ وانظروا من کساکم لحب فاطمۃ خذوا بیدہ وادخلوہ الجنۃ

شیعہ جنت کے دروازے پر سیدہؑ کے ساتھ وارد ہوں گے۔ خدا ان کے دلوں میں القا کرے گا، وہ اِدھر اُدھر دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا میرے دوستوں اِدھر اُدھر کیوں دیکھتے ہو فاطمہؑ نے تمہاری سفارش کی ہے۔ عرض کریں گے آج لوگوں کو ہماری منزلت معلوم ہونی چاہیئے۔ خدا فرمائے گا میرے دوستو! واپس لوگوں میں چلے جاؤ۔ اور ان لوگوں کو تلاش کرو جنہوں نے تمہیں خدا کی خوشنودی میں کھانا کھلایا فاطمہؑ کی محبت میں پانی پلایا اور کپڑا پہنایا۔ اُن کو ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں اپنے ساتھ لے جاؤ۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی قسم! صرف مشرک، کافر اور منافق باقی رہ جائیں گے۔ باقی سب لوگ جنت میں داخل ہو جائیں۔ ——— یہ لوگ دوزخ کے طبقات کے درمیان آواز دیں گے۔ جس طرح خداوند عالم فرماتا ہے ———

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ

اب ہماری کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی سچا

دوست ہے۔ ——— اور کہیں گے ———

فَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اگر ہم دنیا میں دوبارہ جاتے تو مومن ہو جاتے ——— امامؑ نے فرمایا

افسوس افسوس ان کا مطالبہ پورا نہیں ہوگا ———

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُھُوْا عَنْہُ وَاِنَّھُمْ لَکَاذِبُوْنَ

اگر ان کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے تو یہ ممنوعہ کاموں کو پھر کریں گے، یہ لوگ

اپنے دعوی میں جھوٹے ہیں۔"

سُورۃ النمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے ——— وَھُمْ مِنْ فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ آمِنُوْنَ کے بارے میں پوچھا، فرمایا ———

"مجھ سے اس آیت کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا، جس طرح آپ نے پوچھا اسی طرح میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا تھا، رسول اللہؐ نے فرمایا، میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا تھا، اس نے کہا ——— یا محمدؐ! جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہارے اہل بیت، تمہارے دوستوں اور تمہارے شیعوں کو جمع کرے گا۔ وہ خدا کے سامنے پیش ہوں گے، تمہاری، تمہارے اہل بیت اور علیؑ کی محبت میں خدا بڑی گھبراہٹ کے وقت ان کی رعیوب کی) پردہ پوشی کرے گا۔

یَا عَلِیُّ شِیْعَتُکَ وَاللہِ آمِنُوْنَ فَرِحُوْنَ ——— اے علیؑ! تمہارے

شیعہ امن میں ہوں گے اور خوش ہوں گے۔ فیشفعون، فیشفعون وہ لوگوں کی سفارش کریں گے۔ اور ان کی سفارش قبول ہوگی۔ پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ———

فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ

"قیامت میں کوئی نسب باقی نہیں رہے گا اور نہ اس کے متعلق پوچھا جائے گا"

ابو باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ پانچ آیات ——— أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً إِلَى قَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا) ——— نازل ہوئیں، اس وقت حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں موجود تھے، آپ چڑیا کی طرح پھڑپھڑانے لگے۔

رسول اللہ ——— علیؑ! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟

علیؑ ——— ان لوگوں کی جرأت اور اللہ تعالیٰ کے حلم پر۔

رسول اللہ ——— (علیؑ کے چہرہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو منافق تمہیں دوست اور مومن تم سے بغض نہیں رکھے گا۔

ولولا انت لم یعرف حزب اللہ وحزب رسولہ

"اگر تم نہ ہوتے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی"

ابو عبداللہ جدلی امیر المؤمنین سے روایت کرتے ہیں۔

امیر المؤمنینؑ ——— اے ابو عبداللہ کیا تمہیں وہ نیکی بتلاؤں، جس پر عمل کرنے والا قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔

ابو عبداللہ ——— ہاں!

امیرالمومنینؑ ——— وہ نیکی ہم اہل بیت سے محبت کرنا ہے، وہ برائی بھی بتاؤں، جس پر کاربند شخص کو خدا قیامت کے روز منہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔

ابو عبداللہ ——— ہاں! (یا امیرالمومنینؑ)

امیرالمومنینؑ ——— وہ ہم اہل بیت سے بغض رکھنا ہے، پھر امیرالمومنینؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ———

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

"جو نیکی کرے گا۔ اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا۔ جو برائی کرے گا اس کو منہ کے بل دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جو کچھ تم عمل کرو گے ویسا بدلہ ملے گا"

سورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَا اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔

(اے رسولؐ) جس وقت ہم نے موسیٰؑ کا معاملہ طے کیا۔ اس وقت تم طور کی غربی جانب موجود نہیں تھے اور نہ تم اس معاملہ کے دیکھنے والوں میں تھے

ابن عباس نے کہا کہ خدا نے موسیٰؑ کے بعد یوشع بن نون کی خلافت کا فیصلہ کیا تھا۔ خدا نے موسیٰؑ سے کہا میں نے ہر نبیؐ کا وصی مقرر کیا ہے، میں عربی نبیؐ مبعوث کروں گا اس کا وصی علیؑ کو قرار دوں گا۔

ابن عباس نے کہا جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا وصی مقرر نہیں کیا وہ خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اور اپنے نبیؐ کی طرف جہالت کی نسبت دیتا ہے خدا نے نبیؐ کو قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی تھی۔

امام زین العابدین علیہ السلام ثویر بن ابی فاختہ سے پوچھتے ہیں۔

امامؑ ——— قرآن پڑھتا ہے!

ثویر ——— پڑھتا ہوں۔

امامؑ ——— طٰسم سورہ موسیٰؑ و فرعون پڑھو۔

ثویر ——— میں نے اوّل سے چار آیات پڑھیں

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ تک

ہم نے ان ہیں امام بنائے اور ہم نے اُن ہیں وارث بنائے

امامؑ ——— بس ٹھہر جاؤ! اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، ابرار لوگوں سے ہم اہل بیت مراد ہیں۔ ان کے شیعہ موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے شیعوں کی مانند ہیں۔"

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ———

"ہمارا اور لوگوں کا معاملہ آسمان اور زمین کی خلقت کے وقت سے موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے شیعوں جیسا ہے، اور ہمارے دشمنوں کا قصہ پیدائش آسمان اور زمین کے وقت سے فرعون اور اس کا اتباع کرنے والوں جیسا ہے جس شخص کو اس واقعہ کی حقیقت معلوم کرنی ہو، اس کو چاہیئے کہ سورہ کے شروع سے لیکر یَحْذَرُوْنَ تک کی آیات پڑھے۔"

زید بن سلام جعفیؒ نے کہا کہ میں امام محمدؐ باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ خیثمہ جعفیؒ نے آپ کی حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا ہے ———

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ - میں ائمہ اور وارثین سے مراد آپ حضرات ہیں! ـــــــ فرمایا خثیمہ نے سچ کہا میں نے اس کو اسی طرح بتایا تھا"

ابو سعید مدائنی سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

جس وقت ہم نے آواز دی تم طور کے کسی پہلو میں موجود نہیں تھے۔

فرمایا ـــــــ اے ابو سعید کتاب خدا میں اُس کے ورقوں پر تحریر موجود تھی، مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے پھر خدا نے اسکو اپنے ساتھ عرش پر رکھا، یا عرش کے نیچے رکھا، اس میں یہ بات تحریر تھی۔ ـــــــ

یاشیعۃ ال محمد اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی ومن اتانی منکم بولایۃ محمد وآل محمد اسکنتہ جنتی برحمتی۔

"اے ال محمدؐ کے شیعو! میں تمہیں مانگنے سے پہلے دوں گا مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخشش دوں گا۔ ولایت محمدؐ و آلِ محمدؐ لیکر میرے پاس جو آئیگا، میں اپنی رحمت سے اس کو جنت میں ساکن کردونگا۔"

سورۃ العنکبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ علی علیہ السلام کو آتا دیکھکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ـــــــ الحمد للہ رب العالمین

لاشریک لہٗ ——— ہم نے بھی الحمد للہ رب العالمین لاشریک لہٗ کہا۔ عرض کیا کہ یہ کلمات آپ نے تعجب کی وجہ سے کہے ہیں۔

فرمایا ——— ہاں ایسا ہی ہے۔ علیؑ کو آتے ہوئے دیکھکر جبرائیل کی بتائی ہوئی ایک بات یاد آگئی۔ میں نے خدا سے سوال کیا کہ علیؑ کی خلافت پر تمام اُمت قائم ہو جائے۔ خدا نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ وہ لوگوں کا امتحان لے گا۔ تاکہ خبیث پاک سے الگ ہو جائے۔ ہم پر یہ آیت نازل ہوئی ———

اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ اِلٰی آخرہٖ ۔

الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ اتنا کہنے سے چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ بیشک ہم نے پہلوں کو بھی آزمایا تھا۔ اللہ ان کو بھی ضرور جان لے گا جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ضرور جان لے گا۔

اور اس کے عوض خدا نے علیؑ کو سات خصوصیات عطا فرمائیں۔ ———

تجھے کفن دیں گے، تیرا قرض اور وعدے پورے کریں گے؛ حوض کے کنارے آپکے ساتھ ہوں گے۔ قیامت میں آپ کے لئے فانوس کا کام دیں گے ایمان لانے کے بعد کافر نہیں ہوں گے، شادی کے بعد زانی نہیں ہوں گے

علیؑ کے اسلام میں بڑے بڑے کارنامے ہیں، سب سے پہلے ایمان لائے کلامِ خدا کا علم، دینِ خدا میں کامل فہم آپ میں ہے، ساتھ ساتھ دامادِ رسولؐ ہیں۔ قرابت دارِ نبیؐ ہیں۔ جنگ میں بڑے بہادر، غریبوں میں مال خرچ

کرنا، امر معروف اور نہی منکر کرنا آپ کا حصہ تھا، میرے دوست سے دوستی میرے دشمن سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اے محمدؐ! ان کو اس بات کی خوشخبری سنا دو۔"

سدی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اَلَّذِیْنَ صَدَقُوْا سے مراد علیؑ اور اصحابِ علیؑ ہیں۔

اَلٓمّٓ حَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ۔

محمد بن موسےٰ صاحب الاکسیۃ نے کہا کہ میں نے زید بن علیؑ کو اس آیت کے متعلق کہتے ہوئے سنا ہے۔

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ وَمَا یَعْقِلُھَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ۔

"وہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جن کو حق کیساتھ تم پر تلاوت کیا، اس کو نہیں سمجھتے مگر علم والے" ——— وہ عالم ہم ہیں، پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا ———

بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ۔

"بلکہ یہ آیات ہیں روشن جو ان لوگوں میں، جن کو علم دیا گیا ہے، ہماری آیات کا انکار ظالم کرتے ہیں۔"

(جن کو علم دیا گیا وہ ہم ہیں)

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ ہم اہل بیتؑ کے حق میں

نازل ہوئی ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ

"وہ جو ہمارے (دین) کے بارے میں کوشش کریں گے، ہم ضرور بالضرور ان کو اپنا راستہ دکھلا دیں گے۔ اللہ ضرور نیکی کرنیوالوں کے ساتھ (ساتھ) ہے"

جو لوگ ہماری راہ کی تلاش میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنے راستوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ بیشک خداوند عالم نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

زید بن سلام جعفی رضہ کا بیان ہے کہ میں امام محمدؐ باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا کہ خثیمہ نے مجھے آپ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ ——

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ

خاص آپ حضرات کے حق میں نازل ہوئی ہے اور آپ ہی وہ حضرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے —— فرمایا، خثیمہ نے سچ کہا میں نے اسی طرح اس سے حدیث بیان کی تھی۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا ہے ——

"اے لوگو! علیؑ کو گالیاں نہ دو، میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں، میں اس کو دوست رکھتا ہوں، تم بھی اس سے دوستی رکھو، میری عزت کی خاطر اس کی عزت کرو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر اس کی عزت کرو، اس سے ہدایت حاصل کرو، میرے بعد وہ تمہیں خدا کی راہ دکھلانے والے ہیں، میں نے علیؑ کا امر تم پر واضح کر دیا ہے، اس کو گرہ

وما علی الرسول الا البلاغ المبین . رسول کا کام تو صرف پہنچانا ہے "

سورۃ الروم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت علی النبیؐ الایۃ فات ذا القربیٰ حقہ ، قال دعا النبی (ص) فاطمہ علیہا السلام فاعطاھا فدکاً فقال ھذا لک ولعقبک من بعدک ۔

" ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ جب آیت (اے رسولؐ) اپنے رشتہ داروں کو ان کا حق دیدو ، رسولؐ اللہ پر نازل ہوئی تو رسول اللہ نے فاطمہؑ کو بلا کر آپ کو فدک دے دیا ۔ اور فرمایا ۔ یہ تیرا اور تیرے بعد تیری اولاد کا حق ہے "

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ جب آیت

وَآتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّہُ

" اپنے قربیٰ کو ان کا حق دے دو "

اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو بلا کر ان کا حق دے دیا ، جو علاقہ بغیر جہاد کے ہاتھ لگ جائے ۔ تو وہ خالص رسولؐ اللہ کا ہوتا ہے ۔ وہ جس شخص کو چاہیں ، عطا کر دیں "

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیت وَآتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّہُ نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ کو بلا کر فدک آپ کے حوالے کر دیا ۔

ابان بن تغلب نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ـــــ رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ کو فدک دے دیا تھا ـــــ فرمایا ـــــ

"بلکہ خدا نے فاطمہؑ کو فدک دے دیا تھا"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ـــــ

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

"خدا کی بنائی ہوئی سرشت جس پر اس نے آدمیوں کو پیدا کیا یہی ہے:

یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے، جس پر لوگوں کو خلق کیا ـــــ فرمایا کہ خدا نے اپنی توحید، محمدؐ کے رسول اور علیؑ کے امیر المومنین ہونے پر لوگوں کو پیدا کیا۔"

سورۃ لقمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیاد بن منذر راوی ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو اس آیت

اَنِ اشْكُرْلِىْ وَلِوَالِدَيْكَ وَالْوَالِدَيْكَ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ہ

میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو، آخری بازگشت میری طرف ہوگی

کے بارے میں جابر کے سوال کے جواب میں فرماتے ہوئے سُنا، والدین سے مراد رسولؐ اللہ اور علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

سُورۃ السجدۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس نے آیت ـــــ

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ

"مومن اور فاسق برابر نہیں ہیں ـــــ کے تحت کہا کہ مومن سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔ فاسق سے مراد ولید بن عقبہ ہیں، جو خدا کے نزدیک طاغت

اور ثواب میں برابر نہیں ہیں "
ایک اور روایت میں ابن عباس سے مروی ہے کہ مومن سے مراد علی بن ابی طالبؑ
اور فاسق سے مراد عقبہ یا عتبہ ہیں :

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

ہم نے اُن میں سے بعض کو امام بنایا، جو ہمارے امر کیساتھ ہدایت کرتے ہیں
اس آیت کی تفسیر میں امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اولادِ فاطمہؑ
کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ——— کی تفسیر میں

ابن عباس نے کہا مومن سے مراد علیؑ اور فاسق سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط مراد ہے اور

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ

جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے جنت ہے ——— علیؑ
کے بارے میں نازل ہوئی اور ———

أَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ

جو فاسق ہیں، اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے ——— ولید بن عقبہ کے بارے
میں نازل ہوئی ۔ ——— امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً
يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا خاص اولادِ فاطمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی، خدا نے ان میں سے
بعض کو امام بنایا جو اس کے امر سے ہدایت کرتے ہیں :

سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر بن حوشب نے کہا کہ میں اُم سلمہؓ زوجہ رسولؐ کی خدمت میں سلام عرض کرنے

کی خاطر حاضر ہوا، عرض کیا یا ام المومنینؓ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْراً۔ پ ۲۲ ع ۱

اے اہل بیت سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ خدا یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دُور کر دے اور ایسا پاک کر دے، جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے،

کہنے لگی کہ ـــــــ رسول اللہؐ میری باری کے دن خیبر چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے۔ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو ہمراہ لیے تشریف لائیں، رسول اللہ نے پوچھا۔ تمہارے ابن عم کہاں ہیں؟ عرض کیا گھر میں ہیں۔ فرمایا جاؤ بلا لاؤ۔ آپ بُلا کر لائیں۔ رسول اللہ نے ان تمام حضرات پر چادر ڈال دی اور فرمایا ـــــــ

"اے پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے نجاست کو دور رکھ اور پوری طرح ان کو پاکیزہ بنا"۔

ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہؐ کے عقب میں بیٹھی ہوئی تھی، عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے بھی چادر میں داخل فرمایئے فرمایا ـــ انت علی خیر (تمہارا انجام بھلائی پر ہوگا۔ اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْراً۔

نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں۔

ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں گھر میں موجود تھی۔ نوکر نے کہا کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ڈیوڑھی میں تشریف فرما ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم چلی جاؤ میں جا کر ایک کونہ میں بیٹھ گئی۔ فاطمہؑ تشریف لائیں، آپ نے ان کے سر پر بوسہ دیا اور گلے لگایا اسی طرح علیؑ کو بوسہ دیا اور گلے لگایا۔ حسنؑ اور حسینؑ کو سینے سے لگایا۔ پھر سب پر سیاہ

چادر ڈال دی، پھر فرمایا ———

"اے پالنے والے اِن کی بازگشت تیری طرف ہو نہ کہ آگ کی طرف۔"

میں نے عرض کیا مجھے بھی چادر کے اندر داخل فرمالیجئے۔ فرمایا

"تیرا انجام بخیر ہوگا۔"

عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) انه قال ایها الناس ان اهل بیت بیتکم شرفهم الله بکرامته واعزهم بهداه وخصهم لدینه وفضلهم لعلمه واستحفظهم واودعهم علمه فی غیبه عماد لدینه شهدا علیه واوتاد فی ارضه قوام بامره برأهم قبل خلقه اظلة عن یمین عرشه نجباء فی علمه اختارهم وانتجبهم وارتضاهم واصطفاهم فجعلهم علماً لعباده وادلاء علی صراطه فهم الائمة والدعاة والقادة الهادیة والقضاة الحکام والنجوم الاعلام والاسوة المتخیرة والعترة المطهرة والامة الوسطی والصراط الاعلم والسبیل الاقوم زینة النجباء وورثة الانبیاء وهم الرحم الموصولة والکهف الحصین للمؤمنین ونور ابصار المهتدین وعصمة لمن لجأ الیهم وامن لمن استجارهم ونجاة لمن تبعهم یغتبط من والاهم ویهلک عاداهم ویفوز من تمسک بهم والراغب عنهم فارق واللازم لهم لاحق وهم الباب المبتلی به من اتاه نجی ومن اباه هوی حطة لمن دخله وحجة علی من ترکه الی الله یدعون وبامره یعلمون بکتابه

یحکمون و بایاته یرشدون فیھم نزلت رسالتہ وعلیھم هبطت ملائکة والیھم لعث روح الامین نضلاً منہٗ ورحمةً وانا ھم مالم یوتِ احداً من العالمین فھم الفروع الطیبةُ وَالشجرة المبارکتہ رمعدن العلم ومنتھی الحلم وموضع الرسالةِ رمختلف الملائکة فھم اھل البیت الرحمة والبرکة الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیراً۔

امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! خدا نے تمہارے نبیؐ کے اہل بیت کو اپنی کرامت سے مشرف کیا۔ ان کو اپنے دین کے لئے مخصوص کیا، اپنے علم سے ان کو فضیلت دی۔ اس کے دین کے ستون اور گواہ ہیں زمین میں اس کی کیلیں ہیں۔ اس کے امر کے قوام ہیں۔ مخلوق سے پہلے ان کو پیدا کیا، عرش کے دائیں جانب وہ سائبان تھے۔ علم میں اس کے نجیب ہیں۔ انہیں منتخب کیا، چنا، پسند کیا۔ اور برگزیدہ کیا۔ مخلوق کے لئے ان کو اپنا علم قرار دیا۔ انہیں اپنے راستے کا بتانے والا مقرر کیا۔ وہ امام ہیں۔ (خدا کی طرف) بلانے والے۔ ہدایت کرنے والے قائد ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے حکام، بلند ستارے، بہترین نمونہ، پاک اولاد، درمیانی امت، صراط اعلم سبیل اقوم، نجبار کی زینت، انبیاء کے وارث، رحم موصولہ۔ تلوٹ۔ کان مومنین کے لئے ہدایت، لوگوں کی آنکھوں کا نور، پناہ لینے والوں کی پناہ گاہ، پناہ طلب کرنے والوں کے لئے جائے امن، پیروکاروں کے لئے نجات۔ وہ قابل رشک ہے، جس نے ان کا اتباع کیا۔ ان کا دشمن ہلاک ہوا۔ ان کا دامن پکڑنے والا کامیاب ہوا۔ ان سے روگردانی کرنے

والا حق سے نکل گیا۔ ان کا دامن تھامنے والا منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ یہ حضرات آزمائش کا دروازہ ہیں، جو ان کے دروازے سے آیا نجات پا گیا، جس نے ان کا انکار کیا ہلاک ہوا۔ (باب) حطہ ہیں جو اس سے داخل ہوا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا، اس کے لئے حجت ہیں۔ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ اس کی کتاب سے حکم کرتے ہیں۔ اس کی آیات سے ہدایت کرتے ہیں، ان میں رسالت نازل ہوئی۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اللہ نے فضل اور رحمت سے ان کے پاس روح امین بھیجا، خدا نے ان کو اس قدر دیا کہ کسی اور کو نہیں دیا۔ وہ پاکیزہ شاخیں، برکت والا درخت، معدن علم، حلم کی انتہا، رسالت کا مقام، فرشتوں کے اترنے کی جگہ، رحمت اور برکت والے اہل بیت، جن سے خدا نے ناپاک چیز کو دور رکھا، ایسا پاک کیا، جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے:

امام محمد باقر علیہ السلام نے مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا

"جو مظلوم ہو کر مارا جائے، ہم نے اس کے ولی کو اس کے خون کا وارث بنایا ہے:—— مظلوم سے مراد امام حسین علیہ السلام ہیں۔

فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا

ظالم کے قتل کرنے میں زیادتی نہ کرے۔ وہ مدد کیا ہوا ہے۔

فرمایا —— خدا نے مہدیؑ کا نام منصور رکھا ہے۔ جس طرح احمدؐ کا نام محمدؐ اور عیسیٰؑ کا نام مسیحؑ:

ابو ہاشم نے کہا میں مسجد حرام میں صادق آل محمد علیہم السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا حاکم وقت نے جمعہ کے خطبہ میں کہا ——

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (ص) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

"خدا اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود اور سلام بھیجو"

امامؑ نے فرمایا آیت تو پڑھی ہے لیکن اس کی تفسیر نہیں جانتا۔ فرمایا ولایت علیؑ کے ہاں سپرد کرو، سپرد کرنا۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس روز تک علیؑ کے دروازے پر آکر یوں فرماتے ہے ——————

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت —— (اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں) —— انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً انا حارب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم۔ اے اہل بیت خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ تم سے رجس کو دور کر دے پوری طرح پاک کر دے، جس سے تمہاری جنگ اس سے میری جنگ، جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح")

زید بن علی علیہ السلام نے کہا کہ معصومینؑ ہم میں صرف پانچ ہیں، چھٹا کوئی نہیں ہے، وہ وہ حضرات جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔ باقی ہم سب اہل بیت خدا کی رحمت کے خواستگار ہیں۔

ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے حریرہ بنانے کا حکم

دیا میں نے تیار کر لیا۔ رات سخت سرد تھی، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو طلب فرمایا، فدک والی چادر ان پر ڈال کر تین مرتبہ فرمایا ——

"اے پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں ناپاکی ان سے دور رکھ۔ ان کو پاک کر جس طرح پاک کرنیکا حق ہے۔"

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی، جس کے مصداق سات افراد ہیں، جبرائیلؑ، میکائیلؑ، رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

ام سلمہؓ نے کہا کہ میں دروازے پر موجود تھی، میں نے رسول اللہؐ کی خدمت عرض کی۔ یا رسول اللہؐ کیا میں اہل بیت نہیں ہوں؟ فرمایا —— تم نبیؐ کی بیوی ہو، اہل بیت میں شامل نہیں ہو۔"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

"انما یرید اللہ الی اخرہ کا مصداق میں خود اور میرے اہل بیت ہیں جو آفات اور گناہوں سے پاک ہیں"

ابو الحمراء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو ماہ یا دس ماہ خدمت کی۔ نو ماہ میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ رسول اللہؐ روزانہ طلوع فجر کے وقت، فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے دروازے کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور رسول اللہؐ اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ ——

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

ابو عبد اللہ جدلی نے کہا کہ میں بی بی عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے پوچھا کہ آیت تطہیر کہاں نازل ہوئی —— کہا۔ ام سلمہؓ کے گھر میں۔

ام سلمہؓ نے کہا کہ اگر تو اس آیت کے بارے میں عائشہ سے پوچھے گا کہ کہاں نازل

ہوئی تو وہ کہے گی: میرے گھر میں۔

ام سلمہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے، فرمانے لگے اگر اور کوئی آدمی ہوتا تو علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزندوں کو بُلا کر میرے پاس لاتا۔ میں نے عرض کیا، میرے سوا کوئی موجود نہیں ہے، میں خود جا کر ان حضرات کو بلا کر لائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو اپنے سامنے حسنؑ اور حسینؑ کو دائیں بائیں اور فاطمہؑ کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ ان پر خیبری چادر ڈال دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا ————

"تیری طرف آگ نہیں۔ یہ میری عترت، میرے اہل بیت میرے گوشت اور خون سے بنے ہیں"

ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ مجھے بھی ان کے ساتھ چادر میں داخل فرمالیجئے، فرمایا تم میری نیک بیویوں میں سے ہو اور یہ آیت نازل ہوئی انما یرید اللہ ......

شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ میں نے ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب حسینؑ قتل ہوئے تو میں نے اہل عراق پر لعنت کی۔ کہا ————

"عراقیوں نے حسینؑ کو قتل کیا، خدا ان پر لعنت کرے"

فاطمہؑ عصیدہ پکا کر تھال میں رکھ کر ہمارے لئے لائیں۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہؐ نے پوچھا، تمہارا ابن عم کہاں ہے؟ عرض کیا وہ گھر میں ہے۔ فرمایا اس کو اور اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر لاؤ ———— فاطمہؑ اپنے دونوں بچوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے آئیں۔ علیؑ ان کے نشانِ قدم پر قدم رکھ رہے تھے۔ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرتؐ نے دونوں شہزادوں کو اپنے زانوؤں پر بٹھلایا۔ علیؑ دائیں طرف اور فاطمہؑ رسول اللہؐ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں۔

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے میرے نیچے سے خیبری چادر لی اور ان کے

کے اوپر ڈال دی، چادر کا شمالی کونہ لیا، اس کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا ——

"پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاک چیز کو دور رکھ، ان

کو اچھی طرح پاک فرما۔"

تین مرتبہ فرمایا —— ام سلمہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ کے اہل

میں نہیں ہوں! —— فرمایا، ہاں —— مجھے چادر کے اندر اس وقت داخل کیا جب

اپنے ابن عم، اپنے دونوں بیٹوں اور اپنی بیٹی فاطمہ کے لئے دعا ختم کر چکے تھے۔"

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی

ابن عباس کے پاس آئے اور کہنے لگے، ہمارا ساتھ دیتے ہو یا نہیں؟ کہا میں تمہارا ساتھ دیتا

ہوں۔ اس وقت ابن عباس کی بینائی درست تھی، ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ انہوں نے

ابن عباس کو کیا کہا مگر جب وہ واپس آئے تو کپڑے جھاڑتے افسوس ہے، افسوس ہے کہتے

ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کا گلہ کرتے ہیں جس کی دس ایسی خصوصیات

ہیں جو کسی اور شخص میں نہیں پائی جاتی۔

خیبر کی جنگ کے روز رسول اللہؐ نے فرمایا ——

"میں کل اس شخص کو فوج کا علم دوں گا، جس کو اللہ اور اس کا رسولؐ دوست

رکھتے ہیں، جس کو خدا نے کبھی ناکام نہیں کیا۔"

ایسے شرف کی تمنا بڑے بڑے صحابہ نے کی مگر کسی کو حاصل نہ ہوا، رسول اللہؐ نے فرمایا

علیؑ کہاں ہیں؟ —— عرض کیا گیا آٹا پیس رہے ہیں، فرمایا کوئی تم میں سے جا کر یہ

یہ کام کرے۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کو طلب کیا، آپ کی آنکھوں میں تکلیف تھی، رسول اللہؐ نے

اپنا لعاب دہن لگایا، تین دفعہ جھنڈے کو حرکت دی پھر علیؑ کے حوالے کیا۔

ابوبکر سورہ برأت کی چند آیات لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئے، رسول اللہؐ نے علیؑ کو

ان کے پیچھے روانہ کیا —— علیؑ نے آیات ابوبکر سے لے لیں۔ آپ نے علیؑ سے کہا

"میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے"

کہا ـــــــ "ان آیات کی تبلیغ میں کروں گا۔ یا وہ شخص کریگا، جو مجھ سے ہوگا"

رسول اللہؐ نے اپنے عم کی اولاد سے فرمایا تھا تم میں کون دُنیا و آخرت میں میرا ولی ہوگا؟

علیؑ نے عرض کیا میں دُنیا اور آخرت میں آپ کا ولی بنوں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

تم میرے دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کرکے فرمایا

"پالنے والے، یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص آدمی ہیں، ان سے

ناپاک چیز کو دور رکھ ان کو پوری طرح پاک کر۔"

خدیجہؓ کے بعد رسول اللہ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔

علیؑ نے رسولؐ کی خاطر اپنی جان فروخت کردی ـــــــ رسول اللہؐ کی چادر

اوڑھ کر بستر رسولؐ پر سو گئے۔ مشرک علیؑ کو رسول اللہ تصور کرتے رہے اور آپ آرام سے بستر

رسولؐ پر سوتے رہے، ابوبکرؓ نے تو علیؑ کو یا نبیؐ اللہ کہکر پکارا۔ ابوبکر علیؑ کو رسول اللہ سمجھتے رہے

علیؑ نے فرمایا ـــــــ رسولؐ اللہ میمون کنوئیں کی طرف چلے گئے ہیں۔ ابوبکر وہاں جاکر

رسول اللہ سے ملے اور آپؐ کے ساتھ غار میں چلے گئے۔

جنگِ تبوک کے وقت اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ جانے لگے

تو علیؑ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ رسول اللہ

نے منع فرمایا تو حضرت علیؑ یہ سنکر رونے لگے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ـــــــ

"تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسےٰؑ سے تھا۔ لیکن تم

نبی نہیں ہو۔"

رسول اللہؐ نے مسجد میں کھلنے والے اصحاب کے تمام دروازے بند کرادیئے۔ مگر علیؑ

کا دروازہ کھلا رہا اور آپ جنب کی حالت سے وہاں سے گزرتے تھے۔

خم غدیر کے مقام پر آخری حج کے موقع پر رسول اللہؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ———

" جسکا میں ولی ہوں اس کے یہ ولی ہیں ——— اے پالنے والے تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے۔ اور تو اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے، اور اس کو چھوڑ دے، جو علیؑ کو چھوڑ دے۔"

امام جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس روز صبح کے وقت فاطمہؑ کے دروازے پر آکر زور سے دروازہ کھٹکھٹانے اور فرماتے ———

" تم پر سلام اے اہل بیت، رسالت کی کان، فرشتوں کے اُترنے کی جگہ خدا کی صلواۃ اور رحمت تم پر ہو۔"

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ .... کی تلاوت فرماتے پھر بہت زیادہ سخت دروازے کو پیٹتے اور فرماتے ———

" میری اس سے صلح ہے جس سے ان کی صلح ہے۔ اور میری اس سے جنگ ہے۔ جس کی ان سے جنگ ہے۔"

عقرب سے روایت ہے کہ ——— میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ لوگ اس شخص علیؑ کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہیں۔ کوئی آپ کی تعریف کرتا ہے اور کوئی آپ کی مذمت ——— ام سلمہؓ نے پوچھا تم تعریف کرنے والوں میں سے ہو یا برائی کرنے والوں میں؟ میں نے کہا کہ تعریف کرنے والوں میں۔ کہا ———

" یہی بات درست ہے، خدا کی قسم علیؑ حق پر تھے۔"

میں نے آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ .... کے بارے میں پوچھا تو کہا ——— یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی اور اس وقت گھر میں سات افراد موجود تھے۔ جبرائیلؑ، میکائیلؑ، محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ، جبرائیلؑ نبیؐ کا

پہارا لئے ہوئے تھے، اور نبیؐ علیؑ کا۔

عمرہ ہمدانیہ کہتی ہے کہ ام سلمہؓ نے مجھے کہا کہ تم عمرہ ہمدانیہ ہو، میں نے کہا ہاں،
عمرہ نے کہا کہ مجھے ایسے شخص کے بارے میں آگاہ فرمایئے جس کو بعض لوگ دوست اور بعض دشمن رکھتے ہیں، فرمانے لگیں، تم دوست رکھتی ہو یا دشمن؟ میں نے کہا میں نہ دوست رکھتی ہوں نہ دشمن۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ خداوند عالم نے آیت انما یرید اللہ ۔۔۔۔۔۔
میرے گھر میں اتاری، گھر میں صرف یہ حضرات موجود تھے، جبرائیلؑ، میکائیلؑ، محمد رسول اللہؐ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ، میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں اہل بیت میں سے ہوں فرمایا، تم نیک ہو۔ اے عمرہ! اگر رسول اللہؐ ہاں فرماتے تو میرے لئے یہ بات کائنات کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب تھی"

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آیت انما یرید اللہ ۔۔۔۔۔۔
میرے گھر میں نازل ہوئی، رسول اللہؐ نے اپنی مسجد میں اُن پر چادر ڈال دی اور چادر کا کونہ پکڑ کر فرمایا ــــــــ

"اے پالنے والے! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو دور رکھ جس طرح تو نے اس کو اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے دور رکھا تھا، ان کو ناپاکی سے اس طرح پاک کر جس طرح آل لوطؑ، آل عمرانؑ اور آل ہارونؑ کو پاک کیا تھا"

میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپ حضرات کیساتھ چادر میں اندر آسکتی ہوں؟ فرمایا تم بھلائی پر قائم ہو اور تمہارا انجام بھلائی پر ہوگا، تم رسول اللہ کی بیوی ہو، خدا نے مجھے صرف ان پانچ حضرات کے بارے میں یہ کاروائی کرنے کا حکم دیا ہے، دُعا میں صرف ان کو مخصوص کیا ہے، یہ بات انہوں نے آل ابراہیمؑ سے میراث میں پائی ہے اس آیت کی وجہ سے ــــــــ

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

جب ابراہیمؑ کعبہ کی دیوار کو اٹھا رہے تھے ——— آلِ ابراہیم ہماری دعا میں شریک ہے، رسول اللہؐ نے دعائے ابراہیمؑ کی تجدید کی ہے،

میشر کہنے لگی اے اللہ کی بندی وہ لوگ کون ہیں، کہنے لگیں فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

سورۃ السبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد باقر علیہ السلام سے ابوحمزہ ثمالیؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ———

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ....

کہو میں تم لوگوں کو ایک نصیحت کرتا ہوں

کی تفسیر آپ سے پوچھی۔ فرمایا ——— میں تمہیں علیؑ کی ولایت رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں، یہی ایک چیز ہے۔ جس کے متعلق خدا نے کہا ہے میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔"

عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ———

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ .....

میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں

کی تفسیر پوچھی ——— فرمایا اس سے مراد ولایت ہے۔ عرض کیا یہ کیونکر؟ فرمایا خم غدیر کے مقام پر رسولؐ اللہ نے علیؑ کو کھڑا کر کے فرمایا تھا ———

"جس کا میں حاکم ہوں۔ اس کے علیؑ حاکم ہیں۔"

لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ محمدؐ ہر وقت ہمیں ایک نئی بات کی دعوت دیتا ہے۔ اپنے اہل بیت کو ہماری گردنوں پر مسلط کر دیا ہے ۔ ——— آنحضرتؐ نے فرمایا خداوند عالم نے قرآن میں ایک آیت نازل فرمائی ——— اے محمدؐ! کہو میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں، میں نے وہ فرض ادا کر دیا ہے جو تم پر واجب تھا۔

عرض کیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی

تم اللہ کے لئے دو دو ہو کر یا ایک ایک ہو کر اٹھو۔

فرمایا ——— دو سے رسول اللہؐ اور امیر المومنین کی اطاعت مراد ہے۔ فرادی ایک سے مراد ان کی اولاد سے ہونے والے امام مراد ہیں، خدا کی قسم اس کے علاوہ اور کوئی چیز مراد نہیں ہے

عمر بن یزید بھی روایت صادق آل محمد علیہ السلام سے کرتے ہیں۔ الفاظ بالکل یہی ہیں ——— عمر بن عبدالعزیز ایک اور سلسلہ روات سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔ اِنَّمَا اَعِظُکُمْ سے مراد ولایت (علیؑ) ہے اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی میں مثنیٰ سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ۔ فرادیٰ سے ان کی اولاد میں جو امام ہوں گے وہ مراد ہیں۔

سورۃ الفاطر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو جارود کہتا ہے میں نے ———

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ

"پھر ہم نے اپنی کتاب کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں سے منتخب کر لیا تھا۔ پس ان میں کچھ کو اپنے بندوں سے منتخب کر لیا تھا پس ان میں کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں"

کی تفسیر امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھی، فرمایا ظالم لنفسہ لوگوں میں کوئی نہیں ہے مقتصد سے مراد بیٹھنے والا عبادت گزار سابق بالخیر تلوار نکال کر جہاد کرنے والا۔

غالب بن عثمان منذی کہتا ہے کہ میں حج ادا کرنے کی خاطر گیا، میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس سے گزرا، اور اس آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ .... کا مطلب پوچھا۔ ———

فرمایا ——— اے ابو اسحاق! تیری قوم یعنی کوفے والے کیا کہتے ہیں؟ عرض کیا وہ تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے، فرمایا، جب جنت میں ہوں گے تو پھر کس چیز سے ڈریں گے! ——— عرض کیا، اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

فرمایا ——— اے ابو اسحاق! یہ آیت خاص طور پہ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ سابق بالخیر، علی بن ابی طالبؑ، حسنؑ، حسینؑ اور اہل بیت میں سے شہید مراد ہیں۔ ظالم لنفسہ اگر لوگوں میں ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہے مقتصد سے مراد قائم اللیل اور صائم النہار ہے۔ اے ابو اسحاق! ہماری وجہ سے خدا تمہاری غلطیاں اور ٹھوکریں معاف کرتا ہے۔ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے قرضے ادا کرتا ہے۔ ہماری وجہ سے تمہاری گردنوں سے ذلت دور کرتا ہے۔ ہماری وجہ سے دنیا کا سلسلہ ختم کرے گا۔ ہماری وجہ سے دنیا کا سلسلہ شروع کیا، تمہاری وجہ سے نہیں، ہم تمہارے لئے اصحاب کہف کی کان کی طرح ایک کان ہیں، نوحؑ کی کشتی کی طرح تمہارے

لئے کشتی ہیں، اولادِ اسرائیل کے بابِ حطہ کی طرح تمہارے لئے بابِ حطہ ہیں"

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول لعلی یا علی (ع) البشر و لبشر فلیس لشیعتک کرب عند الموت ولا وحشۃ فی القبور ینفضون التراب من رؤسھم ولحاھم یقولون الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب۔

ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا تجھے بشارت ہو کہ تمہارے شیعوں کو موت کے وقت تکلیف نہیں ہوگی، اور نہ ہی ان کو قبر میں کوئی پریشانی ہوگی، سر اور داڑھی سے مٹی جھاڑتے ہوئے اُٹھیں گے اور کہیں گے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس نے ہم سے غم دُور کیا، بے شک ہمارا رب بخشنے والا ہے، قدر دان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں لا اتارا، جس میں ہم کو، کوئی رنج نہیں پہنچے گا اور اس میں کوئی تھکن پہنچے گی"

عن علی (ع) قال انا وشیعتی یوم القیامۃ علی منابر من نور فیمر علینا الملائکۃ فیسلم علینا فیقولون من ھذا الرجل ومن ھؤلاء فیقال لھم ھذا علی ابن ابی طالب بن عم النبی (ص) فیقال من ھؤلاءِ فیقال لھم ھؤلاء شیعتہ قال فیقولون ابن النبی (ص) العربی وابن عمہ فیقولون ھما عند العرش قال فینادی مناد من السماء عند رب العزۃ یا علی ادخل الجنۃ انت وشیعتک لا حساب علیک ولا علیھم

فیدخلون الجنّۃ فیتنعمون فیھا من فواکہھا ویلبسون السندس والاستبرق ومالم ترعین فیقولون الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی من علینا بنبیہ محمد (ص) وبوصیہ علی بن ابی طالب (ع) والحمد للہ الذی من علینا بھما من فضلہ وادخلنا الجنۃ فنعم اجر العاملین فینادی مناد من السماء کلوا واشربوا اصفیاء قد نظر الیکم الرحمٰن بنظرۃ فلا باس علیکم ولا حساب ولا عذاب۔

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں اور میرے شیعہ نور کے منبروں پر تشریف فرما ہونگے۔ فرشتے ہمارے ہاں سے گزریں گے اور ہمیں سلام کہیں گے۔ اور پوچھیں گے یہ شخص اور یہ حضرات کون ہیں؟ کہا جائے گا کہ یہ علیؑ ہیں اور یہ آپ کے شیعہ ہیں۔ پوچھیں گے کہ نبیؐ عربی اور اس کا ابن عم کہاں ہے؟ جواب دیں گے دونوں عرش کے پاس موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ایک منادی ندا دے گا۔ اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ جنت میں داخل ہو جائیں، تم پر اور تمہارے شیعوں پر کوئی حساب نہیں ہے۔ جنت میں داخل ہوں گے، وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے، پھل کھائیں گے، سندس اور ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ جن کو آج تک آنکھ سے نہیں دیکھا ہو گا کہیں گے شکر ہے خدا کا جس نے ہم سے غم دور کیا، ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔ جس نے اپنے نبی محمدؐ اور اپنے وصی علی ابن ابی طالبؑ کو بھیج کر ہم پر احسان کیا۔ شکر ہے اس خدا کا جس نے اپنے فضل سے دونوں کو بھیج کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو جنت

میں داخل کیا، جو عمل کرنے والوں کے لئے اچھی جگہ ہے۔ آسمان سے منادی ندا دے گا۔ خوب کھاؤ پیو۔ خداوند عالم نے تمہیں ایسی نگاہ سے دیکھا ہے جس سے تم پر کوئی خوف حساب اور عذاب نہیں ہے۔

جہم بن حر سے مروی ہے کہ میں مسجد مدینہ میں داخل ہوا۔ دو رکعت نماز سانس پر پڑھی۔ خدا سے دعا کی کہ میرے پاس باتیں کرنے کے لئے ایسا نیک ساتھی بھیج۔ جس کی باتوں سے مجھے خدا فائدہ دے، میری تنہائی دور ہو۔ ابو درداؓ آکر بیٹھ گئے۔ میں نے اس کو اپنی دعا بتائی کہا تیری دعا ان کر میں بہت خوش ہوا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے تیرا نیک ساتھی بنایا، عنقریب میں تم کو ایک ایسی حدیث سناؤں گا، جو تم سے پہلے کسی کو نہیں سنائی اور نہ ہی تیرے بعد کسی اور کو سناؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا اِلٰی جَنّٰتِ عَدْنٍ تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"سابق جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا، میانہ رو سے تھوڑا سا حساب ہوگا اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ایک دن قید ہوگا۔ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ اس کے دل میں غم داخل ہوگا، خدا اس پر رحم فرما کر جنت میں داخل کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، شکر ہے اس ذات کا جس نے غم کو ہم سے دور کیا۔ جس کو لوگوں کے دلوں میں محشر کے میدان میں داخل کرے گا۔ ہمارا رب بخشش کرنے والا اور قدر دان ہے۔ ان کا عمل قلیل تھوڑے شکر کے ساتھ قبول کرتا ہے اور ان کے بڑے بڑے گناہ بخش دیتا ہے۔"

سلمان فارسیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں طویل کلام کیا۔ اس کا ذکر علیؑ سے سلمان فارسیؓ نے کیا تو علیؑ نے کہا خدا کی قسم اے سلمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس

بات سے آگاہ کیا تھا جس سے تم کو آگاہ کیا ہے. فرمایا تھا ——
" اے علیؑ! تیری فضیلت خدا کی جانب سے ایسی کبھی نہیں سنی تھی جس کا تذکرہ
آسمان والے کرتے تھے. میں نے آسمان کو دیکھا جو سخت گردش میں تھا. فرشتے
میرے پاس آتے تھے. آسمان کی گردش کے خوف سے. اس بارے میں خداوند عالم
کا کلام ہے.

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ
اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا

" بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اس بات سے روکے ہوئے
ہے کہ یہ اپنی اپنی جگہ سے ٹل جائیں. اگر یہ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو اس کے
بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو ان کو روک دیتا. بے شک وہ بڑا بردبار اور
بخشنے والا ہے "

اس وقت آسمان میں تیرے امر کی تعظیم ہو گی، حتیٰ کہ فرشتے خدا کی جانب سے
آواز سنیں گے، اے بندو! چپ ہو جاؤ. میں نے اپنے ایک بندے پر اپنی
محبت ڈال دی ہے، اپنی اطاعت سے مکرم اور اپنی کرامت سے چن لیا ہے
فرشتے کہیں گے الحمد للّٰہ الذی اذھب عنا الحزن شکر ہے اس
ذات کا جس نے ہمارا غم دور کیا. تم سے خدا کے نزدیک کون زیادہ مکرم ہے
خدا کی قسم محمدؐ اور اس کے تمام اہل بیت بلند مرتبہ ہوں گے، تیری (علیؑ کی)
فضیلت سے آسمان والوں پر فخر کریں گے. محمدؐ کہیں گے شکر ہے خدا کا جس
نے میرے بھائی کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کیا، جو خدا کی مخلوق سے میرے
منتخب اور چنے ہوئے ہیں. میں خدا کے ہاں سے نہیں اٹھا تھا، مگر اس نے
مجھے وہ بشارت دی، جس کو میں نے دیکھا، محمدؐ وسیلہ کے مقام نور کے ایک

منبر پر تشریف فرما ہوں گے اور فرمائیں گے ——————

الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا

فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب۔

خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو ہمیشہ رہنے والی جگہ میں لا اتارا ہے اپنے فضل کی وجہ سے جہاں ہمیں کوئی تکلیف اور تھکن نہیں پہنچے گی۔

خدا کی قسم اے علیؑ! تمہارے شیعوں کو ہر جمعہ کو تمہارے پاس آنے کی اجازت ہوگی، وہ اپنے اپنے مقامات سے تمہیں اس طرح ملاحظہ کریں گے، جس طرح زمین والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، تم مقام اعلیٰ علیین میں ایک غرفہ میں ہوں گے۔ اس سے اونچا اور کوئی درجہ مخلوق کے لئے نہیں ہوگا۔۔۔۔

سورۃ یٰس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو لیلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ——————

"صدیق تین ہیں، حبیب نجار مومن آل یٰس، جو کہتا تھا ——————

"اے قوم رسولوں کی اتباع کرو"

اور حزقیل مومن آل فرعون، جس نے کہا تھا ——————

"اس آدمی کو قتل کرتے ہو، جو کہتا ہے، میرا رب اللہ ہے"

تیسرے علی بن ابی طالب ہیں، جو ان سے افضل ہیں"

ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

صدیق تین ہیں ـــــــ حزقیل مومن آلِ فرعون، حبیب نجار مومن آل یٰسٓ اور علی بن ابی طالب، جو ان سے افضل ہیں۔

سورۃ الصافات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ

(قیامت کے روز) ان کو ٹھہراؤ، ان سے سوالات کئے جائیں گے۔

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ ان سے علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ابن عباس نے آیت ـــــــ سَلٰمٌ عَلٰٓی اٰلِ یٰسٓ (آل یٰسٓ پر سلام ہو) کی تفسیر میں فرمایا کہ آل یٰسٓ سے مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سلیم بن قیسؒ عامری نے کہا کہ میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ـــــــ

"یٰسٓ سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کی آل ہیں۔"

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ـــــــ کے بارے میں کہا کہ ان سے علیؑ کی ولایت کی بابت پوچھا جائے گا۔

صادق آل محمد علیہم السلام نے آیت ـــــــ

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ۔

"ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، جس کے لئے ایک معین ٹھکانہ نہ ہو۔ یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بے شک ہم تسبیح کرنیوالے ہیں"

کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت آئمہ اور اوصیاء آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سورۃ ص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

"آیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر رکھیں گے، یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر رکھیں گے۔"

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ تین مسلمانوں کے بارے میں جو متقی اور نیک عمل کرنے والے ہیں جو علیؑ حمزہؓ اور عبیدہؓ ہیں اور تین مشرکوں کے بارے میں جو زمین پر فسادی ہیں جو عتبہ بن ربیعہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔ جنگ بدر میں علیؑ نے ولید کو حمزہؓ نے عتبہ بن ربیعہ کو اور عبیدہؓ نے شیبہ کو قتل کیا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ——

مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ

دوزخی کہیں گے، جن لوگوں کو ہم دنیا میں شرارتی سمجھتے تھے ان کو یہاں نہیں دیکھتے"۔ —— فرمایا۔ اے گروہ شیعہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس سے تمہیں مراد لیا ہے۔

سماعہ بن مہران نے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ، تم لوگوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ —— عرض کیا۔ ہم لوگوں سے برا ان کے نزدیک کوئی نہیں وہ تو ہمیں یہودیوں، نصاریٰ، مجوسیوں اور مشرکوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں، فرمایا۔

"خدا کی قسم، تم میں سے دو، بلکہ ایک بھی دوزخ میں نہیں ہوگا۔ تم وہ لوگ ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے،

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ

اور وہ کہیں گے کہ کیا ہو گیا ہے کہ ہم اُن لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم بدوں میں شمار کرتے تھے، یا ان کو ہم نے مسخرہ بنالیا تھا۔ یا نگاہیں اُن سے پھر گئی ہیں:"

سلیمان دیلمی سے مروی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبصیرؓ تشریف لائے، جن کا سانس چڑھا ہوا تھا،

فرمایا —— اے ابومحمدؒ! لمبے لمبے سانس کیوں بھرتے ہو؟ عرض کیا فرزندِ رسولؐ پر قربان جاؤں، بوڑھا اور لاغر ہو گیا ہوں، موت قریب ہے انجام کا پتہ نہیں۔

فرمایا —— اے ابومحمدؒ! تم ایسی باتیں کرتے ہو!

عرض کیا —— قربان جاؤں، یہ کیونکر نہ کہوں؟

فرمایا —— اے ابومحمدؒ! خدا نے تمہارا ذکر قرآن میں دشمن کی زبان سے حکایت کیا ہے ——

قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ۔ اِنَّ ذٰلِكَ

لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ۔

اور وہ کہیں گے کہ کیا ہو گیا ہے، کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنکو ہم بدوں میں شمار کرتے تھے، آیا ہم نے ان کو مسخرہ بنالیا تھا، یا نگاہیں ان سے پھر گئیں ہیں بے شک یہ اہلِ جہنم کا آپس میں لڑنا برحق ہے۔"

خدا کی قسم اس سے تم لوگ مراد ہو، اگرچہ اس دنیا میں لوگ تمہیں شرارتی کہتے ہیں حالانکہ

تمہاری جنت میں عزت کی جائے گی، دوزخ میں تمہیں تلاش کیا جائیگا۔

عند ھذا العالم شرار الناس فانتم واللہ فی الجنۃ تحبرون وفی النار تطلبون۔

سورۃ الزمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہم لوگوں سے کئی قسم کی احادیث بیان کرتے ہیں ہماری بعض احادیث وہ ہیں جنکو ہم بلا خوف وخطر منبر پہ بیان کرتے ہیں، جو ہمارے لئے زینت کا اور ہمارے دشمنوں کے لئے رسوائی کا باعث ہیں، بعض احادیث وہ ہیں جو ہم صرف اپنے شیعوں سے بیان کرتے ہیں، جس پروہ اتحاد اور اتفاق کرتے ہیں، بعض احادیث وہ ہیں جو صرف ایک یا دو آدمیوں سے بیان کرتے ہیں، اگر ایسی حدیث تین آدمیوں سے بیان کی جائے تو وہ بے کار ہو جاتی ہے، ایک حدیث ہماری وہ ہے، جس کو ہم صرف محفوظ قلعوں، امین دلوں، فہم رسا، عقول اور سنجیدہ کے سپرد کرتے ہیں۔ ایسے لوگ حدیث کے برتن، نگہبان، دعوت دینے والے حفاظت کرنے والے گواہ بن جاتے ہیں، جو شخص ہماری حدیث بیان کرتا ہے، ہم ایک دن اس سے ضرور پوچھیں گے، اگر جھوٹا ہو گا تو حدیث کی تکذیب کر دے گا۔ اگر سچا ہو گا تو اس کی تصدیق کر دے گا، ایسا شخص سچا کہلائے گا، ہر آنے والی آنکھ سے اس کی ایسی بات کی وجہ سے طعنہ زنی نہ کرو، جس سے دل نفرت کرے۔

علی بن حسینؑ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔ ــــــــــــــــ

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ۔

"کوئی اس وقت کہے کہ ہے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کمی کی
در یں ہمیشہ ہنسی اڑانے والوں میں رہا"

جنب اللہ (خدائی کا پہلو) سے مراد علیؑ ہیں، قیامت کے روز تمام مخلوق پر خدا کی
حجت ہیں۔۔۔۔۔ اذکان یوم القیامة امر الله خزان جھنم
ان یدفع مفاتیح جھنم الی علی (ع) فیدخل من یرید و
ینجی من یرید۔

"قیامت کے روز خدا خازن جہنم کو حکم دے گا کہ وہ دوزخ کی کنجیاں علیؑ کے
حوالے کر دے، آپ جس شخص کو چاہیں گے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور جس کو
چاہیں گے دوزخ میں داخل نہیں کریں گے"

و ذلک رسول الله (ص) قال من احبک فقد احبنی و من ابغضک
فقد ابغضنی، یا علیؑ انت اخی و انا اخوک یا علی ان لواء الحمد
مع یوم القیامة تقدم به قدام امتی و المؤذنون عن یمینک
و عن شمالک۔

"اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے (اے علیؑ)
جس شخص نے تمہیں دوست رکھا۔ اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے تم سے
بغض رکھا۔ اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اے علیؑ تو میرا اور میں تیرا۔ آپس میں
بھائی ہیں، قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا اور تم اس کو لیکر
میری امت کے آگے چلو گے، موذن تیرے دائیں بائیں ہوں گے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

اگر شرکت کیا تو تمہارے عمل سب درہم برہم ہو جائیں گے۔ تو نقصان اٹھانے والوں

میں ہو جائے گا۔" ——— اگر علیؑ کی ولایت میں کسی کو شریک کیا تو تمہارے اعمال مٹا دوں گا۔

ابوذر غفاریؓ کا بیان ہے کہ میں ام سلمہؓ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ حدیث بیان فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا۔ اس دوران میں علیؑ تشریف لائے۔ آپ کو دیکھتے ہی رسول اللہؐ کا چہرہ خوشی اور مسرت سے چمک اٹھا آپ کو سینے سے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسے دیئے۔ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا آنے والے شخص کو اچھی طرح جانتے ہو؟

ابوذرؓ نے کہا ——— یا رسول اللہؐ تیرے بھائی، تیرے ابن عم، شوہر فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ سرداران جنت کے باپ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ———

یا اباذر ھذا الامام الازھر و رمح الاطول و باب اللہ الاکبر

اے ابوذرؓ! یہ امام ازہر، خدا کا لمبا نیزہ اور خدا کا بڑا دروازہ ہیں۔ جو شخص خدا کے پاس جانا چاہے۔ وہ اس دروازہ سے داخل ہو۔ اے ابوذرؓ! یہ خدا کا انصاف قائم رکھنے والے ہیں۔ خدا کی حریم سے بھگانے والے ہیں۔ خدا کے دین کے ناصر، مخلوق پر حجت خدا، یہ ہر امت میں حجت خدا ہیں۔

یا اباذر ان اللہ خلق کل رکن فی ارکان عرشہ سبعون الف ملک لیس لھم تسبیح ولا عبادۃ الا الدعا لعلی (ع) ——— اے ابوذرؓ! خدا نے اپنے عرش کے ہر رکن کے لئے ستر ہزار فرشتے خلق کئے ہیں ان کی تسبیح اور عبادت علیؑ کے لئے دعا کرنا ہے۔ اور آپ کے دشمنوں پر لعنت کرنا ہے لولا علیؑ لا ابان الحق من باطل ——— اگر علیؑ نہ ہوتے تو حق باطل سے الگ نہ ہوتا ولا مومن من الکافر نہ مومن کافر سے جدا ہوتا۔ نہ خدا کی عبادت

ہوتی۔ علیؑ نے مشرکین کو اسقدر مارا حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گئے، خدا کی عبادت کرنے لگے۔ اگر علیؑ نہ ہوتے تو ثواب اور عذاب کا تصور بالکل نہ ہوتا۔ خدا کے سامنے اس کا کوئی پردہ اور حجاب نہیں ہے۔ وہ خود پردہ اور حجاب ہیں۔
پھر رسول اللہ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ——————

شرع لکم من الدین ما وصی بہٖ نوحاً والذی اوحینا الیک وما اوحینا بہ ابراھیم وموسیٰ و عیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ ۔ اللہ یجتبی الیہ من یشآ ویھدی الیہ من ینیب (اردو ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

اے ابوذرؓ! خدا اپنی خدائی وحدانیت اور یکتائیت میں خود مختار ہے اپنے مخلص بندوں کو اپنی ذات کا تعارف کراتا ہے، تاکہ ان کے لئے اپنی جنت جائز قرار دے، جس کو ہدایت دیتا ہے اس کو علیؑ کی ولایت کی معرفت دیتا ہے، جس کے دل کو سکون نہیں دینا چاہتا۔ اس کو علیؑ کی معرفت نہیں دیتا۔

یا اباذر ھذا رایۃ الھدی وکلمۃ التقوی والعروۃ الوثقی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وھو الکلمۃ التی الزمتھا المتقین فمن احبہ کان مؤمنا ومن ابغضہ کان کافرا ومن ترک ولایتہ کان ضالا مضلا ومن یجحد حقہ کان مشرکا یا اباذر! یؤتی بجاحد حق علی (ع) وولایۃ علی (ع) یوم القیامۃ اصم واعمی وابکم یتکبکب فی ظلمات یوم القیامۃ ینادی مناد

یا حسرتاه علی ما فرطت فی جنب الله والقی فی عنقه
طوق من نار ولذلك الطوق ثلثمائة شعبة علی کل
شعبة شیطان یتفل فی وجهه الکلح من جوف قبره
الی النار فقال ابوذر قلت فداك ابی و امی یا رسول الله (ص)
ملئت قلبی فرحا وسرورا فزدنی فقال یا اباذر لما ان
عرج بی الی السماء فعبرت فی السماء الدنیا ادرکت ملکا من
الملائکة واقام الصلوة فاخذ بیدی جبرئیل فقدمنی
فقال یا محمد (ص) صل بالملائکة فقد طال شوقهم الیک
فصلیت بسبعین صفاً الصف ما بین المشرق والمغرب
لا یعلم عددهم الا الذی خلقهم فلما انفتلت من صلوتی
واخذت فی التسبیح والتقدیس اقبلت الی شرذمة بعد
شرذمة من الملائکة فسلموا علی وقالوا یا محمد لنا
الیك حاجة هل تقضیها یا رسول الله (ص) فظننت ان
الملائکة یسألون الشفاعة عند رب العالمین لان
الله فضلنی بالحوض والشفاعة علی جمیع الانبیاء قلت
ما حاجتکم ملائکة ربی قالوا یا نبی الله اذا رجعت
الی الارض فاقرء علی بن ابی طالب منا السلام و
اعلمه بان قد طال شوقنا الیه قلت ملائکة ربی
هل تعرفونا حق معرفتنا فقالوا یا نبی الله وکیف
لا نعرفکم وانتم اول خلق الله خلقکم اشباح نور
من نور فی نور من سناء عزه ومن سناء ملکه ومن

نور وجهه الكريم وجعل لكم مقاعد فى ملكوت
سلطانه وعرشه على الماء قبل ان تكون السماء مبنية
والارض مدحية وهو فى الموضع الذى ينوى فيه ثم
خلق السموات والارضين فى ستة ايام ثم رفع العرش
الى السماء السابعة فاستوى على عرشه وانتم امام
عرشه تسبحون وتقدسون وتكبرون ثم خلق الملائكة
من بدوما اراد من انوار شتى وكنا نمر بكم وانتم
تقدسون وتهللون وتكبرون وتسبحون وتمجدون
فنسبح ونقدس ونمجد ونهلل تسبيحكم وتقديسكم
وتهليلكم فما نزل من الله فاليكم وما صعد الى الله
فمن عندكم فلم لا نعرفكم اقرء عليا (ع) منا السلام
فاعلمه بان قد طال شوقنا اليه۔

"اے ابوذرؓ! یہ ہدایت کا جھنڈا پرہیزگاری کا کلمہ، مضبوط رسی، میرے دوستوں کا امام، جس نے میری اطاعت کی اس کے لئے نور، علیؑ وہ کلمہ ہے جس کو متقین نے گرہ باندھ لیا ہے۔ جس نے اس کو دوست رکھا مومن ہوا، جس نے بغض رکھا کافر بنا، جس نے علیؑ کی ولایت کو ترک کیا وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا بنا، جس نے آپ کی ولایت کا انکار کیا۔ وہ مشرک ہوا۔ اے ابوذرؓ! علیؑ کے حق اور ولایت کا منکر قیامت کے روز بہرہ، اندھا اور گونگا محشور ہوگا۔ قیامت کے روز کی تاریکی میں ادھر ادھر گرتا پڑتا ہوگا اور کہتا ہوگا۔ ہے افسوس! میں نے جنب اللہ کے بارے میں کوتاہی کی۔ اس کے گلے میں آگ کا طوق ڈال دیا جائے گا۔ جس کے

زمین سو شیعے ہوں گے، ہر ایک پر شیطان موجود ہوگا۔ اس کے سیاہ چہرے پر تھوکے گا۔ قبر سے لیکر دوزخ تک۔ ابوذرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہؐ آپ نے میرے دل کو مسرت اور خوشی سے پُر کر دیا ہے، کچھ اور اضافہ فرمایئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں آسمان پر گیا، آسمان دنیا عبور کیا ایک فرشتہ کو پایا، اس نے اقامت کہی۔ جبرائیلؑ نے مجھے آگے کر دیا کہا یا محمدؐ! نماز پڑھائیے۔ ان کو مدت سے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شوق تھا میں نے ستر صفوں کو نماز پڑھائی ایک صف مشرق سے مغرب تک لمبی تھی، ان کی تعداد کو صرف وہ ذات جانتی ہے، جس نے ان کو پیدا کیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے تسبیح اور تقدیس خدا شروع کی تو فرشتوں کے گروہ میرے پاس آتے اور مجھے سلام کرتے، عرض کرتے یا محمدؐ! ہماری ایک درخواست منظور فرمایئے۔ مجھے خیال ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا سوال کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حوض کوثر اور شفاعت کا اعزاز دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی ہے۔ میں نے کہا میرے رب کے فرشتو! کیا درخواست ہے۔ عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ جب آپ واپس زمین پر تشریف لے جائیں تو علیؑ کو ہمارا سلام کہنا، آپ کو آگاہ کرنا کہ آپ کے شوق میں زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔ میں نے کہا: میرے رب کے فرشتو! ہمیں پوری طرح جانتے ہو، عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ، آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں آپ حضرات اللہ تعالیٰ کی پہلی مخلوق ہیں، آپ کو اشباح نور کی شکل میں نور سے پیدا کیا۔ اپنے وجہ کریم کے نور سے پیدا کیا۔ اپنے ملکوت سلطان میں ٹھہرایا خدا کا عرش پانی پر قائم تھا۔ اس وقت آسمان کا شامیانہ نہیں لگا تھا۔ اور نہ ہی زمین بچھی تھی

پھر چھ دن کے

اندر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش کو ساتویں آسمان پر قائم کیا۔ آپ عرش کے سامنے تسبیح تقدیس اور تکبیر کہہ رہے تھے، اپنی قدرت سے پھر فرشتوں اور مختلف انوار کو پیدا کیا، ہم آپ حضرات کے قریب سے گزرتے، آپ حضرات تسبیح، تہلیل، تکبیر، تسبیح اور تمجید میں مشغول ہوتے، آپ حضرات کی تسبیح تقدیس اور تہلیل سن کر ہم تسبیح، تقدیس، تمجید اور تہلیل بیان کرتے، اللہ تعالیٰ کی باتیں جو تمہارے پاس آتی ہیں اور تمہاری باتیں جو اس کے پاس جاتی ہیں، ان کا ہمیں علم نہیں ہے۔ علی علیہ السلام کو ہمارا سلام کہدینا اور کہنا کہ ہم آپ کی کی زیارت کے بہت زیادہ مشتاق ہیں۔ پھر میں دوسرے آسمان پر گیا، مجھے فرشتے ملے، انہوں نے مجھے سلام کیا، انہوں نے بھی وہی باتیں کیں جو ان کے ساتھیوں نے کی تھیں، میں نے کہا اے میرے ربّ کے فرشتو تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو، کہنے لگے، خدا کے نبیؐ آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں تم مخلوق میں اللہ کے برگزیدہ ہو، اس کے علم کے خزانہ۔ اس کی مضبوط رسی اس کی حجت، جانب، جنب انتم الکرسی تم خدا کی کرسی ہو، اصول العلم علم کا اصول، تمہارا قائم، بہترین قائم، تمہارا ناطق، بہترین ناطق، خدا نے تمہاری وجہ سے اپنے دین کا افتتاح کیا۔ اور تمہاری وجہ سے ختم کریگا علیؑ کو ہمارا سلام کہنا اور آپ کو آگاہ کرنا کہ ہم مدت سے آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔

تیسرے آسمان پر گیا فرشتوں سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے سلام کیا انہوں نے بھی وہی گفتگو کی جو ان کے ساتھی فرشتوں نے کی تھی، میں نے کہا میرے رب کے فرشتو کیا تم ہمیں پوری طرح جانتے ہو، کہنے لگے یا نبیؐ اللہ ہم لا نعرفکم ہم کیوں کر آپ کو نہ جانیں وانتم باب اللہ وحجۃ الخصام و

علی دابۃ الارض وفاصل القضا تم اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہو، حجت خصام ہو، علیؑ دابۃ الارض، مقدمات کے فیصلے کرنے دالے۔ غضبا (اونٹنی) کے سوار وتسیم النار غدا کل دوزخ کی تقسیم کرنے والے سفینۃ النجاۃ نجات کی کشتی، من رکبھا نجیٰ ومن تخلف عنھا فی النار یتردی جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا، جس نے اس کو کھو دیا دوزخ میں داخل ہوا۔........

ہم آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں، علی علیہ السلام کو ہمارا سلام کہنا، انہیں آگاہ کرنا کہ ہم ان کی زیارت کے بے حد مشتاق ہیں۔

جب میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو فرشتوں نے مجھ سے ملاقات کی جو مجھے سلام کیا انہوں نے بھی وہی باتیں کیں جو پہلے فرشتوں نے کی تھیں۔ میں نے کہا کیا تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم کیونکر نہ جانیں انتم شجرۃ النبوۃ و بیت الرحمۃ ومعدن رسالۃ و مختلف الملائکۃ آپ نبوت کا درخت رحمت کا گھر، رسالت کی کان، فرشتوں کے آنے جانے کی جگہ، وعلیکم جبرائیل ینزل بالوحی من السماء من عند رب العالمین، خدا کی بارگاہ سے جبرائیل وحی لیکر تمہارے پاس آتے ہیں، علیؑ کو ہمارا سلام کہنا اور ہمارے شوق کے بارے میں آگاہ کرنا،

پانچویں آسمان پر پہنچا تو فرشتوں نے ملاقات کی، سلام کیا، انہوں نے بھی دوسرے فرشتوں کی طرح گفتگو کی، میں نے کہا میرے رب کے فرشتو! آپ ہمیں اچھی طرح جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہم صبح وشام عرش پر ہوتے ہیں ساق عرش پر لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ص) ایدہ اللہ لعلی بن ابی طالب (ع) فعلی بن ابی طالب ولی اللہ والعلم

بینه وبین خلقه وهو دافع المشرکین ومبیر الکافرین فعلمنا عند ذلک ان علیاً ولی من اولیاء الله فاقرئه منا السلام واعلمه بشوقنا الیه۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ خدا نے ان کی تائید علیؑ کے ذریعے کی ہے، علیؑ خدا اور مخلوق کے درمیان جھنڈا ہیں، علیؑ، کافروں کو دفع کرنے والے اور کافروں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ اس سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ علیؑ اولیاء اللہ میں سے ہیں، ان سے ہمارا اسلام کہنا ہماری خواہش سے آپ کو آگاہ کرنا۔

چھٹے آسمان پر پہنچا تو فرشتوں نے ملاقات کی، مجھے سلام کیا، انہوں نے بھی دوسرے فرشتوں کی طرح بات چیت کی، ہم نے کہا کیا تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کیوں کر نہ جانیں۔ خدا نے جنت الفردوس کو پیدا کیا، اس کے دروازے پر ایک درخت ہے۔ اس کے ہر پتے پر یہ دو حرف نور سے تحریر ہیں۔

لا اله الا الله محمد رسول الله علی بن ابی طالب عروة الله الوثیقة وحبل الله المتین وعین الله علی الخلائق اجمعین وسیف نقمته علی المشرکین فاقرائه منا السلام۔ وقد طال شوقنا الیه۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ علیؑ خدا کی مضبوط رسی اور خدا کی حبل متین ہیں، تمام مخلوق پر خدا کی آنکھ اور مشرکین کے لئے اس کے عذاب کی تلوار ہیں ہمارا آپ سے سلام کہنا۔ ہم آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔

ساتویں آسمان پر گیا، فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا، خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کیا، انہوں نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ پر سلام کیا۔ انہوں نے بھی دیگر فرشتوں کی طرح مجھے سلام کیا، میں نے کہا میرے رب کے فرشتو! میں نے تمہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کیا، ہمیں زمین کا وارث بنایا، جنت میں جہاں چاہیں گے وہ رہیں گے۔ وہ کون سی چیز ہے، جو کہے کے مطابق تمہیں دی گئی ہے، کہنے لگے اے اللہ کے نبیؐ، آپ حضرات کو اشباحِ نور کی شکل میں پیدا کیا، اپنے سناءٔ نور اور سناءِ عزت سے، تمہارا ٹھکانا اپنا ملکوت سلطان قرار دیا، اپنے نزدیک تمہیں گواہ بنایا، تمہاری ولایت ہم پر پیش کی۔ اس کو ہمارے دلوں میں راسخ کیا، از روئے محبت ہم نے آپ کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا۔ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آپ کو ہمیں آسمان پر دکھلائے گا۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اب آپ آسمان پر تشریف فرما ہیں، پھر ہم نے علیؑ کی زیارت کا شوق ظاہر کیا، خدا نے آپ کی شکل کا ایک فرشتہ ہمارے لیئے پیدا کیا اسے یمین عرش میں ایک تختہ پر بٹھایا، جو سونے کا ہے، موتیوں اور جواہر سے مرصع ہے۔ تخت کے پائے سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہیں، اس کے اوپر سفید موتیوں کا قبہ بنا ہوا ہے، جس کا باطن ظاہر سے اور ظاہر باطن سے دکھائی دیتا ہے، صاحبِ عرش نے اس سے کہا کھڑا ہو جا، وہ خدا کے حکم پر کھڑا ہو گیا ہے، جب ہم زمین کے علیؑ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں تو آسمان پر اس کی شبیہ کو دیکھ لیتے ہیں۔"

ابو طفیل نے کہا کہ علی علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا

وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ———

امیرالمومنینؑ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا۔

جعفر بن محمد علیہما السلام سے مروی ہے کہ جبرائیلؑ چالیس روز تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں نہ آئے۔ ایک روز کہنے لگے، پالنے والے ہمیں آپ کے نبیؐ کی زیارت کا شوق ہے۔ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے۔

اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کی طرف وحی کی، کہ میرے حبیب اور نبیؐ کے پاس جاؤ۔ انہیں میرا سلام کہو اور آگاہ کرو کہ ——— میں نے آپ کو نبوت کے رتبہ پر فائز کیا، تمام انبیاء سے افضل قرار دیا۔ آپ کے وصی کو میری طرف سے سلام ہو، اور اسے کہو کہ میں نے آپ کو وصیت سے مخصوص کیا اور تمام اوصیاء پر فضیلت دی۔ جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے لئے کھجور کی پتیوں سے بھرا ہوا تکیہ رکھا گیا، رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا ———

"یا محمدؐ! خدا تعالیٰ آپ کو سلام کے بعد کہتا ہے کہ میں نے آپ کو نبوت کیساتھ مخصوص کیا اور تمام انبیاء سے افضل قرار دیا۔ اپنے وصی کو میرا سلام کہو اور اُسے آگاہ کرو کہ میں نے اس کو وصیت سے مخصوص کیا اور تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔"

رسول اللہ نے کسی کو بھیج کر علیؑ کو طلب کیا اور جبرائیلؑ کی اطلاع سے آگاہ کیا، یہ سُن کر علیؑ سخت روئے، پھر کہا، میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے میرے گناہوں کے بارے میں نہ پوچھے، اور اپنی کرامت سے مجھے جدا نہ کرے۔ اور وہ چیزیں عطا کرے جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے؟ ——— جبرائیلؑ نے کہا ———

"یا محمدؐ! اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ علیؑ کو عذاب نہیں دے گا۔ اور نہ ہی اُس شخص کو جس نے علیؑ کو دوست رکھا ہو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا۔ اے جبرائیلؑ علیؑ کے بعض دوستوں کو خدا

عذاب نہیں دے گا۔ یا سب کو بری الذمہ قرار دے گا۔

جبرائیلؑ نے کہا یا محمدؐ! ——— وہ شخص نجات پا گیا، جس نے شیثؑ کو دوست رکھا، شیثؑ کی وجہ سے اور شیثؑ آدمؑ کی وجہ سے نجات پا گیا اور آدمؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا۔ جس نے سامؑ کو دوست رکھا وہ سامؑ کی وجہ سے نجات پا گیا، سامؑ نے نوحؑ کی وجہ سے اور نوحؑ نے خدا کی وجہ سے نجات پائی۔ جس نے آصفؑ کو دوست رکھا وہ آصفؑ کی وجہ سے، آصفؑ سلیمانؑ کی وجہ سے اور سلیمانؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا، یوشعؑ کو دوست رکھا یوشعؑ کی وجہ سے، یوشعؑ موسیٰؑ کی وجہ سے اور موسیٰؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا، شمعونؑ کو دوست رکھنے والا، شمعونؑ کی وجہ سے، شمعونؑ عیسیٰؑ کی وجہ سے اور عیسیٰؑ خدا کی وجہ سے نجات پا گیا۔ جس نے علیؑ کو دوست رکھا وہ علیؑ کی وجہ سے، علیؑ نے آپؐ کی وجہ سے اور آپؐ نے خدا کی وجہ سے نجات پائی۔ پس ہر چیز خدا کے لئے ہے۔

فرشتے اور حفظہ تمام فرشتوں پر علیؑ کی صحبت کی وجہ سے فخر کرتے ہیں......

امام نے فرمایا ——— علیؑ بیٹھے جبرائیلؑ کو دیکھے بغیر اس کا کلام سن رہے تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ فرشتے کون سی باتیں کرتے ہیں جب اکٹھے ہوتے ہیں؟

فرمایا ——— خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اگرچہ اس کی کما حقہ توصیف نہیں کر سکتے پھر محمدؐ کی فضیلت، علم اور رسالت کا ذکر کرتے ہیں، پھر شیعوں کا ذکر کرتے ہیں، مجلس کا خاتمہ خدا کی تعریف اور ثنا پر کرتے ہیں۔"

(راوی) ——— میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں اے ابوعبداللہؑ، کیا فرشتے ہم لوگوں کو بھی جانتے ہیں؟

فرمایا ——— سبحان اللہ! وہ آپ حضرات کو کیونکر نہ جانیں۔ وہ آپ،

حضرات کے لئے دعا کرنے کے پابند ہیں. فرشتوں نے عرش کو گھیرے ہیں ایسا ہوا ہے. اپنے رب کی حمد کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے استغفار کرتے ہیں جو ایمان لائے.

والملائکۃ حافون من حول العرش یسبحون بحمد ربھم و یستغفرون الذین امنوا۔ استغفارھم الا لکم دون ھذا العالم ــــــ وہ صرف تمہارے لئے بخشش مانگتے ہیں:

جعفر بن محمدؑ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ــــــ

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

"کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان لوگوں کے برابر ہیں جو نہیں جانتے بس نصیحت تو صاحبانِ عقل سے حاصل کر لیتے ہیں"

جاننے والے ہم ہیں، نہ جاننے والے ہمارے دشمن ہیں، نصیحت حاصل کرنے والے ہمارے شیعہ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ــــــ

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۤئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

"آیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ میں، اور کھڑے کھڑے خلوص سے دعا کرنے والا ہو. اور آخرت سے ڈرتا ہو، اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو، مذکورہ بالا شخص کی مانند ہو سکتا ہے. تم کہد و کہ کیا وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو جائیں گے. اس کو

سمجھتے تو صرف عقل والے ہی ہیں۔
جاننے والے ہم لوگ ہیں اور نہ جاننے والے ہمارے دشمن ہیں۔ صاحب عقل ہمارے
شیعہ ہیں۔
امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا
اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔
"وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو عرش کے گرد ہیں اپنے
ربّ کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور ایمان والوں کے لئے بخشش
طلب کرتے ہیں"
فرمایا شیعان آل محمدؐ کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان
لائے اور کہتے ہیں
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔
"اے ہمارے ربّ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ جن
لوگوں نے توبہ کر لی ہے۔ اور تیری راہ پر چلتے ہیں۔ ان کے گناہ بخش دے
اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا"
یعنی وہ لوگ جنہوں نے علیؑ کی ولایت کا اتباع کیا علیؑ وھو السبیل علیؑ
ہی تو راستہ ہیں۔
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ
"میں اور رسول خدا حوض کوثر پر ہوں گے، ہماری عترت ہمارے ساتھ
ہو گی جو شخص ہمارا بننا چاہے وہ ہمارے قول کو پکڑے اور ہم جیسا عمل

کرے۔ ہم اہل بیت اس کی سفارش (خدا کے حضور) کریں گے، حوض (کوثر) پر ہماری ملاقات کی خواہش رکھو، میں حوض کوثر سے اپنے دشمنوں کو مٹا دوں گا اور اپنے دوستوں کو اس سے پانی پلاؤں گا۔ جو ایک دفعہ اس سے پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ ہمارے حوض کے اندر جنت کے دو سفید چشمے ہوں گے ایک آب تسنیم کا دوسرا میٹھے پانی کا ہوگا، جس کے کنارے زعفران کے ہوں گے، جس کے کنکر موتی اور یاقوت ہوں گے۔ (یہ) حوض کوثر ہے۔ تمام باتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں بندوں کے ہاتھوں میں نہیں اگر بندوں کے ہاتھوں میں ہوتیں تو ہمارے سوا کسی کو پسند نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے مختص کرتا ہے، خدا کی حمد کرو اس نے تمہیں نعمتیں دی ہیں، تمہارا مولد پاک بنایا ہے، ذکرِ اہل بیتؑ بیماریوں اور شک و شبہ سے شفا دیتا ہے، ہماری محبت خدا کی رضا مندی کا باعث ہے، وہ شخص حظیرۃ القدس میں ہوگا جس نے ہمارے امر اور طریقہ کا اتباع کیا۔ ہمارے امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ خدا کی راہ میں شہید ہو کر اپنے خون سے نہا گیا ہو۔ جس نے ہماری آواز سُن کر ہماری مدد نہ کی، اس کو اللہ تعالیٰ نتھنوں کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ نحن الباب (خدا کا) دروازہ ہم ہیں، جب لوگ قیامت کے روز اٹھیں گے تو ان کے لئے اور راستے بند ہوں گے۔ دروازہ حطہ ہم ہیں، یہی اسلام کا دروازہ ہے۔ جو اس میں داخل ہوا نجات پا گیا۔ جو پیچھے رہ گیا، ہلاک ہو گیا۔ ہماری وجہ سے خدا نے دُنیا پیدا کی اور ہمارے نہ ہونے سے اس کو ختم کر دے گا۔ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ جو چیز چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، اور جس چیز کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ وبنا ینزل الغیث ہماری وجہ سے بارش برساتا ہے،

اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہ دو۔ اگر تمہیں یہ بات معلوم ہوتی کہ دشمنوں کے اندر رہنے اور ان کی تکالیف برداشت کرنے پر خدا کی طرف سے کیا اجر ملے گا۔ تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ اگر تم میں نہ پاؤ، ناگوار باتیں دیکھو، ظلم و جور، فسق و فجور، حقِ خدا میں استخفاف اور خوف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موت کو ترجیح دینے لگو، اگر ایسا وقت آجائے تو خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا، تفرقہ میں نہ پڑ جانا، صبر کرنا، نماز پڑھنا، اور تقیہ کرنا۔ اہلِ حق کا ساتھ دینا۔ اگر کسی نے ہمارے مقابلے میں کسی اور کا اتباع کیا تو وہ ہلاک ہوا۔ جس نے ہمارے امر کا اتباع کیا وہ ہم سے مل گیا۔ جو شخص ہمارا راستہ چھوڑ کر چلا وہ غرق ہو گا۔ ہمارے محبین کے لئے خدا کی رحمت کی فوجیں موجود ہیں ہمارے دشمنوں کے لئے خدا کے غضب کی فوجیں۔ ہمارا راستہ درمیانے قسم کا ہے۔ ہمارے امر میں رشد ہے۔ جنتی ہمارے شیعوں کے منازل کو اس طرح دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں ہمارا پیرو گمراہ نہ ہو گا۔ ہمارا منکر ہدایت نہیں پائے گا۔ جس نے ہمارے خلاف کسی کی مدد کی وہ نجات نہ پائے گا۔ جس نے ہمیں تسلیم کیا وہ سزا نہیں پائے گا۔ طمعِ دنیا کی خاطر جو زائل ہونے والی ہے، ہمیں نہ چھوڑو، جس نے ہمارے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی (قیامت میں) اس کی حسرت اور ندامت کی کوئی انتہا نہ ہو گی۔ خدا نے اسی طرح فرمایا ہے۔

یا حسرتیٰ علیٰ ما فرطت فی جنب اللہ

"ہے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کس قدر کوتاہی کی"

مومن کا چراغ ہمارے حق کی معرفت رکھنا ہے، سخت اندھاپن یہ ہے کہ آدمی ہماری فضیلت سے اندھا ہو۔ بغیر وجہ کے ہمارا دشمن بن گیا ہو، تمہیں

یقین ہونا چاہیئے کہ ہم ہر شخص کو حق کی دعوت دیتے ہیں، اور لوگ فتنہ وفساد کی طرف بلاتے ہیں، ہم پر فتنہ کو ترجیح دی، ہمارے پاس حق کا جھنڈا ہے جو اس سے روشنی حاصل کرنا چاہے۔ جس نے حق کے جھنڈے کی طرف سبقت کی وہ کامیاب ہوا۔ تم زمین کے معمار ہو، خدا نے تمہیں اس لئے اس پر خلیفہ بنایا کہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ جو چیزیں تم میں دیکھنا چاہتا ہے ان کا خیال رکھو۔ ایک کھلا راستہ موجود ہے اس کو اختیار کرو

سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض۔

"خدا کی مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے"

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان باتوں کو پرہیز گاری کے بغیر نہیں پا سکتے۔ جن لوگوں کی پیروی کا خدا نے حکم دیا تھا، اگر ان کی باتوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک شیطان مقرر کرتا ہے، جو اس کے ساتھ رہتا ہے، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ دنیا کی طرف جھک گئے ہو۔ ظلم برداشت کرنے پر رضا مند ہو گئے ہو۔ ان باتوں کو کیوں چھوڑ دیا، جن میں تمہاری عزت اور سعادت تھی، جو شخص تمہارے خلاف بغاوت کرتا۔ اس کو اپنی طاقت سے دباتے۔ نہ تو تم حکم خدا کی تعمیل کرتے ہو اور نہ اپنے حال پر رحم کرتے ہو، ہر روز غفلت کا شکار ہو رہے ہو۔ خواب غفلت سے نہیں چونکتے، فترت کا زمانہ ختم نہیں ہو رہا۔ تمہارا دین بوسیدہ ہو گیا ہے، اور تم دنیا کے نشے میں پڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم

من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون

"ظالمین کی طرف نہ جھکو، ورنہ آگ تمہیں چھوئے گی۔ خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی"

سلیمان نے صادق آل محمدؐ کی خدمت میں عرض کیا مولا! لوگ ہمیں رافضی کہتے ہیں؟

فرمایا ——— لوگوں نے تمہارا نام رافضی نہیں رکھا، بلکہ توراۃ اور انجیل میں خدا نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی زبانی رافضی رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرعون کی قوم کے ستر آدمیوں نے فرعون کو چھوڑ دیا تھا اور موسیٰؑ کے دین میں داخل ہو گئے تھے۔ خدا نے ان کا نام رافضہ (چھوڑنے والے) رکھا۔ خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اس نام کو ان کے لئے توراۃ میں لکھ دے۔ حتیٰ کہ (اے زمانہ آئے گا کہ) محمدؐ کی زبان سے رافضی کہلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرقوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا، لوگوں نے بھلائی اور تم نے شر کو چھوڑا، تم نے اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کا ساتھ دیا، جو راستہ تمہارے نبیؐ نے پسند کیا، تم نے وہی پسند کیا، تم نے وہی چیز منتخب کی جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے منتخب کی، تمہیں خوشخبری ہو پھر خوشخبری ہو کہ تم مرحوم ہو محسن کی بات قبول اور گنہگار سے درگزر کرتے ہو، جس طرح تم خدا سے ملاقات کرو گے اگر لوگوں نے ایسی ملاقات نہ کی تو ان کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جائے گی، اور نہ ہی ان کی برائی سے چشم پوشی ہو گی، سلیمان میں نے تمہیں خوش نہیں کیا؟

عرض کیا ——— مولا قربان جاؤں، کوئی اور بات ارشاد فرمایئے۔

فرمایا ——— خدا نے تمہاری بخشش مانگنے کے لئے فرشتے پیدا کئے، تمہارے گناہ اس طرح ساقط ہوں گے، جس طرح ہوا کی وجہ سے درخت سے سوکھے پتے گرتے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ———

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم و یستغفرون للذین امنوا ۔ (ترجمہ گزر چکا ہے)

حاملانِ عرش اور عرش کے اردگرد رہنے والے فرشتے اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں (ایمان والوں سے مراد) ہمارے شیعہ مراد ہیں۔ خدا کی قسم سلیمان ہم نے تم کو خوش نہیں کیا؟

عرض کیا ــــــ مولا! کچھ اور بیان فرمایئے۔

فرمایا ــــــ ما علی ملۃ ابراھیم الا نحن وشیعتنا وسائر الناس منھا برئ۔

"ملتِ ابراہیم پر ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں اور لوگوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے:

سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ اسی دوران میں ابوالبصیرؓ حاضر خدمت ہوئے جو سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے، جب بیٹھ بیٹھ گئے تو امامؑ نے فرمایا

اے ابوالبصیرؓ! لمبی لمبی سانسیں کیوں لے رہے ہو؟

عرض کیا ــــــ فرزندِ رسولؐ! آپ پر قربان ہو جاؤں۔ بوڑھا ہو گیا ہوں۔ ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ موت اب قریب ہے اور مجھے کوئی پتہ نہیں کہ آخرت میں میرا کیا انجام ہو گا؟

فرمایا ــــــ اے ابوالبصیرؓ تم ایسی باتیں کہتے ہو؟

عرض کیا ــــــ قربان جاؤں، ایسی باتیں کیوں نہ کروں؟ کافی باتیں کیں۔

فرمایا ــــــ اے ابوالبصیرؓ! فرشتے ہمارے شیعوں کی پشت سے گناہ ایسے دور کریں گے، جس طرح پت جھڑ کے شروع میں ہوا درخت کے پتوں کو گراتی ہے، اس بارے میں خدا کا فرمان ہے کہ ــــــ

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون

بحمد ربهم ویستغفرون للذین آمنوا. (ترجمہ گزر چکا ہے)
فرشتے تمہارے لئے بخشش مانگتے ہیں نہ کہ اور مخلوق کے لئے۔ میں نے تمہیں خوش
نہیں کیا اے ابو محمدؑ!
عرض کیا ـــــ مولا کچھ اور بیان فرمایئے۔
فرمایا ـــــ اے ابو محمدؑ! خدا نے ہمارے شیعوں اور ہمارے دشمنوں کا اپنی کتاب
کی ایک آیت میں ذکر کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ـــــ
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّر
اولوا الالباب (ترجمہ گزر چکا ہے)
عرض کیا ـــــ مولا! کچھ اور بیان فرمایئے؟
فرمایا ـــــ خدا نے اپنی کتاب میں تمہارا ذکر کیا ہے
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من
رحمۃ اللہ اِن اللہ یستغفر الذنوب جمیعًا انہ الغفور
الرحیم۔
"اے میرے بندو، جو اپنے نفسوں پر زیادتی کرتے ہیں، اللہ کی رحمت
سے مایوس نہ ہو جاؤ، خدا تمام گناہ بخش دے گا، وہ غفور اور رحیم ہے"
خدا نے اس سے تم لوگوں کو مراد لیا ہے۔ کیا اے ابو محمدؑ! میں نے تمہیں خوش نہیں کیا!

سورۃ المؤمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسرائیل بن جبار امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ______

"اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، یہ بات قبر سے نکلتے وقت مردہ کے لئے آسانی پیدا کرے گی۔ جبرائیل نے مجھے کہا اے محمدؐ! آپ دیکھیں گے کہ لوگ قبروں سے نکلیں گے اور اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوں گے اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوں گے، جس سے اِن کے چہرے سفید ہو جائیں گے۔ کافر کہے گا ______ یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ

ہے افسوس ہیں نے جنب اللہ (علیؑ) کے بارے میں کوتاہی کی یعنی علیؑ کی ولایت کو چھوڑ دیا۔ اس شخص کا چہرہ سیاہ ہوگا"

عبد المطلب بن زیاد نے کہا کہ میں نے سدی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا

انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم الاشہاد۔

"ہم اپنے رسولوں کی دنیا میں اور آخرت میں گواہی کے دن مدد کریں گے"

کہا اگر مومن قتل ہو جائے اور اس کی پشت میں ابھی مومن پیدا ہونے والا ہو، جو ہدایت یافتہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ مقتول کو ضرور اٹھائے گا، تاکہ اس سے وہ مولود پیدا ہو۔

محمد بن مسلم نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ______

الذین یحملون العرش ومن حولہ الی آخرہ

اس سے مراد محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ہیں۔

جابر بن یزید جعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں

ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر

اولوا الباب

امام نے فرمایا جاننے والے ہم ہیں. نہ جاننے والے ہمارے دشمن اور صاحبانِ عقل ہمارے شیعہ ہیں،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— نصیحت حاصل کرنے والے صاحبان عقل ہمارے شیعہ ہیں.

ابو مریم کہتا ہے کہ میں نے ابان بن تغلب کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سُنا ——

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔

وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس بات پر مضبوطی سے قائم ہو گئے —— فرمایا علی علیہ السلام کی ولایت پر قائم ہو گئے.

ابو حمزہ ثمالی ذیل کی آیت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ——

وجعلنا منھم آئمۃ یھدون بامرنا

فرمایا —— یہ آیت فرزندانِ فاطمہؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے داؤد رقی سے کہا. تم بتاؤ وہ کون ہے جو آسمان کے قطب کو چھوتا ہے، خدا کی قسم ہماری اور انبیاء کی روحیں ہر شب جمعہ کو عرش کو چھوتی ہیں

فواللہ ان ارواحنا وارواح النبیین تنال العرش کل لیلۃ جمعہ اے ابو داؤد

آیت حم السجدۃ کو تلاوت فرمایا جب فھم لا یسمعون تک پہنچے تو جبرائیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کیا علیؑ آپ کے بعد لوگوں کے امام ہیں، انحکہ اس آیت کو تلاوت فرمایا حم تنزیل من الرحمٰن الرحیم کتاب فصلت

ایاتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون حٰم رحمٰن ورحیم کی طرف سے اس کتاب کو اتارا ہے، جس کے احکامات صاف ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ رکھتے ہیں، عربی زبان کا قرآن خوشخبری سنانے والا۔ فاعرض اکثرھم بہت سوں نے روگردانی کی جب آیت کو پڑھا تو فرمایا علیؑ کی ولایت سے اکثر لوگوں نے روگردانی کی گویا کہ انہوں بات سنی ہی نہیں وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اذاننا وقر ومن بیننا وبینک حجاب فاعمل اننا عاملون اور انہوں نے کہا جس طرف آپ بلاتے ہیں اس طرف ہمارے دل غلاف میں ہیں، اور ہمارے کانوں میں بھٹی ہے، ہمارے اور تمہارے درمیان ایک آڑ ہے تم اپنے دین پر عمل کئے جاؤ، ہم اپنے دین پر عمل کرتے رہیں گے،

معاویہ بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ نیکی اور برائی برابر نہیں ہے سے کیا مراد ہے!

فرمایا ـــــ نیکی سے مراد تقیہ کرنا ہے اور برائی سے تقیہ نہ کرنا مراد ہے

عرض کیا ادفع بالتی ھی احسن اس چیز سے دفعیہ کرو جو اچھی ہو سے کیا مراد ہے ـــــ فرمایا، خاموش رہنا مراد ہے (دونوں مذکورہ آیات سورہ حم سجدہ میں ہیں)

امامؑ نے معاویہ سے کہا کہ تو خود جانتا ہے کہ تیرا تعلق ایک ایسی قوم سے ہے اگر ان کو تیرے مذہب کا علم ہو جائے تو وہ تیرے دشمن ہو جائیں، معاویہ نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا، معاویہ نے کہا مجھے امامؑ نے مختلف باتیں بتائیں۔

سورۃ حمعسق (سورۃ شوریٰ) جابر نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں بنو حارثہ کے باغ میں حاضر تھا۔ ایک اونٹ حضورؐ کی خدمت میں آیا جو لاغر
اور خارش کی بیماری میں مبتلا تھا، سجدہ میں گر گیا۔ ہم لوگوں نے کہا جابر سے تم نے اس
کو سجدہ کرتے دیکھا تھا؟ اس نے کہا کہ ہاں میں نے اُسے سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ اس نے
آنحضرتؐ کے سامنے اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی تھی، رسول اللہ نے عمر سے فرمایا۔ اس
اونٹ نے مجھے سجدہ کیا ہے۔ اور مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ جاؤ اس کو اس کے مالک سے
خرید لو اور آزاد کر دو۔ اس پر کسی کی دسترس نہ ہو۔ عمر نے خرید کر اس کو آزاد کر دیا۔ عمر نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ جب جانور آپ کو سجدہ کر سکتے
تو ہم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا —— اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو
حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

جابر نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ——

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

"تم یہ کہدو کہ میں تو اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری طلب
نہیں کرتا، مگر اپنے قرابت داروں کی محبت:

اسحاق نے کہا کہ میں نے عمرو بن شعیب سے ——

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

کا مطلب پوچھا، اس نے کہا کہ قرابت داروں سے مراد اس کے اہل بیت میں سے
قرابت دار مراد ہیں۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ——

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کے بارے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے قرابت دار کون ہیں، جن سے

مودت کرنا ہم پر فرض ہے۔

فرمایا ——— علیؑ ، فاطمہؑ اور فاطمہؑ کے فرزند۔ تین مرتبہ فرمایا۔

عباد ابن عبداللہ الحکم نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حضرت سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ———

قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ

فرمایا ——— ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے قرابت دار ہم ہیں۔ قریش کہتے ہیں ہم ہیں، حالانکہ خداوند عالم نے آگاہ کیا ہے کہ آنحضرت معصوم ہیں۔

فضلت بن الحسن بن زید بن علیؑ نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

وانک لتھدی الی صراط مستقیم

بیشک تم راہ راست کی طرف ہدایت کرتے ہو

رب کعبہ کی قسم راہ راست علی بن ابی طالب ہیں، جس نے ہدایت پائی آپ کی وجہ سے ہدایت پائی، اور جو شخص گمراہ ہوا، وہ آپ کی وجہ سے گمراہ ہوا۔

ابن عباس راوی ہیں کہ جب آیت، قل لا اسئلکم الی اخرہ رسول اللہ پر نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں، جن سے محبت کرنا ہم پر واجب ہے، فرمایا علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند"

ابن عباس نے کہا کہ جب آیت ———

قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ

نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں، جن کی محبت خدا نے ہم پر واجب کی ہے، فرمایا علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند"

عطا ابن ابی رباح راوی ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت حسین سلام اللہ علیہا کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی بات سے آگاہ فرمائیے، جس کو میں بطور سند لوگوں کے سامنے پیش

کر سکوں؟ ——— فرمایا مجھے میرے والد نے آگاہ کیا کہ رسول اللہ مدینہ میں تشریف فرما تھے، مہاجرین بھی ساتھ تھے، مدینہ والے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہمیں آپ کی تکالیف کا احساس ہے، ہم اپنے مال میں سے کچھ حصہ مقرر کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ اپنی ذات پر اور آپ کے ساتھ آنے والے مہاجرین پر صرف کر سکیں، یہ سن کر رسول اللہ نے اپنا سر کافی دیر نیچے کئے رکھا پھر اوپر کیا فرمایا ———

"مجھے تمہارے مال لینے کی اجازت نہیں ہے"

جبرائیلؑ نازل ہوئے عرض کیا یا محمدؐ، خداوند عالم نے آپ کی بات کو سنا ہے، اور ان حضرات پر ایک چیز بطور فرض نازل کی ہے ان سے کہو ———

قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ

"میں تم سے اجرت رسالت اور کچھ نہیں مانگتا، صرف یہ کہ تم میرے اہل بیت سے محبت کرو۔"

یہ آیت سننے کے بعد یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ محمدؐ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہماری گردنیں اولادِ عبد المطلب کے آگے جھکا دی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا ———

"منبر پر جاؤ اور لوگوں کو بلاؤ اور ان سے کہو اے لوگو! جس نے مزدور کی اُجرت میں کمی کی اسے اپنا مقام دوزخ میں بنانا چاہیئے، جس نے اپنے مالک کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا مالک بنایا اسے دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنانا چاہیئے۔ جو اپنے والدین کا انکاری ہوا، اسے جہنم میں اپنا بندوبست کرنا چاہیئے۔"

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا ابوالحسنؑ! اس کی ذرا تشریح تو فرمایئے؟

فرمایا ——— اس بات کو اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔

رسولؐ اللہ تشریف لائے آپ نے انہیں آگاہ کیا، رسول اللہ نے فرمایا ———

" ان باتوں کی تشریح سے قریش کی ہلاکت ہوتی ہے۔ تین دفعہ فرمایا ....
فرمایا اے علیؑ جاؤ، ان کو بتاؤ کہ وہ مزدور ہیں ہوں، جس سے محبت کرنا خدا
نے آسمان سے نازل کیا ہے، میں خود اور آپ مومنین کے مولا ہیں انا وانت
ابوا المومنین۔ میں اور تم مومنین کے باپ ہیں، جب قریش، مہاجرین اور
انصار جمع ہو گئے تو رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو! علیؑ سب سے پہلے خدا پر ایمان
لائے مضبوطی سے خدا کے حکم پر پابند ہوئے، سب سے زیادہ عہد خدا کے پابند اور
سب سے زیادہ فیصلہ کی تہ تک جانے والے، سب سے زیادہ برابر
تقسیم کرنے والے، مرتبہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ مقرب خدا ہیں اللہ
تعالیٰ نے میری امت کو عالم آب و گل میں مٹی کی شکل میں پیش کیا مجھے ان کے
ناموں سے آگاہ کیا، جس طرح خدا نے آدم کو ناموں کی تعلیم دی تھی پھر انہیں میرے
سامنے پیش کیا، جھنڈے والوں کا میرے سامنے سے گزر ہوا، میں نے علیؑ
اور اس کے شیعوں کے لئے مغفرت کی دعا کی، میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال
کیا کہ میرے بعد میری امت کو علیؑ کے حق میں قائم رکھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس
بات کا انکار کر دیا، اللہ تعالیٰ نے علیؑ میں میرے ساتھ سات خصوصیات عطا
کیں، میرے ساتھ علیؑ زمین سے شگافتہ ہوں گے۔ میرے حوض سے لوگوں
کو اس طرح ہٹائیں گے، جس طرح چرواہے آوارہ اونٹ کو پانی کے مقام
سے ہٹا دیتے ہیں، علیؑ کے فقرا شیعہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے برابر سفارش
کریں گے، علیؑ میرے ساتھ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں
گے، علیؑ کی میرے ساتھ ہی حوروں سے شادی ہوگی، سب سے پہلے اعلیٰ
علیین میں ساکن ہوں گے، سب سے پہلے پئیں گے، مجھے سر بمہر خالص
شراب پلائی جائے گی، جس کی مہر مشک کی ہوگی، خواہش کرنے والوں کو

اس کی خواہش کرنی چاہیئے،

اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں مسجد کوفہ میں حضرت علیؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، قوم
بجیلہ کا ایک شخص حاضر ہوا، جسکو ابوخدیجہ کہا جاتا تھا، اس کیساتھ قوم بجیلہ کے ساٹھ آدمی
تھے۔ ابوخدیجہ اور ان لوگوں نے امیرالمومنین کو سلام کیا، وہ شخص اور دوسرے لوگ بیٹھ گئے۔
ابوخدیجہ نے کہا یا امیرالمومنین کیا آپ کے پاس رسول اللہ کا کوئی راز موجود ہے "ا
سے ہمیں آگاہ فرمائیے۔ —— فرمایا، ہاں میرے پاس راز موجود ہے۔ قنبر سے کہا خط لا
آپ نے اس کو کھولا، اس کے اندر سے ایک چمڑا برآمد ہوا، جو چوہے کی دم کی مانند تھا، جس
میں تحریر تھا ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، اس شخص پہ
ہے جس نے اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا
خدا، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اس شخص پر جس نے اسلام میں کوئی
نئی چیز پیدا کی، یا بدعتی کو پناہ دی، خدا کی لعنت اس پر جس نے مزدور کی
مزدوری نہ دی.....

فرمایا —— اہل بیتؑ تمام مسلمانوں کے آقا ہیں، جس شخص نے ظلم
کیا رسول اللہؐ پر آپ کے قرابت داروں کا اجر دینے میں، اس پر خدا، فرشتوں
اور تمام لوگوں کی لعنت "

زیاد بن منذر کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا، کہ
درخت طیب، کی اصل رسول اللہؐ ہیں، اس کی فرع علی بن ابی طالبؑ ہیں،
اس کی ٹہنیاں فاطمہؑ بنت محمدؐ اور پھل حسنؑ اور حسینؑ ہیں، یہ درخت نبوت
کا درخت ہے، جو رحمت کا گھر، مفتاح حکمت، علم کا معدن، رسالت

کا مقام، فرشتوں کے آنے جانے کا مقام، اللہ کے راز اور ودیعت کا مقام
خدا کی وہ امانت، جس کو خدا نے زمین و آسمان پر پیش کیا۔ خدا کا حریم اکبر،
خدا کا بیتِ عتیق، ہم علم منایا، بلایا، قضایا، وصایا، فصل خطاب، مولد
اسلام اور انساب عرب کو جانتے ہیں (ذواتِ مقدسہ) اپنے رب کے عرش کے
گرد نور کی شکل میں چمکتے تھے۔ خدا نے ان کو تسبیح کا حکم دیا، انہوں نے تسبیح شروع
کی ان کی تسبیح سن کر فرشتوں نے تسبیح کی۔ وہی صافون ہیں۔ وہی مسبحون
ہیں، جس شخص نے ان حضرات کے حقوق ادا کیے، جس نے ان کا حق جانا اس
نے خدا کا حق جانا۔ یہ عترتِ رسولؐ ہیں، جس نے ان کے حق کا انکار کیا اس
نے خدا کے حق کا انکار کیا، خدا کے حکم کے نافذ کرنے والے، وحی خدا
کے خزینہ دار، کتاب خدا کے وارث۔ خدا کے نام سے برگزیدہ ہیں، امین
وحی ہیں، نبوت کے اہل بیت ہیں، خلاصۂ رسالت ہیں، فرشتوں کی پھڑپھڑاہٹ
سے مانوس ہیں، ان کے پاس مالکِ جلیل کا حکم لیکر جبرائیلؑ آتا تھا، خبر
تنزیل اور برہان دلیل لیکر یہی لوگ اہل بیت ہیں۔ خدا نے ان کو اپنے شرف
سے مکرم کیا۔ اپنی کرامت سے مشرف کیا، ہدایت سے عزت دی، وحی بھیج کر ان
کی ذات کو ثابت کیا، ان کو ہدایت کرنے والے آئمہ بنایا، تاریکی سے نجات
پانے کے لئے ان کو نور بنایا، اپنے دین سے مخصوص کیا، اپنے علم سے فضیلت
دی۔ ان کو اتنا دیا کہ کائنات میں اتنا کسی کو نہ دیا، انہیں اپنے دین کا ستون
اپنے پوشیدہ راز کا ٹھکانا قرار دیا، کائنات کے گواہ اللہ تعالیٰ نے
انہیں چنا، برگزیدہ کیا فضیلت دی، شہروں کے لئے نور، بندوں کے لئے
ستون، حجت عظمیٰ بنایا، وہی نجات دہندہ ہیں، وہی بہترین بزرگ
ہیں وہی فیصلہ کرنے والے حکام، وہی نجوم اعلام، وہی صراط مستقیم،

وہی سبیل اقوم۔ مومنین کے دلوں میں خدا کا نور، پانی پینے والوں کے لئے میٹھا سمندر، پناہ لینے والوں کے لئے جائے امن، دامن پکڑنے والوں کے لئے امان، خدا کی طرف بلانے والے، اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والے اس کے حکم کی تعمیل کرنے والے، اس کے بیان پر حکم کرنے والے، ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ انہیں میں سے خدا نے رسولؐ بھیجا۔ ان کے درمیان اپنا سکینہ اتارا۔ انہیں کی طرف روح الامین بھیجا۔ یہ خدا کا ان پر احسان ہے کہ اس کے ساتھ انہیں فضیلت دی اس بات سے ان کو مخصوص کیا۔ انہیں تقویٰ دیا۔ حکمت سے قوی کیا۔ وہ پاک شاخیں ہیں، مبارک جڑیں ہیں، رحمت کی قرار گاہ ہیں، علم کے خازن۔ حلم کے وارث۔ صاحبانِ تقویٰ، عقل، نور ضیا، وارث انبیا، بقیہ اوصیا۔ انہیں میں سے ایک پاک فرد جس کا ذکر مبارک۔ جس کا نام محمد مصطفےٰ، مرتضےٰ، رسول امی، ان میں شیر خدا حمزہ بن عبد المطلب ہیں۔ ان میں عم رسول عباس ابن عبد المطلب ہیں۔ ان میں رسول اللہ کا بھائی، حبیب۔ آپ کے بعد آپ کا مبلغ، برہان، تاویل، محکم تفسیر امیر المومنین، ولی المومنین، رب العالمین کے رسول کے وصی علی بن ابی طالبؑ خدا کی جانب سے ان پر پاکیزہ رحمتیں اور تحیات نازل ہوں۔ ان کی مودت خدا نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض کی ہے۔ اپنی محکم کتاب میں اپنے نبیؐ سے کہا۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ اِلٰی آخرہٖ

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

(اس بارے میں) جو شخص نیکی کرے گا۔ اس کی خاطر ہم اس کی نیکی کو بہت

بڑھا دیں۔ ——— امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، نیکی کرنے کا مطلب ہم اہل بیت سے محبت کرنا ہے۔

سعید بن جبیر نے علی بن حسینؑ سے قُل لا اسئلکم کے بارے میں پوچھا فرمایا ——— قرابت سے ہم اہل بیت کی قرابت مراد ہے۔ جو محمدؐ سے ہے۔"

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جب آیت قُل لا اسئلکم الی اخرہ نازل ہوئی تو جبرائیلؑ نے کہا ———

"اے محمدؐ! ہر دین کی اصل، فرع اور دیوار ہوتی ہے۔ دین کی اصل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ فرع اور دیوار تم اہل بیتؑ کی محبت ہے"

ابن عباس نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بہت مصائب برداشت کئے۔ آپ کے ہاتھ میں مال نہیں تھا انصار نے آپس میں کہا کہ آپ نے ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت کی ہے۔ آپ ہماری بہن کے فرزند ہیں لیکن مصائب میں گرفتار ہیں اور آپ عسرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کچھ مال جمع کر لو اور آپ کی خدمت میں پیش کرو۔ چنانچہ انہوں نے مال جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا ——— یارسول اللہ آپ ہماری بہن کے فرزند ہیں خدا نے آپ کے ہاتھوں ہمیں ہدایت دی ہے۔ آپ عسرت سے بسر کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ مال قبول فرما لیجئے اور اچھی زندگی بسر فرمایئے۔ اچانک یہ آیت قُل لا اسئلکم نازل ہوئی۔

فرمایا ——— "مجھے میرے اقارب کے بارے میں تکلیف نہ دو"

امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دُنیا میں جو بھی نبی آیا، اس نے کہا ———

"میں اجرت رسالت طلب نہیں کرتا۔ میرے قرابت داروں سے محبت کرو"

فرمایا ——— میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص سے محبت تو کرتا ہے

مگر اس کے رشتہ داروں سے محبت نہیں کرتا۔ اور ان کے بارے میں دل میں بغض رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اگر اس شخص کا دامن پکڑا ہے تو فرض کی تعمیل کی ہے اگر اس

کو چھوڑ دیا ہے تو ایک فریضہ کو ترک کیا ہے،

راوی نے عرض کیا ومن یقترف حسنة ......

کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا ——— اس سے مراد ہمیں مان لینا۔ ہماری بات کی تصدیق کرنا اور

ہمارے خلاف جھوٹ نہ بولنا مراد ہے۔

صلت بن حر کا بیان ہے کہ میں زید بن علیؑ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے

وانک لتھدی الی صراط مستقیم (ترجمہ گزر چکا ہے)

کا مطلب پوچھا ———

فرمایا ——— رب کعبہ کی قسم لوگوں کو علیؑ کی پیروی کی ہدایت کی گئی ہے۔ وہ

گمراہ ہوا۔ جس نے آپ کو نہ مانا۔ اور وہ شخص ہدایت پا گیا۔ جس نے آپ کی پیروی کی

محمد بن بشیر نے کہا کہ محمد بن حنیفہؒ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا ———

" یہ لوگ آپ کے منتظر تھے۔ تمہیں خدا کی جانب سے بشارت ہو۔ خدا کی

قسم بشارت کے مستحق تم لوگ ہو۔ پھر آپ نے آیت قل لا اسئلکم

تلاوت فرمائی۔ فرمایا، ہم لوگ اہل بیت کے قرابت دار ہیں۔ خدا نے

ہمیں ان کا قرابت دار قرار دیا۔ اور تم لوگوں کو ہمارا قرابت دار بنایا۔ پھر

آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ———

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ۔

" تم کہہ دو کہ ہمارے بارے میں کس چیز کا انتظار کر رہے ہو۔ سوائے اس کے

کہ دو خوبیوں میں سے ایک حاصل ہوگی، موت (شہادت) یا بہشت

کا داخلہ (سورہ توبہ پ ۱۰ ع ۳)

یا عمار! اگر تم میں ظاہر ہو اور تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے، پھر فرمایا کیا اس بات پر تم راضی نہیں ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو اور تمہارے دشمن کی نماز قبول نہ ہو، تمہارا حج قبول ہو، ان کا حج قبول نہ ہو،

انہوں نے کہا —— اے ابوالقاسم یہ کیونکر ہوگا؟

فرمایا —— یہ اس وجہ سے ہوگا کہ اہل بیت کو ماننے کی وجہ سے اعمال قبول اور ان کو نہ ماننے کی وجہ سے اعمال رد ہونگے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت قل لا اسئلکم ......

کے ضمن میں فرمایا کہ —— جبرائیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ آپ اپنی نبوت کے دن پورے کر چکے ہیں، اسم اکبر، میراث العلم، آثار علم نبوت علیؑ کے سپرد کر دیں، زمین میں، ایک عالم قائم رکھوں گا، جس کے ذریعے میری اطاعت اور ولایت کا پتہ چلتا رہے جو بعد آنے والے کے لئے حجت قرار پائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسم اکبر، میراث العلم اور آثار علم نبوت کی علیؑ کو وصیت کی، ہزار باب تعلیم کئے، ہر باب سے علیؑ کے لئے ہزار ہزار باب اور کھل گئے، ہزار کلمے تعلیم کئے، ہر کلمے سے ہزار کلمے اور کھل گئے، سوموار سے بیمار ہوئے تاکہ کتاب خدا کی تالیف ہو، شیطان اس میں کمی بیشی نہ کر سکے، علیؑ نے پشت پر چادر اس وقت تک نہ رکھی، جب تک کہ ہزار باب قرآن کے تالیف نہ کر لئے، جس میں شیطان کمی بیشی نہ کر سکا۔

جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ——

فمن انتصر بعد ظلمہ

"جو ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے لیں"

کی تفسیر میں فرمایا کہ —— اس سے قائم (آل محمدؐ) اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

خداوندِ عالم نے کہا ——

فاولئک ما علیھم من سبیل

وہی تو ایسے ہیں جن پر دستانے کی کوئی راہ نہیں

قائم جب کھڑے ہوں گے تو بنو امیہ، جھٹلانے والوں اور ناصبیوں سے بدلہ لیں گے،

انما السبیل علی الذین یظلمون الناس بغیر علم۔

ایسی راہ تو ان پر کھلی ہے، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں بغیر کسی علم کے

سورہ زخرف

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا، ——

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ

اگر ہم تمہیں لے جائیں گے تو ہم ان سے بھی ضرور بدلہ لینے والے ہیں

قال لعلیؑ (رع) علیؑ کے ذریعہ بدلہ لینے والے ہیں۔

ربیعہ بن ناجد نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ذیل کی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی،

ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون

"جس وقت فرزند مریم کی مثل بیان کی گئی تو یکایک تمہاری قوم اس پر غل مچانے لگی"

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے پاس قریش کا ایک گروہ بیٹھا تھا، رسول خدا نے میری طرف دیکھ کر فرمایا ——

"اے علیؑ! تیری مثال اس آیت میں عیسیٰؑ بن مریم کی طرح ہے، ایک قوم نے اس کو دوست رکھا، مگر حد سے زیادہ۔ اور ایک قوم نے اس سے بغض رکھا مگر حد سے زیادہ۔ یہ سنکر پاس بیٹھے ہوئے لوگ ہنس پڑے، کہ دیکھو اپنے

ابن عم کو عیسیٰ ابن مریم سے کیسے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس آیت کی وحی ہوئی،

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منه یصدون

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا ———

"اے علیؑ! تم عیسیٰؑ ابن مریم کی مانند ہو: یہودیوں نے آپ سے بغض رکھا، آپ پر اور آپ کی والدہ پر بہتان کی نسبت دی۔ نصاریٰ نے محبت میں زیادتی کی اور آپ کو خدا کہنے لگے۔ تمہارے بارے میں دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے ایک حد سے زیادہ محبت کرنے والا، دوسرا دشمنی رکھنے والا، جھوٹے تمہارے بارے میں ایسی باتیں کریں گے جو تم میں موجود نہیں ہونگی" ——— قریش کے کچھ لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو چیخنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے، علیؑ کو عیسیٰ کی مانند بنا دیا ہے یہ آیت نازل ہوئی۔

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومك منه یصدون

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ علیؑ کے دوست کہاں ہیں؟ جہاں کہیں بھی گہری کھائی میں ہوں گے، کھڑے ہو جائیں گے، ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم خلوص دل سے علیؑ کو دوست رکھتے ہیں۔ پوچھا جائے گا کہ علیؑ کیساتھ دوستی میں کسی اور کو شریک کرتے ہو؟ کہیں گے ہرگز نہیں۔ کہا جائے گا، جنت میں تم خود اور تمہاری عورتیں داخل ہو جائیں تمہاری عزت کی جائے گی۔

(ادخلوا الجنة انتم وازواجکم تحبرون

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا ———

"وہ شخص جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ اس نے مجھے دوست رکھا اور تم سے بغض

رکھا۔ اے علیؑ! جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے گوشہ سے آواز آئے گی علیؑ کے محب اور شیعہ کہاں ہیں؟ علیؑ کے محب اور آپ کے محبوں کو دوست رکھنے والے کہاں ہیں؟ وہ کہاں ہیں جو آپس میں خدا کی راہ میں ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں، خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کہاں ہیں؟ ایثار کرنے والے کہاں ہیں؟ جن کی زبانیں پیاس سے خشک ہوگئیں وہ کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جب لوگ رات کو سوجاتے تھے اور وہ نماز پڑھتے تھے، وہ کہاں ہیں جو خدا کے خوف سے ڈرتے تھے! آج کے دن تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور تم پر کوئی غم نہیں ہے، نبی علیہ السلام کے رفقاء کہاں ہیں جو ایمان لائے آنکھیں ٹھنڈی کرو، تم اور تمہاری عورتیں جنت میں داخل ہوجائیں تمہاری عزت کی جائیگی

عمرو بن عمیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو ایک گھاٹی کی طرف روانہ فرمایا، جس میں ایک بڑی مصیبت موجود تھی۔ جب علیؑ اس گھاٹی سے ہوکر واپس آئے تو آنحضرتؐ نے آپ سے فرمایا ——

"مجھے آپ کے کارنامے کا علم ہوگیا ہے، میں آپ سے راضی ہوں"

یہ سنکر علی علیہ السلام رونے لگے، فرمایا —— یا علیؑ! روتے کیوں ہو؟ خوشی سے یا غم سے؟ عرض کیا خوشی سے روتا ہوں، میرے لئے یہ کس قدر خوشی کی بات ہے کہ آپ مجھ سے خوش ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا ——

"خدا، جبرائیلؑ اور میکائیلؑ آپ سے راضی ہیں، خدا کی قسم اگر میری امت کا ایک گروہ آپ کے بارے میں وہ باتیں نہ کرتا جو نصاریٰ عیسیٰؑ کے بارے میں کہتے ہیں تو آج میں آپ کے بارے میں ایک ایسی بات کہتا کہ جب آپ قلیل یا کثیر گروہ کے پاس سے گزرتے تو لوگ آپ کے قدموں کی خاک اٹھا لیتے اور اس کو بطور تبرک استعمال کرتے۔"

یہ سنکر قریش کہنے لگے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کو عیسیٰؑ کی مثل بنا دیا تو یہ آیت نازل ہوئی

ولما ضرب ابن مریم.........

جابر ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی آسمان سے آواز دے گا، علیؑ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ (علی علیہ السلام نے کہا) میں اٹھونگا مجھے کہا جائے گا کہ آپ علیؑ ہیں؟ میں کہوں گا میں ابن عم نبیؐ. آپ کا وصی اور وارث ہوں کہا جائے گا۔ آپ نے سچ کہا، آپ جنت میں داخل ہو جائیں، خدا نے آپ کو آپ کے شیعوں کو بخش دیا ہے، خدا نے ان کو اور آپ کو بڑی گھبراہٹ سے امان دی ہے، جنت میں امن سے داخل ہو جاؤ تم پر آج کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔

ابو حمزہ ثمالی علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ——

"جب قیامت کا روز ہوگا ایک منادی ندا دے گا لاخوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون آج تمہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔ ہر ایک آدمی سر بلند کرے گا، جب فرمائے گا۔ الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین (جو ایمان لائے ہماری آیات پر وہ مسلمان ہیں)، تو سب لوگ سر نیچا کر لیں گے۔ مگر مسلمان جو محب ہوں گے، پھر منادی ندا دے گا۔ یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں یہ تمہارے پاس سے گزر کر اپنے ماننے والوں کو لیکر جنت میں جائیں گی۔ خدا ایک فرشتہ بھیجے گا۔ جو سیدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے گا۔ کوئی حاجت ہے؟ آپ فرمائیں گی مجھے اور میرے فرزند کی مدد کرنے والوں کو بخش دے"

ابن جندب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک گھاٹی کی طرف روانہ فرمایا؛ جس کے اندر کوئی بڑی بات تھی، جبرائیل نے حاضر ہو کر آپ کو اس بات سے آگاہ کیا، جب حضرت علی علیہ السلام واپس تشریف لائے تو رسول اللہ نے کھڑے ہو

کہ آپ کو بوسہ دیا آنحضرتؐ حضرت علیؑ کے چہرے سے پسینہ پونچھتے اور فرماتے تھے ——

"مجھے آپ کے کارنامے کا علم ہو چکا ہے، میں آپ سے راضی ہوں"

یہ سن کر علی علیہ السلام رونے لگے، رسول اللہ نے فرمایا علیؑ روتے کیوں ہو، خوشی سے یا غم کی وجہ سے، عرض کیا میں خوشی سے کیونکر نہ روؤں، آپ نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہیں۔ فرمایا ——

"خدا فرشتے اور جبرائیلؑ آپ سے راضی ہیں، خدا کی قسم اگر میری امت کا ایک گروہ تمہارے بارے میں ایسی بات نہ کہتا، جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں بات کی تھی، تو آج میں آپ کے بارے میں ایک ایسا اعلان کرتا آپ جہاں کہیں بھی تھوڑے یا بہت سے آدمیوں کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کے قدموں کے نیچے کی مٹی اٹھا لیتے اور اس سے برکت طلب کرتے"

قریش نے کہا کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کو ابن مریم کی مثل بنا دیا ہے، تو یہ آیت نازل ہوئی —— ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه يصدون (ترجمہ گزر چکا ہے)

یصدون کی بجائے یضجون ہے جس کے معنی چیخنے کے ہیں۔

ان هو عبد انعمنا علیه وجعلناه مثلا لبنی اسرائیل

"عیسیٰؑ تو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ ہم نے انعام کیا ہم نے اس کو اولادِ بنی اسرائیل کے لئے ایک مثل بنایا"

ربیعہ بن ناجد علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا ——

"یا علیؑ! تمہاری مثل عیسیٰ بن مریم جیسی ہے، ایک قوم نے اپ کو دوست رکھا اور آپ کو خدا بنا دیا، یہودیوں نے آپ سے بغض رکھا حتیٰ کہ آپ پر اور آپ کی ماں پر بہتان باندھا، اسی طرح آپ کے بارے میں دو آدمی ہلاک

ہو جائیں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا، آپ سے متعلق ایسی باتیں کرے گا جو
آپ میں موجود نہیں ہوں گی، آپ سے بغض رکھنے والا جھوٹا آپ پر ایسے بہتان
باندھے گا جو آپ میں موجود نہیں ہوں گے۔"

یہ بات قریش کے آدمیوں کو معلوم ہو گئی کہنے لگے آپ کو عیسیٰ کی مثل بنا دیا، یہ بات
کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ کہکر چیخنے لگے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولما ضرب.......
یصدون یہ اصل میں یضجون تھا —— حارث بن صغیرؒ نے کہا کہ ابی بن کعب
کی قرأت میں یہ آیت اس طرح تھی۔

(ایک اور سلسلۂ روایات میں) ابو حمزہ ثمالی علی بن حسین علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ ——

"جب قیامت کا روز ہو گا ایک منادی ندا دے گا کہ اے میرے بندو تم
پر آج کوئی خوف نہیں ہے اور نہ غم، جب حضرت نے یہ فرمایا تو سب حضرات
کے سر جھک گئے۔ فرمایا! یہ وہ لوگ ہوں گے۔ الذین امنوا
بایاتنا وکانوا مسلمین جو ایمان لائے ہماری آیات پر اور مسلمان
تھے مسلمین کے معنی محبین کے ہیں۔ منادی ندا دے گا، یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ
ہیں۔ یہ تمہارے پاس سے گزریں گی، ان لوگوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ
ہیں جنت کی طرف، خدا آپ کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جو عرض کرے
گا۔ اپنی حاجت بیان فرمائیے۔ فرمائیں گی میری حاجت یہ ہے کہ مجھے اور
میرے فرزند (حسینؑ) کی مدد کرنے والوں کو بخش دے۔"

احمد بن سلیمان فرقانی نے کہا کہ ہمیں ابن مبارک صوری نے کہا کہ نبی کریمؐ نے کیوں
فرمایا کہ —— زمین کے اوپر اور آسمان کے تلے ابو ذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔ کیا
نبی کریمؐ سب سے زیادہ سچے نہیں تھے؟

کہا۔ ہاں نبی سچے تھے۔ پوچھا اے ابو عبداللہ! پھر کیا قصہ ہے؟ کہا نبی کریم قریش کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، فرمایا ——— جو شخص اس درہ سے نمودار ہوگا وہ عیسیٰؑ ابن مریم کی مانند ہے۔ قریش اس بات کے منتظر تھے مگر کوئی شخص نہ آیا۔ رسول اللہ کسی ضرورت کے تحت چلے گئے، اسی راستہ سے علیؑ نمودار ہوئے۔ آپ کو دیکھکر کہنے لگے مرتد ہونا اور بتوں کی پرستش بہتر ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ابن عم کو نبی کیساتھ تشبیہ دی ہے، ——— جب رسول اللہؐ تشریف لائے تو ابوذرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! ان لوگوں نے فلاں فلاں باتیں کی ہیں، سب نے یک زبان ہو کر قسم کھائی کہ ابوذرؓ جھوٹ بولتے ہیں۔ رسول اللہؐ ابوذرؓ پر ناراض ہوئے۔ اسی وقت رسول کریمؐ پر یہ وحی نازل ہوئی۔

(ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون)
قال یفجون وقالوا الھتنا خیرام ھو ما ضربوه لك الا
جدلا بل ھم قوم خصمون ان ھو الا عبد انعمنا علیه و
جعلناه مثلا لبنی اسرائیل۔

کہنے لگے کہ آیا ہمارے معبود اچھے ہیں کہ وہ؟ انہوں نے یہ مثال تمہارے سامنے صرف جھگڑنے کے لئے بیان کی، بلکہ وہ لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔ وہ (مسیح) نہیں ہیں، مگر ایک بندہ ہیں، جس کو ہم نے نعمت دی تھی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے نمونۂ قدرت قرار دیا تھا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا ———

"زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی آدمی نہیں ہے۔"

سلیمان دیلمی نے کہا میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، ہم نے لبیک کی آواز سنی، علیؑ نمودار ہوئے۔ رسول اللہؐ نے اُٹھکر آپ کو گلے لگایا، فرمایا۔

"یا علیؑ! میں نے خدا سے سوال کیا کہ وہ آپ کو میرے ساتھ جنت میں رکھے' اس نے میری دعا قبول کی، میں نے دعا کی کچھ اور دے، اس نے تمہاری زوجہ کو جنت میں جگہ دی، میں نے اور سوال کیا، اس نے تمہاری اولاد کو جنت میں ٹھہرایا، میں نے عرض کیا کچھ اور لوگوں کو داخل فرما، اس نے تمہارے دوستوں کو جنت دی، میں نے اور سوال کیا، اس نے تمہارے دوستوں کے دوستوں کو بھی جنت کا مستحق قرار دیا۔"

یہ سنکر علی علیہ السلام بہت خوش ہوئے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے دوستوں کے دوست بھی جنت میں ہونگے؟ فرمایا ــــــــ

"ہاں یا علیؑ! جب قیامت کا روز ہوگا، میرے لئے سرخ یاقوت کا منبر بنا ہوگا، جو سرخ زبر جد سے جڑا ہوگا۔ جس کی ستر ہزار سیڑھیاں ہوں گی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک کا فاصلہ تین روز تیز رفتار گھوڑے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ فاطمہؑ اس پر سوار ہوں گی، پھر تمہیں طلب کیا جائے گا۔ لوگ نظر بلند کر کے تمہیں دیکھیں گے اور کہیں گے، یہ نبی تو معلوم نہیں ہوتا۔ منادی ندا دے گا۔ یہ سید الاوصیاء ہیں، تو اس گھوڑے پر سوار ہوگا، تم آپس میں معانقہ کرو گے، تم میرے حجزہ کو پکڑو گے، میں خدا کا حجزہ پکڑوں گا۔ خدا کا حجزہ حق ہے۔ تمہاری اولاد تمہارا حجزہ پکڑے گی۔ تیرے شیعہ تیری اولاد کا حجزہ پکڑیں گے، یقیناً جنت میں جاؤ گے، جنت میں اپنی بیویوں کیساتھ بیٹھو گے، اپنی منازل میں قیام کرو گے، خدا مالک سے کہے گا۔ دوزخ کا دروازہ کھول دو تاکہ میرے دوست دیکھیں کہ میں نے ان کو، ان کے دشمنوں پر کس قدر فضیلت دی ہے۔ دوزخ کے دروازے کھل جائیں گے، اوپر سے ان کو دیکھیں گے جب دوزخی جنت کی خوشبو پائیں گے دوزخ کے داروغہ مالک سے کہیں گے

خدا ہم سے عذاب کم کرنا چاہتا ہے۔ ہم جنت کی خوشبو پاتے ہیں، خدا نے مجھے
حکم دیا ہے کہ میں دوزخ کے دروازے کھول دوں تاکہ اس کے دوست
تمہیں دیکھیں، وہ سر بلند کر کے اہل بہشت کو دیکھیں گے۔ ایک دوزخی کہے
گا۔ اے فلاں تم بھوک کے تھے میں نے تمہیں کھانا کھلایا تھا۔ ایک کہے گا اے
فلاں تو برہنہ تھا، میں نے تمہیں لباس پہنایا۔ ایک کہے گا۔ اے فلاں تو خوفزدہ
تھا، میں نے تمہیں پناہ دی۔ ایک کہے گا اے فلاں تم نے جرم کیا میں نے
چھپایا۔ اپنے رب سے ہمیں بطور ہبہ کے مانگ لو۔ وہ ان کے لئے خدا سے
دعا کریں گے وہ دوزخ سے جنت میں لائے جائیں گے۔ ان میں دوزخیوں
کی نشانی موجود ہوگی، وہ اہل دوزخ سے موسوم ہوں گے۔ اہل دوزخ کہیں
گے کہ آپ حضرات نے دعا مانگ کر عذاب دوزخ سے ہمیں نجات دلائی۔ اب
خدا سے دعا مانگو کہ وہ ہمارا جہنمی نام مٹا دے اور جنتی نام رکھ دے۔ خداوند عالم
ہوا کو حکم دے گا۔ کہ وہ اہل جنت کے مونہوں پر جاری ہو ان کا نام بھلا کر ان
کو جنتی قرار دے۔ یہ آیت نازل ہوئی ــــــ

قل الذین امنوا یغفروا اللذین لا یرجون ایام اللہ
لیجزی قوما بما کانوا یکسبون الی قولہ سآ ما یحکمون

"تم ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں یہ کہدو کہ وہ ان کو جو اللہ کے دنوں
کی امید نہیں رکھتے معاف کر دیں کہ خدا ان لوگوں کو جیسا جیسا وہ کیا کرتے
تھے اس کے موجب خود سزا دے گا۔" (پ ۲۵ سورہ جاثیہ)

سورۂ احقاب

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں فاطمۂ بنت محمدؐ سے شادی
کرنا چاہتا تھا، صبح و شام یہ بات میرے دل میں رہتی تھی، لیکن رسول اللہ سے کہنے کی جرأت

نہیں ہوئی تھی۔ میں ایک دن رسول اللہ کی خدمت میں گیا۔

مجھ سے فرمایا اے علیؑ۔ میں نے کہا حاضر ہوں۔

فرمایا ـــــ شادی کرنا چاہتے ہو؟

عرض کیا ـــــ خدا کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔

رسول اللہ قریش کی بعض عورتوں سے میری شادی کرنا چاہتے تھے، مجھے خوف لاحق تھا کہ کہیں فاطمہؑ کا رشتہ ہاتھ سے نہ جاتا ہے، میرے خواب وخیال تک میں نہیں تھا کہ ایک روز رسول اللہ تشریف لائے۔

فرمایا ـــــ اے علیؑ! جلد جلد میرے پاس آجاؤ۔

لوگوں کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہؐ کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا، علی علیہ السلام نے کہا کہ میں جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ام سلمہؓ کے گھر میں موجود تھے، مجھے دیکھ کر رسول اللہ کا چہرہ چمک اٹھا اور اس قدر مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک کی چمک ظاہر ہوگئی،

فرمایا ـــــ اے علیؑ! تجھے بشارت ہو کہ خدا نے تیری شادی کا بندوبست کر دیا ہے جس کی مجھے فکر تھی۔

عرض کیا ـــــ یا رسول اللہ وہ کیسے؟

فرمایا ـــــ میرے پاس جبرائیلؑ آئے، اس کے پاس جنت کا سنبل اور قرنفل تھا، میں نے دونوں کو لیکر سونگھا، کہا اے جبرائیلؑ یہ سنبل اور قرنفل کیوں لائے ہو؟ کہا خدا نے جنت کے ساکنان فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جنت کے درختوں، پودوں، پھلوں اور محلات کو سجائیں، ہوا کو حکم ہوا ہے کہ وہ مختلف اقسام کی خوشبوؤں اور عطر کیساتھ چلے اور حوروں کو حکم ہوا ہے کہ وہ سورہ طہٰ، یٰسین، طور سینین اور عسق کو گائیں، پھر عرش کے نیچے منادی ندا

دے گا۔ اے لوگو! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آج علی بن ابی طالبؑ کی شادی کا ولیمہ ہے، میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کی علی بن ابی طالبؑ سے شادی کر دی ہے، پھر خداوند عالم بیضا (سفید بادل) کو حکم دے گا وہ آسمان سے موتی، یاقوت اور زبرجد برسائے گا، پھر فرشتے جنت کا سنبل اور قرنفل نچھاور کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دے گا، جسکا نام راحیل ہوگا اس جیسا فصیح و بلیغ کوئی فرشتہ نہیں ہوگا، کہ خطبہ پڑھو، راحیل خطبہ پڑھے گا۔ زمین اور آسمان والوں نے ایسا خطبہ کبھی نہیں سنا ہوگا۔ پھر منادی ندا دیگا اے میرے فرشتو! میری جنت میں رہنے والو! علیؑ اور فاطمہؑ کی شادی پر ایک دوسرے کو مبارک باد دو، میں نے ان دونوں کو مبارک دی ہے، میرے نزدیک سب عورتوں سے زیادہ جو مجھے محبوب تھی اس کی میں نے اپنے محبوب بندہ سے شادی کی ہے، انبیأ اور رسولوں کے بعد۔ راحیل عرض کرے گا پالنے والے ان دونوں کو جنت اور دنیا میں جتنی عزت دی ہے اتنی تو آجتک کسی کو نہیں دی، اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے صاحبِ عزت ان کو اس لئے بنایا ہے کہ میں نے ان میں اپنی محبت جمع کی ہے، یہ دونوں قیامت تک ہونے والے میری محبت کے مصداق ہیں۔ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں ان دونوں سے ایک مخلوق پیدا کروں گا، ان سے ایسی اولاد پیدا کروں گا، جنکو زمین میں اپنا خازن، اپنے علم کی کان، اپنی کتاب کے عالم انبیأ اور مرسلینؑ کے بعد ان کے ذریعے مخلوق پر حجت قائم کروں گا۔ اے علیؑ! تجھے بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر تکرم کیا اتنا کسی کو تکرم نہیں کیا، میں نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کی شادی تم سے کر دی ہے، خدا نے تیری شادی عرش پر کی ہے، تو اس پر راضی ہے جس طرح خدا اس پر راضی ہے

تم اپنی بیوی کو لے لو، مجھ سے زیادہ تم اس کے حق دار ہو۔ مجھے جبرائیل نے آگاہ کیا ہے کہ جنت اور اس کے رہنے والے تم دونوں کے مشتاق ہیں۔ اگر خدا کو تم سے ان افراد کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا جن کے ذریعے مخلوق پر حجت قائم کرے تو تم دونوں کو جنت میں رکھتا، اچھا بھائی، اچھا داماد اور اچھا ساتھی تو ہے۔ یہ کیا کم ہے کہ خدا اس بات سے راضی ہے،

علی علیہ السلام نے عرض کیا ——— یا رسول اللہ! میری عزت افزائی کی انتہا ہو گئی ہے۔ جنت میں میرا ذکر ہوتا ہے۔ خدا نے فرشتوں کی موجودگی میں میری شادی کی ہے،

فرمایا ——— اے علی! خدا جب اپنے ولی کی عزت کرتا ہے تو ایسی عزت کرتا ہے کہ جس کو آج تک نہ آنکھ نے دیکھا ہو اور نہ کان نے سنا ہو خدا آپ کو بہشت میں اتنقدر عطا کرے گا کہ جس کو نہ آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کان نے سنا ہوگا۔

یہ سن کر علی علیہ السلام نے کہا ———

قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی فی ذریتی۔

"اے میرے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر مبذول فرمائی ہے، اور میں کوئی ایسا نیک کام کروں، جسے تو پسند فرمائے اور میرے لئے میری اولاد میں صالح پیدا کر دے۔"

رسول اللہ نے فرمایا ——— آمین یا رب العالمین و یا خیر الناصرین

سورہ محمدؐ

عن المفضل بن عمر قال سأل السدی جعفر بن

محمد (ع) عن قول الله فی محکم کتابه مثل الجنة
التی وعد المتقون قال ھی فی علی واولادہ وشیعتھم ھم
المتقون وھم اھل الجنة والمغفرة۔

"مفضل بن عمر نے کہا کہ سدی نے صادق آل محمدؐ سے پوچھا کہ اس آیت کا
کیا مطلب ہے، اس جنت کی مثل جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا۔
فرمایا، پرہیزگاروں سے مراد علیؑ، آپ کی اولاد اور آپ کے شیعہ ہیں، وہ
اہل جنت اور مغفرت ہیں"

قال جعفر بن محمد (ع) فی قوله تعالیٰ یا ایھا الذین
امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم
یعنی اذا اطاعوا الله واطاعوا الرسول ما یبطل اعمالکم
قال عداوتنا یبطل اعمالھم

"اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو،
اور اپنے اعمال کو بے کار نہ کرو۔ یعنی جب اللہ کی اطاعت کروگے اور
رسولؐ کی اطاعت کروگے تو تمہارے اعمال بے کار نہیں ہوں گے، فرمایا ہم
سے دشمنی رکھنے سے ان کے اعمال بے کار ہو جائیں گے"۔

خثیمہ جعفی نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا ——
"اے خثیمہ! ہمارے شیعہ اہل بیت میں داخل ہیں، ان کے دلوں میں ہم اہل بیت کی
محبت الفا ہوتی ہے، اہل بیت کی محبت کا انہیں الہام ہوتا ہے،

عبید بن یحیٰی کا بیان ہے کہ ہم موجود تھے کہ ایک شخص نے محمد ابن حسنؑ سے پوچھا کہ فدک
کے مال میں مومنین کیوں شامل نہیں ہیں؟ اس کی وضاحت فرمائیے ——
فرمایا —— جبرائیلؑ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے

گھوڑے پر زین رکھی اور خود ہتھیار لگائے، علیؑ نے بھی ہتھیار لگائے اور گھوڑے پر زین رکھی، آدھی رات کو کسی مقام کی طرف روانہ ہو گئے، علیؑ کو بھی علم نہیں تھا کہ رسول اللہ کہاں جا رہے ہیں، فدک کے پاس پہنچ کر رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا تم مجھے اٹھاؤ گے یا میں تمہیں اٹھاؤں؟ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اٹھاؤں گا، رسول اللہ نے فرمایا، میں اٹھاؤں گا، میرا قد تم سے لمبا ہے۔ رسول اللہ نے علیؑ کو اپنے کندھے پر اٹھایا، آنحضرتؐ نے علیؑ کو اس قدر بلند کیا کہ آپ قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔ رسول اللہ کی تلوار علیؑ کے ساتھ تھی، علیؑ نے قلعہ کی دیوار پر اذان اور تکبیر کہی، قلعہ والے ڈر کے مارے دروازے کی طرف بھاگے اور اس کو کھول دیا، تمام آدمی باہر نکل آئے، علیؑ دیوار سے اُتر کر اِن سے جا کر لڑے اِن کے اٹھارہ بڑے بڑے آدمی قتل کر دیئے، باقیوں نے اطاعت مان لی رسول اللہ نے ان کے بقایا آدمیوں اور اولاد کو قید کر لیا۔ مال غنیمت ان پر لاد کر انہیں مدینہ میں لائے۔ صرف رسول اللہؐ نے یہ جنگ کی، یہ صرف آپ کا حصہ ہے مومنین کا اس میں کوئی حق نہیں:

سورہ فتح —— امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ.

"ہم نے تمہارے لئے فتح کی ایک کھلی فتح تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر سے تمہاری (امت کے) اگلے گناہوں کو بھی بخش دے اور پچھلوں کو بھی:

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرا تو نہ کوئی گناہ ماضی میں ہے اور نہ ہی کوئی باقی ہے۔

جبرائیل نے کہا ــــــ آپ کا ماضی میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی ہو گا۔ جس کو بخشا جائے۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا، نو آدمی آپ کے پاس آکر کہنے لگے، ہمارا ساتھ دیجئے یا ہمیں چھوڑ دیجئے، ابن عباس اس وقت نابینا نہیں ہوئے تھے آپ کی آنکھیں ٹھیک تھیں، کہا میں تمہارا ساتھ دوں گا، آپ کو لیکر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد ابن عباس کپڑے جھاڑتے ہوے افسوس ہے افسوس کہتے ہوئے واپس آئے کہ یہ لوگ اس شخص کی غیبت کرتے ہیں۔ جس کی دس ایسی خوبیاں ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے حق میں فرمایا ــــــ

"کل میں جنگ کے لیے اس شخص کو روانہ کروں گا، جس کو خدا اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے۔ خدا اس کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔"

اس منصب کی تمنا کئی لوگوں نے کی، مگر رسول اللہ نے فرمایا علیؑ کہاں ہیں، عرض کیا گیا آٹا پیس رہے ہیں فرمایا تم میں سے ایک آدمی جاکر یہ کام کرے، علیؑ تشریف لائے، آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں، ان میں لعاب دہن لگایا، تین دفعہ جھنڈے کو حرکت دی اور آپ کے حوالے کیا آپ نے جاکر قلعہ خیبر فتح کر لیا۔

سورۂ برات کی چند آیات دیکر ابوبکر کو مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ حاجیوں کو سنائیں، علیؑ کو پیچھے روانہ کیا، آپ نے وہ آیات لے لیں، ابوبکر نے واپس آکر رسول اللہ سے کہا میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟

فرمایا ــــــ "نہیں، لیکن آیات کی تبلیغ میں خود کروں یا وہ شخص کرے جو مجھ سے ہو۔"

دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ ــــــ دنیا اور آخرت میں میرا ولی کون بنتا ہے، کسی نے کوئی جواب نہ دیا علیؑ نے عرض کیا، میں دنیا اور آخرت میں

آپ کا ولی بنتا ہوں۔

رسول اللہ صلعم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کر کے فرمایا ——

"اے معبود! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے رجس کو دور فرما، ان کو کما حقہ پاک کر"

خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے علیؑ ایمان لائے۔

شب ہجرت رسول اللہ کی خاطر اپنی جان فروخت کر دی، رسول اللہ کا کپڑا اوڑھ کر آرام سے آنحضرتؐ کے بستر پر سو گئے۔ مشرکین اس طرح آپ کو تاکتے رہے، جس طرح رسولؐ اللہ کو تاکتے تھے، انہوں نے سمجھا کہ رسول اللہ سوئے ہوئے ہیں، ابوبکر نے آ کر آپ کو رسول اللہ سمجھ کر یا رسول اللہ کہا۔ علیؑ نے فرمایا رسول اللہ میمون کے کنویں کی طرف چلے گئے ہیں، ابوبکر آنحضرتؐ سے جا کر مل گئے اور غار کے اندر چلے گئے۔ صبح کے وقت علیؑ نے سر سے کپڑا اٹھایا، مشرکین نے کہا ہم تو دھوکا میں رہے تجھے تمہارا ساتھی (رسول اللہ) سمجھتے رہے۔

جنگ تبوک کے موقعہ پر علیؑ نے رسول اللہ کیساتھ چلنا چاہا، مگر آنحضرتؐ نے انکار کر دیا۔ علیؑ رو پڑے۔ فرمایا ——

"کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھا، مگر تم نبی نہیں ہو"

مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے، مگر آپ کا دروازہ کھلا رہا۔ آپ جنب کی حالت میں مسجد سے آتے جاتے تھے، اس کے علاوہ آپ کے لئے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

خم غدیر کے مقام پر آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ——

"جس کا میں ولی ہوں، اس کے یہ ولی ہیں، اے اللہ اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے۔ اس کو دشمن رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اس کی

مدد کر جو اس کی مدد کرے۔ اس کو چھوڑ دے جو اس کو چھوڑ دے"۔

محمد بن عبداللہ بن مہران نے کہا کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا ایک شخص نمودار ہوا۔ جس نے اچھے کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ مجھے کہا علیؑ نے فلاں فلاں سے جہاد نہیں کیا۔ اس سے ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا۔ قرآن کی ایک آیت کی وجہ سے اس نے کہا کون سی آیت ہے فرمایا ——

ولو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذاباً الیما

اگر یہ (مومنین وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ان لوگوں کو ضرور دردناک عذاب دیتے، جو کافر ہو گئے تھے"۔

امیر المومنین جانتے تھے کہ منافقین کی پشتوں سے مومن پیدا ہوں گے، ان سے نہ لڑے اور نہ انہیں قید کیا، میں نے متوجہ ہو کر دیکھنا چاہا، لیکن مجھے کوئی شخص دکھائی نہ دیا،

ابو الجارود نے کہا مجھے عبداللہ ابن الحسن نے کہا جانتے ہو اس آیت کی کیا تفسیر ہے؟

واللہ جنود السموات والارض

اللہ کے لئے زمین اور آسمان کا لشکر ہے

میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں —— فرمایا، آسمان کا لشکر فرشتے ہیں اور زمین کا لشکر زیدیہ ہیں اگر وہ لوگوں سے جدا ہو جائیں تو ان پر عذاب نازل ہو جائے گا"۔

سعاد نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی ——

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔

"محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں مہربان ہیں، تم ان کو رکوع اور سجود کرتے ہوئے دیکھو گے، خدا سے فضل اور رضامندی چاہتے ہیں":

فرمایا ـــــــ یہ مثال ہمارے شیعوں میں جاری ہے، خواہ باپ کی پشت میں ہوں، خواہ ماں کے رحم میں۔ میثاق کے مطابق دنیا میں آئیں گے، مندرجہ ذیل قسم کے لوگ ہوں گے۔ اتقیاء، شہداء جن کے دل کا امتحان لیا گیا ہو، علماء، نجباء، سجداء، اہل تقی، اہل تقویٰ، اور اہل تسلیم، قلم تقدیر ان کے حق میں جاری ہو چکی ہے، بعض خصوصیات کی بناء پر یہ حضرات افضل قرار پائے، ان حضرات کے بعد اور لوگوں سے میثاق لیا گیا، ان کے حالات اور نام تحریر کئے گئے۔ بعض ان میں سے مستضعفین کے زمرے میں آتے ہیں، بعض مرجون ہیں خدا کے حکم کی ایک حد ہے، یا تو ایسے لوگوں کے گناہ بخش دے گا، یا کچھ دیر کے بعد بخشے گا۔ ایسے بھی ہوں گے جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، بعض وہ ہوں گے جو کچھ مدت تک دوزخ میں ٹھہریں گے، بعض وہ ہوں گے، جو زمین اور آسمانوں کے قیام تک دوزخ میں رہیں گے

سورہ حجرات

سدید صیرفی نے کہا کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، ہمارے اصحاب نے حضرتؑ کی خدمت میں چند مسائل پیش کئے، میں نے کہا کہ امیر المومنینؑ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے ـــــــ

ان امرنا صعب مستصعب لا یقربه الا ملك مقرب اونبی مرسل اوعبد مؤمن امتحن الله قلبه للایمان فقال نعم ان من الملائكة مقربین وغیر مقربین ومن الانبیاء مرسلین وغیر مرسلین ومن المؤمنین ممتحنین وغیر ممتحنین وان امركم هذا عرض علی الملائكة فلم یقربه الا المقربون و

عرض علی الانبیاء فلم یقر بہ الا المرسلون وعرض علی المومنین فلم یقر بہ الا المخلصون۔

"ہمارا امر بہت مشکل ہے، اس کا اقرار صرف ملک مقرب، یا نبی مرسل یا وہ مومن کر سکتا ہے جس کے دل کا امتحان ایمان کیسا تھ لے لیا گیا ہو"

فرمایا ــــــ فرشتے دو قسم کے ہوتے ہیں، مقرب اور غیر مقرب، انبیاء بھی دو قسم کے ہوتے ہیں مرسل اور غیر مرسل، مومن بھی ممتحن اور غیر ممتحن، تمہارا یہ امر فرشتوں پر پیش ہوا تو صرف مقرب فرشتوں نے اس کا اقرار کیا، رسولوں پر پیش ہوا تو صرف مرسلین نے اس کو قبول کیا، اور مومنین پر پیش ہوا تو مخلصین نے قبول کیا،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ــــــ "حب علیؑ ایمان ہے اور بغض علیؑ نفاق ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ــــــ

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ

"اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دیدی ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے اور ہم سے بغض رکھنا کفر ہے اور پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا، ــــــ

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ

"لیکن اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے، اور کفر، نافرمانی اور

گناہ کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے، ایسے ہی لوگ ہوشیار ہیں، یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

حذیفہ بن الیمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ——— "خدا نے مخلوق دو قسم کی پیدا کی ہے، قبیلوں کی شکل میں، ہمیں اچھے قبیلہ میں قرار دیا۔ خدا کا کلام ہے ———

یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا۔

"اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا، تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو"

میں اولادِ آدمؑ سے زیادہ متقی فرد ہوں، میرا قبیلہ اچھا قبیلہ ہے اور خدا کے نزدیک بہت زیادہ مکرم، یہ فخر کی بات نہیں ہے۔

ابن عباس نبی کریمؐ سے اس آیت کے تحت روایت کرتے ہیں ———

یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ——— میں اولادِ آدمؑ سے افضل ہوں اور خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں:

ضحاک نے ذیل کی آیت کی تشریح میں کہا ———

وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدیھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفئ الی امر اللہ ——— اگر مومنوں کے دو گروہ آپس ہی لڑیں تو ان میں صلح کرا دو، اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہے، اس سے لڑو، تاکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے۔

جو ببر نے ضحاک سے پوچھا کہ ہمارے مقتولین کا کیا انجام ہوگا؟ ——— کہا جنت میں جائیں گے اور رزق پائیں گے۔

پوچھا، باغیوں کے مقتول کس حساب میں ہونگے، کہا دوزخ میں ہونگے۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

"(اے رسول) بیشک جو لوگ تم کو (تمہارے) مکانات کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں بہت سے بے عقل ہیں۔"

اس سے مراد رسول اللہ اور علیؑ کے گھر مراد ہیں۔ لوگ دور سے آتے اور کہتے یہ کس کا گھر ہے۔ لوگ کہتے یہ نبیؐ کا گھر ہے۔ پوچھتے یہ کس کا گھر ہے۔ لوگ کہتے یہ علیؑ کا گھر ہے۔

ابن عباس سے ایک خارجی نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کوئی بات پوچھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب دوبارہ پوچھا تو آپ نے کہا تم اس شخص کے متعلق سوال کرتے ہو، خدا کی قسم علیؑ امیرالمومنین ہیں۔ روشن چاند، بہادر شیر، موجیں مارتا ہوا فرات اور لہلہاتی ہوئی بہار کی مانند ہیں۔ بلکہ روشنی اور خوبصورت ہونے میں چاند سے زیادہ روشن۔ شیر سے زیادہ بہادر، فرات سے زیادہ فیض دینے والے، اور سخاوت کرنے والے، بہار سے زیادہ سرسبز اور زندگی بخشنے والے عقمت النساء ان یاتین بمثل علی بن ابی طالب (ع) بعد رسول اللہ (ص) رسول اللہ کے بعد عورتیں علیؑ ایسا فرزند جننے سے بانجھ ہوگئی ہیں۔

تاللہ ما سمعت ولا رایت انسانا مثلہ

خدا کی قسم میں نے ایسا انسان نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے۔ وقد رایتہ یوم صفین وعلیہ عمامۃ بیضاء وکان عینیہ سراجان میں نے آپ کو

صفین کی لڑائی کے روز دیکھا، آپ کے سر پر سفید عمامہ تھا، حضرت کی دونوں آنکھیں چراغ کی مانند روشن تھیں، ایک چھوٹے گروہ کے پاس جا کران کو جنگ کی ترغیب دیتے تھے آخر کار میرے پاس تشریف لائے، میں مسلمانوں کے ایک گروہ میں موجود تھا،

فرمایا ——— اے لوگو! (خدا کے) خوف کو اپنا شعار بناؤ، اور زین ختم کرو، وقار اور اطمینان اختیار کرو، تلواروں کو میان سے نکالنے سے پہلے کھٹکھٹاؤ، ترچھی نگاہ سے دیکھو (دشمن کو) نیزہ لگاؤ........

تم خدا کی نگاہ کے سامنے ہو، نبیؐ کے ابن عم کیساتھ ہو۔ بار بار حملہ کرو اور بھاگنے کا نام نہ لو، یہ نسل در نسل بدنامی باقی رہتی ہے۔ قیامت کے روز دوزخ میں داخل ہونا پڑے گا، زندگی سے اچھی طرح پہلوتہی کر لو، موت کی طرف چل پڑو، اس جم غفیر اور تنے ہوئے خیمہ پر ٹوٹ پڑو۔ پوری طاقت سے حملہ کر دو، شیطان پر خدا کی لعنت ہو۔ اس کے اندر تو ند پھیلا کر کہنیاں بچھا کر لیٹا ہوا ہے۔ ——— حق کا ستون ظاہر ہوگا۔ اور تمہارا بول بالا ہوگا اور تمہارے اعمال ہرگز باطل نہیں ہوں گے"

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی حالت میں تشریف لائے کہ آپ کا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں تھا۔ ایک شخص آنحضرتؐ سے ملا، اس سے فرمایا ———

"تم لوگ علیؑ کو گالیاں نہ دیا کرو، جس شخص نے اس کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں، جس نے مجھ کو گالیاں دیں، اس نے خدا کو گالیاں دیں اے فلاں آخر زمانے میں علیؑ پر ایمان ملک مقرب لائے گا، یا وہ بندہ ایمان لائے گا، جس کے دل کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہوگا۔ اے فلاں عنقریب اولادِ عبد المطلب مصائب سخت میں

مبتلا ہوگی، انہیں قتل کیا جائیگا دیس نکالا دیا جائے گا۔ اے فلاں، خدا
سے ڈرو۔ خدا سے ڈرو، میرے اصحاب اور میری اولاد سے ایسا سلوک!
میری ذمہ داری کا کچھ خیال نہیں، خدا ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے گا۔"

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو ولیعہ کے پاس بھیجا، ولید اور بنو ولیعہ کے درمیان زمانہ جاہلیت کی رنجش موجود تھی۔ انہوں نے اس کا استقبال کیا تاکہ ولید کے دل کی بات معلوم کریں یہ ڈر کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ وہ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اور صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے، جب انہیں ولید کی شکایت کا علم ہوا تو وہ خود رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یارسول اللہ! ولید نے جھوٹ کہا، ہماری آپس میں جاہلیت کے زمانہ کی رنجش موجود تھی۔ ہمیں یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں وہ اس رنجش کا بدلہ نہ لیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ——————

"اے بنو ولیعہ تمہیں باز آجانا چاہیئے، ورنہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا۔ جو مجھ سے میرے نفس کی مانند ہوگا اور تم میں سے جو اس سے لڑیگا اس کو قتل کر دے گا، اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو قید کر لے گا، وہ شخص یہ ہے
آپ نے حضرت علیؑ کے شانے پر ہاتھ مارا۔"

خدا نے ولید کے بارے میں یہ آیت نازل کی ——————

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا
اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تمہارے پاس کوئی گنہگار خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کر لو کہ کسی قوم کو تم بغیر جانے بوجھے کوئی صدمہ نہ پہنچاؤ کہ جس کے لئے پر تمہیں خود ہی نادم ہونا پڑے۔"

برید بن معاویہ عجلی اور ابراہیم احمری سے مروی ہے کہ ہم دونوں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کے پاس زیاد احلام پہلے سے بیٹھا ہوا تھا۔ امام نے پوچھا زیاد تیرے دونوں پاؤں معلق کیوں ہیں"

عرض کیا —— میں آپ پر قربان جاؤں جئت علی نضولی عامۃ الطریق (یہ صرف آپ کی محبت کی خاطر کرتا تھا۔ زیاد نے تھوڑی دیر سر نیچے کر لیا پھر عرض کیا —— میں آپ پر قربان جاؤں۔ خلوت میں شیطان اگر میرے گذشتہ گناہ اور معاصی جتلاتا تھا، میں (خدا کی رحمت سے) مایوس ہو گیا تھا۔ پھر جب آپ حضرات سے محبت رکھنے کو یاد کرتا تو کچھ ڈھارس بندھ جاتی۔

امام نے فرمایا —— اے زیاد دین حُب کا اور کُفر بغض کا نام ہے۔" پھر آپ نے ذیل کی تین آیات پڑھیں گویا کہ آپ کے ہاتھ میں تھیں۔

۱ —— ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون فضلا من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم (ترجمہ گزر چکا ہے)

۲ —— وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" (سورہ حشر)

اور (ان کا حق بھی ہے) جو ہجرت کرنے والوں کے پہلے سے دار ہجرت میں مقیم اور ایمان پر قائم ہیں۔ اور جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ان سے محبت رکھتے ہیں، اور جو کچھ ان ہجرت کرنے والوں کو دیا جائے اس کی اپنے دلوں میں خواہش نہیں پاتے، گو انہیں خود ضرورت موجود ہو، تاہم دوسروں

کو اپنی ذلت پر ترجیح دیتے ہیں:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ولیغفر لکم
ذنوبکم واللہ غفور رحیم پ ۳ ع ۱۲

" اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے "

ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں آیا، عرض کیا، یارسول اللہ میں روزہ داروں کو دوست رکھتا ہوں، لیکن روزہ نہیں رکھتا۔ نمازیوں کو دوست رکھتا ہوں مگر خود نماز نہیں پڑھتا۔ صدقہ دینے والوں کو دوست رکھتا ہوں مگر خود صدقہ نہیں دیتا۔

فرمایا ——— " تو اس شخص کے ساتھ ہو گا، جس کو تو دوست رکھتا ہے جو کمائے گا، وہ لے گا، کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے۔ اگر آسمان سے خوفناک آواز سنائی دے تو ہر قوم اپنی پناہ گاہ میں جائے،

سورۃ ق

عبادۃ ربعی اس آیت کی تفسیر میں بتاتا ہے۔ ———

القیا جہنم کل کفار عنید

" تم دونوں سرکش کافر کو دوزخ میں پھینک دو " ——— اس سے مراد نبی کریمؐ اور علی علیہ السلام ہیں۔

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جب خدا قیامت کے روز لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ اے علیؑ! میں اور آپ اس وقت عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔ خدا تعالیٰ مجھ سے اور آپ سے کہے گا، جن لوگوں نے تم سے بغض رکھا، تمہاری مخالفت

کی اور تمہاری بات جھٹلائی ان کو دوزخ میں پھینک دو"
امام جعفر صادقؑ اپنے والد سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت
کا روز ہوگا، عرش کے گوشہ سے منادی ندا دے گا۔

یا محمد یا علی القیا فی جھنم کل کفار عنید

اے محمدؐ، اے علیؑ، ہر سرکش کافر کو دوزخ میں ڈال دو" دونوں کفار کو دوزخ
میں ڈال دیں گے۔
سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن خالد سے پوچھا کہ عراق زید بن علیؑ کے
بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں۔ کہا میں آپ کو اہل عراق کے بارے میں بتاؤں گا۔ بلکہ تمہیں
ایک ایسے شخص کے بارے میں آگاہ کروں گا جس کو مدینہ میں نازلی کہتے ہیں۔
ایک صبح میں مکہ اور مدینہ کے درمیان زید سے ملا آپ نماز فریضہ پڑھ رہے
تھے (فریضہ نمازوں کے) درمیان نمازیں (نوافل) پڑھتے رہے، تمام رات
نماز میں گزار دی اور تسبیح کثرت سے پڑھتے، اور بار بار اس آیت کو پڑھتے

وَجَاۤءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ

ہمارے ساتھ رات کو نماز پڑھی، پھر اس آیت کو بار بار پڑھنے لگے۔ قریباً میں
آدھی رات کو اٹھا، تو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہیں اور کہتے
ہیں اللہ تعالیٰ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے، پھر
گریہ شروع کر دیا، میں خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا فرزند رسولؐ آپ نے تمام
رات گریہ و زاری میں گزار دی، میری سمجھ میں اس کی وجہ نہیں آئی۔ فرمایا اے
نازلی افسوس ہے، میں سجدہ میں تھا، کچھ لوگ تشریف لائے، جو روشن لباس
زیب تن کئے ہوئے تھے، جس سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں، میں سجدہ میں تھا
مجھے گھیر لیا، بڑے شخص نے ان سے کہا، یہی وہ شخص ہے، انہوں نے کہا ہاں،

آپ نے فرمایا اے زید تمہیں بشارت ہو، تم خدا کی راہ میں مقتول، مصلوب ہو گئے اور آگ میں جلائے جاؤ گے، پھر آگ تمہیں کبھی مس نہیں کرے گی۔ خدا کی قسم نازلی میں ڈر گیا ہوں، میں پسند کرتا ہوں کہ آگ میں جلایا جاؤں پھر آگ میں جلایا جاؤں۔ خدا اس اُمت کا کام ٹھیک کر دے"

حسن بن راشد سے روایت ہے کہ مجھ سے قاضی شریک نے مہدی کی خلافت کے زمانے میں کہا اے ابو علی! میں تمہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں، جو بطور تبرک میرے پاس ہے۔ میری موت سے پہلے کسی کو نہ بتانا، عرض کیا بلا خوف وخطر بتاؤ،

میں اعمش کے دروازے پر موجود تھا، اصحاب حدیث کی اور جماعت بھی موجود تھی۔ اعمش نے دروازہ کھولا، لوگوں کو دیکھ کر چلا گیا، دروازہ بند کر دیا، باقی لوگ چلے گئے صرف میں اکیلا رہ گیا، پھر باہر آئے اور کہا کہ اگر آپ کے موجود ہونے کا مجھے علم ہوتا تو میں آپ کو اندر لے جاتا۔ یا تمہاری خاطر باہر رہ جاتا۔ کہا آج ڈیوڑھی پر بھیڑ کیوں تھی کچھ علم ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا میں نے آج ایک آیت کا ذکر کیا ہے، جس کی وجہ سے جمع ہو گئے ہیں، میں نے کہا وہ کونسی آیت ہے، کہا ——

قال قول الله یا محمد یا علی القیا فی جھنم کل کفار عنید

اے محمدؐ، اے علیؑ، ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو —— میں نے کہا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی، کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبوت پہ فائز کیا لسمکذا نزلت اسی طرح نازل ہوئی تھی"

علی علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں القیا فی جھنم کل کفار عنید کہ —— "رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ میں اور آپ عرش کی داہنی جانب ہوں گے

اللہ تعالیٰ مجھ سے اور آپ سے کہے گا اٹھو اور اس شخص کو دوزخ میں ڈال دو، جس نے تم دونوں سے بغض رکھا، تمہاری مخالفت کی اور تمہیں جھٹلایا۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد سے اور وہ اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو جمع کرے گا، میرے ساتھ مقام محمود کا وعدہ کیا ہے وہ عطا کرے گا۔ قیامت کے روز میری خاطر ایک منبر نصب کیا جائے گا، جس کے ہزار درجے ہوں گے، میں اس کے اوپر چڑھ جاؤں گا۔ جبرائیلؑ مجھے لوائے حمد دے گا۔ میں اس کو ہاتھ میں لوں گا جبرائیلؑ کہے گا، یا محمدؐ! یہ مقام محمود ہے جس کا آپ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا میں علیؑ سے کہونگا تم اوپر چڑھ آؤ، آپ ایک درجہ نیچے بیٹھ جائیں گے، میں لوائے حمد آپ کے ہاتھ میں دیدوں گا۔ پھر رضوان جنت کی کنجیاں لیکر آئیں گے کہیں گے یا محمدؐ! یہ مقام محمود ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا، میں ان کو اپنے ہاتھ میں لیکر علیؑ کے دامن میں ڈال دوں گا۔ پھر مالک دوزخ کی کنجیاں لیکر آئے گا، کہے گا یا محمدؐ! یہ مقام محمود ہے، جس کا خدا نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ دوزخ کی کنجیاں ہیں، لیجئے اپنی اولاد اور اپنی امت کے دشمن کو دوزخ میں داخل کرو۔ میں دوزخ کی کنجیاں لیکر علیؑ کی گود میں ڈال دوں گا۔ بہشت اور دوزخ میری اور علیؑ کی اطاعت اس سے بھی زیادہ کرے گی، جس طرح بیوی شوہر کی اطاعت کرتی ہے، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے،

القیا فی جہنم کل کفار عنید

"اے محمدؐ، اے علیؑ، اپنے دشمنوں کو دوزخ میں ڈال دو،"

پھر میں اٹھوں گا، خداوند عالم کی اس قدر تعریف کروں گا کہ ایسی کبھی

نے نہیں کی ہوگی، پھر مقرب فرشتوں کی تعریف کروں گا پھر انبیاء مرسلین کی تعریف کروں گا، پھر امتوں کے نیک لوگوں کی پھر بیٹھ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ میری، اپنے فرشتوں، انبیاءؑ رسولوںؑ اور امتوں کے صالح لوگوں کی تعریف کرے گا، پھر عرش کے کونے سے آواز آئے گی، اے لوگو! اپنی آنکھیں بند کر لو، خدا کے حبیبؐ کی بیٹی اپنے محل میں تشریف لے جائیں۔ فاطمہؑ اس شان سے جائیں گی کہ آپ پر دو سبز چادریں ہوں گی، آپ کے گرد ستر ہزار حوریں ہوں گی، اپنے محل کے دروازے پر پہنچیں گی، تو امام حسنؑ کو کھڑا ہوا اور امام حسینؑ کو (جس کا سر کٹا ہوا ہوگا) سویا ہوا پائیں گی، امام حسنؑ سے فرمائیں گی یہ کون ہے عرض کریں گے یہ میرے بھائی حسینؑ ہیں، آپ کے باپ کی امت نے آپ کو قتل کیا اور ان کا سر کاٹ لیا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی میرے حبیبؐ کی بیٹی! میں تمہیں دکھلانا چاہتا تھا کہ آپ کے باپ کی امت نے حسینؑ کیساتھ کیا سلوک کیا ہے، میں نے تمہاری مصیبت کے لئے اپنے پاس تعزیت کا ذخیرہ کیا ہے، تیری تعزیت اور مصیبت کی وجہ سے اس وقت تک اور بندوں کا حساب نہیں لوں گا، جب تک تم، تمہاری اولاد، تمہارے شیعہ اور وہ لوگ اگرچہ شیعہ نہ ہوں، مگر تمہاری اولاد کیساتھ نیکی کی ہو، جنت میں داخل نہ ہو جائیں، میری بیٹی فاطمہؑ، اس کی اولاد، اور اس کے شیعہ اگرچہ شیعہ نہ ہوں، مگر آپ سے کوئی نیکی کی ہو جنت میں داخل ہوں گے، اس بارے اللہ تعالیٰ کی آیت ہے،

لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ

"ان کو بڑی گھبراہٹ میں کوئی غم نہیں ہوگا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کا دن ہوگا وَھُمْ

فِيمَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ ان کو بہشت میں ہر وہ چیز ملے گی جس کی نفس خواہش کرتا ہو گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے خدا کی قسم یہ لوگ، فاطمہؑ، آپ کی اولاد، آپ کے شیعہ اور جنہوں نے آپ سے نیکی کی ہو گی، اگرچہ آپ کے شیعہ نہ ہوں گے، ہوں گے۔"

جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ ——

"جب قیامت کا روز ہو گا تو کئی منبر نصب ہوں گے، ایک منبر سب سے اونچا نصب ہو گا، لوگ اس کی طرف دیکھیں گے، ایک شخص نمودار ہو گا، جس پر دو سبز چادریں ہونگی ایک پہنے ہوئے اور دوسری کندھے پر ڈالے ہوئے ہوں گے، فرشتوں کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے یہ شخص ہم میں سے ہے، پھر شہدار کے پاس سے گزرے گا، وہ کہیں گے ہم میں سے ہے، انبیاءؑ کے پاس سے گزرے گا تو وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے، پھر وہ منبر پر بیٹھ جائے گا، پھر ایک اور شخص آئے گا، جس پر دو سبز پوشاکیں ہونگی، شہداء کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے ہم میں سے ہے، انبیاء کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے، یہ ہم میں سے ہے، فرشتوں کے پاس سے گزرے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے، وہ بھی اسی منبر پر چڑھ جائیگا۔ پھر دونوں غائب ہو جائیں گے، ماشاء اللہ کچھ عرصہ بعد دونوں نمودار ہوں گے، وہ محمدؐ اور علیؑ ہونگے، رسول اللہ کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ ہو گا، دائیں طرف والا فرشتہ کہے گا۔ اے لوگو! میں رضوان ہوں، خازن جناں ہوں، خدا نے مجھے اپنی اور محمدؐ اور علیؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اور خداوند عالم کا فرمان ہے کہ ——

اَلْقِيَا فِىْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

"اے محمدؐ، اے علیؑ، ہر کافر سرکش کو جہنم میں ڈال دو۔"

بائیں جانب والا فرشتہ کہے گا اے لوگو! میں ملک خازن دوزخ ہوں، خدا

نے مجھے اپنی، محمدؐ اور علیؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

صباح مزنی کا بیان ہے کہ ہم حسن بن صالح کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہے تھے، جب قرآن پڑھنے سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ سے مسائل دریافت کیے، جب لوگ مسائل پوچھ کر فارغ ہو گئے تو ایک نوجوان نے اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ کے متعلق پوچھا، آپ نے زمین پر ایک طویل خط کھینچا۔ کہا عنید کے متعلق پوچھتے ہو کہا نہیں بلکہ میں القیا کے بارے میں پوچھتا ہوں، آپ ایک گھنٹے تک زمین پر لکیر کھینچتے رہے پھر کہا ——

"قیامت کے روز محمدؐ اور علیؑ دوزخ کے کنارے موجود ہوں گے، جو آپ کا شیعہ گزرے گا، آپ فرمائیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا۔"

حسن بن صالح نے اعمش سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ——

اَنَا قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

"میں بہشت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں۔"

سورہ ذاریات

ابو حمزہ ثمالیؒ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ——

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ

"قسم ہے راستوں والے آسمان کی" —— کا کیا مطلب ہے؟!

فرمایا —— قرآن رسول اللہ کے بطن میں ہے اور حُبُک سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں علیؑ ذاتِ نبیؐ ہیں اور آپ کے اہل بیت بھی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ○ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ○ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ○

"بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، سچی ہے بدلہ ضرور ملنے والا ہے
قسم ہے راستوں والے آسمان کی!!

دین سے مراد علیؑ ہیں۔ والسماء ذات الحبک سے مراد رسول اللہؐ ہیں انکم
لفی قول مختلف (تم جھگڑے کی بات میں ہو) یہ امت علیؑ کی ولایت کے بارے میں اختلاف
کرے گی، جو شخص علیؑ کی ولایت پر قائم رہے گا۔ وہ جنت میں اور جو آپ کی ولایت کی مخالفت
کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا یؤفک من افک جس سے وہی گمراہ ہو جاتا ہے، جو
گمراہ کر دیا گیا ہو، جو علیؑ کی ولایت سے دور ہو گیا وہ جنت سے دُور ہو گیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ——

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا
غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(بستیوں) میں مومنوں میں جو کوئی تھا۔ اُسے ہم نے نکال دیا اور ہم نے فرمانبرداروں
میں سے ایک گھر کے سوا اور کسی کو نہ پایا"
فرمایا —— اس سے مراد اہل بیت محمدؐ ہیں۔

سورہ طور

ابن عباس سے ثابت ہے کہ ——

"جب قیامت کا روز ہوگا، منادی ندا دے گا اے لوگو! غضوا ابصارکم
حتیٰ تمر فاطمۃ بنت محمدؐ۔ آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ میدان حشر سے
گزر جائیں۔ سب سے پہلے آپ کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور بارہ ہزار
حوریں آپ کا استقبال کریں گی، ایسا استقبال کبھی کا نہ پہلے اور نہ بعد میں ہوگا،
یاقوت کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر، جن کے پَر اور مہاریں موتیوں کی ہونگی، ان پر در
کے رحل ہوں گے۔ ہر رحل پر سندس لگے ہوئے ہوں گے، رکاب زبرجد کے

ہوں گے، سیدہ کو لیکر پل صراط عبور کریں گی، آخر کار آپ کو لیکر جنت الفردوس میں داخل ہوں گی، اہل جنت آپ کے ساتھ رہنے لگیں گے، فردوس کے گوشہ میں سفید اور زرد رنگ کے موتیوں کے ایک قسم کے محلات ہوں گے، سفید محلات میں ستر ہزار مکانات محمدؐ کے ہوں گے، زرد محلات میں ستر ہزار گھر ابراہیمؑ کے ہوں گے، سیدہ نور کی کرسی پر تشریف فرما ہونگی، اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت میں ایک فرشتہ بھیجے گا، اس سے پہلے اُس کو کسی کے پاس نہیں ہوگا اور نہ آئندہ بھیجے گا، وہ عرض کرے گا، تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے جو کچھ تو مانگے گی وہ میں تجھے دوں گا، آپ کہیں گی، اللہ تعالیٰ نعمت مجھ پر تمام ہوئی، تو نے کرامت مجھے مہیا کی، اپنی جنت مجھے عطا کی، میں اپنے فرزندوں اولاد اور جنہوں نے میرے بعد ان کو دوست رکھا، ان کی حفاظت کی کے بارے میں سفارش کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ فرشتے سے کہے گا، ابھی جاؤ اور سیدہ کو خوش خبری سناؤ میں نے ان کی سفارش منظور کر لی ہے، آپ کے فرزندوں آپ کے بعد جنہوں نے انکو دوست رکھا، اور جنہوں نے آپ کی خاطر ان کی حفاظت کی ان کو بخش دیا۔ آپ فرمائیں گی۔ ———

الحمدلله الذی اذهب عنا الحزن

شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے ہم سے غم دور کیا، اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا،

امام جعفر علیہ السلام نے کہا کہ میرے باپ فرمایا کرتے تھے کہ ابن عباس جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو اس آیت کی تلاوت کرتے۔ ———

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ۔

"جو لوگ ایمان لائے، اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ان کی اولاد کیساتھ ان کو ملا دیں گے۔"

جعفر بن محمدؑ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ————

جب قیامت کا روز ہو گا، منادی عرش سے ندا دے گا، آنکھیں بند کرلو فاطمہؑ بنت محمدؐ گزر جائیں، دس ہزار حوریں آپ کا استقبال کریں گی۔ ایسا استقبال نہ کبھی کا ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ حوروں کیساتھ دس ہزار فرشتے بھی ہوں گے، جن کے پاس نور کے کوڑے ہوں گے، یاقوت کی بنی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، جن کی جھلیں اور باگیں نئے موتیوں کی ہوں گی، جن پر در کے رحل ہوں گے، ہر رحل کا غرفہ سبز ریشم کا ہو گا۔ ان کی رکابیں زبرجد کی ہوں گی، سیدہؑ کیساتھ پل صراط عبور کریں گے، آپ کی معیت میں جنت فردوس میں وارد ہوں گے۔ اہل جنت آپکے پاس رہیں گے، فردوس کے گوشہ میں دو محل ہوں گے، ایک سفید اور دوسرا زرد موتیوں کا، ایک قسم کا، سفید محل میں رسول اللہ آپ کی آلؑ کے ستر ہزار گھر ہوں گے، زرد محل میں ، ، ہزار گھر ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کے ہوں گے۔ آپ نور کی کرسی پر تشریف فرما ہوں گی، یہ سب آپ کے اردگرد بیٹھ جائیں گے، خدا ایک فرشتہ آپ کی خدمت میں بھیجے گا۔ اس سے قبل اس کو کسی کے پاس نہیں بھیجا ہو گا اور نہ آئندہ بھیجے گا۔ وہ آکر کہے گا اللہ تعالیٰ سلام کے بعد کہتا ہے، کہ جو مانگو گی وہ دوں گا۔ کہیں گی اس کی نعمت پا چکی ہوں اپنی کرامت سے مجھے نوازا، اپنی جنت میرے لئے مباح کی، اپنی مخلوق عورتوں پر مجھے فضیلت دی، میں اپنے فرزندوں، اپنی اولاد اور جن نے ان سے میرے بعد محبت کی اور ان کی حفاظت کی، کی سفارش کرتی ہوں، فرشتے نے حرکت نہیں کی ہو گی اللہ تعالیٰ اس سے وحی کرے گا۔ میں نے سیدہؑ کی تمام

تمام بشارتیں منظور کرلیں، خواہ اس کے فرزندوں کے بارے میں، خواہ اس کی اولاد کے بارے میں اور خواہ آپ کے بعد ان سے محبت کرنے والا اور حفاظت کرنے والا ہو، فرمائیں گی. خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم سے غم دور کیا:
صادق آل محمدؐ نے کہا کہ جب میرے باپ اس حدیث کا ذکر کرتے تو اس آیت کی تلاوت کرتے۔ —— والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم۔ —— اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ان کی اولاد کو ہم ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے نیک اعمال سے کچھ بھی کم نہ کریں گے۔
ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے۔ آپ غمگین نفیس، پوچھا بیٹی کیوں غمگین ہو؟ عرض کیا' بابا! میدانِ محشر یاد آگیا ہے. قیامت کے روز لوگ برہنہ محشور ہوں گے۔
فرمایا —— بیٹی! واقعی بڑا عظیم دن ہوگا. مگر مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے زمیں مندرجہ ذیل اصحاب سے شگافتہ کرے گا. ایک میں، دوسرا میرا باپ ابراہیمؑ اور تیسرا تیرا شوہر علی بن ابی طالبؑ، پھر خدا تیری قبر پر ستر ہزار فرشتے بھیجے گا، جو تیری قبر پر نور کے ستر قبے بنادیں گے، پھر اسرافیلؑ نور کے تین جوڑے لیکر تیرے سر کی جانب کھڑے ہوں گے، ندا دیں گے فاطمہؑ بنت محمدؐ بلاخوف اور آرام دامن سے میدان حشر میں تشریف لے چلیے اسرافیلؑ آپ کو لباس کے جوڑے دے دے گا، آپ زیب تن فرمائیں گی اور روفائیلؑ نور کی ناقہ لیکر حاضر ہوں گے، نئے موتیوں کی جس کی باگ ہوگی، سونے سے ملفوف ہوگی، روفائیل مہار پکڑے چلیں گے، تیرے سامنے ستر فرشتے

ہوں گے جن کے ہاتھوں میں تسبیح کی مالا ہو گی، جب آپ روانہ ہو جائیں گی تو
ستر ہزار حوریں آپ کا استقبال کریں گی، تجھے دیکھ کر خوش ہوں گی، ہر ایک کے
ہاتھ میں نور کی کانگڑی ہو گی، جس سے عود کی خوشبو آتی ہو گی، حوریں موتیوں
کے تاج جو سبز زبرجد سے مرصع ہوں گے پہنے ہونگی، تیرے دائیں جانب چلیں
گی، قبر سے روانہ ہوں گی، تو مریم بنت عمرانؑ تیرا استقبال کرے گی، اس کے
ساتھ بھی اس قدر حوریں ہونگی، جس قدر تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اور وہ تجھے
سلام کریں گی، وہ خود اور اس کے ساتھ والی حوریں تیرے بائیں جانب ہونگی
پھر تمہاری ماں خدیجہؓ بنت خویلد جو سب عورتوں سے پہلے خدا اور رسولؐ پر ایمان
لانے والی ہیں تمہارا استقبال کریں گی، آپ کیساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے
جن کے ہاتھ میں تکبیر کے جھنڈے ہوں گے، جب مجمع کے قریب جاؤ گی تو ستر
ہزار حوروں کیساتھ تمہارا خیر مقدم کریں گی، ان کے ساتھ آسیہ بنت مزاحم
بھی ہو گی، وہ خود اور اس کے ساتھ والے تیرے ساتھ چل پڑیں گے، جب
مجمع کے درمیان پہنچ جاؤ گی، جہاں ایک میدان میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق
کو جمع کیا ہو گا، سب کے قدم رک جائیں گے۔ منادی عرش کے نیچے ندا دے
گا، تمام مخلوق سنے گی، ——— اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ فاطمہؑ صدیقہ
بنت محمدؐ اور آپ کے ساتھ والے گزر جائیں، ابراہیم خلیل اللہ اور علیؑ کے سوا
آپ کو کوئی نہیں دیکھے گا۔ آدمؑ حواؑ کو تلاش کرے گا۔ مگر اس کو تیری ماں
خدیجہؓ کے پاس پائے گا، پھر تیرے لئے نور کا منبر نصب ہو گا، جس میں سات
سیڑھیاں ہوں گی، ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک فرشتوں کی صفیں
ہونگی، جن کے ہاتھوں میں نور کے جھنڈے ہونگے، منبر کے دائیں بائیں حوریں
کھڑی ہوں گی، تیرے بائیں جانب قریب ترین عورتیں حوا اور آسیہ بنت

مزاحم ہوں گی۔ جب منبر پر بیٹھ جائیں گی تو آپ کی خدمت میں جبرائیلؑ حاضر ہوں گے، کہیں گے۔ فاطمہؑ کوئی حاجت ہو تو بیان فرمائیں، عرض کریں گی پالنے والے حسنؑ اور حسینؑ کو دکھلاؤ، وہ تمہارے پاس آئیں گے، حسینؑ کی رگوں سے خون ٹپکتا ہوگا، حسینؑ کہیں گے، پالنے والے میرا بدلہ مجھ پر ظلم کرنے والے سے لے لو، یہ سنکر خداوند عالم غضب ناک ہوگا۔ خدا کے غضب کو دیکھکر جہنم بھی غضب ناک ہوگی، اور تمام فرشتے بھی، اس کے بعد دوزخ سخت بھڑک اٹھے گی، پھر آگ کی ایک فوج نکلے گی جو قاتلینِ حسینؑ اور ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو نگل جائے گی، یہ کہیں گے اے پالنے والے ہم قتلِ حسینؑ کے وقت موجود نہیں تھے، اللہ تعالیٰ زبانیہ دوزخ سے کہے گا، نیلی آنکھوں والوں کو پیشانیوں سے اور سیاہ چہرے والوں کو چوٹیوں سے پکڑ کر دوزخ کے نچلے حصہ میں پھینک دو۔ یہ لوگ دوست داران حسینؑ پر اپنے باپوں سے بھی زیادہ ظلم و ستم کرتے تھے، جنہوں نے حسینؑ سے جنگ کی تھی اور آپ کو قتل کر دیا تھا، دوزخ میں ان کی چیخیں سنی جائیں گی، پھر جبرائیلؑ فاطمہؑ سے کہیں گے کہ اپنی ضرورت بیان کرو، عرض کریں گی، پالنے والے میرے شیعوں کو بخش دے اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے ان کو بخش دیا، عرض کریں گی پالنے والے میرے شیعوں کی اولاد کو بخش دے، خداوند عالم کہے گا۔ میں نے ان کو بھی بخش دیا پھر عرض کریں گی پالنے والے میرے شیعوں کے شیعوں کو بخش دو۔ اللہ تعالیٰ کہے گا میدان حشر میں چلی جاؤ۔ جو شخص تیرا دامن پکڑ لے گا وہ جنت میں تیرے ساتھ جنت میں ہوگا ——— لوگ کہیں گے کہ کاش وہ بھی فاطمہؑ کے ماننے والے ہوتے، وہ تیرے ساتھ، تیرے شیعوں کیساتھ، تیرے فرزندوں کے شیعوں کیساتھ جاتے، اور امیرالمومنینؑ کے شیعوں کیساتھ جاتے

ان کے برہنہ مقامات پوشیدہ اور مستور ہونگے انکا ڈھونا آسان ہوگا۔ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے۔ وہ بے خوف ہونگے، لوگ پیاس میں گرفتار ہوں گے وہ سیراب ہوں گے، جب جنت کے دروازے پر وارد ہوگی تو بارہ ہزار حوریں تیری ملاقات کریں گی، انہوں نے آجتک کسی کی ملاقات نہیں کی ہوگی اور نہ کسی کی آئندہ ملاقات کریں گی۔ ان کے ہاتھوں میں نور کے کوڑے ہوں گے اور نور کی اونٹنیوں پر سوار ہونگی۔ ان کی باگیں سنہرے موتیوں کی ہوں گی۔ ہر ناقہ پر سبز رنگ کا زبر تہ گدیلا پڑا ہوگا۔ جب بہشت میں تشریف لے جاؤ گی تو تمہارے پاس جنت والے جمع ہو جائیں گے، تمہارے شیعوں کے لئے جواہر کے دستر خوان نور کے ستون پر رکھ دیئے جائیں گے۔ وہ کھانا کھائیں گے لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔ وہ مرضی کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جب اولیاء خدا جنت میں قیام کریں گے، آدمؑ اور دیگر انبیاء تیری زیارت کریں گے۔ بہشت کے گوشہ میں دو موتی ہوں گے ایک سفید دوسرا زرد، جن میں محلات اور گھر ہوں گے، ایک میں ستر ہزار سفید گھر ہوں گے۔ وہ ہمارے اور ہمارے اور ہمارے شیعوں کے منازل ہوں گے، زرد منازل ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کی ہونگی

عرض کیا ——— بابا جان آج کا دن دیکھنا نہیں چاہتی اور نہ آپ کے بعد زندہ رہنا چاہتی ہوں۔

فرمایا ——— بیٹی! جبرائیل نے مجھے بتایا ہے کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے آپ مجھے ملوگی، سراسر ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے تم پر ظلم کیا اور بڑی کامیابی ہے، اس کے لئے جس نے تمہاری مدد کی۔

عطا کا بیان ہے کہ جب ابن عباس اس حدیث کا ذکر کرتے تو یہ آیت تلاوت کرتے ——— والذین امنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم

(از ترجمہ گزر چکا ہے)

سورہ نجم

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى

یہ پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ —— یہاں ڈرانے والا سے مراد محمد صلعم ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ —— یہ آیت آل محمدؐ اور ان کے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جو بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔

فاطمہؑ بنت محمدؐ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ——

"جب میں آسمان پر گیا، سدرۃ المنتہیٰ فکان قاب قوسین کے مقام پہ پہنچا۔ وہاں سے دیکھا اگرچہ آنکھ سے نہ دیکھا۔ اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کی آواز سنی۔ منادی کی ندا سنی کہ اے میرے فرشتو! میری زمین پر رہنے والو، میرا عرش اٹھانے والو گواہ رہو کہ میں اللہ ہوں۔ صرف میں معبود ہوں۔ اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ سب نے کہا گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ پھر کہا گواہ رہو میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور زمین پر رہنے والو میرے عرش کو اٹھانے والو، محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے، کہا گواہی دیتے اور اقرار کرتے ہیں۔ کہا گواہ رہو میرے فرشتو! میرے آسمانوں اور میری زمین پر رہنے والو، میرا عرش اٹھانے والو، علی میرا ولی، میرے رسولؐ کا ولی اور

مومنین کا دلی ہے ،کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔

عباد نے کہا کہ جعفر بن احمد جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو کہتے کہ ہم اس کا ثبوت قرآن میں پاتے ہیں ——

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا۔

"ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، انہوں نے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، انسان نے اس کو اٹھا لیا وہ بڑا ظالم اور بڑا جاہل ہے:

ابن عباس نے کہا کہ —— خدا نے درہم اور دنیا یا زمین کی کوئی کان ان کے سپرد نہیں کی تھی۔ آدم کی خلقت سے پہلے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کو وحی کی کہ میں تم میں محمدؐ کی اولاد کو خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تم ان سے یہ سلوک کرنا کہ جب بلائیں تو لبیک کہنا جب پناہ مانگیں تو پناہ دینا۔ آسمان، زمین اور پہاڑ یہ سن کر ڈر گئے۔ خدا نے ان چیزوں سے اطاعت کا اس لئے سوال کیا کہ کہیں یہ اطاعت سے غافل نہ رہیں، اس امانت کا بار اولادِ آدم نے اٹھا لیا:

عائشہ سے روایت ہے کہ —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے بعد بہترین آدمی کون ہے؟

آسمان کے ایک ستارے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، جس کے گھر میں یہ ستارہ ٹوٹے گا۔ وہ بہترین آدمی ہے: لوگوں نے اس وقت تک آرام نہ کیا جب تک کہ ستارہ علیؑ کے گھر میں نہ گرا۔ یہ آیت نازل ہوئی ——

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى قسم ہے ستارے کی جب ٹوٹا، وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ

تمہارا صاحب (محمدؐ) بھٹکا نہیں وَمَا غَوٰی نہ پھسلا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اپنی خواہش سے نہیں بولتا، علیؑ کے بارے میں اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یہ ایک وحی ہوتی ہے، جو کی جاتی ہے، میں محمدؐ کو وحی کرتا ہوں۔

عبد اللہ بن بریدہ اسلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ——

ستارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ٹوٹا، رسول اللہ نے فرمایا، جس کے گھر میں یہ ستارہ ٹوٹے گا وہ خلیفہ ہوگا، ستارہ علی بن ابی طالب کے گھر میں گرا، قریش نے کہا کہ محمدؐ گمراہ ہوگیا ہے، خدا نے یہ آیت نازل کی ——

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

"قسم ہے ستارے کی جس وقت وہ اترا، تمہارا رفیق نہ بھٹک گیا ہے اور نہ بہکا ہے اور وہ خواہش نفسانی سے کچھ نہیں کہتا، جو کچھ وہ کہتا ہے نہیں ہے مگر وحی جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے۔"

جعفر بن محمد علیہما السلام سے مروی ہے کہ —— جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے علی علیہ السلام کے غدیر خم کے روز کھڑا کر کے گفتگو فرمائی، خداوند عالم نے جبرائیلؑ کی زبانی آنحضرتؐ سے فرمایا ——

"کل میں ستارہ نازل کروں گا، جس کی روشنی، سورج کی روشنی پر غالب آجائے گی، اپنے اصحاب کو آگاہ فرمائیے، کہ جس شخص کے گھر میں ستارہ اترے گا، وہ آپ کے بعد خلیفہ ہوگا:

رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے کل ایسا ستارہ اتارے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آجائیگی، جس کے گھر میں یہ ستارہ اترے گا، وہ میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا، سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں اس اُمید سے بیٹھ گئے

کہ ستارہ ان کے گھر میں اُترے گا، تھوڑے عرصہ کے اندر ستارہ علی علیہ السلام اور فاطمہؑ کے گھر میں نازل ہوا، لوگوں نے جمع ہو کر کہا کہ یہ بات آنحضرتؐ نے اپنی مرضی سے کہی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ ——

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی وَمَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ فِیْ عَلِیٍّ (۲) وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ...... اَفَتُمَارُوْنَہٗ مَا یَرٰی

(ترجمہ گزر چکا ہے)

سورہ اقتربت (القمر)

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جنت کا ذکر ہوا، آپ نے فرمایا ——

"سب سے پہلے جنت میں علی ابن ابی طالب داخل ہوں گے۔"

ابو دجانہ انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ ذرا اس بات سے مطلع فرمایئے کہ جب تک آپ جنت میں داخل نہ ہونگے، اس وقت تک انبیاءؑ اور امتوں اور آپ کی امت پر جنت حرام ہوگی فرمایا ——

"ہاں ایسا ہی ہے! تجھے علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک جھنڈا نور کا بنا ہوا ہے، جسکا عمود یاقوت کا ہے اور اس جھنڈے پر مکتوب ہے

لا الٰہ اِلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ آل محمد خیر البریۃ صاحب اللواءِ امام القوم۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، آلِ محمدؐ بہترین مخلوق ہیں، صاحب لواءٗ قوم کے امام ہوں گے" —— فرمایا وہ علیؑ ہوں گے۔

عرض کیا، شکر ہے خدا کا، جس نے آپ کی وجہ سے ہمیں مکرم کیا اور صاحب شرف بنایا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ——

"اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو، جس شخص نے آپ کو محبوب رکھا اور تمہاری مودت رکھی، اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ہمارے ساتھ مبعوث کریگا، پھر نبی کریمؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ——————

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ۔

"بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نہروں میں ذی اختیار بادشاہ کے پاس خوشنودی کی جگہ میں ہوں گے۔"

سلمان فارسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے سلمانؓ سے علیؑ کا ذکر کیا، یہ بات سلمانؓ نے علیؑ کو بتائی، آپ نے کہا خدا کی قسم اے سلمانؓ رسول اللہ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا تھا۔ فرمایا ——————

"اے علیؑ! تمہاری ولایت امتحان ہوگا، اور لوگوں کا امتحان تیرے ذریعہ ہوگا خدا کی قسم تم اہل زمین اور اہل سما پر حجت خدا ہو، خدا نے جو مخلوق پیدا کی ہے تیرے نام سے اس پر حجت قائم کی ہے، پھر فرمایا —————— خدا کی قسم مومن مومن تم پر ایمان لانے سے ہوتا ہے۔ تمہاری وجہ سے کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ تم سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی مکرم نہیں پھر فرمایا —————— انک لسان اللہ الذی ینطق منہ تم خدا کی زبان ہو، جس سے وہ بولتا ہے وانک لبأس اللہ الذی ینتقم منہ تم خدا کا عذاب ہو، جس سے وہ بدلہ لیتا ہے وانک لسوط عذاب اللہ ینتقم بہ تم خدا کے عذاب کا چابک ہو جس سے وہ بدلہ لیتا ہے، وانک لبطشۃ اللہ تم خدا کی گرفت ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ——————

ولقد انذرھم بطشتنا فتماروا بالنذر......

لوطؑ نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا تھا پھر انہوں نے ڈرنے میں شک کیا
تم سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک کون ہے، بخدا اللہ نے آپ کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا، اپنی مومن مخلوق سے تمہیں نکالا، تمام جہانوں کے دلوں
میں تیری مودت کو لبایا، بخدا اے علیؑ! آسمان میں اس قدر فرشتے ہیں جن کا
شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے، تم انصاف پر قائم ہو، تیرے امر کا انتظار
کرتے ہیں، تیری فضیلت کا ذکر کرتے ہیں، تیری معرفت سے اہل آسمان ایک
دوسرے پر فخر کرتے ہیں، تیری معرفت سے اللہ کا وسیلہ لیتے ہیں، تیرے
امر کے انتظار میں ہیں۔ اے علیؑ! اولین تیرا مقابلہ نہیں کر سکتے، آنے والے
تجھے پا نہیں سکتے۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں پناہ لی۔ حضرت علیؑ نمودار ہوئے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو
وہ شخص دکھلاؤں جو سب سے پہلے بہشت میں جائے گا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا
یہ علیؑ ہیں۔ ابو دجانہ انصاریؓ کھڑا ہو گیا، عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا تھا
کہ جنت اس وقت تک تمام انبیاء اور امتوں پر حرام ہے، جب تک آپ داخل نہ ہوں گے
رسول اللہ نے فرمایا ــــــــ

اے ابو دجانہ! کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ خدا کا جھنڈا نور کے
عمود سے ہے جو یاقوت کا بنا ہوا ہے، جس پر یہ عبارت تحریر ہے ــــــ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ اس کی تائید علیؑ نے کی ہے
علیؑ بہشت میں داخل ہوں گے، میں ان کو اپنے سامنے بٹھلاؤں گا۔ پھر آنحضرتؐ
نے علیؑ کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ ــــــ

اے علیؑ! تمہیں بشارت ہو، جس نے تمہیں محبوب رکھا، اپنے دل میں تیری مودت کو جاگزیں کیا اور تیری ولایت کا اقرار کیا، میں اس کو جنت میں ساکن کروں گا —— پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا ——

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ (ترجمہ گزر چکا ہے)

سورۂ رحمٰن

ابن عباس نے

مرج البحرين يلتقيان

"اس نے دو دریا بہا دیئے جو آپس میں ملتے ہیں"

سے مراد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں۔

بينهما برزخ لا يبغيان

ان کے درمیان ایک پردہ ہے جو ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا۔ —— سے نبی کریمؐ مراد ہیں۔

يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان

ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے۔ —— اس سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

علی بن فضیل سے روایت ہے اور وہ علی بن موسےٰ رضا علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ——

مرج البحرين يلتقيان

اس نے دو دریا بہا دیئے جو آپس میں ملتے ہیں —— سے مراد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں۔

بینھما برزخ لا یبغیان

ان کے درمیان پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا ——— سے وہ عہد مراد ہے جو نبی نے دونوں سے لیا تھا یعنی زنا نہیں کریں گے۔

یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان

ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے ——— اس سے حسنؑ حسینؑ اور دونوں کی اولاد مراد ہے،

عن ابی ذر الغفاری (رض) فی قولہ مرج البحران یلتقیان قال علیؑ وفاطمۃ. یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان الحسنؑ والحسینؑ فمن رای مثل ھؤلاء الاربعۃ فاطمۃؑ وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ لا یحبھم الا مومن ولا یبغضھم الا کافر تکونوا مومنین بحب اھل البیت ولا تکونوا کفاراً ببغض اھل البیت فتلقوا فی النار۔

"ابوذر غفاریؓ نے کہا مرج البحرین یلتقیان سے علیؑ اور فاطمہؑ مراد ہیں۔ یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان سے حسنؑ اور حسینؑ مراد ہیں ایسے چار اشخاص کس نے دیکھے ہیں فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ان سے محبت کرنے والا مومن اور ان سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اہل بیت سے محبت رکھکر مومن بنو۔ اہل بیت سے بغض رکھکر کافر نہ بنو۔"

سورہ واقعہ ——— ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بتایا ———

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔

"آگے بڑھنے والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں، نعمت والی جنتوں میں مقرب بارگاہ تو وہی ہیں۔"

کہ اس امت میں سب سے پہلے سبقت (اسلام لانے میں) کرنے والے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر کیا ہے۔۔۔

ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

"یہ پہلوں سے بہت سے ہیں اور پچھلوں میں تھوڑے"

فرمایا ———— پہلے تین فرزند آدم مقتول، مومن آل فرعون حبیب نجار صاحب یٰس وَقَلِيْلٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابن عباس نے والسابقون السابقون کی تفسیر میں بتایا کہ علیؑ سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔

صالح بن ہیثم سے روایت ہے کہ میں نے بریدہ اسلمی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا ————

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے نزدیک کروں دور نہ کروں تجھے تعلیم دوں، تم یاد رکھو یہ آیت نازل ہوئی ————

وتعیھا اذن واعیۃ

تیرے یاد رکھنے والے کان نے اس کو یاد رکھا

انس نے اس آیت کی تفسیر میں بتایا وتعیھا اذن واعیۃ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ————

سالت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی!

اے علیؑ! میں نے خدا سے سوال کیا کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان کو بنائے

امام محمد باقر علیہ السلام نے وتعیہا اذن واعیۃ (اس کو یاد رکھنے والے کان نے یاد رکھا) کی تفسیر میں فرمایا ——— خدا کی قسم! کان سے مراد علیؑ کا کان ہے۔

(یہ آیت سورہ حاقہ میں ہے)

عبداللہ بن الحسینؑ نے کہا کہ جب آیت وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ———

"یہ آیت علیؑ اور اولادِ علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔"

جعفر جعفی سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے تین قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے۔

وکنتم ازواجاً ثلاثۃ فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشئمۃ ما اصحاب المشئمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون

"تم تین گروہ ہو جاؤ گے، داہنے طرف والے، کیا کہنے داہنے طرف والوں کے اور بائیں طرف والے پھوٹ گئے نصیب بائیں طرف والوں کے، آگے بڑھنے والے وہ تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں، نعمت والی جنتوں میں مقرب بارگاہ وہی ہیں۔

سابقون سے خدا کے رسل مراد ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر پانچ روحیں پیدا کی ہیں، روح قدس سے ان کی تائید کی ہے، اس روح کی وجہ سے اشیاء کو پہچان لیتے ہیں، روحِ ایمان سے ان کی مدد کی ہے، روحِ قوت سے مدد کی ہے جس سے قوی ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور روحِ شہوت سے ان کی نصرت کی ہے، اس کے ذریعے خدا کی اطاعت کا ان کو شوق ہوتا ہے، اور نافرمانی سے نفرت کرتے ہیں روح مدرج ان میں ودیعت کی ہے، جس کے ذریعے لوگ آتے جاتے ہیں، خدا نے مومنین کی چار روحیں پیدا

کی ہیں، یہ لوگ دائیں طرف والے ہیں، روح الایمان، روح القوۃ، روح الشہوۃ، اور روح المدرج۔

سورہ حدید

جابر؛ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ اس آیت کی کیا تفسیر ہے۔ ——

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

"جس دن تم مومن مرد اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ دوڑتا جاتا ہے۔"

فرمایا —— وہ نور امیر المومنینؑ کا نور ہے، قیامت کے روز ان کے سامنے دوڑتا ہوگا، اجازت پاکر امیر المومنینؑ جب جنات عدن میں داخل ہوں گے، مومنین آپ کے پیچھے ہوں گے، آپ ان کے سامنے چل رہے ہوں گے۔ آخر کار جنت عدن میں داخل ہوں گے وہ ان کے پیچھے ہوں گے، آپ کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے، خدا کا فرمان وبایمانہم کا مطلب یہ ہے کہ آپ حضرات آل محمدؑ کا دامن، آل محمدؑ حسنؑ اور حسینؑ کا دامن۔ حسنؑ اور حسینؑ امیر المومنینؑ کا دامن اور امیر المومنینؑ رسول اللہؐ کا دامن پکڑے ہوئے ہوں گے اور رسول اللہؐ کیساتھ جنت عدن میں داخل ہوں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ——

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

"آج کے دن تمہیں جنات کی بشارت ہو، جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہو گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ

" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اس کے رسول پر ایمان لاؤ، تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے دیں گے "

(دو حصے سے) مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں وَیَجْعَل لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ تمہارے لئے نور مقرر کرے گا، جس کے ذریعے تم چلو گے، نور سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ——

یاایھا الذین امنوا الخ —— فرمایا کفلین دو حصوں سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں

سورۂ مجادلہ

ابن عمر نے کہا میں تم لوگوں کو وہ حدیث سناؤں جس کو آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ جو علیؑ کے بارے میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً۔

" اے ایمان والو! جب رسول اللہ سے کوئی راز کی بات کرو تو نذرانہ پیش کرو " —— علیؑ کے سوا کسی نے عمل نہیں کیا، میں نے دیکھا کہ علیؑ نے دس دفعہ رسول اللہ سے راز کی گفتگو کی۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن میں ایک آیت ہے جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی عمل کرے گا، وہ آیت نجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا، جس کو میں نے دس درہم میں فروخت کر دیا، میں نبی کریم کی خدمت میں ایک ایک

درہم نذرانہ گزار کر راز کی بات کی، پھر ذیل کی آیت سے آیت نجویٰ منسوخ ہو گئی۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ تا

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

"کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ اپنے تخلیہ کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دیا کرنے

.... جو عمل کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔"

عن جابر قال لما كان يوم الطائف ولما رسول الله (ص)

علياً مناجاه طويل فقال بعض اصحابه لقد طال نجواه

بابن عمه فقال ما انا انتجيته بل الله انتجاه۔

"جابر سے مروی ہے طائف کے روز رسول اللہ نے علیؑ سے طویل سرگوشی

کی بعض اصحاب نے کہا کہ آپ نے اپنے ابن عم کیساتھ طویل سرگوشی کی ہے

آنحضرتؐ نے فرمایا، میں نے آپ سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے

آپ سے سرگوشی کی ہے۔"

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیت یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول

نازل ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا ——— علیؑ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ ایک دینار

ٹھیک رہے گا؟

عرض کیا ——— یہ بہت زیادہ ہے، اس کی لوگ طاقت نہیں رکھتے، فرمایا کتنا ہو؟

عرض کیا ——— ایک جَو۔

رسول اللہ نے فرمایا تم بہت زاہد ہو، پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ———

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ....

"رسولؐ کی خدمت میں صدقہ پیش کرنے سے ڈرتے ہو، راز کی گفتگو کے وقت

میری وجہ سے خدا نے اُمت سے تخفیف کی، یہ آیت مجھ سے پہلے کسی پر نازل نہیں ہوئی اور نہ

میرے بعد کسی کے لئے نازل ہو گی۔

سورہ حشر

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذیل کی آیت کو تلاوت فرمایا ——

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ، أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ۔

"دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہیں، جنت والے کامیاب ہونگے"

فرمایا —— اصحاب جنت وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری اطاعت کی اور علیؑ کی ولایت کو تسلیم کیا، دوزخ والے وہ ہیں جنہوں نے بیعت اور عہد کو توڑا، اور میرے بعد علیؑ سے جنگ کی، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ علیؑ میرا گوشت ہے، جس نے اس سے جنگ کی، اس نے مجھ سے جنگ کی۔

پھر حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا ——

یا علی (ع) حربک حربي وسلمک سلمي وانت العلم فيما بيني وبين أمتي

"اے علیؑ! تیری جنگ میری جنگ، تیری صلح میری صلح، تم میرے اور میری امت کے درمیان نشان یعنی علم ہو"

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

"اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو، جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے سبقت کی، ہمارے دل میں ان لوگوں کے لئے بغض اور کینہ نہ ڈال جو ایمان لائے۔ پالنے والے تو مہربان اور بہت رحم

کرنے والا ہے :۔
ابن عباس نے کہا کہ اس آیت کے مصداق تین اشخاص ہیں، مومن آل فرعون، حبیب نجار صاحب مدینہ انطاکیہ اور علی بن ابی طالب ہیں ۔

سورۃ ممتحنہ

مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں ابن عباس فرماتے ہیں ——

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ ۔

"اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان سے محبت سے پیش آتے ہو"

بنو ہاشم کی لونڈی رسول اللہ اور بنو عبد المطلب کے پاس مدینہ میں آئی اور کہنے لگی، مجھے سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے، مجھے تمہارے جود و سخا سے پوری اُمید ہے کہ آپ حضرات میرے حال پر رحم فرمائیں گے، اس کو لباس اور سامان دے دیا گیا، جب وہ واپس مکہ جانے لگی تو حاطب بن ابی بلتعہ نے اس کو ورغلا کر جاسوسی کا ایک خط دیا تاکہ وہ حاطب کے رشتہ داروں تک پہنچا دے، خط میں تحریر تھا کہ رسول اللہ لشکر تیار کر رہے ہیں اہل مکہ کو تیار رہنا چاہیئے ۔

جبرائیل نے نازل ہو کر تمام حالات سے رسول اللہ کو آگاہ کیا، علیؑ اور زبیر بن العوام کو اس کی تلاش میں روانہ کیا گیا ۔ اور فرمایا کہ اگر خط دے دے تو اس کو چھوڑ دینا ورنہ اس کی گردن اڑا دینا، اس کو راستے میں پکڑ لیا اور کہا دشمن خدا یا تو خط دے دے ورنہ تیری گردن اڑا دیں گے، قسم کھا کر کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، اس کی تلاشی لی گئی، مگر خط کو نہ ملنا تھا اور نہ ملا۔
اس کو چھوڑنا چاہتے تھے کہ ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ نے کبھی جھوٹ

نہیں کہا اور نہ ہی کبھی آپ کی بات جھوٹی ثابت ہوئی ہے۔ اس نے تلوار نکال کر کہا کہ جب تک تم خط نہیں نکالو گی اس وقت تک تلوار میان میں نہیں ڈالوں گا، اور تیرے سر سب لگاؤں گا۔

حضرت علیؑ سے ڈر کر کہنے لگی کہ اگر تم دونوں وعدہ کرو کہ مجھے واپس مدینہ نہیں لے جاؤ گے، اور مجھے قتل نہیں کرو گے تو میں خط دے دیتی ہوں، انہوں نے وعدہ کیا، اس نے سر کے بالوں سے خط نکال کر دیا۔ انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

واپس مدینہ آ گئے خط رسول اللہ کے حوالے کیا، جس میں تحریر تھا کہ یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے۔ اہل مکہ کی طرف محمد لشکر تیار کر رہے ہیں، نا معلوم مکہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں یا کسی اور جگہ۔ اہل مکہ کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو طلب کیا، آپ نے پوچھا، یہ خط، تمہارا ہے؟ ——— عرض کیا، ہاں میرا ہے۔

فرمایا ——— کیوں لکھا؟

کہا ——— قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل کی، میں نے ایمان لانے کے بعد کبھی کفر نہیں کیا، جب سے کافروں کو چھوڑا پھر ان سے کبھی محبت نہیں کی آپ کے بعض اصحاب کے رشتہ دار مکہ میں رہتے ہیں، جو ان کی مدد کر سکتے ہیں میں نے یہ خط ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے لکھا۔ میرا یہ خط ان پر آپ کا رعب اور دبدبہ ڈالتا، اس کے سوا ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتا۔ آنحضرتؐ نے اس کی تصدیق کی اور اس کو معاف کر دیا۔

سورہ صف ——— ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ———

عیسےٰ علیہ السلام کے حواری شیعہ تھے، ہمارے شیعہ ہمارے حواری ہیں، ہمارے شیعہ

ہمارے بہت زیادہ اطاعت گزار ہیں، عیسیٰؑ کے حواریوں کی نسبت، عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے کہا خدا کی راہ میں میری کون مدد کرتا ہے، انہوں نے کہا ہم خدا کے مددگار۔ خدا کی قسم انہوں نے یہود کے مقابلہ میں عیسیٰ کی مدد نہیں کی تھی، یہود سے عیسیٰ کی خاطر جنگ نہیں کی تھی، خدا کی قسم رسول اللہ کی وفات کے بعد سے ہمارے شیعہ برابر ہماری مدد کرتے رہے ہیں، ہماری محبت میں، ان کو آگ میں جلایا گیا، عذاب دیا گیا، دربدر مارے مارے پھرتے ہیں، ہماری طرف سے ان کو خدا جزائے خیر دے

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ——

"اگر ہمارے محبوں کی ناک تلوار سے کاٹ دی جائے، تب بھی وہ ہم سے بغض نہیں رکھیں گے، اور اگر اپنے دشمنوں کو مالا مال کر دوں تب بھی وہ ہمیں دوست نہیں رکھیں گے"

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہا یہ علیؑ، حمزہ، عبیدہ، سہل بن حنیف، بنو ضمرہ کے حارث اور ابو دجانہ کے حق میں نازل ہوئی ہے،

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص

"بے شک خدا تو ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے، جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہوں۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام (هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

قال اذا اخرج القائم لم یبق مشرک باللہ العظیم ولا کافر الا کرہ خروجہ حتی لو کان فی بطن صخرۃ لقالت الصخرۃ یا مومن فی مشرک فاکسرنی و اقتلہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا، خدا وہ ہے جس نے

اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کیساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر غالب اسکے گو مشرک قائم آلِ محمدؐ جب دُنیا میں تشریف لائیں گے تو کوئی مشرک اور کافر آپ کے آنے کو پسند نہیں کرے گا۔ اگر مشرک پتھر کے پیٹ میں چھپا ہوگا، تو پتھر مومن سے کہے گا، مجھ میں مشرک چھپا ہوا ہے، مجھے توڑ کر اس کو نکال کر قتل کرو۔"

سورۂ جمعہ دمیہ کلبی کھانے پینے کی چیزیں لیکر مدینہ میں فروخت کی غرض سے آیا، کافی عرصہ سے مدینہ میں تجارت کا مال نہیں آیا تھا۔ لوگ سخت تکلیف میں تھے، رسولؐ اللہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، پندرہ آدمیوں کے سوا باقی سب لوگ، رسول اللہؐ کو چھوڑ تجارت کے قافلہ کی طرف بھاگے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ——

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

جب تجارت کے مال یا کھیل کو دیکھتے ہیں، اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں تجھے اکیلا چھوڑ دیتے ہیں، کہو اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ بہترین رازق ہے۔"

ابوعبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

ذکرِ خدا کی طرف دوڑو ——— علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی طرف دوڑو۔

ابنِ عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———

ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ

أیاتہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ۔
"خدا وہ ذات ہے، جس نے اَن پڑھ لوگوں میں، ان میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے، اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے ——— کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے"

سورۃ المنٰفقین

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھا عبداللہ بن ابی کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر ہم مدینہ میں واپس آگئے تو طاقتور کمزور کو نکال دے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور اس بات سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوری سورہ منافقین نازل کی"

سورۃ التحریم

ابوجعفر علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ———
وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبرائیل وصالح المؤمنین۔
اگر تم دونوں ہمارے رسول کے برخلاف ایک دوسرے کے پشت پناہ بنو تو اللہ اور جبرائیل اور صالح المومنین اس کے مددگار ہیں" ——— صالح المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔
مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں۔
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب صالح المومنین والی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے علیؑ سے کہا کہ تم صالح المومنین ہو۔
سالم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے حق میں دعا فرمایئے۔ یہ دعا فرمائی کہ

خدا انہیں ہماری زندگی کی طرح زندگی، ہماری موت کی طرح موت دے اور ہمارے راستے پر چلائے ۔ ــــــ سعید نے کہا کہ سالم زید بن علیؑ کیساتھ قتل ہوئے ۔

ابن عباس نے کہا صالح المومنین علی علیہ السلام ہیں ۔

اسماء بنت عمیس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس آیت ان اللہ ھو مولاہ وجبرائیل وصالح المومنین کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں ۔

رشید ہجری نے کہا کہ میں آقا علی بن ابی طالب علیہ السلام کیساتھ اس ظہر میں چل رہا تھا ۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے رشید! خدا کی قسم میں صالح المومنین ہوں ۔

خثیمہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ــــــ

وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرائیل و صالح المومنین

" اگر تم دونوں نے کوئی زیادتی رسولؐ پر کی تو رسولؐ کا مددگار اللہ جبرائیلؑ اور صالح المومنین ہیں ۔

سلام نے کہا کہ میں امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے ملا آپ کو خثیمہ کی بات سے آگاہ کیا، آپ نے فرمایا، خثیمہ نے سچ کہا، میں نے اُس کو اسی طرح حدیث بتائی تھی، میں نے عرض کیا میں وہ شخص ہوں، آپ حضرات اہل بیت کو دوست رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دشمن سے بیزار رہتا ہوں، میرے لئے دعا فرمائیے، حضرت نے یہ دُعا فرمائی احیاک اللہ حیاتنا واماتک مماتنا وسلک بک سبلنا (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے) سلام حضرت زید شہید کیساتھ قتل ہوا ۔ (حضرت زید شہید کا مزار عراق میں ایک چھوٹی سی

بستی میں ہے، میں نے آپ کے مزار کی حاضری دی ہے، سفید سا روضہ بنا ہوا ہے اور ارد گرد

میدان ہے (اللہ اعلم بالصواب)

ابن عباس نے کہا ان تظاہرا علیہ اگر تم دونوں نے محمدؐ کے خلاف کوئی زیادتی کی ہے

مراد عائشہ اور حفصہ ہیں، فان اللہ مولاہ خدا محمدؐ کا مولا ہے، رسول اللہ اور جبرائیل کے حق

میں نازل ہوئی، اور صالح المومنین علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی،

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کا تعارف (امت سے)

دو مرتبہ کرایا، ایک (مقام غدیر میں) جب کہ فرمایا ———

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد

من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

دوسری مرتبہ اس آیت فان اللہ مولاہ الی اخرہ کے نازل ہوتے وقت

کرایا۔ فرمایا ———

اے لوگو! یہ (علیؑ) صالح المومنین ہیں۔

سورۃ الملک

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ

هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ، فقال اذا رأوا امودۃ

امیر المومنین یوم القیامۃ سیئت واسودت وجوہ الذین

کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا، کافر قیامت میں جناب

امیرؑ کی مودت کو دیکھیں گے اور جب اس کو قریب آتا ہوا دیکھیں ان لوگوں کے مونہہ جو کافر

ہو گئے ہیں بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس اس کے نام سے یاد

کرتے تھے اور خود کو امیر المومنین کہتے تھے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا دفع اللہ لواء الحمد الی محمد (ص) تحتہ کل ملک مقرب وکل نبی مرسل حتی یدفعہ الی علی سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون اے باسمہ تسمون امیرالمومنین

ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے جب محمدؐ کو لواء الحمد دیا جائے گا تو ہر ملک مقرب اور نبی مرسل اس کے نیچے ہو گا، آنحضرتؐ لواء الحمد علیؑ کو دے دیں گے، یہ دیکھ کر کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور یہ وہی ہیں جس کو اس کے نام سے یاد کرتے اور خود کو امیرالمومنین کہتے تھے۔

عن اباجعفر یقول فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا لما راوا علیاً عند الحوض مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون باسمہ تسمیتم امیرالمومنین الفسکم۔

"امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کافر علی علیہ السلام کو حوض کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھیں گے تو ان کے منہ بگڑ جائیں گے، ان سے کہا جائیگا، یہی تو ہیں، جن کو تم ان کے نام سے یاد کرتے تھے اور اپنے آپ کو امیرالمومنین کہتے تھے۔

عن داود بن سرحان قال سالت اباجعفر محمد بن علی (ع) عن قولہ فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون قال ذلک علی بن ابی طالب اذا راوا منزلۃ مکانہ من اللہ اکلوا اکفھم علی مافرطوا فی ولایتہ۔

داؤد بن سرحان سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت
فلما راوہ .... جب اس کو قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ
بگڑ جائیں گے، اور ان سے کہا جائے گا، یہی تو وہ ہیں جن کو (نام سے) پکارتے تھے)
فرمایا ——— اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں، جب خدا کے نزدیک آپ
کا مرتبہ اور مکان ملاحظہ کریں گے تو اپنی ہتھیلیوں کو افسوس سے کاٹیں گے کہ انہوں نے
علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنے میں کوتاہی کی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام آیت فلما راوہ ....
کی تفسیر میں فرمایا جب قیامت کے روز کافر علی علیہ السلام کی صورت کو دیکھیں گے
تو اِن کے منہ سیاہ ہو جائیں گے اور کہا جائیگا، یہی تو ہیں، جن کو تم اس کے نام سے پکارتے
تھے،

سورۃ قلم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیت (الیوم اکملت
الی آخرہ) نازل ہوئی، جس میں علیؑ کی ولایت کا اعلان تھا، رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کو
کھڑا کر کے فرمایا

من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ

جسکا میں حاکم ہوں، اس کے علیؑ حاکم ہیں

ایک شخص نے کہا محمدؐ اس لڑکے پر فریفتہ ہو گئے ہیں چنانچہ اس پر آیت نازل کی

نٓ والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون وانّ
لک لاجراً غیر ممنون وانک لعلیٰ خلق عظیم فستبصر
ویبصرون بایکم المفتون

نٓ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں، تم اپنے رب کی نعمت کے

سبب دیوانے نہیں ہو، تمہارے لیئے ایسا اجر مہیا ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے،

تمہارا خلق بہت بڑھا ہوا ہے عنقریب تم بھی دیکھ لوگے، اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے دیوانہ کون ہے "۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ تمام زمین مچھلی کی پشت پر قائم ہے، مچھلی کے نیچے بیل ہے، بیل کے نیچے صخرہ ہے اور صخرہ کے نیچے ثریٰ ہے، خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ تحت الثریٰ کے نیچے کیا چیز ہے، مچھلی کا نام نوانن، بیل کا نام بہموت اور قلم کا نام ذکر حکیم ہے جس کیساتھ اللہ تعالیٰ لکھتا ہے، اولادِ آدم کے اعمال فرشتے لکھتے ہیں،

ما انت بنعمۃ ربک بمجنون یقول بما انعم اللہ علیک من النبوۃ والقران یا محمد بمجنون۔

"تم اپنے رب کی نعمت کے سبب دیوانہ نہیں ہو، اے محمدؐ نبوت اور قرآن کے عطا ہونے سے دیوانہ نہیں ہو "۔

ابوایوب انصاری نے کہا کہ (خم غدیر کے موقعہ پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند فرمایا (من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ) لوگ کہنے لگے کہ آنحضرتؐ اپنے ابن عم کے بارے میں دیوانہ ہو گئے ہیں، یہ آیت نازل ہوئی۔

فستبصر ویبصرون بایکم المفتون

" عنقریب تو دیکھے گا اور وہ دیکھیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے "۔

ابن مسعود نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس وقت گیا جب آپ بیمار تھے اور اس بیماری میں آپؐ دنیا سے کوچ کر گئے تھے، میں مسجد میں داخل ہوا۔ لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے، خاموشی طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہوا ہے، اسی دوران علی علیہ السلام تشریف لائے، لوگ ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے، نبی کریمؐ نے ان کی یہ حرکت دیکھ لی۔ فرمایا ———

"تم کیوں اس شخص کے بارے میں نہیں پوچھتے ہو جو تم سے افضل ہے" عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے؟

فرمایا "علیؑ تم سے افضل ہیں کیونکہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے، بے انتہا ایمان کے مالک ہیں، تم سے زیادہ علم والے ہیں، تم سے بھاری حلم والے ہیں، تم سے زیادہ غصہ والے۔ جنگ اور جہاد میں زیادہ عذاب والے،

حاضرین میں سے ایک نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! علیؑ سب بھلائیوں میں افضل ہیں؟ فرمایا ——————

"ہاں ایسا ہی ہے، وہ عبد خدا ہیں۔ اللہ کے رسولؐ کے بھائی ہیں، میں نے اپنا علم ان کو تعلیم کیا، اپنا راز ان کے سپرد کیا، میری امت میں میرے امین ہیں۔

ایک نے کہا رسول اللہ دیوانہ ہو گئے ہیں، کچھ دکھائی نہیں دیتا، خدا نے اس آیت کو نازل کیا،

فستبصر ویبصرون بایکم المفتون

"تم دیکھو گے اور وہ دیکھیں گے تم میں سے کون سا دیوانہ ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ —————— جمعہ کے روز عرفات کے مقام پر جبرائیلؑ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم سلام کے بعد کہتا ہے اپنی امت سے کہدو ——————

الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی

آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی نعمت سے مراد علیؑ کی ولایت ہے۔

ایک منافق نے کہا کہ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ آپ کی آنکھیں گھوم رہی

ہیں (یعنی نبیؐ کی) اگو یہ دیوانہ ہو گئے ہیں، اپنے ابن عم پر فریفتہ ہیں۔ اگر ان کے بس کی بات ہوتی تو ان کو کسریٰ اور قیصر بادشاہ بنا دیتے۔

رسول اللہ نے فرمایا ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن نازل ہو رہا ہے کان لگا کر سنو،

نٓ والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون

قال یعنی من قال من المنافقین وان لک اجراً غیر ممنون

بتبلیغک مابلغت فی علی وانک لعلی خلق عظیم

فستبصر ویبصرون بایکم المفتون قال ھکذا نزلت

نٓ قسم ہے قلم کی جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ تم اپنے رب کی نعمت کے سبب دیوانہ نہیں ہو، یہ بات منافقین نے کہی، تمہارے لئے ختم نہ ہونے والا اجر مہیا ہے، علیؑ کے بارے میں تبلیغ کرنے کی وجہ سے تمہارا اخلق بہت بڑھا ہوا ہے، تم دیکھو گے اور وہ بھی دیکھیں گے کہ تم میں کون سا دیوانہ ہے۔

سورۃ الحاقۃ

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ــــ

وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ

"ایک یاد رکھنے والا کان اس کو یاد رکھے گا۔"

خدا کی قسم یہ علی ابن ابی طالبؑ کا کان ہے

ابن عباس ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ــــ

وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ــــ یاد رکھنے والا کان علیؑ کا کان ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا، میں ہمیشہ خدا سے سوال کرتا رہا ————

ان یجعلھا اذنک یا علی

کہ اس کو علیؑ کا کان قرار دے۔

عن ابی جعفر (ع) فی قوله اذن واعیه قال الاذن

الواعیة علی وهو حجة الله علی خلقه من اطاعه

اطاع الله ومن عصاه فقد عصی الله

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یاد رکھنے والا کان علیؑ کا کان

ہے، آپ مخلوق پر حجت خدا ہیں، جس نے آپ کی اطاعت کی اس

نے خدا کی اطاعت کی، جس نے آپ کی نافرمانی کی، اس نے

خدا کی نافرمانی کی۔

مکحول نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ————

وتعیها اذن واعیة

اس کو یاد کرنے والے کان نے یاد کیا

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اس

کو علیؑ کا کان بنائے، ———— علیؑ نے کہا رسول اللہ سے جو کلام میں نے سنا

اس کو یاد رکھا اور حفظ کیا۔

بریدہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو علیؑ سے فرماتے ہوئے سنا کہ ————

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں نزدیک کروں، دور نہ کروں

اور تعلیم دوں تاکہ تم اس کو یاد رکھو، خدا پر حق ہے کہ تم اس کو یاد رکھو

یہ آیت نازل ہوئی۔ وتعیها اذن واعیة

"یاد کرنے والے کان نے اس کو یاد رکھا"

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آیت وتعیھا اذن واعیۃ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ میں نے اللہ سے سوال کیا، اے علیؑ وہ تمہارے کان کو یاد کرنیوالا کان بنائے۔

سورہ سأل سائل (معارج) ——— ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا آپ نے اس پر بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا کے بعد علیؑ کے بازو کو پکڑ کر بلند کیا اور کہا ———

اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

"اے معبود! جس کا میں مولا ہوں، اس کے علیؑ مولا ہیں اے معبود اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے، اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے، اس کو چھوڑ دے جو علیؑ کو چھوڑ دے"

لوگوں کے درمیان سے ایک بد دکھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ کہ آپ نے کہا ان لا الہ الا اللہ کہو، ہم نے اس کی گواہی دی، آپ نے کہا میں رسول اللہ ہوں ہم نے اس کی بھی تصدیق کی، آپ نے نماز کا حکم دیا ہم نے نماز پڑھی، روزہ کا حکم دیا ہم نے روزہ رکھا، آپ نے جہاد کا حکم دیا، ہم نے جہاد کیا، اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہم نے زکوٰۃ ادا کی آپ نے اس پر اکتفا نہ کیا اور بھرے مجمع میں اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر کہا ———

اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔

کیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں! فرمایا خدا کا حکم ہے
میرا حکم نہیں ہے،

اعرابی ——— قل الذی لا الہ الا ھو، کہو خدا کے سوا کوئی معبود نہیں یہ حکم اللہ
کی طرف سے ہے آپ کی طرف سے نہیں۔

رسول اللہ ——— الذی لا الہ الا ھو اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود
نہیں یہ حکم خدا کی جانب سے ہے میری جانب سے نہیں۔

اعرابی ——— تیسری مرتبہ کہتا ہے کہ یوں کہو واللہ الذی لا الہ الا ھو یہ حکم
تمہارے رب کی طرف سے ہے میری طرف سے ہرگز نہیں

رسول اللہ ——— اللہ الذی لا الہ الا ھو، یہ حکم میرے رب کی طرف سے ہے
میری طرف سے ہرگز نہیں۔

اعرابی اٹھ کھڑا ہوا اور جلدی جلدی اپنے اونٹ کی طرف روانہ ہو گیا اور کہتا جاتا تھا
اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندك فامطر علینا
حجارة من السماء او ائتنا بعذاب الیم واقع۔

"معبود! اگر یہ بات حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک
عذاب میں مبتلا کر، اعرابی کا کلام ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ اس پر آگ گری اور
اسے جلا کر راکھ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من
الله ذی المعارج

ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے ایسے عذاب کا
سوال کیا جو کافروں کے لئے ہوتا ہے، اور اس کا دفع کرنے والا
کوئی نہیں ہو سکتا"

بن صوحان اور احنف بن قیس ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ اسی دوران میں عمرو بن حارث
فہری آیا اور کہا ———
اے احمد آپ نے ہمیں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا، کیا یہ حکم خدا کا ہے
فرمایا خدا کی طرف سے فرض کے طور پر اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں نے رسول ہونے
کی وجہ سے اس کو سرانجام دیا ہے، اور تمہیں آگاہ کیا ہے،
فہری نے کہا آپ نے علیؑ کی محبت کا حکم دیا ہے، اور کہا کہ آپ کو مجھ سے وہ
منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، علیؑ کے شیعہ قیامت کے روز
میدان حشر میں سفید پیشانیوں والی اونٹنیوں پر سوار ہو کر حوض کوثر پر آئیں گے، اور ان
کو علیؑ آب کوثر سے سیراب کریں گے، اور اس امت کو بھی، یہ حکم آپ کا ہے یا اللہ
تعالیٰ کا ہے!
فرمایا ——— یہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس کے بعد میرا، خدا نے ہم
لوگوں کو نور کی شکل میں پیدا کیا، عرش کے نیچے،
کہا اب سمجھا کہ آپ جادوگر اور جھوٹے ہیں، کیا تم دونوں آدمؑ کی اولاد نہیں ہو؟!
فرمایا ہاں ایسا ہے لیکن خلقنی اللہ نوراً تحت العرش خدا نے
عرش کے تلے نور بنا کر پیدا کیا۔ آدم کی خلقت سے بارہ ہزار سال
پہلے، خدا نے جب آدمؑ کو پیدا کیا۔ تو اس نور کو آدمؑ کی صلب میں
رکھا، یہ نور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوتا رہا۔ اس کے
دو ٹکڑے ہو گئے ایک صلب عبد اللہ بن المطلب میں اور دوسرا صلب
ابوطالب میں منتقل ہو گیا، خدا نے اس نور سے مجھے پیدا کیا، اگرچہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

عمرو بن حارث فہری یہ سنکر اپنے دوسرے بارہ کافر ساتھیوں سمیت اٹھ کھڑا ہوا، چادریں جھاڑتے ہوئے کہنے لگے ـــــ

اللھم ان کان محمداً صادقاً فی مقالتہ فارم عمراً واصحابہ بشواظ من النار

اے معبود! اگر محمدؐ کی بات سچی ہے تو عمرو اور اس کے ساتھیوں پر آگ کے شعلے گرا۔

فرمی عمرواً واصحابہ بصاعقۃ من السماء

خدا نے عمرو اور اس کے ساتھیوں پر آسمان سے بجلی گرائی اور یہ آیت نازل کی "سأل سائل ...... الی آخرہ

حسین بن محمد نے کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے آیت "سأل سائل" کا مطلب پوچھا کہا میری بہن کے بیٹے ایسا سوال مجھ سے کسی نے نہیں کیا، میں نے یہی سوال صادق آل محمدؐ سے کیا تھا۔ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر مختصر خطبہ ارشاد فرمایا علیؑ کو طلب کیا، علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر اس قدر بلند کیا کہ دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دے رہی تھی، فرمایا ـــــ میں تم لوگوں کو رسالت کا پیغام پہنچاؤں اور تم لوگوں کو نصیحت کیوں نہ کروں؟ ـــــ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا ـــــ

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

"جس کا میں حاکم ہوں، علیؑ اس کے حاکم ہیں، معبود! اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی رکھے

اس کی مدد کر جو آپ کی مدد کرے اور اس کو چھوڑ دے جو آپ کو چھوڑ دے"
لوگوں میں خبر پھیل گئی، حارث بن نعمان فہری کو معلوم ہوا، اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ پہنچا
اونٹنی کو بٹھایا اور اس کو باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
سلام کیا، آنحضرتؐ نے سلام کا جواب دیا کہا ــــــ
اے محمدؐ! آپ نے لا الہ الا اللہ کی دعوت دی، پھر کہا میں خدا کا رسول ہوں پھر
کہا نماز پڑھو، ہم نے نماز پڑھی، حکم ہوا روزے رکھو، ہم نے روزے رکھے، دن بھر پیاسے
رہے اپنے جسم کو تکلیف میں ڈالا، پھر کہا حج ادا کرو، ہم نے حج کیا۔ پھر کہا سال میں ایک
مرتبہ دو سو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ادا کرو، ہم نے یہ حکم بھی بجا لایا پھر اپنے ابن عم
کو علم بنا کر کہا ــــــ

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من
والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ۔ یہ حکم خدا کا ہے یا آپ کا؟!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا خدا کا حکم ہے، ناراض ہو کر
اٹھ کھڑا ہوا اور کہا ــــــ

اللھم ان کان ما قال محمد حقا فامطر علینا حجارۃ
من السماء تکون نقمۃ فی اولنا وآیۃ فی اخرنا وان
کان ما قال محمد کذبا فانزل بہ نقمتک۔

اگر محمدؐ کی بات حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، تو ہمارے پہلے
کے لئے عذاب آنے والے کے لئے عبرت ہو، اگر محمدؐ جھوٹا ہے تو اس
پر اپنا عذاب نازل فرما۔
پھر اونٹنی کی طرف بڑھا اور کھول کر اس پر سوار ہو گیا، مکہ سے نکلا۔

رماہ اللہ بحجر من السماء فسقط علی راسہ وخرج من دبرہ وسقط میتاً وانزل اللہ فیہ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج۔

آسمان سے اس کے سر پر ایک پتھر گرا جو اس کی مقعد سے نکل گیا وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل کی سأل سائل

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ نے جمعہ کے روز ہمیں نماز صبح پڑھائی خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا ——————

"قیامت کے روز علیؑ میرے آگے ہوں گے، آپ کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا، جس کے دو پھریرے ہوں ایک سبز ریشم کا اور دوسرا سفید کا"

یہ سنکر ایک اعرابی جو جعفر بن حکلب بن ربیعہ کی اولاد میں تھا، نجد کا رہنے والا تھا کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا، علیؑ کے بارے میں آپ جو کہتے ہیں اس میں بہت اختلاف ہوگا۔ رسول اللہ مسکرا رہے تھے اور ہنس رہے تھے، فرمایا ——————

"اے اعرابی! اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو مجھ سے میرے سر کو، بدن کو میری قمیض سے۔"

اعرابی اور اچھلا اور کہا اے محمدؐ! میں علیؑ سے زیادہ مضبوط ہوں کیا علیؑ لواء حمد اٹھا سکتے ہیں؟ فرمایا ——————

"اے اعرابی خدا علیؑ کو قیامت میں کئی خصوصیات سے نوازے گا (۱) حسن یوسفؑ (۲) زہد یحییٰؑ (۳) صبر ایوبؑ (۴) طول آدمؑ اور (۵) قوت جبرائیلؑ۔ آپ کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا، اس کے نیچے تمام مخلوقات ہوگی، ائمہ اس کو گھیرے ہوں گے، موذن تلاوت قرآن کرتے اور اذان دیتے ہوں گے۔"

اعرابی ناراض ہو کر پھر اُچھلا اور کہا ـــــــ اللھم ان یکن ما قال محمد حقا فانزل علی حجراً فانزل اللہ فیہ سأل سائل"......

سورۃ الجن ـــــــ جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور کہتے ہیں کہ ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر پکے ہو جاتے ہیں، جن پر کوئی خوف و غم نہیں ہے" (پ ۲۶ ع)

فرمایا ـــــــ خدا کی قسم وہ لوگ تم ہو۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے امیرالمومنینؑ کو کئی روز سے مدینہ میں نہ دیکھا تھا، آپ کی زیارت کا بہت شوق ہوا، ام سلمہ مخزومیہ کے پاس آیا۔ آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

ام سلمہؓ ـــــــ کون ہو؟

جابرؓ ـــــــ جابر بن عبداللہ انصاری ہوں۔

ام سلمہؓ ـــــــ کیوں آئے ہو؟

جابرؓ ـــــــ امیرالمومنینؑ کئی روز سے مدینہ میں نہیں، مجھے آپ کی زیارت کا بے حد شوق ہے۔

ام سلمہؓ ـــــــ امیرالمومنینؑ سفر میں ہیں۔

جابرؓ ـــــــ کون سے سفر میں ہیں؟

ام سلمہؓ ـــــــ علیؑ تین روز سے بر جنات گئے ہوئے ہیں۔

جابرؓ ——— کون سے برجات ؟

ام سلمہؓ ——— (دروازہ کھولتے ہوئے مجھے تو گمان تھا کہ تم کو اس بات کا علم ہوگا۔ اچھا مسجد میں جاؤ، وہاں علیؑ کی زیارت ہوگی۔

جابر نے کہا میں مسجد میں آیا دیکھا کہ ایک نور کی چیز اور ایک نور کا بادل سجدہ میں تھا میں دل میں حیران ہوا کہ کہیں ام سلمہؓ نے دھوکا تو نہیں دیا، تھوڑی دیر ٹھہر گیا، ناگاہ دیکھا کہ ایک بادل نیچے آرہا ہے، بادل پھٹ گیا، اندر سے امیر المومنینؑ نمودار ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے، سجدہ کرنے والے نے کھڑے ہو کر آپ کو سینہ سے لگایا آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، کہا ———

اے امیر المومنینؑ خدا کا شکر ہے اس نے آپ کو دشمنوں پر فتح دی۔

ساجد ——— مجھے آپ سے کام ہے۔

علیؑ ——— کیا کام ہے؟

ساجد ——— فرشتے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

علیؑ ——— میری طرف سے ان کو سلام کہنا، اس نصرت پر بشارت دینا

جابرؓ کا بیان ہے پھر وہ سجدہ کرنے والا بادل پر سوار ہو کر چلا گیا۔ میں امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور عرض کیا ——— یا امیر المومنینؑ کئی دن سے آپ کو مدینہ میں نہیں دیکھا میں ام سلمہؓ کے پاس آیا۔ (ساری بات کو جابر نے دہرادیا

جابرؓ ——— مولا! کہاں گئے تھے!

علیؑ ——— اے جابر میں تین دن سے برجات گیا ہوا تھا

جابرؓ ——— مولا برجات میں کیا کیا!

علیؑ ——— جابر تجاہل عارفانہ کرتے ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہماری ولایت آسمانوں اور زمین والوں پر پیش کی گئی۔ جنات کے ایک گروہ نے ہماری ولایت

کا انکار کر دیا، میرے حبیب محمدؐ نے مجھے ان کے پاس روانہ کیا، میں جنات کے پاس پہنچا وہ تین گروہوں میں بٹ گئے، ایک گروہ ہوا میں اڑ گیا اور مجھ سے پوشیدہ ہو گیا اور ایک گروہ مجھ پر ایمان لایا، جن کے بارے میں آیت قل اوحی نازل ہوئی، ایک گروہ نے میرے حق کا انکار کیا۔ اپنے حبیب محمدؐ کی تلوار سے ان سے جہاد کیا، تمام کو قتل کیا۔

جابرؓ ——— یا امیر المومنینؑ خدا کا شکر ہے، مولا! وہ سجدہ کرنے والا کون تھا؟

علیؑ ——— یا جابر! فرشتوں میں سے خدا کے نزدیک زیادہ مکرم فرشتہ صاحب حجب ہے خدا نے اس کو میری خدمت کے لئے مقرر کیا ہے، جمعہ کے روز میرے پاس آتا ہے، آسمانوں کی خبریں اور فرشتوں کے سلام میرے پاس لاتا ہے:

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا

پس جو فرمانبردار ہوا تو ایسے ہی لوگ سیدھے راستے پر چلے۔ فرمایا جن لوگوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ سیدھے راستہ پر چلے۔

وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

اور ہے نافرمانی تو وہ جہنم کا ایندھن بنے

وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ

اور جو یہ سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ہم ان کو بکثرت پانی سے سیراب کرتے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ قتل حسینؑ کے بارے میں۔

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا

جو شخص اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے گا، اس کو سخت عذاب میں داخل کریں گے۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

ضرور سجدہ کے مقامات اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ پس تم اللہ کیساتھ کسی کو نہ پکارو، آئمہ اہل بیت محمدؐ سے ہیں، ان کے علاوہ کسی اور کو امام نہ بناؤ،

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ

جب خدا کا بندہ (محمدؐ) عبادت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے، علیؑ کی ولایت کی طرف ان کو بلاتا ہے۔

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔

جو لوگ ہجوم کر کے اس کو گھیر لیتے ہیں، قریش ان کو گھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا۔

کہہ دو میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا

قُلْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا

کہہ دو میں کسی کو نفع اور نقصان نہیں دے سکتا، اگر خدا تم کو علیؑ کی ولایت سے گمراہ کر دے تو وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے، اور فائدہ نہیں دے گا۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

جو خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرے گا علیؑ کی ولایت میں

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا۔

تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے علیؑ! تم دوزخ کو بانٹنے والے ہو، اس سے کہو گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا

حَتّٰی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ

جب اس کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ کیا گیا، موت اور قیامت کو۔

فسیعلمون مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا۔

تو پس عنقریب جان لیں گے کہ کون مددگار کے لحاظ سے کمزور ہے اور تعداد میں

کون کم ہے۔ یہ کب ہوگا۔ محمدؐ سے کہا

قل ان ادری اقریبٌ ما توعدون

کہدو میں نہیں کہہ سکتا کہ جو وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے۔

اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا

یا میرا ربّ اس کی مدت بڑھا دے گا۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا

غیب کا علم جاننے والا وہی ہے، غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

یعنی علی مرتضیٰ کو جو رسول اللہ سے ہیں اور رسول ان سے۔

فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا

اس کے آگے سے پیچھے نگہبان مقرر کرتا ہے۔ ——— یعنی علیؑ کے قلب میں علم ہے، اس کو علم کی تعلیم دیتا ہے، چن چن کر علم بھرتا ہے خدا اسکو اپنے الہام کی تعلیم دیتا ہے۔ الہام خدا کی طرف سے ہوتا ہے، اور رصد یعنی تعلیم نبیؐ کی جانب سے ہوتی ہے، آپ نے رسولؐ کے پاس جسقدر علم تھا، اس کا احاطہ کیا، عدد کے لحاظ سے ہر چیز کا شمار کر لیا، آدمؑ کی خلقت سے لیکر قیامت تک ہونے والے واقعات علم کان ما یکون معلوم کر لیا، اس عرصہ کے اندر کتنے فتنے برپا ہوں گے۔ زلزلے کس قدر آئیں گے، خسف اور قذف کیونکر ہوگا۔ گذشتہ قومیں کس قدر ہلاک ہوں گی، یا باقی امتیں کیوں کر تباہ

ہوں گی، کتنے امام ظالم اور کس قدر عادل ہوں گے، کون شخص اپنی موت آپ مرے گا اور کون کون قتل ہوگا۔ کس قدر امام ایسے ہوں گے جن کی مدد نہیں کی گئی ہوگی مگر یہ بات اس کو کوئی نقصان نہیں دے گی، کس قدر امام ایسے ہوں گے۔ جن کی مدد کی گئی ہوگی۔ مگر مدد اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــــــ

وان لو استقاموا علی الطریقۃ لاسقیناھم ماءً غدقاً

اگر اس طریقہ پر قائم رہے تو ان کو بکثرت پانی پلاتے ـــــــــ اگر علیؑ کی ولایت پر قائم رہتے تو کبھی گمراہ نہ ہوتے۔

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہا ہے ـــــــــ

وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ یَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا

جو شخص اپنے رب کے ذکر سے روگرداں ہوگیا، اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔"

ذکرِ رب سے مراد علی علیہ السلام کی ولایت ہے۔

سورۃ المدثر

ـــــــــ امام محمد باقر علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــــــ

کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحاب الیمین

" ہر نفس جو کچھ کر چکا ہے، اس کے بارے میں گروی ہے۔ سوائے داھنی طرف والوں کے " ـــــــــ فرمایا داہنی طرف والے ہم اور ہمارے شیعہ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــــــ

کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحاب الیمین

انسان جو کچھ کر چکا اس میں گروی ہے، مگر داھنی طرف والے ـــــ فرمایا داہنی طرف والے ہمارے شیعہ اور اہل بیت ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر کے تحت فرمایا ـــــ

اصحاب الیمین (داہنی طرف والے) علیؑ کے شیعہ ہیں، خدا کی قسم دہنی طرف والے ہیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــ

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ

جو جنتوں میں گنہ گاروں سے دریافت کرتے ہوں گے، تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں کس چیز نے پہنچایا؟ اور وہ کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں سے نہ تھے، یعنی ہم علیؑ کے شیعہ نہ تھے۔

ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین و کنا نکذب بیوم الدین۔

اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور ہم باطل میں گھس پڑنے والوں کیساتھ گھس پڑتے تھے، اور ہم فیصلے کے دن کو جھٹلایا کرتے۔ قائم آل محمدؑ کے آنے کے دن کو جھٹلایا کرتے اور وہ جزا کا دن ہے۔

حَتّٰی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ

یہاں تک کہ یقین کا دن آ گیا ـــــ قائم آل محمدؑ کے دن آ گئے

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ

شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے کبھی کام نہ آئے گی۔ رسول اللہ ہرگز ہرگز سفارش نہیں کریں گے۔"

سورہ القیامۃ ـــــ عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس

کی مجلس میں ابوذر غفاریؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ بالوں سے بنے ہوئے خیمہ میں قیام فرماتے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، ابوذر غفاریؓ کھڑا ہو گیا، خیمہ کے ستون کو ہاتھ مار کر کہا ——

"اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اس کو میں اپنے نام سے آگاہ کرتا ہوں۔ میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ ہوں، میں خدا اور رسولؐ کا واسطہ دیکر تم سے پوچھتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ——

" آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے" لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہے —— کہا

اے لوگو! جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز ہمیں تیرہ سو آدمیوں کو جمع کیا اور فرمایا ——

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے) ایک شخص عمرؓ نے کھڑے ہو کر کہا —— اے فرزند ابوطالب تمہیں مبارک ہو، تم میرے اور کل مومنین اور مومنات کے مولا ہو گئے۔

جب معاویہ نے اس بات کو سنا، تو مغیرہ بن شعبہ کا سہارا لیکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ——

"میں علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کروں گا اور نہ محمدؐ کی اس بات میں تصدیق کروں گا خداوند عالم نے ذیل کی آیت نازل کی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى۔

اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا پھر اپنے

اہل و عیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔ پھر افسوس ہے تیرے لئے پھر افسوس ہے"
خدا کی جانب سے تہدید ہے سب نے کہا ہاں۔
حذیفہؓ بن ایمانؓ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ غدیر خم کے مقام
پر سواری سے اُتر پڑے، مہاجرین اور انصار سے مجلس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، رسول اللہ نے
کھڑے ہو کر فرمایا ——

"اے لوگو! خدا نے مجھے حکم دیا ہے —— یا ایھا الرسول بلغ
ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہٗ
اے رسول! وہ بات پہنچا دو جو تم پر نازل ہوئی، تیرے رب کی طرف
سے اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو کارِ رسالت انجام نہیں دیا۔ میں نے اپنے دوست
جبرائیلؑ سے کہا ہے کہ قریش مجھے الیسی ویسی باتیں کہتے ہیں۔ رب کی طرف سے
خبر آگئی ہے ——
واللہ یعصمک من الناس
"خدا تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا" —— علیؑ کو بلایا اپنی دائیں
طرف کھڑا کیا اور فرمایا ——
اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میں تم سے افضل ہوں اور تمہاری جانوں کا
مالک ہوں؟ کہا ہاں —— فرمایا اے لوگو! —— من کنت
مولاہ فعلی مولاہ، ایک شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ اس کا کیا مطلب
ہے؟ فرمایا من کنت نبیہ فعلی (ع) امیرہ جس شخص کا میں
نبی ہوں علیؑ اس کے امیر ہیں —— اللھم وال من والاہ وعاد
من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ
حذیفہؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے معاویہ کو دیکھا کہ وہ اکڑتا ہوا اٹھا، ناراض ہو کر نکلا

اس کا دایاں ہاتھ عبداللہ بن قیس اشعری کے کندھے پر اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شیبہ کے کندھے پر تھا، پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ اور کہا ——

"میں محمدؐ کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا۔ اور علیؑ کی حاکمیت کا اقرار ہرگز نہ کروں گا۔" —— خدا نے یہ آیت نازل کی ——

فلا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولی ثم ذھب الی اھلہ یتمطی اولی لک فاولی (ترجمہ گزر چکا ہے)

رسول اللہؐ نے معاویہ کو قتل کرانا چاہا، جبرائیلؑ نے کہا ——

لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ

تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دو کہ اسے جلد ادا کرو۔ رسول اللہ خاموش ہو گئے۔

سورۃ الدھر —— امام حسنؑ اور حسینؑ بیمار ہوتے، حضرت علیؑ نے تین متواتر روزے رکھنے کی نیت کی —— پالنے والے اگر میرے دونوں فرزند ٹھیک ہو گئے تو میں تین متواتر روزے رکھوں گا، جناب فاطمہؑ نے بھی یہی نیت کی، جناب کی دائی فضہ نے نیت کی کہ —— پالنے والے اگر میرے آقاؤں کی بیماری ختم ہو گئی تو میں بھی روزے رکھوں گی۔ —— اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں کو شفا دی، حضرت علیؑ اپنے پڑوسی یہودی شمعون بن حارا کے پاس تشریف لے گئے، اس سے کہا۔ مجھے تین صاع جو دیدو اس کی قیمت میں جزہ اون کا فاطمہ بنت محمدؐ کات دیں گی، شمعون نے جو اور اون دیدیئے آپ گھر تشریف لائے، فرمایا ——

"رسول اللہ کی دختر! یہ جو کھاؤ اور اس اون کو کات دو"

سب نے روزہ رکھا۔ فضہ نے جو پیس کر پانچ روٹیاں تیار کیں، ایک علیؑ کے لئے

دوسری فاطمہ کے لیئے، تیسری حسنؑ کے لیئے چوتھی حسینؑ اور پانچویں اپنے لیئے، علیؑ نے شام کی نماز رسول اللہ کیساتھ ادا کی، افطار کی خاطر گھر تشریف لائے، جب سب کے لئے کھانا چنا گیا تو دروازے پر سائل نے آواز دی۔ ——

السلام علیکم یا اھل بیت محمد

اے اہل بیت محمدؐ، تم پر سلام ہو۔

انا مسکین من مساکین المسلمین

میں ایک مسلمان مسکین ہوں۔ خدا کے نام پر روٹی دو، خدا تمہیں جنت کی نعمتوں سے نوازے گا، سب نے روٹیاں مسکین کے حوالے کر دیں اور خود پانی سے روزہ افطار کیا۔ فضہ نے دوسرا صاع پیس کر پانچ روٹیاں تیار کی، علیؑ نے رسول اللہ کیساتھ نماز پڑھی، روزہ افطار کرنے گھر میں تشریف لائے، کھانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ دروازے پر ایک یتیم نے آواز دی ——

السلام علیکم یا اھل بیت محمد

میں ایک یتیم مسلمان ہوں، مجھے روٹی دو، خدا تمہیں جنت کی نعمتیں عطا کرے گا سب نے روٹیاں یتیم کے حوالے کر دیں، صرف پانی سے روزہ افطار کیا۔ پھر تیسرا روزہ رکھا۔ فضہ نے بقایا تیسرا صاع جَو کا پیسا، حسب دستور پانچ روٹیاں تیار کیں، علیؑ نے رسولؐ اللہ کیساتھ نماز پڑھی۔ پھر گھر میں روزہ افطار کرنے کی نیت سے تشریف لائے، سب نے مل کر کھانا کھانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ایک کافر قیدی نے دروازے پر آواز دی۔

السلام علیکم یا اھل بیت محمد

میں ایک قیدی ہوں مجھے کھانا کھلاؤ، محمدؐ کی قید میں تھا —— سب نے روٹیاں رکھ دیں اور قیدی کے حوالے کر دیں۔ پانی سے روزہ افطار کیا۔

یہ حضرات اپنی نذر کے روزے پورے کر چکے تھے، حسنؑ اور حسینؑ کی بھوک کی وجہ سے یہ

حالت تھی کہ پرندے کے ان بچوں کی طرح کانپ رہے تھے۔ جن کے ابھی پر بھی پیدا نہ ہوئے ہوں۔ دونوں شہزادوں کو لیکر رسول اللہ کے گھر تشریف لائے۔ آنحضرت نے دیکھا آنکھوں میں آنسو آ گئے دونوں بچوں کو لئے فاطمہ کے گھر تشریف لائے، سیدہ کو اس عالم میں دیکھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے، پیٹ پشت سے لگ چکا ہے، رسول اللہ سیدہ پر لوٹ پڑے، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسے دیئے۔

سیدہ نے روتے ہوئے یوں بھوک کی خداوند عالم اور محمد رسول اللہ کی خدمت میں شکایت کی۔ آنحضرت نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا ——

"پالنے والے! آل محمدؐ کو بھوک سے سیراب کر۔"

جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نازل ہو کر عرض گزار ہوئے یا محمدؐ پڑھو، فرمایا کیا پڑھوں! —— عرض کیا پڑھو ——

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافوراً (تین آیات تک)

"بیشک نیک لوگ اس پیالہ (شراب) سے پئیں گے، جس میں کافور ملا ہوا ہو گا۔"

حضرت علیؑ فوراً ابوجیلہ انصاری کے پاس آئے۔ اس سے کہا کہ —— ایک دینار قرض دو گے؟

اس نے عرض کیا —— "میرا مال آپ کا مال ہے۔"

فرمایا —— بطور قرض لوں گا، مفت نہیں لوں گا۔

ابوجیلہ انصاری نے دینار پیش کیا، حضرت مدینہ کی گلیوں میں کھانا خریدنے کی خاطر تشریف لائے، اچانک مقداد بن کندیؓ سے جو راستے پر بیٹھے تھے ملاقات ہو گئی۔

فرمایا —— مقداد غمگین کیوں ہو؟

عرض کیا —— میں وہ بات کہوں گا، جو عبد صالح موسیٰ بن عمرانؑ نے کہی تھی۔

رب انی لما انزلت الی فقیر

فرمایا ــــــ کتنے دن سے بھوکے ہو؟

عرض کیا ــــــ چار روز سے۔

فرمایا ــــــ اللہ اکبر، اللہ اکبر، آل محمدؐ تین روز سے بھوکے ہیں اور تم چار روز سے فاقہ میں ہو، اس دینار کے مجھ سے زیادہ تم حقدار ہو، حضرتؑ نے دینار مقدادؓ کے حوالے کر دیا۔ مسجد میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ نے آپ کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا

"یا علیؑ! اپنے گھر چلو، شاید ہمیں وہاں کچھ کھانے کے لئے میسر آ جائے، ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کو ابوحبلہ نے ایک دینار دیدیا ہے"

علیؑ نے شرم کی وجہ سے رسول اللہؐ سے کچھ نہ کہا، بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھے در فاطمہؑ پر آئے، دونوں نے دق الباب کیا، سیدہؑ نے دروازہ کھولا، رسول اللہ کے چہرے پر بھوک کی علامات دیکھیں۔ دوڑتی ہوئی گھر میں آئیں کہنے لگیں

"اے ابوالحسنؑ! آپ کو معلوم ہے، ہمارے گھر میں تین دن سے کچھ بھی نہیں گھر میں رسول اللہ تشریف لائے ہیں" ــــــ کمرہ عبادت میں تشریف لے گئیں، دو رکعت نماز پڑھی اور ندا دی ــــــ

"پالنے والے! یہ محمدؐ تمہارے نبی ہیں، فاطمہؑ تمہارے نبیؐ کی بیٹی ہے، علیؑ تمہارے رسولؐ کے داماد اور ابن عم ہیں، حسنؑ اور حسینؑ تمہارے نبی کے فرزند ہیں، پالنے والے! بنو اسرائیل نے تم سے سوال کیا تھا، تم نے ان پر کھانے کا دستر خوان نازل کیا تھا۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے کفر کیا، پالنے والے! آل محمدؐ اس کا کفران نہیں کریں گے"

فوراً آسمان سے ثرید اور شوربے سے بھرا ہوا دستر خوان نازل ہوا، سیدہؑ نے اٹھا کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ رسول اللہؐ نے شوربے اور ثرید سے بھرے ہوئے پیالے

کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ——

وان من شئی الا یسبح بحمدہٖ

ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے —— اے علیؑ! پیالے کے کناروں سے کھاؤ، درمیان کے حصہ کو منہدم نہ کرو، اس میں برکت ہے۔"

نبی کریمؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ نے کھانا شروع کیا۔ رسول اللہ کھاتے جاتے اور علیؑ کی طرف تبسم سے دیکھتے جاتے۔ علیؑ کھانا کھاتے اور تعجب سے فاطمہؑ کی طرف دیکھتے، رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا ——

"فاطمہؑ سے کچھ نہ پوچھو شکر ہے اس ذات کا جس نے تمہاری مثال اور فاطمہ کی مثال مریم بنت عمرانؑ اور زکریاؑ جیسی بنائی ہے۔

کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقاً قال یامریم انی لک هذا قالت هو من عند الله ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب۔

"جب زکریاؑ مریمؑ کے پاس گئے تو اُن کے پاس کھانا دیکھا اور کہا اے مریم یہ کھانا کہاں سے آگیا ہے، کہنے لگی، خدا کی جانب سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔"

اے علیؑ! یہ اس دینار کا عوض ہے جو تم نے قرض کے طور پر لیا تھا۔ خدا نے آج رات تمہیں اس کے پچیس حصے عنایت کئے ہیں۔ ایک حصہ دُنیا میں دیا ہے کہ تمہیں جنت کا کھانا کھلایا ہے، باقی چوبیس حصے آخرت میں ملیں گے، تمہارے لئے ذخیرہ کر رکھے ہیں۔"

زید بن ربیع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت بھوک کی وجہ سے شکم پر پتھر باندھے ہوئے تھے، ایک روز روزہ رکھا آپ کے پاس کھانے کی

کوئی چیز نہیں تھی، فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے، حسنؑ اور حسینؑ رو رہے تھے۔ رسول اللہؐ کو دیکھا تو آپ کے کندھوں پر سوار ہو گئے۔ کہنے لگے ـــــ ہماری ماں سے فرمایئے ہمیں کھانا کھلائے رسول اللہؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا بیٹی انہیں کھانا کھلاؤ، عرض کیا رسول اللہؐ کی برکت کے سوا گھر میں کوئی چیز موجود نہیں ہے، رسول اللہؐ نے دونوں شہزادوں کو اپنے لعاب دہن سے سیر کیا اور سو گئے۔ قرض لیکر جو کی تین روٹیاں سیدہ نے تیار کیں، رسول اللہؐ نے دیکھا سیدہ نے روٹیاں پیش کر دیں، سائل نے آکر آواز دی ـــــ

"اے اہل بیت نبوت، معدن رسالت، مجھے کھانا کھلاؤ، اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے کھانے کھلائے گا۔ میں مسکین ہوں۔"

رسول اللہؐ نے فرمایا ـــــ اے فاطمہ بنت محمدؐ، بھوکا مسکین آیا ہوا ہے، علیؑ جاؤ اس کو کھانا دو، میں اُٹھی اور روٹی لیکر اس کو دی۔ ـــــ دوسرے دن ایک شخص نے آکر آواز دی۔

"اے اہل بیت نبوت، معدن رسالت میں یتیم ہوں، بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ، خدا آپ کو جنت کے کھانے کھلائے گا۔"

آنحضرتؐ نے فرمایا ـــــ یا علیؑ اٹھو، اس کو کھانا کھلاؤ، میں اٹھی اس کو کھانا دیدیا، تیسرے روز ایک شخص نے آکر آواز دی۔

"اے اہل بیت نبوت اور معدن رسالت میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ، خدا آپ کو جنت کے کھانے کھلائے گا۔"

رسول اللہؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا ـــــ ایک بھوکا قیدی آیا ہوا ہے اے علیؑ! اٹھو اسے کھانا کھلاؤ ـــــ میں اٹھی اور اسکو روٹی دیدی۔

رسول اللہؐ نے حسب دستور بھوکے رات بسر کی اور بھوکے رہے اور تکلیف میں رات گزار دی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

"خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو روٹی کھلاتے ہیں"

عبداللہ بن ابی ارفع اپنے باپ سے اور آپ کا باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ——— حذیفہ نے کھانا تیار کیا اور حضرت علیؑ کو بلایا آپ روزہ کی حالت میں تشریف لانے کوئی کام پڑگیا، حضرت واپس چلے گئے۔ حذیفہ نے کھانا جو ثرید تھا گھر پہ بھجوادیا علیؑ نے ثرید کو تین حصوں میں بانٹ دیا ایک حصہ اپنے لئے دوسرا فاطمہؑ کے لئے اور تیسرا اپنے نوکر کے لئے، حضرت علیؑ باہر تشریف لے گئے۔ راستے میں ایک عورت سے ملاقات ہوئی، جس کے پاس یتیم بچے تھے، اس نے غربت اور بھوک کی شکایت کی اور یتیموں کی حالت بیان کی، حضرت نے اپنا حصہ یتیموں کو دے دیا۔ پھر ایک اور سائل آیا جس نے بھوک کی شکایت کی، حضرت نے فاطمہؑ سے فرمایا ———

"کیا کھانا موجود ہے، اس کھانے سے جنت کا کھانا بہتر ہے، اپنا حصہ دے دو۔"

سیدہ نے اپنا حصہ دے دیا، علیؑ نے کھانا مسکین کے حوالے کر دیا پھر ایک قیدی گزرا، اس نے شدتِ بھوک کی شکایت کی، آپ نے خادم سے کھانے کے حصہ کا اسی طرح سوال کیا، جس طرح فاطمہؑ سے سوال کیا تھا، سیدہ نے کہا کھانا لے لو، آپ نے کھانا لیا اور قیدی کو دے دیا۔ خدا نے یہ آیت نازل کی ———

ولیطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا سے لیکر

ان کان لکم جزاً وکان سعیکم مشکوراً تک

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا ———

یدخل من یشاء فی رحمتہ۔

خدا جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے

رحمت ، علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن عباس نے کہا ــــــــــ

وَیطعمون الطعام علی حبہٖ مسکینًا ویتیمًا واسیرًا

علیؑ ، فاطمہؑ اور دونوں کی لونڈی (فضہ) کے بارے میں نازل ہوئی۔

واقعہ اس کا یوں ہے کہ علیؑ ، فاطمہؑ اور خادمہ فضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، آنحضرتؐ نے ہر ایک کو ایک ایک صاع کھانا دیا ، جب واپس اپنے گھر جانے لگے تو ایک سائل نے سوال کیا ، حضرتؑ نے اپنے حصہ کا کھانا اس کے حوالے کر دیا ، پھر ایک یتیم نے سوال کیا ، فاطمہؑ نے اپنے حصہ کا کھانا اس کو دے دیا۔ پھر ایک مشرک قیدی آیا جو مسلمانوں کی قید میں تھا۔ علیؑ نے اپنی حبشن نوکرانی (فضہ) سے کھانا دینے کو کہا ، اس نے اپنے حصہ کا کھانا ، اس کو دے دیا ، ان حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ــــــــــ

وَیطعمون الطعام علی حبہٖ مسکینًا ویتیمًا وَاسیرًا

اِنّما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزآءً وّ لا شکورًا۔

"خدا کی محبت میں مسکین ، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) صرف خدا کی رضامندی کی خاطر تمہیں کھانا کھلاتے ہیں ، تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کی خواہش نہیں رکھتے"

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے مفضل

ان اللہ خلقنا من نورہٖ وَخلق شیعتنا منّا

خدا نے ہمیں اپنے نور سے پیدا کیا ، ہمارے شیعوں کو ہم سے پیدا کیا۔ ہماری وجہ سے خدا کی اطاعت ہوتی ہے اور ہماری وجہ سے اس کی نافرمانی۔ اے مفضل ! خدا نے پکا ارادہ کر رکھا ہے ، ہماری وجہ سے لوگوں

کے اعمال قبول کرے گا اور ہماری وجہ سے عذاب دے گا۔ نحن باب اللہ
ہم خدا کا دروازہ ہیں وحجتہ اور اس کی حجت ہیں وامنائہ
علی خلقہ خلق میں خدا کے امین وخزانہ فی سمائہ وارضہ
آسمان اور زمین میں خدا کے خازن وحلالنا عن اللہ وحرامنا
عن اللہ ہماری حلال کی ہوئی چیز اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور ہماری
حرام کی ہوئی چیز اللہ کی جانب سے واقع ہوتی ہے۔ خدا سے ہمارا ارادہ مخفی
نہیں ہوتا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ تم وہی چاہتے ہو جو اللہ
چاہتا ہے ان اللہ جعل قلب ولیہ وکراً لارادتہ فاذا شاء
اللہ شئنا۔ خدا نے اپنے ولی کا دل اپنے ارادے کا آشیانہ بنایا ہے
جب اللہ چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں۔

بینھما برزخ لا یبغیان

کی تفسیر میں عبداللہ بن مسعود نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں بیان کی، علیؑ فاطمہؑ
کے خلاف اور فاطمہؑ، علیؑ کے خلاف بغاوت نہیں کرتے۔

ابن عباس نے کہا ——

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً

علیؑ اور فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی، کیونکہ دونوں حضرات کے پاس تین روٹیاں
تھیں، جو انہوں نے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلائیں اور یہ آیت اتری۔

سورۃ المرسلات —— امام محمد باقر علیہ السلام نے ذیل کی آیت
کی یوں تفسیر فرمائی۔ ——

واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون۔

"جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے"۔

باطنی قرآن کی تفسیر یہ ہے کہ ناصبیوں اور نہ ماننے والوں کو کہا جاتا ہے کہ علیؑ کو دوست رکھو، وہ دوست نہیں رکھتے ازلی بدبختی کی وجہ سے۔

سورہ عم

امام محمد باقر علیہ السلام آیت ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں ——

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ

"لوگ، کس کی نسبت ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں، اس خبر بزرگ کی نسبت جس کے بارے میں وہ اختلاف کرنے والے ہیں"۔

علی علیہ السلام نے فرمایا —— خدا کی قسم میں وہ بڑی خبر ہوں جس کے متعلق ہر زمانے میں اپنی اپنی زبانوں میں لوگ اختلاف کرتے آئے ہیں۔ مجھ سے زیادہ بڑی خدا کی کوئی خبر نہیں ہے اور نہ ہی مجھ سے کوئی بڑی آیت"۔

ابو حمزہ ثمالیؒ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر پوچھی —— عم یتسائلون الخ

فرمایا —— حضرت علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم میں وہ بڑی خبر ہوں جس کے بارے میں ہر زمانہ میں اختلاف رہا ہے۔ خدا کی مجھ سے بڑی خبر یا آیت نہیں ہے"۔

ابو الجارود امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔ ——

یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا۔

(اس دن) جس دن روح (جو فرشتوں سے بڑھ کر ہے) اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے۔ وہی بات کرتے ہیں جس کی ان کو خدا اجازت دیتا ہے، اور ٹھیک کہے گا:

جن لوگوں نے علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا ہو گا، ان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کا کلمہ نکال دے گا۔ الا من اذن لہ الرحمن اگر جن کو خدا اجازت دے گا۔ یہ صاحبانِ ولایت علیؑ ہوں گے، جن کو خداوند عالم لا الہ الا اللہ کہنے کی اجازت دے گا۔

ابو حمزہؓ ثمالی سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ابو حمزہؓ ——— فرزندِ رسولؐ! مجھے ایسی حدیث سنائیے جو ہمیں فائدہ دے

امامؑ ——— ہر شخص جنت میں جائے گا۔ مگر جس نے انکار کیا۔

ابو حمزہؓ ——— فرزندِ رسولؐ! جو بھی انکار کرے گا؟

امامؑ ——— ہاں۔

ابو حمزہؓ ——— کس چیز کا انکار کرے گا؟

امامؑ ——— جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ سکے گا۔

ابو حمزہؓ ——— مولا! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ حدیث آپ کے حوالے سے روایت نہ کروں۔

امامؑ ——— کیوں؟

ابو حمزہؓ ——— مرجیہ، قدریہ، حروریہ اور بنو امیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں۔

امامؑ ——— جب قیامت کا روز ہوگا۔ تو یہ کلمہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے سلب کرے گا۔ اس کو صرف ہم اور ہمارے شیعہ کہہ سکیں گے اور کوئی بھی نہیں کہہ سکے گا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی ———

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۔

"جس روز روح اور فرشتے صف باندھکر کھڑے ہوں گے، کوئی شخص بات نہیں کر سکے گا۔ مگر جس کو خدا اجازت دے گا اور ٹھیک کہے گا"۔ ——— لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھیک کہیگا۔

سورۃ النازعات

——— ابوعبداللہ علیہ السلام ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ———

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُہَا الرَّادِفَۃُ

"جس دن ایک بڑے ہلانے والی آواز آئے گی، پھر ایک دوسری آواز آئے گی"۔ ——— راجفہ حسینؑ ابن علیؑ اور رادفہ علی بن ابی طالبؑ ہیں آپ پہلے شخص ہیں جو ۹۵ ہزار آدمیوں کیساتھ قبر سے حسین بن علیؑ کیساتھ باہر آئیں گے اس بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے ———

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُہُمْ وَلَہُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَہُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ۔

"ہم زندگانی دنیا میں اپنے رسولوں کی مدد کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جو ایمان لائے ہیں۔ اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے اس

دن نافرمانوں کو ان کی معذرت کوئی نفع نہ پہنچا ئیگی اور انہی کے لئے لعنت ہوگی اور انہی کے لئے اس گھر کی برائی "

(پ ۲۴ ۱۱ ع سورۂ مومن)

سورہ عبس ——— ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم کو ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ———

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی لِوَلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

"یاد کرو اس روز کو جب روز آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا۔ مگر جس شخص نے اقرار کیا علیؑ کی ولایت کیا تھا، وہ شخص نہیں بھاگے، جس نے علیؑ کو دوست رکھا ہوگا۔ علیؑ کے دوست سے دشمنی اور علیؑ کے دشمن سے دوستی نہیں رکھے گا۔ ایسے شخص کے لئے بہشت میں سرخ یاقوت کا محل ہوگا۔ محل کا وسط بھی سرخ ہوگا ایک تہائی مختلف یاقوت اور جواہر سے مرصع ہوگا۔ اس میں علیؑ اور آپ کے اصحاب رہیں گے۔ میں اور علیؑ ایک گھر میں رہیں گے۔ علیؑ حق کیساتھ ہیں آپ کا غیر باطل پر ہے "

سورۃ کورت ——— محمد بن حنیفہ اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں ———

وَاِذَا الْمَوْدَۃُ سُئِلَتْ

زندہ درگور سے پوچھا جائے گا ——— کہا ہمارے مودت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

زندہ درگور لڑکی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس جرم میں قتل کی گئی۔ — امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہماری مودت کے جرم میں قتل کیا گیا۔ اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

صادق آل محمدؐ نے — واذا المودة سئلت بای ذنب قتلت — کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار ہیں۔ اموذت کے لفظ پر غور فرمائیں کیا اس کے معنی زندہ درگور کی بجائے مودت نہیں ہو سکتے؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے وَاِذَا الْمَوْدَۃُ الخ کی تفسیر میں فرمایا کہ —

خدا نے کہا کہ میں تم سے سوال کروں گا۔ اس مودت کے بارے میں جو تم پر نازل کی۔ رسول اللہؐ کے قرابت داروں کو کس جرم میں قتل کیا؟

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا —

وَاِذَا الْمَوَدَّۃُ سُئِلَتْ یعنی ہماری مودت کا سوال کیا جائیگا بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ لوگوں پر فرض ہے ہم سے محبت رکھنا، انہوں نے ہماری مودت کو قتل کیا ہے۔

سورۃ المطففین

ابن عباس ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں۔ —

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ

"جو گنہگار تھے وہ ایمان لانے والوں پر ہنسی کیا کرتے"

اس سے مراد حارث بن قیس اور وہ لوگ ہیں، جو اس کے پاس بیٹھے تھے علی علیہ السلام گزرے تو مذاق کرنے لگے دیکھو یہ شخص وہ ہے جس کو محمدؐ نے اپنے اہل بیت سے منتخب کیا ہے۔

جب قیامت کا روز ہو گا، اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دروازہ کھولے گا۔ علی علیہ السلام ایک تخت پر تکیہ لگا کر تشریف فرما ہوں گے، آپ فرمائیں گے آجاؤ۔ جب وہ آئیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا۔ حضرت علیؑ ان سے مذاق کریں گے اور ہنسیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔

"تو آج کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کافروں سے ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے نظارے کریں گے (پورا پورا) بدلہ مل گیا؟"

عطا ابن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے فاطمہ بنت حسینؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی حدیث سے آگاہ فرمایئے، جس کو میں لوگوں کے سامنے بطور دلیل پیش کر سکوں۔

فرمایا ——— مجھے میرے باپ نے آگاہ کیا کہ رسول اللہؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا کہ منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو اپنی طرف دعوت دو اور ان سے کہو اے لوگو! جس نے مزدور کی اجرت کم کر دی، اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔ جو شخص اپنے حقیقی مالک کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اس کو اپنا مقام دوزخ میں بنانا چاہیئے"

ایک شخص نے عرض کیا یا ابوالحسن! اس کی تشریح کیا ہے؟ ——— فرمایا اللہ اور اس کا رسولؐ اس کی بہترین تشریح جانتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور اس شخص کو آگاہ فرمایا، تین دفعہ فرمایا ———

"اگر اس کی تشریح کروں تو قریش کے لئے اس میں ہلاکت ہے"۔ پھر فرمایا

اے علیؑ! جا کر ان لوگوں کو آگاہ کرد ——— میں وہ مزدور ہوں.
جس کی محبت خدا نے آسمان سے ثابت قرار دی ہے، ہیں اور آپؑ مومنین
کے حاکم ہیں:
جب قریش مہاجر اور انصار جمع ہو گئے تو رسول اللہؐ نے تشریف لا کر فرمایا ———
اے لوگو! علیؑ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے. سب سے زیادہ
عہد خدا کو پورا کیا. سب سے زیادہ حکم خدا کا پاس کیا. فیصلہ کرنے
میں سب سے زیادہ عالم، سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے، رعیت پر سب
سے زیادہ مہربان. خدا کے نزدیک افضل مرتبہ کے مالک، فرمایا ان اللہ
مثل امتی فی الطین علمنی اسمائھم کما علم آدم الاسماء کلھا
خدا نے عالم دآب دگل میں میری اُمت میرے سامنے پیش کی جس طرح
آدم کو ناموں سے آگاہ فرمایا تھا. اسی طرح مجھے ان کے تمام ناموں سے
آگاہ فرمایا، میرے پاس سے جھنڈوں والے صاحبان کا گزر ہوا. میں
نے علیؑ اور ان کے شیعوں کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) مغفرت طلب کی. میں
نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ میرے بعد میری اُمت
علیؑ کے بارے میں متفق ہو جائے. میرے رب نے میری یہ دعا نامنظور
کی. وہ جس کو چاہے گا ہدایت دے گا اور جس کو چاہے گا گمراہ کرے گا
علیؑ کو میرے ساتھ سات باتوں میں شریک کیا، ا. سب سے پہلے میرے
ساتھ قبر سے باہر تشریف لائیں گے، میں اس بات پر فخر نہیں کرتا
۲. میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح ہٹا دیں گے، جس طرح لاوارث
اونٹ کو چرواہے بھگاتے ہیں. ۳. علیؑ کے فقراء شیعہ قبیلہ ربیعہ اور
مضر کے برابر (قیامت کے روز) لوگوں کی سفارش کریں گے ۴. علیؑ سب سے

پہلے میرے ساتھ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ میں اس بات پر فخر نہیں کرتا۔ ۵۔ آپ بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کریں گے، ۶۔ ہر سب سے پہلے مُہر شدہ شراب پئیں گے، جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی اس کی خواہش کرنے والوں کو خواہش کرنی چاہیئے۔ ۷۔ آپ سب سے پہلے میرے ساتھ علیین میں تشریف لے جائیں گے، میں اس بات پر فخر نہیں کرتا"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ پانچ آیات نازل ہوئیں۔ جو یہ ہیں۔ ——————

کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ماعلیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون۔

بے شک نیک لوگوں کا نوشتہ علیین میں ہو گا، تم کو کیا خبر کہ علیون کیا ہے۔ وہ لکھا ہوا نوشتہ ہے، جسکو بارگاہِ الٰہی دیکھتے رہتے ہیں، وہ پانچ آیات یہ حضرات ہیں۔۔ رسول اللہ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ احجار زیت کے مقام پر رسول اللہؐ نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر علی علیہ السلام کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اس قدر بلند فرمایا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، دو مقامات پر حضرت کے بغلوں کی سفیدی نظر آئی، ایک آج اور دوسرے غدیر خم کے مقام پر دکھائی دی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ——————

اے لوگو! علی بن ابی طالب امیر المومنین ہیں، سید المسلمین ہیں مسلمانوں کے سردار ہیں۔ قائد الغر المحجلین روشن پیشانی والوں کے راہنما ہیں۔ عیبۃ علمی میرے علم کا صندوق ہیں۔ وصیی فی اھل بیتی

ونی امتی میرے اہل بیت اور میری امت ہیں میرے وصی ہیں۔
یقضی دینی میرے قرض ادا کریں گے۔ وینجز وعدی میرے
وعدے پورے کریں گے۔ وعونی علی مفاتیح الجنۃ جنت
کی کنجیوں کو لیتے وقت میرے مددگار ہوں گے۔ ومعی فی الشفاعۃ
(قیامت کے روز) شفاعت کے وقت میرے ساتھ ہوں گے۔ ایھا
الناس اے لوگو! من احب علیاً فقد احبنی جس نے علیؑ سے
محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی ومن احبنی فقد احب اللہ
جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی ومن ابغض
علیا جس نے علیؑ سے بغض رکھا۔ فقد ابغضنی اس نے مجھ سے
بغض رکھا ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ جس نے مجھ سے بغض
رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا یا ایھا الناس انی سالت اللہ
فی علی خصلۃ فمنعنیھا واعطانی بسبع اے لوگو! میں نے علیؑ
کے حق میں ایک چیز چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے انکار کر دیا اور سات چیزوں
میں میرے ساتھ شریک کیا۔

قال جابر بابی انت وامی یارسول اللہ جابر نے عرض کیا میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ! ما الخصلۃ التی سالت اللہ فی
علی فمنع کہا وہ کونسی چیز ہے جو آپ نے علیؑ کے حق میں خدا سے مانگی اور اس
نے انکار کیا۔

قال ویحک یا جابر سالت اللہ ان یجمع الامۃ علی
ے لی (ع) لعدی فابی الا ان یضل من یشاء و
یھدی من یشاء قال قلت بابی انت وامی یارسول اللہ (ص)

فما السبع التی بدأک بھن نبیہ قال ویحک یا جابر

فرمایا ـــــ اے جابرؓ! تم پر افسوس ہے، میں نے خداوند عالم سے عرض کیا کہ میرے بعد امت کو علیؑ کے بارے میں متفق کردے مگر اللہ تعالیٰ نے انکار کیا، جس کو وہ چاہے گا ہدایت دے گا، جس کو چاہے گا گمراہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا ـــــــ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ وہ سات خصوصیات کون سی ہیں جن میں علیؑ آپ کے ساتھ شامل ہیں؟

فرمایا اے جابر! افسوس ہے انا اول من یخرج یوم القیامۃ من قبرہ وعلی معی۔ وانا اول من یقرع باب الجنۃ وعلی معی۔ وانا اول من یکن فی علیین وعلی معی، وانا اول من یزوج من الحور العین وعلی معی وانا من یسقی من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون وعلی معی۔

سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا علیؑ میرے ساتھ ہوں گے، میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا علیؑ میرے ساتھ ہوں گے میں سب سے پہلے جنت میں رہوں گا، علیؑ میرے ساتھ ہوں گے میری سب سے پہلے بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی ہوگی، علیؑ میرے ساتھ ہوں گے، میں سب سے پہلے مہر شدہ شراب پیوں گا۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہوئی ہوگی، خواہش کرنے والوں کو اس کی خواہش کرنی چاہیے اور علیؑ میرے ساتھ ہوں گے "

ابو عبداللہ علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ـــــــــ

كلا ان كتاب الفجار لفی سجين وما ادراك ما سجين

كتاب مرقوم۔

حق بات یہ ہے کہ بدکاروں کا نوشتہ سجین میں ہوگا۔ تمہیں کیا معلوم سجین کیا ہے؟ وہ بغض محمدؐ و آل محمدؐ کیساتھ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے

كلا كتاب الابرار لفی علیین وما ادراك ما علیون

كتاب مرقوم۔

نیک لوگوں کا نوشتہ علیون میں ہے، تم نہیں جانتے کہ علیون کیا ہے، ایک لکھی ہوئی کتاب، محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت کیساتھ۔

یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون مزاجہ من تسنیم عینا یشرب المقربون۔

وہ مہر شدہ شراب پئیں گے جس پر مشک کی مہر ہوگی، خواہش کرنے والوں کو اس کی خواہش کرنی چاہیئے۔ جس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بارگاہ خداوندی پئیں گے۔"

کعب نے کہا کہ یہ آیت محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے، پھر کعب نے کہا، خدا کی قسم ان حضرات سے صرف وہ شخص محبت کرے گا۔ جس سے خداوند عالم نے (عالم ارواح میں) عہد لیا ہوگا۔

سورہ انشقت ـــــ معاذ بن جبل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار سے افسردہ اور غمگین حالت میں خدیجہؓ کے گھر میں تشریف لائے ـــــ خدیجہؓ نے کہا جب سے میں آپ کے گھر میں آئی ہوں، اس قدر افسردہ

اور غمگین آپ کو کبھی نہیں دیکھا، فرمایا، علیؑ غائب ہو گئے ہیں اس وجہ سے مغموم ہوں، عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مسلمانوں کو دور دراز علاقوں میں بھیج دیا ہے، یہاں صرف آٹھ آدمی موجود ہیں، آج رات تو صرف سات آدمی تھے، ایک آدمی کے غائب ہونے سے غمگین ہو گئے ہو یہ سن کر رسول اللہ ناراض ہو گئے، خدیجہؓ سے فرمایا ——

"خداوند عالم نے مجھے تین چیزیں علیؑ کے ذریعے دنیا میں عطا کی ہیں اور تین چیزیں آخرت میں عطا کی ہیں۔ دنیا کی تین چیزیں یہ ہیں مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں گے، لیکن ایک چیز کے بارے میں مجھے آپ سے خوف لاحق ہے"

خدیجہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی دنیا کی تین چیزیں اور آخرت کی تین چیزیں کیا ہیں اور جس ایک چیز سے آپ کو ڈر لگتا ہے وہ کیا ہے؟ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر علیؑ کو تلاش کروں گی، اگرچہ مجھے اس سلسلہ میں موت ہی کیوں نہ آجائے،

فرمایا —— اے خدیجہؓ! دنیا کی تین چیزیں یہ ہیں کہ علیؑ میری موت کے وقت میری ستر پوشی کریں گے۔ علیؑ اپنی موت یا شہادت سے پہلے میرے سامنے چونتیس آدمیوں کو قتل کریں گے۔

آخرت میں علیؑ جو میرے تین کام کریں گے وہ یہ ہیں (یہی بارگاہِ خداوندی میں) جب لوگوں کی سفارش کروں گا، تو آپ مجھے سہارا دیں گے، جب بہشت کے دروازے کھولوں گا تو میری کنجیاں آپ کے پاس ہوں گی، دنیا (میں) کے روز مجھے چار جھنڈے ملیں گے۔ لواء الحمد میرے پاس ہوگا۔ لواء تھلیل علیؑ کو دونگا (جنت میں جانے والی پہلی فوج کیساتھ آپ کو روانہ کروں گا (جنت میں جانے والے یہ وہ لوگ ہوں گے، جن سے معمولی حساب کتاب لیا جائے گا، بلا حساب بہشت میں جائیں گے۔ لواء تکبیر جناب حمزہ رضؓ

کے حوالہ کردوں گا۔ آپ کو جنت میں جانے والے دوسرے دستہ کیساتھ روانہ کردوں گا۔ لوائے تسبیح جعفرؓ کو دوں گا۔ آپ تیسری فوج کے ہمراہ جائیں گے۔ پھر میں کھڑا ہو کر اپنی امت کی سفارش کروں گا، پھر میں قائد بنوں گا اور ابراہیمؑ سائق ہوں گے۔ میں اپنی اُمت کو جنت میں داخل کردوں گا۔

مجھے آپ کے بارے میں قریش کے جہال کی مخالفت کا ڈر ہے۔"

خدیجہؓ نے کہا ——— میں اونٹنی پر سوار ہو کر آپ کی تلاش میں روانہ ہوگئی، رات سخت تاریک تھی۔ اچانک مجھے ایک شخص ملا۔ میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے سلام کیا کہ آیا یہ شخص علیؑ ہے یا کوئی اور، اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا ———

"اے خدیجہؓ! آپ پر سلام ہو"

میں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور عرض کیا ——— میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ سوار ہو لیں۔ فرمایا ——— آپ سوار ہونے کی زیادہ حق دار ہیں، نبیؐ کے پاس تشریف لے جائیے اور میں ابھی آتا ہوں۔

میں نے اونٹ کو دروازے پر بٹھا دیا، رسول اللہ گدی کے بل لیٹے، گردن اور ناک کے درمیان مٹی اپنے دائیں ہاتھ سے صاف کر رہے تھے، اور فرماتے تھے۔

"پالنے والے! میرے غم کو دور کردے، میرے خلیل علی بن ابی طالب کو واپس کرکے میرے جگر کو ٹھنڈا کردے"

آپؐ نے تین مرتبہ یہ کلام فرمایا ——— آنحضرتؐ سے خدیجہؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر لیا ہے، آپ نے کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کئے اور گیارہ مرتبہ فرمایا ———

"میں دعا قبول کرنے والے کا شکر ادا کرتا ہوں"

ابو عبداللہ علیہ السلام ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ———

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ

مگر وہ لوگ جنہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے"

اس سے مراد سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ ہیں ان کے لئے بے پایاں اجر ہے

فما یکذبک بعد بالدین

دین کے بعد تمہاری تکذیب نہیں کریں گے ـــــــ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

سورۃ الغاشیہ ـــــــ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا ہر ناصبی دشمن اس آیت کی طرف منسوب ہے۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ.

"اس دن کتنے چہرے رسوا ہوں گے، مشقتیں جھیلنے تھکے ہوئے بھڑکتی ہوئی آگ میں چلے جائیں گے، انہیں کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا۔

صفوان نے کہا میں نے ابوالحسنؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ـــــــ

ان الینا ایاب ھذا الخلق اس مخلوق کی بازگشت ہماری طرف ہوگی وعلینا حسابھم۔ ہم ان سے حساب وکتاب لیں گے۔"

فیضہ بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس مندرجہ ذیل حضرات بیٹھے تھے۔ ابوموسیٰ بن ابی الدرس، ابن البیان

اور القسم بن صیرفی، سلام کرنے کے بعد بیٹھ گیا۔ عرض کیا ـــــ فرزندِ رسول! میں آپ سے مستفید ہونے کی خاطر خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا مختصر بیان کیجیے۔ عرض کیا زمین و آسمان، تاریکی اور نور کی خلقت سے پہلے آپ حضرات کہاں تھے!

فرمایا ـــــ اے فیضہ تم نے یہ بات اس وقت کیوں دریافت کی؟ حالانکہ تم جانتے ہو۔ کہ تم ہماری محبت کو چھپانے اور بغض کو ظاہر کرتے ہو، ہمارے دشمن جنات ہماری حدیث کو ہمارے دشمن انسانوں کے پاس لے جاتے ہیں۔ وان الجیطان لھا اذان کاذان الناس دیواروں کے آدمیوں کی طرح کان ہیں ـــــ اے فیضہ! اگر پوچھا ہے تو سنو

"ہم اشباح نور تھے، عرش کے گرد آدمؑ کی خلقت سے پندرہ ہزار سال پہلے خدا کی تسبیح کرتے تھے، آدمؑ کو پیدا کیا اور ہمیں اس کی صلب میں ودلیعت کیا گیا، لگاتار صلب طاہر سے رحم مطہر کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث کیا، ہم خدا کی مضبوط رسی ہیں جس نے اس کو پکڑا نجات پا گیا، جس نے اس کو چھوڑا ہلاک ہو گیا۔

نحن رعاۃ شمس اللہ ونحن عترۃ رسول اللہ ونحن القبۃ التی طاعت اطنابھا واتسع فناءھا۔

ہم خدا کے سورج کے نگران ہیں، رسول اللہ کی اولاد ہیں وہ قبہ جس کی طنابیں لمبی ہیں اور جس کا صحن چوڑا ہے، جو ہمارے پاس آیا وہ جنت میں چلا گیا جو ہمیں چھوڑ گیا وہ آگ میں گرا۔"

میں نے کہا خدا کا شکر ہے آپ سے اس آیت کے بارے میں سوال کرتا ہوں

اِنَّ اِلَینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم

وہ ہماری طرف آئیں گے پھر ہم ان کا حساب لیں گے۔

فرمایا ہم ہی تنزیل نازل ہوئی ہے۔"
عرض کیا کہ ——— میں قرآن کی تفسیر دریافت کرتا ہوں ——— فرمایا اے فیضہ

اذا کان یوم القیامۃ حساب شیعتنا علینا
قیامت کے روز شیعوں کا حساب ہم لیں گے۔

فما کان بینھم وبین اللہ استوھبہ محمد من اللہ
اگر خدا کا کچھ دینا ہے تو محمدؐ خدا سے معاف کرائیں گے۔

وما کان فیما بینھم وبین الناس المظالم اداہ محمد عنھم
اگر بندوں کا کچھ دینا ہے تو محمدؐ اس کو ادا کردیں گے۔

وما کان فیما بیننا وبینھم وھبنالھم حتی یدخلون الجنۃ لغیر حساب۔
اگر ہمارا کچھ دینا ہے تو ہم معاف کردیں گے اور وہ جنت میں بے حساب چلے جائیں گے۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں ایک روز اپنے باپ کیساتھ باہر نکلا اور رسول اللہؐ کی قبر اور منبر کے درمیان ہمارے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ان پر سلام کیا اور فرمایا ———

"میں تمہاری خوشبو اور ارواح کو دوست رکھتا ہوں، پرہیزگار بن کر میری مدد کرو، انتم شیعہ آل محمدؐ تم آل محمدؐ کے شیعہ ہو وانتم شرط اللہ تم اللہ کی شرط ہو وانتم انصار اللہ تم اللہ کے انصار ہو۔ وانتم السابقون الاولون تم سابق اول ہو، دنیا میں سابق آخر ہو، آخرت میں سابق الی الجنۃ ہو قد ضمنا لکم الجنۃ بضمان اللہ تبارک وتعالیٰ وضمان رسول اللہ (ص) خدا اور اس کے رسولؐ

کی ضمانت سے ہیں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں انتم الطیبون ونسائکم الطیبات تم پاک ہو، تمہاری عورتیں پاک ہیں کل مومنۃ حوراء ہر مومنہ حور ہے۔ کل مومن صدیق ہر مومن صدیق ہے۔ کئی مرتبہ علی علیہ السلام نے قنبر سے کہا اے قنبر تمہیں بشارت ہو، تین مرتبہ فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ شیعہ کے سوا تمام امت پر ناراض تھے، ہر چیز کا شرف ہوتا ہے دین کا شرف شیعہ ہے ہر چیز کی ایک مضبوط رسی ہوتی ہے، دین کی مضبوط رسی شیعہ ہے ہر چیز کا ایک امام ہوتا ہے، زمین کا امام وہ زمین ہے، جس پر شیعہ آباد ہوں، ہر چیز کا سردار ہوتا ہے مجلس کا سردار مجلس شیعہ ہے، اگر تم دنیا میں نہ ہوتے تو تمہارے مخالف ذرا بھر دنیا کی پاک چیز سے فائدہ نہ اٹھاتے، آخرت میں انہیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ہر ناصبی اس آیت کا مصداق ہے۔

وجوہ یومئذٍ خاشعۃ عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ تسقی من عین آنیۃ (ترجمہ گزر چکا ہے)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ــــــــ

خدا کی قسم تم ہیں روزہ دار جنت کے باغات کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائے گا، افطار تک فرشتے اس کی مدد کے لئے دعا کرتے ہیں تم ہیں حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا، وہ خدا کا خاص بندہ ہوتا ہے، تم تمام کے تمام اللہ سے دعا کرتے ہو اور تمہاری دعا قبول ہوتی ہے اور تم اہل ولایت ہو، تم پر کوئی خوف اور حزن نہیں ہے، تم سب جنت میں جاؤ گے، درجات فضائل کی خواہش کریں گے، خدا کی قسم! روزہ

قیامت خدا کے عرش کے نزدیک ہمارے شیعوں سے زیادہ کوئی قریب نہیں ہوگا۔ خدا جتنا اچھا سلوک تم سے کریگا، اتنا کسی سے نہیں کرے گا۔ خدا کی قسم اگر تمہارے مصیبت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا اور تمہارے دشمن تمہارا مذاق نہ اڑاتے تو تم پر فرشتوں کے گروہ سلام کرتے

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ــــــ اھل ولایتنا یخرج من قبورھم یوم القیامۃ مشرقۃ وجوھھم قرت اعینھم ہماری ولایت کے قائل قیامت میں قبروں سے اس شان سے نکلیں گے کہ ان کے چہرے روشن اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی واعطوا امان وہ امان یافتہ ہوں گے یخاف الناس ولا یخافون لوگ خوف میں ہوں گے، مگر وہ بے خوف ہوں گے و یحزن الناس ولا یحزنون لوگ غم میں ہوں گے اور وہ بے غم ہوں گے، خدا کی قسم تم میں سے جو بھی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، فرشتے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے حق میں طلب رحمت اور دعا کرتے ہیں نماز سے فارغ ہونے تک۔ وان لکل شئی جوھر جوھر ولد ادم (ع) محمد (ص) ونحن وشیعتنا۔ ہر ایک چیز کا جوہر ہوتا ہے۔ اولاد آدم کا جوہر محمدؐ، ہم لوگ اور ہمارے شیعہ ہیں"

عن معاویہ بن عمار عن ابی عبداللہ (ع) قال قال ابوعبداللہ (ع) واللہ لولاکم مازخرفت

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ــــــ "اگر تم لوگ نہ ہوتے جنت نہ سجائی جاتی، واللہ لولاکم ماخلقت حوراء خدا کی قسم اگر تم لوگ نہ ہوتے تو حوریں پیدا نہ کی جاتیں واللہ

لولاکم ما نزلت قطرۃ خدا کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کی ایک بوند نہ برستی، واللہ لولاکم ما نبتت حبۃ اگر تم نہ ہوتے تو ایک دانہ نہ اگتا، واللہ لولاکم ما قرت عین خدا کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو آنکھ ٹھنڈی نہ ہوتی، میرے ساتھ زیادہ محبت تمہاری یہ ہوگی کہ تم میری مدد کرو، پرہیزگار ہوتے ہیں، کوشش کرتے ہیں خدا کی اطاعت کرتے ہیں واللہ لولاکم ما رحم اللہ طفلاً، خدا کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو خدا بچے پر رحم نہ کرتا ولا رتعت بھیمۃ اور نہ ہی کوئی جانور گھاس چرتا"

سورۃ الفجر ــــ عن ابی بصیر قال قلت لابی عبداللہ (ع) جعلت فداک لیستکرہ المؤمن علی خروج نفسہ فقال لا واللہ قال قلت کیف ذاک قال ان المؤمن اذا حضرتہ الوفاۃ حضرۃ رسول اللہ (ص) واھل بیتہ۔

ابوبصیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں کیا جب مومن کی روح نکلتی ہے وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے،

فرمایا ــــ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے، میں نے عرض کیا، کیونکر؟

" فرمایا جب مومن کی وفات کا وقت آتا ہے تو رسول اللہؐ اور آپ کے اہل بیت تشریف لاتے ہیں امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ وجمیع الائمۃ (ع) امیرالمومنین علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور تمام آئمہ علیہم السلام تشریف لاتے ہیں۔

ولکن التوا عن اسم فاطمۃ لیکن فاطمہؑ کا نام التوا میں رکھو یحضرہ

جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل وملک الموت (ع)

جبرائیلؑ، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور موت کا فرشتہ آتے ہیں قال

فیقول امیر المؤمنین یارسول اللہ انہ کان ممن یحبنا و

یتولانا فاحبہ امیر المومنینؑ کہیں گے یارسول اللہ یہ شخص ہم سے محبت

کرتا تھا۔ اور ہمیں دوست رکھتا تھا، میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔

فیقول رسول اللہ (ص) یا جبرائیل انہ کان ممن یحب

علیاً وذریتہ فاحبہ اے جبرائیلؑ یہ شخص علیؑ اور اولاد علیؑ کو

دوست رکھتا تھا۔ اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ فیقول

جبرائیل لمیکائیل واسرافیل مثل ذلک جبرائیلؑ میکائیلؑ

اور اسرافیل سے اسی طرح کہیں گے، قال ثم یقول جمیعاً لملک

الموت پھر تمام فرشتہ موت سے کہیں گے، انہ کان یحب محمداً

وآلہ ویتولی علیاً وذریتہ فارفق بہ یہ محمدؐ و آل محمدؐ، علیؑ

اور اولاد علیؑ کو دوست رکھتا تھا۔ تو اس کی جان نکالنے میں نرمی سے کام

لے، قال فیقول ملک الموت والذی اختارکم وکرمکم واصطفی

محمداً (ص) بالنبوۃ وخصہ بالرسالۃ لانا ارفق بہ من

والد رفیق واشفق من اخ شفیق موت کا فرشتہ کہے گا قسم ہے

اس ذات کی جس نے تمہیں منتخب کیا، مکرم کیا اور محمدؐ کو نبوت کیساتھ

چنا، اور آپ کو رسالت کے درجہ پر فائز کیا، میں والد مہربان اور شفقت

کرنے والے بھائی سے بھی زیادہ اس پر شفقت کرنے والا ہوں ثم

مال الیہ ملک الموت فیقول لہ یا عبد اللہ اخذت فکاک

رؤیتک اخذت رھان امانک فیقول نعم فیقول انیما ذا
فیقول محبی محمداً و آلہ ومولائی علیا وذریتہ فیقول
اما ماکنت تحذر فقد امنک اللہ منہ واما ترجو
فقد اتاک اللہ افتح عینیک وانظر الی ما عندک فقال
یفتح عینیہ فینظر الیھم واحداً واحداً ویفتح لہ باب الجنۃ
فینظر الیھا فیقول لہٗ ھذا ما اعدا اللہ لک وھؤلاء
رفقائک انتحب اللحاق بھم والرجوع الی الدنیا ولا
الرجوع الیھا۔ پھر موت کا فرشتہ اس کی طرف رجوع کریگا، کہیگا اب
کیوں ڈرتا ہے خدا نے ڈر سے تمہیں امان دی ہے، کیا چاہتا ہے خدا کے
پاس جانے کا وقت آچکا ہے، آنکھیں کھولو دیکھو تمہارے پاس کون ہے
آنکھیں کھولے گا اور چہاردہ معصومینؑ سے ایک ایک دیکھے گا، جنت کا
دروازہ کھل جائے گا۔ اس کو دیکھے گا، موت کا فرشتہ کہے گا یہ جنت
خدا نے تمہارے لئے تیار کی ہے، اور یہ لوگ تیرے ساتھی ہیں ان کے
پاس جانا چاہتا ہے یا دنیا میں رہنا چاہتا ہے، کہے گا میں دُنیا میں نہیں
رہنا چاہتا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، عرش کے کونے سے آواز
آئے گی، اس کو وہ خود اور اس کے پاس بیٹھے ہوئے سب سُنیں گے اے
نفس مطمئن! محمدؐ اور اس کے وصی کے پاس جاؤ، وصی کے بعد آئمہؑ کے پاس
جاؤ، جاؤ اپنے رب کے پاس، علیؑ کی ولایت کیساتھ راضی ہو کر ثواب
سے خوش ہو کر میرے بندوں کیساتھ داخل ہو جاؤ، محمدؐ اور آپ کے اہل بیت
کیساتھ میری جنت میں بے عیب ہو کر جاؤ"

محمد بن سلیمان دیلمی سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے

افریقی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مومن روح کے قبض ہونے کو ناپسند کرتا ہے؟

فرمایا ——— نہیں۔ عرض کیا یہ کیونکر؟ فرمایا ———

"جب ملک الموت آتا ہے تو مرنے والا گھبراتا ہے، ملک الموت کہتا ہے مت گھبراؤ، بخدا میں تم پر والد مہربان سے بھی زیادہ مہربان ہوں، آنکھیں کھول دو، دیکھو رسول اللہ، امیرالمومنین، حسنؑ حسینؑ، آئمہ اور فاطمہؑ اس کی خاطر تہلیل کہیں گے اور وہ ان حضرات کو دیکھکر خوش ہوگا، فمارایت شخصہ تلک قلت بلی قال فانما ینظر الیھم قال قلت جعلت فداک قد یشخص المؤمن والکافر قال ویحک ان الکافر یشخص منقلبًا الی خلفہ لان ملک الموت یاتیہ لیحملہ من خلفہ۔ ——— عرض کیا مومن اور کافر دونوں دیکھتے ہیں؟ ——— فرمایا تم پر افسوس ہے کافر کو پشت کی طرف بدل دیا جاتا ہے موت کا فرشتہ اس کے پیچھے آتا ہے اور مومن سامنے دیکھتا ہے اس کی روح کو عرش کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا۔ افق اعلیٰ سے اے نفس مطمئن! محمدؐ اور اس کی آل کی طرف جاؤ، راضی خوشی رب کی طرف جاؤ، میرے بندوں کیساتھ میری جنت میں داخل ہوجاؤ۔ موت کا فرشتہ کہے گا، مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپ کو آگاہ کردوں کہ کیا آپ واپس دُنیا میں جانا چاہتے ہیں، مگر اس شخص کی خواہش ہوگی کہ میری رُوح نکال لی جائے۔"

علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ———

"اے علیؑ! تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب لوگ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کریں گے،

وَتَاكُلُونَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا

اور میراث کا مال (حلال و حرام) ملا کر نگلتے چلے جاتے ہو اور مال کو جمع کرنے میں بڑے حریص ہو" —— دینِ خدا کی دھجیاں اڑائیں گے۔ مالِ خدا کو اپنی دولت تصور کریں گے:

عرض کیا —— میں ان لوگوں کو چھوڑ دوں گا۔ میں خدا اور اس کے رسولؐ کا راستہ اختیار کروں گا۔ آخرت کو ترجیح دوں گا۔ دنیا کے آلام و مصائب پر صبر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اس کی ہدایت کی گئی ہے۔ پالنے والے میں ایسا کروں گا"

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیت ——

يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

اے نفسِ مطمئن —— علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

سورۃ البلد

امام محمد باقر علیہ السلام نے ——

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ

پھر بھی وہ گھاٹی سے نہ اترا

حضرت نے اپنے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا —— نحن العقبۃ التی من اقتحمها نجی۔ "ہم وہ گھاٹی ہیں، جو شخص اس گھاٹی میں داخل ہوا، وہ نجات پا گیا"

یوسف بن بصیر نے کہا کہ ابان نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ——

فلا اقتحم العقبۃ

گھاٹی سے نہ اُترا۔

امامؑ ——— اس بارے میں کسی سے کوئی چیز سنی ہے؟

ابانؓ ——— نہیں۔

امامؑ ——— اے ابان! گھاٹی ہم ہیں، ہماری طرف کوئی نہیں چڑھے گا، مگر وہ جو ہم سے ہوگا۔ کیا کچھ اور وضاحت کردوں جو تمہارے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہو!

ابانؓ ——— کیوں نہیں، آپ پر قربان جاؤں۔

امامؑ ——— تم اور تمہارے اصحاب کے سوا تمام لوگ آگ کے بندے ہیں تم نے دوزخ سے نجات حاصل کرلی ہے۔

ابانؓ ——— مولا! کیوں چھٹکارا حاصل کیا ہے!

امامؑ ——— تم لوگ امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے قائل ہو۔

ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فلا اقتحم العقبۃ کا مطلب پوچھا۔ حضرت نے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا ———

نحن العقبۃ التی من اقتحمہا نجی تم ہم وہ گھاٹی ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ نجات پاگیا۔ پھر آپ خاموش ہوگئے، پھر فرمایا ہم لوگ وہ گھاٹی ہیں جو شخص اس کے پاس آگیا وہ نجات پاگیا پھر فرمایا۔ کیا ایک مفید کلمہ بتاؤں جو تمہارے دُنیا و مافیہا سے بہتر ہو! ——— عرض کیا کیوں نہیں۔

فرمایا ——— ہم اور ہمارے شیعوں کے علاوہ سب لوگ دوزخ کے غلام ہیں۔ ہماری وجہ سے تمہاری گردنیں دوزخ سے آزاد ہوں گی۔

ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ "گردن آزاد ہونے کا" کیا مطلب ہے؟

فرمایا ——— لوگ آگ کے غلام ہیں، تمہارے اور تمہارے اصحاب کے سوا۔ خدا نے تمہاری گردنیں آگ سے اس لئے آزاد کی ہیں کہ تم اہل بیت کی ولایت کے قائل ہو۔

سورہ الشمس ——— عکرمہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا ———

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا۔

قسم ہے سورج کی اور اس کی چڑھتی ہوئی دھوپ کی قسم ہے، چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے ظاہر ہو۔ قسم ہے دن کی جب کہ (خدا) اس (آفتاب) کو روشن کرے، قسم ہے رات کی جب وہ آفتاب کو ڈھانپ لے۔"

کہا والشمس سے مراد رسول اللہؐ ہیں والقمر اذا تلٰہا سے علیؑ و النہار اذا جلہا سے آل محمدؐ حسن اور حسین علیہما السلام مراد ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ والشمس وضحیٰھا سے رسول اللہ والقمر اذا تلاھا سے علیؑ والنہار اذا جلہا سے حسنؑ اور حسینؑ واللیل اذا یغشٰھا سے بنوامیہ مراد ہیں۔"

ذیل کی آیت کے بارے میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ———

والشمس وضحیٰھا سے رسول اللہؐ والقمر اذا تلٰہا سے علیؑ والنہار اذا جلاھا سے حسنؑ اور حسینؑ واللیل اذا یغشٰھا سے بنوامیہ مراد ہیں۔"

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"خدا نے مجھے نبی بنا کر بھیجا، میں بنو امیہ کے پاس گیا، ان سے کہا کہ اے بنو امیہ میں تمہارے پاس رسول ہو کر آیا ہوں، انہوں نے کہا تو جھوٹا ہے، تو رسول نہیں ہے۔ بنو ہاشم کے پاس گیا انہیں کہا میں تمہاری طرف خدا کا رسول بن کر آیا ہوں، وہ ایمان لائے۔ ان میں سے علیؑ ایمان لائے ابوطالب نے میری حمایت کی"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"خدا نے جبرائیل کو اپنا جھنڈا دیکر بھیجا، اس نے بنو ہاشم میں جا کر اپنا جھنڈا گاڑھ دیا۔ ابلیس کو بھیجا اس نے بنو امیہ میں جھنڈا لگا دیا۔ بنو امیہ ہمارے ہمیشہ ہمارے دشمن رہیں گے۔ ان کے شیعہ ہمارے شیعوں کے دشمن رہیں گے قیامت تک"

حارث المود نے امام حسین علیہ السلام سے پوچھا، فرزند رسولؐ! قربان جاؤں مجھے والشمس وضحھا کے بارے میں بتائیے! ——— فرمایا افسوس ہے اس سے مراد محمد رسول اللہ ہیں۔ عرض کیا والقمر اذا تلاھا سے فرمایا علی جو محمدؐ کے تالی ہیں ——— والنھار اذا جلاھا سے ——— فرمایا قائم آل محمدؐ مراد ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے"

صادق آل محمد علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ———

والشمس وضحھا رسول اللہ والقمر اذا تلٰھا علیؑ والنھار اذا جلاھا سے ہم اہل بیت میں سے ائمہ مراد ہیں۔ آخری زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے، زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے، ان کی مدد کرنے والا ایسا ہے جیسے فرعون کے خلاف موسیٰ کی مدد کرنے والا۔ ان حضرات کے مخالف کی مدد

کرنے والا الیاس ہے، جیسے موسیٰ کے خلاف فرعون کی مدد کی۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ——

قَدْ اَفْلَحَ مَن زَكّٰهَا

"وہ کامیاب ہو گیا، جس نے نفس کو پاک کر لیا۔" —— اس سے مراد علیؑ ہیں، جنکا نبی کریمؐ نے تزکیہ کیا۔

سلیمان دیلمی نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا والشمس وضحٰها کا کیا مطلب ہے؟ —— فرمایا اس سے رسول اللہ مراد ہیں لوگوں کا دین ان کے لئے واضح کیا۔ والقمر اذا تلاها؟ —— فرمایا اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں، جو رسول اللہؐ کے تالی ہیں، رسولؐ اللہ نے علم کو علیؑ میں بھر دیا۔ والنهار اذا جلاها؟ —— فرمایا اس سے فاطمہؑ کی اولادؑ سے امام مراد ہیں۔"

سورۃ واللیل

علی بن حسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ ——

رسول کریمؐ کے زمانہ میں ایک شخص تھا، جس کے گھر میں باغ تھا، اس کے ہمسایے کے بچے تھے۔ کھجور سے کچے پکے پھل گرتے یا پرندے کاٹ کر پھینکتے تو بچے اٹھا کر خوش ہو کر کھا لیتے۔ باغ کا مالک امیر تھا، بچوں کے حلق سے پھل نکال لیتا تھا، اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی، رسولؐ اللہ بذات خود تن تنہا امیر آدمی کے پاس تشریف لائے۔ فرمایا ——

"اس باغ کے بدلے جنت کا باغ لے لو۔"

امیر آدمی نے کہا کہ میں نقد دیکر ادھار لینے پر تیار نہیں ہوں، یہ سُنکر رسولؐ اللہ رونے لگے، واپس مسجد میں تشریف لائے۔ امیر المومنین سے ملاقات ہوئی، عرض کیا

یارسول اللہ کیوں روتے ہو، خدا آپ کی آنکھوں کو نہ رلائے ۔ رسول اللہ نے اس ضعیف الایمان آدمی کی بات سے آگاہ کیا، حضرت علیؑ امیر آدمی کے پاس خود تشریف لائے اس کو گھر سے نکالا، فرمایا اپنا گھر مجھے بیچ دو، اس نے کہا کہ باغ حسینی کے عوض دوں گا سودا طے ہو گیا، امیر المومنینؑ واپس تشریف لائے۔

جبرائیل محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اس سورہ کو پڑھو واللیل اذا یغشی الی آخرہ ——— رسول اللہ اُٹھے ۔ علی کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا ———

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ۔ تمہارے حق میں پورا سورہ نازل ہوا ہے ۔"

موسیٰ بن عیسیٰ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیساتھ نماز پڑھنے کے بعد میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا ۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا ۔ یا ابو الحسنؑ! ایک ضرورت لیکر آیا ہوں وہ پوری فرما دیجئے ،

فرمایا بیان کیجئے ۔

عرض کیا میں ایک شخص کے گھر میں رہتا ہوں ۔ اس میں کھجور کا درخت ہے جب ہوا چلتی ہے تو کچی پکی کھجوریں گرتی ہیں ، یا جب پرندے کھجور پر بیٹھتے ہیں تو تب کھجوریں گرتی ہیں ۔ میں اور میرے بچے وہ کھجوریں کھاتے ہیں ، اس شخص سے فرمائیے کہ اس بات کی ہمیں اجازت دیدے ، میرے ساتھ چلیئے ۔

میں حضرت کیساتھ چل پڑا ، اس شخص کے پاس آئے ، امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے اسے سلام کیا ، اس نے مرحبا کہا اور خوش ہوا ، فرمایا ——— میں ایک مطلب سے تمہارے پاس آیا ہوں ، انشاء اللہ تعالیٰ تم اس کو پورا کرو گے ۔ عرض کیا فرمائیے فرمایا ——— یہ شخص تمہارے گھر میں رہتا ہے جو فلاں جگہ ہے ، جس میں کھجور کا درخت

ہے۔ ہوا کی وجہ سے اس کے کچے پکے پھل گر پڑتے ہیں، یا پرندوں کے کاٹنے سے گرتے ہیں۔ یہ شخص بذاتِ خود پتھر مار کر بالکل نہیں گراتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کو اس بات کی اجازت دیدو۔

اس نے انکار کیا دوسری مرتبہ فرمایا، پھر بھی انکار کیا، حضرت نے کافی کوشش کی مگر وہ شخص نہ مانا، آخر کار فرمایا کہ میں رسول اللہ سے ضمانت دلا دیتا ہوں کہ اس کے عوض تم کو جنت میں باغ دلا دیں گے۔ اس نے پھر بھی انکار کیا، رات چھا گئی، علی علیہ السلام نے فرمایا ——— اس گھر کو میرے فلاں باغ کے عوض میں فروخت کرو گے؟ کہا کیوں نہیں ——— فرمایا خدا اور موسیٰ بن عیسیٰ انصاری کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس باغ کو اس گھر کے عوض فروخت کر دیا، اور تم نے مجھے اپنا گھر اور اس کی تمام چیزیں فروخت کر دیں ——— کہا ٹھیک ہے، میں بھی خدا اور عیسیٰ بن موسیٰ انصاری کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے تمام چیزوں سمیت اس گھر کو تمہارے ہاتھ اس باغ کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ حضرت نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ———

"اٹھو اور اس گھر کا قبضہ لے لو، خدا اس میں برکت دے۔ تمام چیزیں تمہارے لیے حلال ہیں۔"

اسی اثنا میں بلالؓ کی اذان کی آواز سنی، جلدی جلدی چل کر آئے اور رسول اللہ کیساتھ نماز مغرب اور عشاء پڑھی، پھر ہر ایک آدمی اپنے اپنے گھر چلا گیا۔ صبح کو رسولؐ اللہ کیساتھ نماز پڑھی، جبرائیلؑ وحی لیکر آئے، رسولؐ اللہ نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ———

"تم میں سے رات یہ کام کس نے کیا ہے؟ جس کا قصہ خدا نے بیان کیا ہے۔ تم میں سے کوئی بتاتا ہے یا میں خود بتادوں؟"

علیؑ نے عرض کیا ——— یا رسولؐ اللہ! آپ بیان فرمائیے۔

فرمایا ـــــــ جبرائیلؑ نازل ہوئے اور مجھے خدا کا سلام پہنچایا اور کہا کہ علیؑ نے گذشتہ رات ایک کام کیا ہے، میں نے اپنے حبیب جبرائیلؑ سے پوچھا وہ کیا؟ کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں؟ کہا پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، واللیل اذا یغشی سے لیکر ولسوف یرضیٰ تک۔ اے علیؑ کیا تم نے باغ کے عوض گھر خرید کر صدقہ نہیں کیا؟!"

عرض کیا ـــــــ یارسول اللہ ایسا ہی ہے ـــــــ فرمایا یہ سورہ تیرے بارے میں نازل ہوا ہے، آنحضرتؐ علیؑ کی طرف لپکے، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا ـــــــ

" انت اخی تم میرے بھائی ہو وانا اخوک میں تمہارا بھائی ہوں "

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرمایا ـــــــ

کذب بالحسنیٰ درست بات کو جھٹلایا۔ ولایت (علیؑ) کو جھٹلایا فسنیسرہ للعسریٰ بہت جلد اس کو سختی میں مبتلا کر دیں گے وما یغنی عنہ مالہ اذا تردیٰ جب وہ مرے گا تو اس کا مال اس کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔ ان علینا للھدیٰ ہمارے ذمے ہدایت کر دینا ہے۔ ان علیاً ھذا الھدیٰ علیؑ ہدایت ہیں۔ ان لنا للاخرۃ والاولیٰ ہمارے لئے آخرت اور دنیا ہے۔ فانذرتکم ناراً تلظیٰ میں نے تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے، جب قائم (آل محمدؐ) غضب ناک ہو کر کھڑے ہوں گے، ہزار آدمیوں میں سے نوسو ننانوے کو قتل کر دیں گے، لا یصلیھا الا الاشقی الذی کذب اس میں کوئی نہیں جائیگا مگر وہ بدبخت جس نے ولایت کو جھٹلایا

وسیجنبھا الاتقی عنقریب پرہیزگار بچا لیا جائیگا، مومن بچا لیا جائیگا، الذی یؤتی مالہ یتزکی جو اپنا اپنے پاک ہونے کی غرض سے دیتا ہے، وہ جو علم کو علم کے اہل کے سپرد کرے، وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی اس پر کسی کا احسان نہیں ہے جسکا بدلہ دیا جائے۔ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ بلکہ وہ اپنے رب کی رضا چاہتا ہے خدا کی قربت حاصل کرنے کے لئے۔ ولسوف یرضیٰ عنقریب وہ راضی ہو جائے گا، جب ثواب کو دیکھے گا"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی تفسیر میں فرمایا ———

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ جس شخص نے دیا، پرہیزگاری برتی، ٹھیک باتوں کی تصدیق کی، ولایت کی تصدیق کی فسنیسرہ للیسریٰ بہت جلد اس کو آسانی کی توفیق دیں گے واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنیٰ بالولایۃ فسنیسرہ للعسریٰ۔ جس نے کنجوسی کی اور بے پرواہی برتی اور اچھی باتوں کو جھٹلایا علیؑ کی ولایت کو جھٹلایا اور بہت جلد اس کو سختی میں پھنسا دیں گے"

سورۃ الضحیٰ

——— ذیل کی آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں ———

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

(اے محمدؐ! عنقریب تمہارا رب تم کو اس قدر دے گا، کہ تو راضی ہو جائیگا

کہا ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ رضا ہو گی کہ آپ کے اہل بیت کو خدا جنت میں داخل کرے"

ابن عباس نے ذیل کی آیت کی تفسیروں کی ———

وَجَدَکَ ضَآلاً نبوت نہیں تھی فَھَدیٰ ہدایت دی، نبوت دی
وَجَدَکَ عَآئِلاً خدیجہؓ کے ذریعے مالدار بنایا۔

ابن عباس ذیل کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ——
وَلَلآخِرَۃُ خَیرٌ لَّکَ مِنَ الاُولیٰ ۔ دُنیا سے آخرت تمہارے لئے
بہتر ہے، آخرت کا بدلہ دُنیا سے اچھا ہے۔ آخرت کا ثواب دنیا کے
عطیہ سے اچھا ہے خدا آخرت میں اتنا ثواب دیگا تو راضی ہو جائیگا
اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیماً کیا تم یتیم نہیں تھے ابوطالب کی گود میں فَآویٰ
پناہ دی۔ ابوطالب نے آنحضرتؐ کی کفالت کی۔ وَجَدَکَ ضَآلاً
تم کو گمراہ قوم میں پایا فی قوم ضال یعنی بہ الکفار فَھَدیٰ
ہدایت دی توحید کی۔ وجدک عائلاً فَاَغنیٰ فقیر پایا غنی کر دیا
خدا نے جو رزق دیا، اس پہ تجھے قانع کر دیا:
ابن عباس نے کہا —— ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ
عنقریب رب تمہیں اتنا دے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا، خدا آنحضرتؐ کی
اولاد کو جنت میں داخل کرے گا"

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ —— زمین
سات آدمیوں کی خاطر خلق کی گئی ہے، ان کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہے، ان کی وجہ سے
تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ اور ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔

سات آدمی یہ ہیں (۱) عبداللہ بن مسعودؓ (۲) ابوذرؓ
(۳) عمار بن یاسر (۴) سلمان فارسیؓ (۵) مقداد بن اسودؓ
(۶) حذیفہؓ (۷) میں خود ہوں جو ان سب کا امام ہوں۔ واما بنعمۃ ربک
فحدث اپنے رب کی نعمت بیان کر ان حضرات نے فاطمہ زہراؑ سے نیکی کی۔

نشر بن شریح بصری سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن مجید میں ایسی کون سی آیت ہے جس سے بخشش کی امید کی جا سکتی ہے، فرمایا اس بارے میں تمہاری قوم کیا کہتی ہے؟ عرض کیا کہ ——— وہ ذیل کی آیت کے بارے میں کہتے ہیں ———

یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً

" اے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے، خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دے گا "

فرمایا ——— ہم اہل بیت اس پر متفق نہیں ہیں، عرض کیا پھر آپ حضرات کونسی آیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں فرمایا ———

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

" عنقریب تمہارا رب تمہیں اس قدر دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے " شفاعت کا حق دے گا، خدا کی قسم شفاعت کا حق دے گا، خدا کی قسم شفاعت کا حق دے گا "

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کے تحت فرمایا ———

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ عَلِيًّا بِالْوِلَايَةِ

جب فارغ ہو جاؤ تو علیؑ کی ولایت کا اعلان کرو "

سورہ الشرح

ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذیل کی آیت کے بارے میں فرمایا ———

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

کیا ہم نے تیرے سینہ کو کشادہ نہیں کیا۔

یعنی ہم نے تمہیں تمہارے وصی کے بارے میں آگاہ نہیں کیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہمیشہ اپنے وصی کی فضیلت میں کوئی نہ کوئی حدیث بیان فرماتے رہتے۔ آخر کار یہ سورہ نازل ہوا جب رسول اللہ ؐ کو اپنی موت کی خبر سے آگاہ کیا گیا تو آنحضرتؐ نے کھلم کھلا اپنے وصی کی ولایت کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔

فَاِذَا فَرَغْتَ جب فارغ ہو جائے فانصب علیؑ کو امام نامزد کر والی ربک فارغب جب نبوت کی تبلیغ سے فارغ ہو جائے تو اپنے بعد علیؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کر، اور علیؑ تمہارے وصی ہیں، اعلانیہ علیؑ کی فضیلت سے لوگوں کو آگاہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (خم غدیر کے مقام پر) فرمایا ———

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ

وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

تین مرتبہ فرمایا۔ حدیث ولایت سے پہلے علیؑ کے فضائل تعریض (چوٹ) کے طور پر بیان ہوتے تھے، مثلاً فتح خیبر کے موقع پر فرمایا ———

"میں کل اس شخص کو میدان جنگ میں روانہ کروں گا، جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے، خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں، جو جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے"

یہ تعریفیں چوٹ ہیں، اس شخص پر جو جنگ سے بھاگ آیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ———

"علیؑ ایسے نہیں ہیں جو جنگ سے ناکام لوٹ آئیں۔ اس کے دوست اس کو بزدل کہیں، اور وہ ان کو بزدل کہیں"

اس سے قبل رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا ———

علی سید المسلمین علیؑ مسلمانوں کے سردار ہیں، علی بن ابی طالبؑ عمود الاسلام

ہیں میرے بعد لوگوں کو حق پر چلائیں گے، حق ہمیشہ علیؑ کیساتھ ہوگا۔ وصیت کا حق یہ ہے کہ ائمہ اکبر اور میراث علم اس کے ساتھ ہوگا۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا

اللهم انی اسئلك اخی موسیٰ أن تشرح لی صدری وان یسرلی امری وان تحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیراً من اھلی علیاً اخی اشدد به ازری واشرکه فی امری کی نسبحک کثیراً انک کنت بنا بصیراً۔

"اے معبود! میں اپنے بھائی موسیٰؑ کی طرح آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اہل سے میرا وزیر علیؑ کو بنا، اس سے میری کمر مضبوط کر، اس کو میرا شریکِ کار بنا، تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر زیادہ کریں۔ تو ہمارے حال سے آگاہ ہے۔"

سورہ تین —— ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت ——

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ

دین لانے کے بعد تیری تکذیب نہیں کریگا۔ —— سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

فضیل بن لیسار سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ والتین قسم ہے انجیر کی والزیتون اور قسم ہے زیتون کی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا —— تین سے امام حسنؑ اور زیتون سے امام حسینؑ علیہ السلام مراد ہیں۔ عرض کیا وطور سینین قسم ہے طور سینین کی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا طور سینین نہیں بلکہ طور سینا ہے۔ اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ وھذا البلد الامین

اور یہ امین شہر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا رسول اللہ مراد ہیں، پھر خاموش ہو گئے، عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے سے کیا مراد ہے؟ —— فرمایا امیر المومنین اور آپ کے شیعہ۔ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔ ان کو بے حساب اجر ملے گا۔

محمد بن فضیل صیرفی کا بیان ہے کہ —— میں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہم السلام سے پوچھا کہ والتین والزیتون سے کون مراد ہیں، فرمایا تین سے حسن اور زیتون سے امام حسینؑ۔ عرض کیا طور سینین۔ فرمایا طور سینا ہے، اس سے مراد حضرت امیر المومنینؑ ہیں۔ —— عرض کیا بلد الامین؟ فرمایا رسول اللہ عرض کیا الا الذین امنوا وعملوا الصالحات سے —— فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آپ کے شیعہ مراد ہیں فلھم اجر غیر ممنون ان کو بے حساب ثواب ملے گا۔

موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے ذیل کی آیت کی یوں تفسیر فرمائی —— والتین والزیتون سے بالترتیب حسنؑ اور حسینؑ اور وطور سینین سے علیؑ وھذا البلد الامین سے محمدؐ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے امیر المومنین علیؑ اور آپ کے شیعہ مراد ہیں۔"

سورۃ القدر

—— ابوعبداللہ علیہ السلام سورۃ قدر یوں تلاوت فرماتے تھے۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ اَیْ بِكُلِّ اَمْرٍ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ سَلَامٌ

فرشتے اور روح شب قدر کو خدا کے حکم سے ہر معاملہ لیکر اترتے ہیں یعنی

ہر معاملہ محمدؐ اور علیؑ کے پاس سلامتی سے لاتے ہیں۔"

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ الی اخرہ کی تفسیر میں فرمایا کہ ——
" لیلہ (رات) سے مراد فاطمہؑ والقدر سے مراد اللہ تعالیٰ فَمَنْ عَرَفَ
فَاطِمَةَ حَقَّ مَعْرِفَتِهَا فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جو شخص
فاطمہؑ کی معرفت اچھی طرح حاصل کرے گا، وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔
وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ۔ تم نہیں جانتے قدر کی رات کیا چیز ہے۔ قدر کی رات
ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ یعنی فاطمہؑ ہزار مومنوں سے بہتر ہیں، کیونکہ آپ ام المومنین
ہیں تنزل الملائکۃ والروح فیھا اس میں فرشتے اور روح
نازل ہوتے ہیں، فرشتوں سے مراد مومن فرشتے جو علم آل محمدؐ رکھتے ہیں۔
روح القدس سے مراد فاطمہؑ ہیں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ
سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اپنے رب کی اجازت سے امر
سلام لے کر فجر کے نکلنے تک نازل ہوتے ہیں، قائم آل محمدؐ کے تشریف
لانے تک آتے رہیں گے۔"

سورۃ البینۃ

—— امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ——

ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ
وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ تمام مخلوق سے اچھے ہیں
خدا کی قسم علیؑ تمام مخلوق سے اچھے ہیں رسول اللہ کے بعد۔

معاذ سے روایت ہے کہ ——
ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ

کیا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ تمام مخلوق سے اچھے ہیں۔
خیر البریۃ علیؑ ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔
جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اسی دوران میں علی علیہ السلام تشریف لائے، آنحضرت نے آپ کو دیکھا، فرمایا تمہارے پاس میرے بھائی تشریف لائے ہیں، کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا ———
"اس گھر کے رب کی قسم یہ شخص اور اس کے شیعہ قیامت میں کامیاب ہوں گے۔"
ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ———
"خدا کی قسم! سب سے پہلے ایمان لانے والے، خدا کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے، عہد خدا پر سب سے زیادہ وفا کرنے والے، حکم خدا میں سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے، اچھی طرح برابر تقسیم کرنیوالے رعیت میں زیادہ انصاف کرنے والے، خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے۔" جابر نے کہا کہ خدا نے یہ آیت نازل کی۔
"وہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ لوگ تمام کائنات سے افضل ہیں"
جابرؓ نے کہا علی علیہ السلام تشریف لائے آنحضرتؐ نے اصحاب سے کہا رسولؐ اللہ کے بعد سب سے افضل شخص تمہارے پاس تشریف لائے ہیں۔"

عن ابی جعفر ان النبی قال یا علیؑ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک هم خیر البریۃ انت وشیعتک ترد علیَّ انت وشیعتک راضون مرضیون۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ لوگ تمام لوگوں سے افضل ہیں اس

سے مراد تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ تم اور تمہارے شیعہ میرے پاس راضی مرضی ہو کر آئیں گے۔

عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) اقال قال رسول اللہ (ص)
یا علی الآیۃ التی انزلھا اللہ ان الذین آمنوا و
عملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ ھم انت و
شیعتک یا علی۔

" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ خداوند عالم نے آیت نازل کی ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ وہ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ اے علیؑ! وہ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔"

عن ابی جعفر (ع) قال قال رسول اللہ (ص) لعلی (ع)
من الخیر مالم یقد لاحد قال النبی (ص) اولئک ھم
خیر البریۃ ھم انت وشیعتک یا علی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے حق میں ایسی اچھی بات کہی ہے ایسی بات کسی کے حق میں نہیں کی، نبی علیہ السلام نے فرمایا اے علیؑ! خیر البریۃ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔

ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ——————

" میں آسمان پر گیا، سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا، ہوا چل پڑی، میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ کہا سدرۃ المنتہیٰ تیرے ابن عم (علیؑ) کی زیارت کے لئے مشتاق ہے، جب کہ آپ کو دیکھا۔ میں نے رب کی طرف سے ایک ندا دینے والے کی آواز سنی، محمد خیر الانبیاء۔ محمدؐ بہترین نبی ہے، وامیر المومنین خیر الاولیاء

امیر المومنین علیؑ بہترین ولی ہیں واھل ولایتہ خیر البریۃ اس
کی ولایت کے قائل بہترین مخلوق ہیں جزا ئھم عند ربھم جنات
تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً۔ اللہ تعالیٰ آپ کو
بہشتوں میں داخل کرے گا۔ جن میں نہریں بہتی ہوں گی، اس میں ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے، رضی اللہ عن علی واھل بیتہ اللہ علیؑ اور آپ
کے اہل بیت سے راضی ہیں ھم المخصوصون برحمۃ اللہ وہ اللہ کی
رحمت سے مخصوص ہیں الملبسون نور اللہ خدا کے نور سے ملبوس
ہیں المقربون الی اللہ اللہ کے مقرب ہیں طوبیٰ لھم طوبیٰ
ان کے لئے ہے یغبطھم الخلائق یوم القیامۃ بمنزلتھم
عند ربھم۔ خدا کے نزدیک ان کا مرتبہ دیکھکر قیامت کے روز
مخلوق ان کی ریس کرنے لگے گی۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیت کوثر کا نزول ہوا تو علی علیہ السلام
نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس نہر سے شرف عطا کیا
ہے تو ہمیں اس کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔

فرمایا — یہ نہر عرش کے نیچے سے جاری ہوتی ہے، جسکا پانی
دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، مکھن سے زیادہ نرم
ہے، جس کے سنگریزے موتی، مرجان اور یاقوت کے ہیں مشک
اذفر اس میں جاری ہوتا ہے، اس کے خس وخاشاک زعفران کے ہیں
اس کے قوائم رب العالمین کا عرش ہے، اس کے پھل سبز زبرجد، سرخ
یاقوت اور سفید موتیوں کی بیلوں کی طرح ہیں، جسکا ظاہر اور باطن ایک
جیسا ہے — یہ کہکر رسول اللہ اور آپ کے اصحاب رو پڑے۔

علیؑ پر ہاتھ مار کر فرمایا ــــــــ

"یہ اکیلے میرے لئے نہیں ہے، وہ میرے اور تیرے لئے ہے اور تیرے ان محبوں کے لئے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔"

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپؐ کا وصال ہوا۔ فاطمہؑ سے کہا ــــــــ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ علیؑ کو میرے پاس بلائیے۔ آپ نے حسنؑ سے فرمایا کہ اپنے باپ کو بلا لاؤ، کہ میرے نانا آپ کو یاد کرتے ہیں۔ امام حسنؑ، علی علیہ السلام کو بلا لائے۔ آپ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فاطمہؑ بھی پاس ہی بیٹھی تھیں فرماتی تھیں ــــــــ

"اے بابا! ہائے تکلیف۔"

فرمایا ــــــــ "اے فاطمہؑ! آج کے بعد آپ کے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اپنے باپ کی موت پر گریبان نہ پھاڑنا، منہ پر طمانچے نہ مارنا اور واویلا نہ کرنا۔ بلکہ ایسا کرنا، جیسا ابراہیمؑ کی موت پر تیرے باپ نے کیا تھا۔ آنکھوں میں آنسو ہوں اور دل غمگین ہو۔ ہمیں ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ فرمایا اے ابراہیمؑ! مجھے آپ کی موت پر غم لاحق ہے اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو نبی ہوتے....."

اے علیؑ! میرے قریب ہو جائیے۔ آپ قریب ہو گئے، فرمایا اپنا کان میرے منہ میں داخل کیجئے، آپ نے ایسا ہی کیا فرمایا میرے بھائی خدا کا کلام نہیں سنا

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، وہ بہترین مخلوق ہیں۔ عرض کیا، ہاں سنا ہے یا رسول اللہؐ۔ فرمایا اس سے مراد تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ کتاب خدا

میں یہ آیت نہیں پڑھی۔

ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جہنم خالدین فیھا اولئک ھم شر البریۃ۔

"وہ لوگ جو اہل کتاب سے ہیں اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، وہ بدترین مخلوق ہیں" —— عرض کیا، ہاں یارسول اللہ پڑھی ہے، فرمایا۔ "وہ تمہارے دشمن اور ان کے ماننے والے ہیں، وہ قیامت کے روز پیاسے لائے جائیں گے بدبخت ہیں عذاب میں گرفتار ہوں گے، منافق ہیں، وہ مراتب تمہارے اور تمہارے شیعوں کے ہیں اور یہ ذلت تمہارے دشمنوں کی اور ان کو ماننے والوں کی ہے"

سورۃ الزلزلۃ —— عمرو ذی مرہ نے کہا کہ میں امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا، زمین نے حرکت شروع کردی، حضرت زمین پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ زمین نے کوئی جواب نہ دیا —— پھر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے؟ زمین نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا ——

"میں وہ شخص ہوں جس کو زمین اپنے حالات سے آگاہ کرے گی۔ یا ہم میں سے ایک شخص کو آگاہ کرے گی"

سورۃ العادیات —— ابن عباس سے روایت ہے کہ —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ ذات سلاسل کے روز ابوبکر کو بلایا انہیں جھنڈا دیا اس نے واپس کر دیا، پھر عمر کو دیا، اس نے واپس کردیا، پھر خالد بن ولید کو دیا وہ بھی واپس آگیا۔ امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کو بلایا آپ کو جھنڈا عطا کیا، اور سب حضرات کو حضرت امیر کی ماتحتی میں دے کر جنگ کے لئے روانہ کیا، حضرت منزل مقصود تک پہنچ

گئے۔ دشمن اور ان کے درمیان پہاڑ حائل تھا۔ حضرت نے حکم دیا کہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں چلے جاؤ، اور گھوڑوں پر سوار رہو، خالد بن ولید نے ابوبکر اور عمر سے کہا کہ اس نوجوان نے ہمیں ایسی وادی میں لا کھڑا کیا ہے جس میں بہت سے سانپ اّلو اور چیر نے پھاڑنے والے درندے موجود ہیں۔ ہمارا انتہائی برا حشر ہوگا، یا تو ہمیں اور ہمارے جانوروں کو درندے کھا جائیں گے یا سانپ ہمیں اور ہمارے جانوروں کو ڈسیں گے اور جب دشمن کو ہمارے نزدیک آنے کا علم ہوگا۔ تو ہمیں قتل کر دے گا......

حضرت علیؑ نے فرمایا ——— کیا تمہیں رسول اللہ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا جہاں میں نے کہا ہے وہاں اتر جاؤ،

خالد بن ولید کے بھڑکانے پر پھر آپ کے پاس آئے آپ نے وہی جواب دیا تیسری مرتبہ آئے تو آپ نے پہلا جواب دیا۔ فرمایا ———

"اتر جاؤ، خدا تمہیں برکت دے گا۔ خوف کی کوئی بات نہیں ہے"

مقررہ جگہ پر اتر تو گئے مگر ڈرے ہوئے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام تمام رات نماز پڑھتے رہے ، سحر کے وقت فرمایا سواریوں پر سوار ہو جاؤ، خدا تمہیں برکت دے گا۔ سوار ہو گئے، پہاڑ پر چڑھ گئے اور دشمن پر حملہ کرنے کے لئے نیچے اترنے لگے، اور سامنے ان کو دیکھا ——— حضرت نے حکم دیا کہ گھوڑوں کے چھکے اتار دو تاکہ دشمن کی گھوڑیاں کی ہوا سونگھیں، گھوڑے ہنہنانے لگے۔ جب دشمن کے گھوڑوں نے ان کی آواز کو سنا تو بھاگ کھڑے ہوئے، آپ نے ان کو قتل کیا اور ان کی اولاد کو قیدی کیا،

جبرائیلؑ محمدؐ پر نازل ہوئے اور کہا ———

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی جو فراٹے بھرتے جاتے ہیں۔

فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا

جو پتھر پر ٹاپ مار کر آگ نکالتے جاتے ہیں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا

پھر صبح کے وقت چھاپہ مارتے ہیں تو اس سے گرد و غبار بلند کر دیتے ہیں۔

ابن عباس نے کہا کہ پھر آنحضرتؐ کے پاس فتح کی خوشخبری آگئی "

ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ ———

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ کے درمیان قرعہ اندازی کی ان میں سے اسی آدمی منتخب کئے اس کے علاوہ اور آدمی بھی منتخب کر کے بنوسلیم کی طرف بھیجے، انہوں نے پے در پے شکست دی۔

آنحضرتؐ نے بلالؓ کو بلایا اور حکم دیا کہ میری بحرانی چادر اور قبائے خطیہ لیکر آؤ۔ اس نے دونوں چیزیں پیش کر دیں حضرت علی علیہ السلام کو طلب کیا اور لشکر دے کر بنوسلیم کی طرف بھیجا اور فرمایا ———

" میں اس شخص کو بھیج رہا ہوں۔ جو بار بار حملہ کرنے والا ہے اور بھاگنے والا نہیں ہے "

علیؑ لشکر لیکر روانہ ہو گئے، رسول اللہ کچھ فاصلے تک ساتھ گئے، راوی نے کہا کہ میں رسول اللہ کو مسجد احزاب کے پاس دیکھ رہا ہوں، اور علیؑ اشقر گھوڑے پر سوار ہیں اور آنحضرتؐ آپ سے وصیت کر رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے آپ کو رخصت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آ گئے، علیؑ لشکر کیا تھ عراق کی طرف روانہ ہوئے مگر سپاہیوں کا خیال تھا کہ حضرت کہیں اور جا رہے ہیں۔ وادی میں پہنچ گئے حضرت رات کو چلتے اور دن کو چھپ جاتے، آخر کار دشمن کے قریب پہنچ گئے، حضرت نے اپنی فوج کو پہاڑ کے نشیبی علاقہ میں اترنے کو کہا اس بات پر بعض نے چہ میگوئیاں کیں، صبح کو حضرت نے دشمن پر حملہ کر دیا، خدا نے آپ کو فتح دی۔ اللہ تعالیٰ نے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی " ———

والعادیات ضبحاً الی اخرہ

رسول اللہ فجر کی نماز کے لئے تشریف لاتے فرمایا ــــــــ

"خدا کی قسم سرپٹ دوڑ ہے"

"خدا کی قسم لشکر میں مڈبھیڑ ہو گئی ہے"

رسول اللہ نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی اور یہ آیت پڑھی والعادیات ضبحاً الی اخرہ

دشمن کے ایک سو بیس آدمی مارے گئے اور اتنے ہی قیدی بنائے گئے ان کا رئیس

حارث بن بشیر تھا۔

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ــــــــ

ہم لوگ حضرت علیؓ کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر تھے اتنے میں ایک اعرابی بدری مہاجر اور انصار کی صفوں سے گزرتا ہوا رسولؐ

کی خدمت میں آیا اور عرض کیا ــــــــ

اعرابی ــــــــ السلام علیک میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ

آنحضرتؐ ــــــــ وعلیک السلام اے اعرابی تم کون ہو؟

اعرابی ــــــــ یا رسول اللہ بنو لحیم سے ہوں۔

آنحضرتؐ ــــــــ کیا خبر ہے؟

اعرابی ــــــــ یا رسول اللہ! میں نے بنو خثعم کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ وہ

آپ کے خلاف تیاریوں میں مصروف ہیں، جھنڈے لہرا رہے ہیں اور آدمی جمع کر رہے

ہیں۔ حارث بن کمیدہ خثعمی ان کا سپہ سالار ہے، پانچ سو خثعمی سپاہی ان

کے ساتھ ہیں انہوں نے آپس میں قسم کھا رکھی ہے کہ وہ مدینہ پر حملہ کریں گے وہ

آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔

یہ سن کر رسول اللہ اور تمام اصحاب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور رونے لگے۔

آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اعرابی کی بات سُنی ہے؟ عرض کیا یارسول اللہؐ سنی ہے۔ فرمایا تم میں سے کون اس قوم کا مقابلہ کرے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے گھر برباد کریں اور تمہاری بے عزتی کریں، ممکن ہے خدا ایسے شخص کے ہاتھ پر فتح دے، میں ایسے شخص کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

خدا کی قسم ہم میں سے کسی نے نہیں کہا کہ یارسول اللہؐ میں جانے کے لئے تیار ہوں، رسول اللہ کھڑے ہو گئے فرمایا، اعرابی کی بات سُنی ہے؟ کہا یارسول اللہؐ سُنی ہے۔ فرمایا تم میں سے کون ان سے مقابلہ کرے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ ہمارے گھر اور عزت تباہ کر دیں، ممکن ہے کہ ایسے شخص کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے۔ میں خدا کی طرف ضمانت دلاتا ہوں کہ میں اس کو جنت میں محل دلاؤں گا۔ ——— رسول اللہؐ ابھی کھڑے تھے کہ اسی دوران میں امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے، رسول اللہؐ کی طرف نگاہ کی دیکھا آنسوؤں کی نہ ٹوٹنے والی لڑی جاری ہے، علیؑ سے نہ رہا گیا اپنے آپ کو اونٹ سے گرا دیا، دوڑ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنی چادر سے رسول اللہؐ کے مُنہ سے آنسو پونچھتے تھے۔ عرض کرتے جاتے تھے خدا کے حبیب آپ کو کس نے رلایا، خدا نے آپ کو نہ رلائے کیا امت کے بارے میں آسمان سے کوئی چیز نازل ہوئی ہے، فرمایا یا علیؑ! امت کے حق میں خیر کی خبر آئی ہے، مگر اس اعرابی نے مجھ کو آگاہ کیا ہے کہ خثعم کی قوم نے لشکر جمع کر رکھا ہے اور جھنڈے لہرا رہے ہیں اور میری بات کو جھٹلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ میرے رب کو نہیں جانتے، حارث بن مکیدہ خثعمی پانچ سو خثعمی لشکر لیکر میری طرف بڑھ رہا ہے۔ لات و منات کی قسمیں کھائی ہیں کہ وہ مدینہ میں داخل ہو کر دم لیں گے، مجھے اور میرے ساتھیوں کو قتل کریں گے، میں نے اپنے اصحاب سے کہا ہے کہ تم پہلے جا کر ان سے لڑو، کہیں یہ آ کر تمہارے گھر اور عزت کو برباد نہ کر دیں، میں ضمانت دیتا ہوں کہ قیامت کے روز بارہ محل جنت کے خدا سے دلاؤں گا، علی علیہ السلام نے کہا ———

"یارسول اللہ ان بارہ محلات کا حدود اربعہ تو بتلائیے؟"

رسول اللہؐ نے فرمایا، ان محلات کی اینٹیں، چاندی اور سونے کی ہیں۔ جسکا گارا مشک اذفر اور عنبر ہے۔ اس سنگریزے موتی اور یاقوت ہیں۔ اس کی زمین زعفران کی ہے جس کے ٹیلے کافور کے ہیں، ہر محل کے صحن میں چار نہریں ہیں، شہد، شراب، دودھ اور ایک پانی کی نہر ہے، جس کے چاروں طرف درخت ہیں، تمام انہار کے کناروں پر مرجان کے درخت ہیں، خدا نے ان کے اندر بغیر جوڑ کے ایک سفید موتی خلق کیا ہے، جس کو کہا ہو جا، پس وہ ہو گیا، جسکا اندر باہر سے اور باہر اندر سے صاف دکھائی دیتا ہے، ہر خیمہ میں ایک تخت موجود ہے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے، جس کے پائے سبز زبرجد کے ہیں، ہر تخت پر بڑی آنکھوں والی حوریں بیٹھی ہوئی ہیں، ہر حور ستر جوڑے سبز اور ستر جوڑے زرد پہنے ہوئے ہیں، ان کی پنڈلی کے اندر کا گودا ہڈی اور چمڑے سے باہر دکھائی دیتا ہے۔ ان کے جوڑے اور زیورات اس طرح چمکتے ہیں جس طرح صاف سرخی سفید شیشے کے اندر چمک رہی ہو جو موتیوں سے مرصع ہو، ہر حور کا ستر لوبان دان ہوگا، ہر لوبان دان ایک غلام کے ہاتھ میں ہوگا۔ ہر غلام کے ہاتھ میں جلانے کا آلہ ہوگا، جس سے لوبان دان کو جلایا جائیگا، جلانے والے آلہ سے دھواں نکلے گا، جس سے خوشبو پھیل جائے گی، آگ سے نہیں بلکہ قدرتِ خدا سے پھیلے گی، علی علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہؐ ان لوگوں کی میں خبر لوں گا۔

حضورؐ نے فرمایا ——— "اے علیؑ یہ سعادت آپ کو نصیب ہوگی، فوج لیکر تشریف لے جائیے۔"

آنحضرتؐ پانچ سو مہاجر اور انصار کی فوج تیار کی، ابن عباس نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ اپنے ابن عم کو صرف پانچ صد سوار دیکر روانہ کر رہے ہیں، پانچ صد عرب کی طرف جن میں حارث ابن مکیدہ بھی ہے جو اکیلا پانچصد آدمیوں کے برابر شمار ہوتا ہے، فرمایا اے فرزند عباس قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا، اگر وہ لوگ ریگ

کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور علیؑ صرف اکیلے ہوں تو خدا علیؑ کو فتح دے گا۔ علیؑ ان کو قیدی کرکے میرے پاس لائے گا۔ نبیؐ نے ان کو لشکر تیار کرکے دیا اور فرمایا ــــــــــ

"میرے حبیب! جاؤ، خدا اوپر نیچے دائیں اور بائیں تمہاری حفاظت کرے۔ خدا آپ کا نگران ہو"

علیؑ لشکر سمیت مدینہ سے تین میل دور جا کر وادی میں جس کا نام ذی خشب تھا اُتر گئے وادی میں رات کو وارد ہوئے راستہ بھول گئے۔ آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے فرمایا

"اے ہر گمراہ کو ہدایت دینے والے، اے ہر غرق ہونے والے کو نجات دینے والے، اے ہر مغموم کا غم دور کرنے والے، ظالم کو ہم پر قدرت نہ دے، ہمارے دشمن کو ہم پر فتح نہ دے۔ ہمیں درست راستے کی ہدایت دے"

اچانک گھوڑوں کے قدموں سے آگ کی چنگاریاں نکلنا شروع ہوئیں۔ درست راستہ پا لیا۔ اس پر چل پڑے خدا نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی ــــــــــ

وَالعَادِیَاتِ ضَبحًا

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو سرپٹ دوڑے

فَالمُورِیَاتِ قَدحًا

جن کے قدموں کے ٹاپوں سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔

وَالمُغِیرَاتِ صُبحًا

جو صبح کو غارت کر ڈالتے ہیں۔

طلوع فجر کے وقت علیؑ نے ان پر حملہ کر دیا، مسلمانوں نے اذان دی، مشرکین نے سمجھا، پہاڑوں پر شاید چرواہے خدا کو یاد کر رہے ہیں، جب محمد الرسول اللہ کی آواز سنی تو کہنے لگے، جادوگر اور جھوٹے آدمی کے ماننے والے معلوم ہوتے ہیں۔ علیؑ نے سورج

نکلنے کے بعد حملہ کیا اور دن کے فرشتے نازل ہو چکے تھے، جب اچھی طرح دن نکل آیا تو علیؑ نے جھنڈے والے سے کہا، جھنڈا بلند کرو، اس نے جھنڈا بلند کیا، جھنڈا دیکھ کر مشرک پہچان گئے، مشرک ایک دوسرے کو کہنے لگے، تمہارا دشمن محمدؐ اور اس کے اصحاب آگئے ہیں، جس کو تم تلاش کرتے تھے۔

مشرکین میں سے ایک نوجوان جو بہادر و رعب داب والا اور پکا کافر تھا، نکلا اور بلند آواز سے کہا ———— تم میں جادوگر اور کذاب محمدؐ کون ہے؟ آکر میرا مقابلہ کرے۔

علی علیہ السلام مقابلہ کے لئے تشریف لائے، وہ کہنے لگا۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے تو جادوگر جھوٹا محمدؐ ہے، حق لے کر حق کے پاس آیا ہے۔ تو کون ہے؟

آپ نے فرمایا ———— "میں علی بن ابی طالبؑ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی، ابن عم اور داماد ہوں" ———— محمدؐ سے تم کو بھی زبر بڑا ہے، فرمایا، ہاں ———— کہا پھر تم اور محمدؐ ایک ہی مسلک کے پیرو ہو تمہارے ساتھ لڑنا محمدؐ کیساتھ لڑنے کے برابر ہے۔

دونوں میں مقابلہ ہوا۔ علیؑ کے ایک وار میں فی النار دالسقر ہوا۔ علیؑ نے آواز دی کوئی ہے مقابلہ کے لئے، حارث بن مکیدہ مقابلہ میں آیا جو تنہا، پانچصد آدمیوں کے برابر طاقت میں شمار ہوتا تھا، یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی ہے۔۔

ان الانسان لربہ لکنود

انسان اپنے رب کے بارے میں بڑا کافر ناشکرا ہے

وانہ ذلک لشھید

وہ اس بات پر گواہ ہے، اپنے کفر پر گواہ ہے

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ

علی محمدؐ کی اتباع میں سخت ہیں "

حارث نے رجز پڑھا۔ لڑائی شروع ہوگئی۔ علیؑ کے ایک وار نے اس کو جہنم واصل کیا۔ علیؑ نے مقابلہ کے لئے للکارا، اس کا ابن عم عمرو بن الفتاک رجز پڑھتا ہوا۔ مقابلہ میں آیا۔ علیؑ نے رجز کا جواب دیا۔

جنگ شروع ہوگئی، علی علیہ السلام نے ایک وار میں اسے جہنم واصل کیا۔ پھر علیؑ نے مقابلہ کے لئے بلایا مگر کوئی مقابلہ میں نہ آیا۔ آپ نے شدت کا حملہ کیا اور ان کے وسط میں پہنچ گئے۔ اس آیت کا یہی مطلب ہے ——

فوسطن بہ جمعًا

مقابلہ کرنے والوں کو حضرتؑ نے فی النار کیا اور بقایا کو قید کیا۔ مال اور قیدیوں کو ساتھ لیکر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرتؐ کو فتح کی اطلاع مل گئی تھی۔ خود اپنے اصحاب کیساتھ مدینہ سے تین میل دور علیؑ کے استقبال کے لئے تشریف لائے۔ آنحضرتؐ نے اپنی چادر سے علیؑ کے چہرہ سے غبار صاف کیا، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، رونے لگے اور فرمایا ——

خدا کا شکر ہے اے علیؑ! جس نے تیرے ذریعے میری کمر مضبوط کی اور میری پشت مضبوط کی اے علیؑ! میں نے تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح سوال کیا جس طرح میرے بھائی موسیٰ بن عمران نے سوال کیا تھا۔ کہ ہارون کو اپنے کام میں شریک کر، میں نے خدا سے سوال کیا کہ وہ آپ کے ذریعے میرے بازو مضبوط کرے، پھر اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا اے میرے اصحاب کا گروہ، میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں، مجھے اس بارے میں ملامت نہ کیا کرو۔ میں خدا کے حکم سے علیؑ سے محبت کرتا ہوں مجھے

خدا نے حکم دیا ہے کہ میں علیؑ سے محبت کروں اور اسے اپنے قریب کروں۔ اے علیؑ! جس نے تجھے دوست رکھا، اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، جس نے خدا کو دوست رکھا، خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ خدا پر واجب ہے کہ اپنے دوستوں کو جنت میں ساکن کرے، اے علیؑ! جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے مجھ سے بغض رکھا، اس نے خدا سے بغض رکھا جس نے خدا سے بغض رکھا، خدا نے اس سے بغض رکھا اور اس پر لعنت کی خدا پر واجب ہے کہ قیامت کے روز اس شخص کو بغض رکھنے والے لوگوں کے ساتھ ٹھہرائے، اس کا مال، انصاف کوئی چیز اس سے مقبول نہ کرے۔"

صادق آل محمد علیہم السلام سے روایت ہے کہ آیت والعادیات ضبحاً وادی یابس کے رہنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فرزند رسولؐ ان کا واقعہ اور قصہ کیا ہے؟

فرمایا ——— انہوں اس بات پر عہد کر لیا تھا کہ آپس میں اس قدر متحد رہیں گے کہ ان میں سے ایک آدمی بھی اختلاف نہیں کرے گا اور نہ جنگ سے بھاگے گا مرتے مر جائیں گے مگر ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ جب تک حضرت محمد صلعم اور علی علیہ السلام کو قتل نہ کریں، یہ معاہدہ کرنے والوں کی تعداد بارہ ہزار شہسواروں پر مشتمل تھی، جبرائیلؑ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات سے آگاہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے، خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا ———

"اے گروہ مہاجرین وانصار! مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا ہے کہ وادی یابس کے بارہ ہزار شہسواروں نے آپس میں عہد وپیمان کیا ہے کہ ان میں سے

ایک فرد بھی بے وفائی نہیں کرے گا اور نہ ہی جنگ سے بھاگے گا۔ جب تک مجھے اور علیؑ کو قتل نہ کریں۔ میں چار ہزار کی فوج دیکر ابو بکر کو ان کی سرکوبی کے لئے بھیج رہا ہوں۔ تم جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، سوموار کے روز خدا کا نام لیکر اس کی برکت کے سہارے دشمن کی طرف کوچ کر جاؤ، ابو بکر کو تمام نشیب و فراز سمجھائے، فرمایا ——— ان کے سامنے اسلام پیش کرنا، اگر قبول کریں تو بہتر ورنہ ان سے جنگ کرنا، لڑنے والوں کو قتل اور بقایا افراد اور بال بچوں کو قید کر لینا۔ ان کا مال لینا حلال اور ان کے گھروں کو برباد کرنا درست ہے۔"

ابو بکر کیساتھ مہاجر اور انصار اچھی حالت اور اچھی صورت میں روانہ ہوئے، آرام سے چلے آخر کار وادی یابس میں پہنچ گئے، ان لوگوں کو ان کے آنے کا علم ہو گیا۔ دو صد آدمی یابس وادی سے نکل آئے، انہوں نے پوچھا، کہاں سے آئے ہو، کیوں آئے ہو؟ اپنے سردار کو بھیجو ہم اُن سے بات کرتے ہیں، ابو بکر کچھ مسلمانوں کیساتھ ان کے پاس گئے ابو بکر نے کہا میں رسول کا صحابی ہوں، انہوں نے کہا، یہاں کیوں آئے ہو؟ ابو بکر نے کہا ———

" مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے اسلام پیش کروں اگر تم اسلام قبول کر لو تو بہتر ہے تمہارے ساتھ وہی سلوک ہوگا، جو دوسرے مسلمانوں کیساتھ ہوتا ہے۔ تمہارے مال و متاع سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے ورنہ تمہارا اور ہمارا فیصلہ جنگ سے ہوگا"

انہوں نے ابو بکر سے کہا ——— لات اور عزیٰ کی قسم اگر تمہارے اور ہمارے درمیان رشتہ داری اور قرابت قریب نہ ہوتی تو تمہارا وہ حشر کرتے کہ دنیا یاد رکھتی، اس میں بھلائی تصور کرو کہ اپنے اصحاب کو ساتھ لیکر واپس چلے جاؤ، ابھی بھی تمہاری خیریت ہے، ہم صرف تمہارے صاحب (محمدؐ) اور اس کے بھائی علیؑ کو قتل کرنا چاہتے ہیں"

ابوبکر نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہ لوگ تعداد میں ہم سے کئی گنا زیادہ ہیں اور ہم وطن سے بھی دُور ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ہم واپس وطن چلے چلیں اور تمام حالات سے رسول اللہ کو آگاہ کریں۔ ——— سب نے ملکر کہا اے ابوبکر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کر رہے ہو۔ خدا سے ڈرو، ان لوگوں سے جنگ کرو، رسول اللہ کے فرمان کی عدولی نہ کرو۔ ابوبکر نے کہا میں جو کچھ جانتا ہوں، تم اس کو نہیں جانتے موقع پر موجود آدمی جس بات کا مشاہدہ کرتا ہے اُسے غائب آدمی نہیں دیکھ سکتا ابوبکر تمام لوگوں کیساتھ واپس آگیا۔ آنحضرتؐ کو جبرائیلؑ نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ رسولِ اللہؐ نے ابوبکر سے فرمایا ———

"تم نے مخالفت کی، میرے حکم کی تعمیل نہیں کی، تم میرے نافرمان ہو"

رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا ———

"اے گروہِ مسلمین! میں نے ابوبکر کو وادی یابس کی طرف روانہ کیا تھا اور اس کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگ اسلام قبول کریں تو بہتر، ورنہ ان سے جنگ کرنا، مگر ابوبکر نے ایسا نہیں کیا، ان کے دو صد سلاح پوش آدمیوں کو دیکھکر ڈر گئے اور میرے قول پر عمل نہیں کیا، میرا حکم بجا نہیں لایا۔ اب جبرائیل نے مجھے کہا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ ابوبکر کی بجائے عمر کو چار ہزار آدمی دیکر بھیجو۔ عمر چار ہزار انصار و مہاجر لیکر گئے، وہی جن کو ابوبکر لے کر گئے تھے، آخرکار عمر ان کے قریب پہنچ گئے، فریقین نے ایک دوسرے کو ملاحظہ کیا۔ وادی کے دو صد آدمی عمر کے پاس آئے اور وہی بات کی جو ابوبکر سے کی تھی۔ جب ان لوگوں کی طاقت اور اتفاق کو دیکھا حضرت عمرؓ کے ہوش اڑ گئے، قریب تھا کہ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے۔ مع چار ہزار آدمیوں کے واپس تشریف لائے جبرائیل نے رسول اللہؐ کو آگاہ کیا اور عمر کی تمام کاروائی سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ منبر پر

تشریف لے گئے خدا کی حمد و ثنا کے بعد اصحاب کو عمرؓ اور آپ کے اصحاب کی تمام کاروائی سے باخبر کیا۔ عمر کھڑے ہو کر اپنے صاحب (ابو بکر) کو حالات بتانے لگے، رسول اللہ نے عمر سے فرمایا
"تم نے عرش کے تلے میری اور خدا کی نافرمانی کی ہے، تم اپنی رائے کو وزن دینے لگے ہو، خدا تمہاری رائے کو تباہ کرے۔ مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں علیؓ کو ان لوگوں کے پاس بھیجوں، آپ نے حضرت کو وہی وصیت کی جو ابو بکر، عمر اور ان کے ساتھیوں کو کی تھی، رسول اللہ نے علیؓ سے فرمایا خدا عنقریب تمہیں اور تمہارے اصحابؓ کو فتح دے گا"
حضرت علیؓ مہاجرین و انصار کی جماعت لیکر روانہ ہو گئے۔ آپ کا چلنا، ان دونوں حضرات کے چلنے سے مختلف تھا۔ آپ نے چلنے میں ذرا سختی برتی۔ لوگوں کو ڈر لاحق ہوا کہ تکان سے تھک کر رہ جائیں اور ان کے گھوڑے چلنے سے معذور نہ ہو جائیں، فرمایا
"ہرگز نہ ڈرو، مجھے رسول اللہ نے جو حکم دیا ہے میں اس کو بجا لاؤں گا۔ مجھے آپ نے بتایا تھا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں فتح کی دولت سے مالا مال کرے گا۔ تمہیں بشارت ہو کہ تم خیر اور بھلائی لیکر واپس لوٹو گے"
یہ سن کر مہاجرین اور انصار کی روح اور دل خوش اور مفرح ہو گئے، تمام شکوک اور شبہات دل سے نکل گئے، تمام لوگ چلتے رہے۔ لیکن تھکن سے برا حال تھا آخر کار رات کو ان کے قریب پہنچ گئے، فریقین ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، حضرت نے اپنے اصحابؓ کو اترنے کا حکم دیا، وادی یابس کے ساکنین کو علی ابن ابی طالبؑ کی آمد کا علم ہو گیا، دو صد سلاح پوش آدمی حضرت کی خدمت میں آئے، حضرت نے جب ان کو دیکھا تو اپنے اصحاب میں سے چند آدمی ان کے پاس گئے، انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو، کہاں کا ارادہ ہے، فرمایا ——————
"امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ، ابن عم رسولؐ، اور آپ کا بھائی ہوں۔

قاصد بن کر آیا ہوں۔ تم کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کلمۂ شہادت پڑھنے کی دعوت دینے آیا ہوں۔ اگر اس بات کو قبول کر لو تو
دکھ اور سکھ میں تم مسلمانوں کے زمرہ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے کہا
ہمیں زیر کرنا چاہتے ہو، ہمیں دھونس دیتے ہو، ہم نے تمہاری بات
کو سن لیا۔ ہم تمہاری کوئی بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں، تم خود اور تمہارے ساتھی ہلاک
ہوں، ہتھیار کس لے اور جنگ کے لیے تیار ہو جا، ہم تمہارے اصحاب اور تم سے جنگ
کرنا چاہتے ہیں، ہماری اور تمہاری قسمت کا فیصلہ کل میدانِ جنگ میں ہو گا۔ حضرت علیؑ
نے ان سے فرمایا ——

"تمہارے لیے ہلاکت ہو، اپنی کثرت اور اتحاد کی بدولت مجھے دھمکی
دیتے ہو۔ میں تمہارے خلاف خدا، فرشتوں اور مسلمانوں کی امداد طلب
کرتا ہوں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ سن کر وہ لوگ اپنے مراکز میں اور حضرت علیؑ اپنے مرکز اور اپنے اصحاب کے
پاس تشریف لائے۔ جب رات ہوئی تو حضرت نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اپنے گھوڑوں
سے مٹی جھاڑ لو اور گھاس کھلا کر ان کو باندھ لو اور زینیں کس لو۔ صبح نمودار ہوئی، لوگوں کو
باجماعت نماز صبح صادق کی سیاہی میں پڑھائی، اپنے اصحاب کیساتھ دشمن پر حملہ کر دیا
گھوڑوں نے ان کو کچل کے رکھ دیا۔ حضرت کا آخری صحابی ابھی نہیں پہنچا تھا کہ آپ نے
لڑنے والوں کو قتل کر دیا، ان کے بال بچوں کو قید کر لیا، ان کا مال و اسباب لوٹ لیا
اور ان کے گھروں کو تباہ کر دیا، قیدی اور مال لیکر روانہ ہوئے۔

جبرائیلؑ نے حاضر ہو کر امیر المومنینؑ اور آپ کے اصحاب کی فتح مندی سے رسول اللہ
کو مطلع کیا، آنحضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے، خدا کی حمد و ثنا کے بعد مسلمانوں کی فتح سے
لوگوں کو آگاہ کیا، فرمایا کہ مسلمان فوج کا صرف ایک سپاہی کام آیا ہے، رسول اللہ

اور مدینہ کے تمام مسلمانوں نے مدینہ سے تین میل دور جاکر حضرت علیؑ کا استقبال کیا۔ علیؑ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آتے ہوئے دیکھا تو گھوڑے سے اتر پڑے رسول اللہ بھی اتر پڑے، علیؑ کو گلے لگا لیا۔ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان رسول اللہ نے بوسہ دیا۔ جہاں رسول اللہ اترے وہاں مسلمان بھی علیؑ کے استقبال کے لیے اتر آئے۔ حضرت علیؑ قیدی اور مالِ غنیمت لیکر واپس تشریف لائے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وادی یابس کے لوگوں سے عطا کیا تھا۔

صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ اس قدر مالِ غنیمت خیبر کی جنگ کے سوا اور کہیں نہیں ملا تھا۔ خدا نے اس دن یہ آیت نازل فرمائی۔

والعادیات ضبحًا فالموریات

عادیات، گھوڑے جو آدمیوں کو لے کر سرپٹ دوڑے، فالموریات قدحًا جن کے قدموں کی ٹاپوں سے پتھر سے آگ نکلتی تھی۔ فالمغیرات صبحًا، ان پر صبح کو حملہ ہوا۔ فاثرن بہ نقعًا وادی میں غبار اڑاتے تھے۔ فوسطن بہ جمعًا پھر دشمنوں کے دل میں گھس جاتے۔ ان الانسان لربہ لکنود انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

وانہ علی ذلک لشھید

وہ خود اس بات پر گواہ ہے۔

وانہ لحب الخیر لشدید

وہ نیکی کو سخت چاہنے والا ہے ——— یعنی علیؑ

سورۃ الحکم

ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم

پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

فرمایا ـــــ وہ نعمتیں ہم لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے، پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کو پڑھا۔

وَاذ تقول للذی انعم اللّٰہُ علیہ وَانعمت علیہ امسک علیک زوجک وَاتّق اللّٰہ وتخفی فی نفسک ما اللّٰہ مبدیہ وَتخشی النّاس واللّٰہ احقّ اَن تخشٰہُ ط

اور (اے رسولؐ) جس وقت تم اس سے جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا۔ اور تم نے بھی احسان کیا تھا۔ یہ کہہ رہے تھے کہ تو اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے، جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تم لوگوں (کی بدگوئی) سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو۔"

حنان بن سعید سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ میں جعفر بن محمد کی خدمت میں حاضر تھا کہ کھانا آیا۔ میں نے کھانا کھایا۔ میں نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا تھا۔ فرمایا ـــــ سعد یہ کھانا کیسا تھا؟

عرض کیا ـــــ میں نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا اور نہ آئندہ ایسا کھانے کی توقع ہے۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں رو پڑا۔

فرمایا ـــــ سعد یہ روتے کیوں ہو؟

عرض کیا ـــــ کتاب خدا کی ایک آیت یاد آگئی ہے۔

فرمایا ـــــ کون سی آیت؟

عرض کیا ـــــ ثم لتسألنّ یومئذٍ عن النّعیم ـــــ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس کھانے کے بارے میں پوچھا نہ جائے۔

فرمایا ——— اے سدید! اچھے کھانے، نرم کپڑے، عمدہ خوشبو کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ بلکہ یہ چیزیں ہمارے لئے پیدا ہوئی ہیں اور ہم خدا کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہمیں خدا کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ تکلیف میں مبتلا تھے، مسکراتے ہوئے سر بلند فرمایا۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہنستے ہیں۔ فرمایا ——— ابھی میرے پاس یہ سورہ نازل ہوئی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخر تک تلاوت فرمایا ———

سورۃ الکافرون

جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم پر یہ آیت نازل ہوئی

لولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیا

قلیلا اذا لاذقناک ضعف الحیوٰۃ وضعف الممات۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں نے کہا ایک سال ہم آپ کے خدا کی عبادت کریں اور ایک سال آپ ہمارے معبود کی عبادت کریں۔ اس پر خدا نے اس آیت کو نازل فرمایا ———

قل یآ ایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا

انتم عابدون ما اعبد آخر سورہ تک

سورۃ الفتح

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب ہم کوئی چیز رسول اللہ سے کوئی بات دریافت کرتے تو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کو بھیج کر دریافت کرتے، حضرت علیؑ، سلمان فارسیؓ، اور ثابت بن معاذ انصاری جب

آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح (جب خدا کی نصرت اور فتح آئی) نازل ہوئی تو ہم سمجھ گئے کہ رسول اللہ کی موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ ہم نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہ سے دریافت کریں کہ آپ کے بعد ہمارا کون خلیفہ ہوگا۔ جہاں ہم پناہ لے سکیں سلمان نے خدمت میں حاضر ہو کر تین بار دریافت کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہ دیکھ کر سلمانؓ ڈر گئے کہ رسول اللہ آپ سے ناراض ہو گئے ہیں ——— پھر آنحضرتؐ سے سلمانؓ ملے تو فرمایا۔ تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو تم نے دریافت کی تھی؟ عرض کیا۔ ہاں یا رسولؐ اللہ بتائیے۔ میں تو ڈر گیا تھا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ ——— فرمایا ———

"اے سلمانؓ، میرے بھائی! میرا وزیر، میرے اہل میں میرا خلیفہ، میرے بعد سب سے بہتر، جو میرے قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا۔ وہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔"

ابن عباس نے 'اذا جاء نصر اللہ والفتح' کی تفسیر میں فرمایا کہ ———

فتح سے مراد قریش وغیرہ پر فتح مراد ہے۔ فتح سے فتح مکہ مراد ہے ورایت الناس سے لوگوں کو دیکھے گا، یعنی قبائل کو دیکھے گا۔ وہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ اس سے قبل لوگ ایک ایک ہو کر اسلام میں داخل ہوتے تھے، لوگ اب گروہوں کی صورت میں دین میں داخل ہوں گے۔ آپ انتقال کرنے والے ہیں۔ فسبح بحمد ربک اپنے رب کی تسبیح بیان کر یعنی خدا کے حکم سے نماز پڑھ واستغفرہ انہ کان توابا۔ خدا سے بخشش طلب کر وہ درگزر کرنے والا ہے۔"

سورۃ الاخلاص

ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش نے رسول اللہ ——— سے سوال کیا جن میں حسن بن مطعم، ابوجہل اور سرداران قریش

شامل تھے کہ اے محمدؐ! ذرا یہ بتایئے کہ آپ کا رب کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ لکڑی تانبا اور لوہے میں سے کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ یہودیوں نے کہا کہ توراۃ میں خدا کے علامات تحریر ہیں، خدا نے یہ سورہ نازل کیا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ

کہو خدا ایک ہے اور بے نیاز ہے۔ صمد اس کو کہتے ہیں جو کھو کھلا نہ ہو اور لم یلد ولم یولد ہے۔ مشرکین نے کہا فرشتے خدا کی لڑکیاں، یہود نے کہا عزیز خدا کا بیٹا اور نصاریٰ نے کہا مسیح خدا کا بیٹا ہے

اللہ تعالیٰ نے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد نازل کیا، خدا کا کوئی مثل، ضد، ند، مقابل نہیں ہے۔ اس کی کوئی شبیہ نہیں ہے ولا شریک لہ لا الہ الا اللہ۔

ابو جعفر علیہ السلام نے کہا کہ یہ تمام آیت مکیہ ہے۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

کہہ دیں سپیدۂ صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ لبید بن اعصم یہودی اور ام عبداللہ یہودیہ نے سرخ، سبز اور زرد ریشم کے ہار میں گیارہ گرہیں دیکر بادام کے چھلکوں کی ڈبیہ میں ڈال کر مدینہ کی وادی کے ایک کنوئیں کی تہ میں پتھر کے نیچے ڈال دیا۔ اس جادو کا یہ اثر ہوا کہ آنحضرتؐ تین دن تک نہ کھا سکے نہ پی سکے۔ نہ سُن سکتے تھے اور نہ ہی اپنی عورتوں کے پاس جا سکتے تھے۔ جبرائیلؑ سورہ معوذتین لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا محمدؐ! کیا ہوگیا ہے؟ فرمایا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ میری حالت آپ کے سامنے ہے۔ عرض کیا ام عبداللہ اور لبید بن اعصم

نے آپ پر جادو کر دیا ہے، آپ کو آگاہ کیا گیا کہ جادو کہاں کیا گیا ہے، جبرائیل نے
اس سورت کو تلاوت کیا ــــــــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الفلق

رسول اللہؐ نے ساتھ تلاوت کی جادو کی ایک گرہ کھل گئی جبرائیل لگاتار
آیت تلاوت کرتے رہے اور ساتھ ہی رسول اللہؐ بھی تلاوت کرتے رہے آخرکار گیارہ
کی گیارہ گرہیں کھل گئیں، آنحضرتؐ بیٹھ گئے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام خدمت
اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کو جبرائیل کی بتائی ہوئی بات سے آگاہ کیا اور فرمایا
جاکر مجھے جادو کیا ہوا (ہار) لادو، علی علیہ السلام نے لاکر خدمت میں پیش کر دیا
آنحضرتؐ نے اسے توڑا اور پھر بند کر کے لبید بن اعصم اور ام عبداللہ یہودیہ کے
پاس بھیج دیا۔ فرمایا تم لوگوں نے یہ کام کیوں کیا۔ رسول اللہؐ نے لبید کو بددعا کی اور
فرمایا کہ تم دنیا سے صحیح و سالم نہیں جاؤ گے۔ یہ شخص رئیس اور بڑا مالدار تھا

سورۃ الناس

قل اعوذ برب الناس ......

ــــــــــ " کہدو میں لوگوں کے پیدا کرنے والے سے، لوگوں کے
مالک سے، لوگوں کے خدا سے جس کا کوئی شریک نہیں، شیطان کے
وسوسوں کے شر سے بچنے کے لئے پناہ مانگتا ہوں۔ جو لوگوں کے
دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے (ان میں سے) ایک جنوں میں سے
ہے اور ایک آدمیوں میں سے ہے "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب جادو ہوا، تو یہ دونوں سورتیں آپ
پر نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ ان کے ذریعے پناہ مانگا کریں۔

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم
ونحن علی ذلک من الشاھدین ولا لاک ربنا حامدین